بعونہ تعالیٰ

تحفۃ الاخیار

ترجمہ

مشارق الانوار

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوا

بعونہ تعالیٰ

شارق مشارق الانوار و فیض نور الانوار ہے کہ عمدۂ تحفۃ الاخیار ہے مجموعۂ احادیث و آثار و نبا

موسومہ

تحفۃ الاخیار

ترجمہ

مشارق الانوار

جسکے

[illegible] تصنیف [illegible] رجال [illegible] خورشید نصف النہار کے مستغنی عن البیان

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ مین طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۹ء

نکاح کریوے مه ابو ھریرۃ مَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے فرمایا کہ جسکے ساتھ اُسکے عمل نے دیر لگائی اُسکے ساتھ اُسکا نسب شتابی کچھ نہ کرسکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی ٭ بندگی باید پیرزادگی منظور نیست ٭ مه انس مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اُسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اُسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہے کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہے معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اُنکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہے اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اِس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہے اور کامل سند ہے اور بزاز کی کتاب مین عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت سے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اُسکی بدی جانتا ہے اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اُسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہے کہ زبان خلق نقارہ خدا ف انس مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھیگے بتلا دونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہے کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا کہ حذافہ ہے اور حضرت اس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنون کے بھل کھڑے ہو کر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سُنکر حضرت کا غصہ بجھا بعضے علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہے اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اُنکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ تہ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہے تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہے صح سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِي الْاٰخِرِ نَفْسَهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اُسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر کو اُسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اُسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہے تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اُسکا حال دریافت کرنے کو اُسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اُسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہو کر اُسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک

مین انکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر
نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور
۲ نیکی درست نہین عن زید بن خالد الجهنی من آوی ضالة فهو ضال ما لم یعرفها صحیح مسلم مین زید بن خالد سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اسکو نہ پہچنوائے ف یعنے
بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر متفق کا (کئی نسخون)
علامت ہی یعنے بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حال آنکہ یہ صاف خطا ہی اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول اور
گازرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے
۳ اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی ق ابن عباس من ابتاع طعاما فلا یبعه حتی
یستوفیه صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اسکو
نہ بیچے جب تک اسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف چارون امامون کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا
قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب
مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ
جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق ابن عمر من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للذی باعها الا ان
یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع صحیح بخاری اور مسلم مین عبداللہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند کرنے کے بعد اسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا
مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اسکو بیچا مگر یہ کہ مول
لینے والے نے اس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بال چیر کے نر کی بالی اسمین پیوند
کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی
مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بکتا خواہ پیوند
ہوا ہو یا نہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین اس حدیث پر م یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی ق
۵ عائشة من ابتلی من هذه البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سترا من النار بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کسی چیز مین پھر ان کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اسکے آڑے
آجاوینگی اسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے ہوے میرے
پاس سوال کرتی آئی اسوقت کچھ موجود نہ تھا مین نے ایک کھجور دی اسنے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو
دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین جسنے
انسے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ انکی بخوبی پرورش کرے انکو دینداری سکھا دے انکا برادری مین نجیب آدمی سے

دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے ... ہوکر توبدعتی مت بن کیونکہ بدعتی ہو دین کی برہزن چھوڑ بدعت محمدی بن جا شاد ہون تجھسے تا سول

۱۴ اِنَّ اَیْنَ مَسْعُوْدٍ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اُسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر اُسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اُسپر قائم رہا تو اُسپر کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اُسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہے

۱۵ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنے کے ارادے پر تو خدا اُسکی ادا کروادیگا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اُن مالون کو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اسکو برباد کر ڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اُسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اُسکا مددگار ہے اور جو حال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہے کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نہ کرے اسی واسطے عبداللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہے خدا کی طرف سے اُسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہے شاید نیت بدل جاوے ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے

۱۶ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ بخاری اور مسلم مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اُسکی گردن مین اُسی زمین کا طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اسی پر بزور حکم کریگا کہ اُس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اُسکے گلے مین قیامت کے دن اُسکا طوق ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھود کر اُسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونے کی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہوجاویگی چنانچہ اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے

۱۷ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا

۱۸ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت

خاتمہ بخیر نہو روایت ہو کہ ایک شخص جو حرام موت مرا قرمان اسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا

۱۰ خاتمہ بخیر نہوا ھ ابو موسیٰ و عایشہ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ مسلم نے ابو موسیٰ اور

حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہو خدا اسکے ملنے کو چاہتا ہو اور جو برا جانے خدا کا ملنا اسکے ملنے کو

برا جانتا ہو ف حضرت عائشہؓ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہو حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہیں

بلکہ جب ایمان دار مرتا ہو تو اس وقت فرشتے اسکو خدا کی رضا مندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو دل سے چاہتا ہو اور خدا کا

نہایت مشتاق ہوتا ہو تو خدا بھی اسکا ملنا چاہتا ہو اور کافر کو مرتے وقت عذاب الہی نظر آتا ہو تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہو تو خدا

بھی اسکا ملنا برا جانتا ہو یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہو اسکا کچھ مضایقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہو سو اسوقت ایماندار

۱۱ مشتاق ہوتا ہو اور کافر گھبراتا ہو اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہو علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہو خ اَبُو ھُرَیْرَۃَ مَنِ احْتَبَسَ

فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اسکا وعدہ

سچا جان کر تو البتہ اسکے چارے اور پانی پینے کے اور اسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب اسکے

واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَنِ احْتَکَرَ

فَھُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافعؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے

وہ گنہگار ہو ف ابن ماجہ مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اسکو کوڑہی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمرؓ

سے روایت ہو کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا

انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہو اس واسطے کہ خلایق کی بدخواہی ہو اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کیواسطے بند کیا ہو اور سوداگری

کی نیت نہو تو درست ہو اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہو بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ

۱۲ دیکھنا منع ہو سواے اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین ق عَایِشَۃُ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ فِیْہِ

فَھُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے امر مین یعنی ہمارے دین

اور شریعت مین جو اسمین نہین سو وہ نئی بات یا اسکا نکالنے والا مردود ہو ف یعنی جو دین مین کوئی نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین

نہ کھلی نہ چھپی تو وہ نہایت گمراہی ہو اور ایسیکا نام بدعت ہو دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور

اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہو سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہ بدعت ہو جتنی بدعتین لوگون

نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہو گئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا

بزرگون کا وسیلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی

مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست

ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اسکا جواب یہ ہو کہ یہ منہ ہو حلوا خوردن را یعنی یہ قیاس کی بہت شرطین

ہین سواے مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہو گئی

عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہو قیامت کے دن اُسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اُسکی چوری ظاہر ہوگی اُسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو خدا اور رسول کو منہ دکھلانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچا رہے اسکو آسان نسمجھے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُسکا سننا اُنکو برا لگتا ہو یا وے اُس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اُسکے کان مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اُسنے کان سے لوگون کو رنج دیا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرا ہوا ایک مدت معین تک ف جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول بے ٹھہرائے جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین یہی میوہ بہت ہوتا ہے پر اکثر چیز مین درست ہی بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک روپے کے اور فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کم تر مدت مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیتے ہین اور کہتے ہین کہ جو نرخ فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہی کہ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اور بعضے کتاب مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہؓ سے لکھی ہو سو خطا ہی اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی حضرت عائشہ سے نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اُسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اُسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا نہین کیونکہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اُسکی طرف اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اُسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا گناہ ہو اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج لیوے تو اُسکو نہ بیچے جب تک اُسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کی تنخواہ مین چٹھیان لکھ دیتا تھا کہ فلانے فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین

پائی تو اُسنے البتہ سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اُسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اُسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی

۱۹ ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضداروں کی بنسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضداروں کا اُسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیچنے والا اسباب قرضداروں کے برابر ہی اُس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین

۲۰ ق سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اسپر بہشت حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین

۲۱ ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اُسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسینؓ کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزاروں لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اُسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اُسکا نام و نشان باقی نہ رہا

۲۲ ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ بخاری اور مسلم مین عدیؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اُسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب بخشی گئی

۲۳ م جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا چاہیے ف جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اُس منتر کو میرے آگے تو پڑھو اُسنے پڑھا حضرت نے اُسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جن منترون مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اُس سے مدد مانگے جس طرح اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور گلو اپیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی ھ عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدَةَ مَنِ اسْتَعْلَيْنَا مِنْكُمْ

عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین
داخل ہے قیامت کے دن اُسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اُسکی چوری ظاہر ہوگی اُسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تحصیلدار یا کسی کام رکھنے کے داروغہ کو مالک کے بدون رضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہے جسکو قیامت مین
خدا اور رسول کو مُنھ دکھلانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچا رہے اسکو آسان نہ سمجھے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ۵
اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کان لگا وے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُنکا سننا اُنکو برا لگتا ہو یا وے اُس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اُسکے دونون کانون
مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اُسنے کان سے لوگون کو رنج دیا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ ۶
فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی
ہوا ایک مدت معین تک ف جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین
جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین کھجور کا ذکر ہے اس واسطے کہ مدینے مین یہی بہت پیدا ہوتی ہے لیکن بیع سلم کرنا
اکثر چیز مین درست ہے بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد
فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت مہینا بھر ہے اور جو بعضی جگہ معمول ہے کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل
مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہے زیادہ بھاؤ
کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کُٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق
مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہؓ سے لکھی ہے سو خطا ہے اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
حضرت عائشہ سے نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ ۷
اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے
یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اُسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اُسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست
نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اُسکی طرف ہتھیار سے اشارہ
کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اُسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول ۸
لیوے تو اُسکو نہ بیچے جب تک اُسکو تول نہ لے اور قبضہ نہ کرے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھ دیتا تھا کہ اتنا اناج فلانے
پرگنے فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے
بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین مینے حضرت سے یہ حدیث سُنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا
درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ ۹

پائی تو اُسنے البتہ سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اُسنے جماعت کی نماز کا ثواب
پایا اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اُسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے
بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے

۱۹ مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ
بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ ﴿ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور
قرضدارون کی بہ نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو
وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کردیوے اور قرضدارون کا اُسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور

۲۰ امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیچنا والا سب قرضدارون کے برابر ہی اُس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سَعْدُ بْنُ
اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ﴿ بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے نا تا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اسپر بہشت
حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا

۲۱ کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ
اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ﴿ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اُسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسینؑ کے
مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اُسکو جلد مٹا ڈالا

۲۲ کہ کچھ اُسکا نام و نشان باقی نہ رہا ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
بخاری اور مسلم مین عدیؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا
کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اُسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک
کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے

۲۳ پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب بخشی گئی ھم جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا چاہیے ف جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اُس منتر کو میرے آگے تو پڑھو اُسنے پڑھا حضرت نے اسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جسمین منتر مین
شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اُس سے مدد مانگے جس طرح اکثر
منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور گلو پیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی ھم عَدِيُّ بْنُ عَمِيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ

امام اعظمؒ کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اُس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت
کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعیؒ اور احمدؒ کا یہ مذہب ہی کہ اُسکے بقدر حصہ
آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہی اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اُس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین
لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے
محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت کے لیوین چنانچہ یہ حدیث انکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی شتابی نکرین
اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ قِيْمَةَ عَدْلٍ
لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو
آزاد کرے تو اُسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار
ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اُسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہی ق جَابِرٌ مَنْ اَعْمَرَ
رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اُسکے وارث اُس گھر کے مالک ہو گئے سو دینے والے کی اس بات نے اُسکے حق کو کاٹ دیا
اور وہ گھر اُسیکا ہو گیا جسکو دیا اور اُسکے وارثونکا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اُسیکا ہو گیا اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارث
پاوینگے دینے والا نہین پاسکتا ح اَبُوْ عَبْسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ
بخاری مین روایت ہی عبد الرحمن بن جبرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھرے خدا نے اُسپر دوزخ حرام کی ف راہ
خدا مین یعنی جہاد یا حج مین یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ مستعمل ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ
فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد مین آیا پھر اُسنے سنتین پڑھین جتنی اُسکی قسمت مین
تھین پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اُسکی مغفرت ہوئی اس وقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین
دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اُسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اسواسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعہ کا غسل سنت ہی
اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ
بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا
اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ
بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا
تو جیسے اُسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے گاے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے سینگ والا
دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اُسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اُسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب
امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سُننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف فرشتے جمعہ کے دن

بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گاے یا بکری مول لی جسکا دودھ اُسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ
معلوم ہووے پھر مول لینے والا اُسکو پھیرا چاہے تو اُسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے **ف** صاع لکھنؤ کے حساب سے
ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہو امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہو کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظمؒ
کے نزدیک تھنون مین دودھ بند کر کے بیچنا ایسا عیب نہین جس سے گاے بکری کا پھیر دینا پہونچے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے
۳۰ حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہو تو تاویل کے لایق ہو واللہ اعلم **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ
اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اُسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا
نہ مانا اُسنے بے شک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اُسنے بے شبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اُسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت کے ممکن نہین اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم
ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہو سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن
اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہو کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی
تابعداری کا دعویٰ کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہو بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اسواسطے حاکم
عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل مین واجب ہو اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اسواسطے کہ
۳۱ حضرت خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَؤُا عَيْنَهٗ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون اُنکی اجازت کے تو البتہ اُنکو حلال ہو کہ اُسکی آنکھ پھوڑ دیوین
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر مین جھانکنا حرام ہو اور گھر والے کو اُسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہو اگر
۳۲ اُسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہو اُنکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے جھانکنے والا
اس لایق ہو کہ اگر نہ ملنے تو اُسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوٹے تو خون بہا نہ دیوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً
اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِنْهَا اِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالیٰ بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا دوزخ سے آزاد کریگا **ف** لونڈی
غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہو اور اتنا ثواب ہو کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا
۳۳ نچاہیے صحیح سالم ہو تا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ
فِیْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِیَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اُسپر ضرور ہو اپنے مال سے اُسکو بالکل خلاص کر دے یعنی اور
شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اُس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے
غلام سے نوکری اور مزدوری کروانے مگر اُسپر جبر نہ ڈالے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اُنمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار
ہو تو غلام اُسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہو اور

مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی
لسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ كُلَّ یَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ
قِیْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے جو رکھیگا کتے کو اُسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر
گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گاے بکری کے رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا ھ
اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دے
تو خدا اُسکو اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھیگا جس دن کہین سایہ نہ رہیگا سوائے اُسکے سائے کے یعنی قیامت کے دن ق
اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُوْلُ اَیْ قُلْ هَلُمَّ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ
بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اُسکو بہشت کے چوکیدار
سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہینگے آؤ میان فلانے ادھر آئیے تو ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انھین لوگون مین ہی جنکو بہشت
کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان
اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیقؓ کی اور بہشتی ہونا اُنکا ثابت ہوا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ
فَاقْتُلُوْهُ بخاری مین روایت ہی عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اُسکو
مار ڈالو ف امام شافعیؒ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت
کو قتل کرنا نہین درست ہی اس واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی ق عُثْمَانُ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ
اللّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے
اور اس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو البتہ اُسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ تَابَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے
کے پہلے تو خدا اُسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا
پھر توبہ کا دروازہ بند ہوگا ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ یَعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَفْعَلَ مسلم مین ابن
عبداللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اُسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر
جوڑے اور یہ کبھی نہ ہو سکیگا ف یعنی نہ دو جو مین گرہ پڑسکیگی نہ اس سے عذاب موقوف ہوگا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ تَرَدّٰی
مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ
فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو وہ

مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہو
۳۹ کہ جمعہ کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اتنا ہی ثواب پاوینگے خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ
بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ
ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى بخاری مین سلمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے
دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اُس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے مسجد
مین گیا سو دو ملے بیٹھون کو اُسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اُسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا
خطبہ سنتا رہا تو اُس شخص کی مغفرت ہو گئی اُس وقت سے پچھلے جمعہ تک ف بعضے لوگون کی عادت ہے کہ جمعہ کے دن دیر کر آتے ہین اور
صفین چیرتے لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول
۴۰ صف مین بیٹھے رہے یا پھر جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ
مسلم مین روایت ہے وائل بن حجر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اُسپر نہایت
۴۱ غضبناک ہوگا م أَبُو أُمَامَةَ إِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ
وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ مسلم مین روایت ہے ایاس
بن ثعلبہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹھی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اُسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت
۴۲ اُسپر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سُفْيَانُ
بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہے سفیان بن ابی زہیر رض سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اُسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اُسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے
برابر ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہے ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ
۴۳ مطلب اور حدیث مین آیا ہے ان تین کامون کے سوائے کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین م جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ
وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اُس چیز سے
۴۴ یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے ق جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ
مَسْجِدَنَا أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ بخاری اور مسلم مین روایت ہے جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے
یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہے اور اُسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا امام
نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہے کہ اُسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہے اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے مین
۴۵ ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہے م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ
حَتَّى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص رض سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اُن درختون کی جو دونون طرف مدینے کے
پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اُسکو کوئی زہر ضرر نہ کرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہے ف أَنَسٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَكَلَ

غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا پھر مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا اور چپکا بیٹھا رہا تو اُسکے گناہ
بخشے گیے اُس وقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ٹالا کیا تو اُسنے بیہودہ کام کیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اُسکے تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہانتک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ
اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ
پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْءِيْ
هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا
بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مین نے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑا
ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین واہی تباہی خیال نکرے تو اُسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اُس وقت
حضرتؐ نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرتؐ نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین
قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی
اور اگلے پیغمبرون کا خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ بخاری مین
روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو اُسکا جو اُسکے دو ٹانگون کے بیچ مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو
ضامن ہو اُسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اُسکے واسطے بہشت
کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انھین دونون مقام سے ہوتے ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ جَاءَ
مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہاوے خ عُثْمَانُ
مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان
درست کریگا تو اُسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرتؐ نے وہان
کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان کرنے والے
کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین
حضرتؐ بہت راضی ہوئے اشرفیون کو اپنے دامن مین اچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمانؓ کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا ق
زَيْدُ بْنُ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ
بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اُسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا خ
اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے

دوزخ کی آگ میں اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اُسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ
مین ہمیشہ اُسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اُسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ
مین اُسکو بھونکا کریگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اسپر اُسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنے کو وہ شخص
حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا لمبی مدت کو بھی سدا بولتے ہین **ق**

۵۵ بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی
نماز چھوڑی اُسکا کیا اکارت ہوا **ف** قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہو اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہو لوگ اس وقت
بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہو مسلمان کو لازم ہو کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت
ہو اسواسطے کہ پھر فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین **ق**

۵۶ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃً
لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے
تو اُس دن اُسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہو مدینے مین **خ**

۵۷ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ
کَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ
حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہو ابوہریرہ سے حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ
قبول بھی نہین کرتا سواے حلال کے سو اُسکو خدا قبول فرماتا ہو رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اُسکو پالا کرتا ہو دینے والے کے واسطے جیسے تم
اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ اُس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہو کہ وہ پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہو **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین
دے تو اُسکا ثواب بے حساب ہو اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اوّل یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اُسکو ہرگز
قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہو بلکہ اُس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان فقط خرچ مین
حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نکرے **ھ**

۵۸ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَطَھَّرَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ
لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خُطُوَتَاہُ اِحْدٰھُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً
مسلم مین روایت ہو ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے
کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا **خ**

۵۹ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ
تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ
بخاری مین روایت ہو عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سونے سے جاگا اور اُسنے لا الہ الا اللہ سے اللھم اغفرلی
تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اُس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر
تک کے یہ معنی ہین کہ سواے اللہ کے کوئی لایق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہو جسکا کوئی شریک نہین اُسیکا سب ملک ہو اور اُسیکو سب تعریفین
ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہو سبحان اللہ اللہ کو پاک ہو سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہو دن اُسکے مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہو نہ بندگی پر طاقت ہوسکے
بعد یون کہے اے میرے اللہ مجکو بخش دے **ھ**

۶۰ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ

٧٥ نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے
کہ اسکے بعد لا الہ الا اللہ کہے **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے کہ کافر انکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب
عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ دور ہو جاتے
٧٦ **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اٹھاوے وہ ہمسے نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین **ق**
٧٧ جَابِرٌ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ
فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ
اٹھ سکونگا تو اسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اسواسطے
٧٨ کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ
فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلَى الْعَصَبَةِ
اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِیْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا
وَلَا يَفِیْ لِذِیْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام
کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے
کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو لڑا بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھکر نکلا مارنے لگا نیک و بد کو نہ ایماندار
٧٩ کو چھوڑا نہ قول والون سے یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہی نہ مین اسکا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ
سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ **قَالَهٗ** یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ مین ہی
اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ مین ہی **ف** جب حضرت دس ہزار کا لشکر
لیکر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوئے حضرت
عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہی کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جائے تب حضرت
٨٠ نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہی وہ پناہ مین آیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ دَعَا اِلَى الْهُدٰى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ
مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو
نیک کام کی طرف بلاویگا تو اسکو ثواب ملیگا برابر انکے ثواب کے جو نیک کام مین اسکے تابع ہونگے اور بتلانے والیکا ثواب
کرنے والون کے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی

پاک ہوکر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہے کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا **ف** حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھیوں
کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو **سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ وَّالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ** مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى اَنَّهُ
كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے
حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹھوں میں سے ایک جھوٹھا ہے **ف** دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ
کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنھوں نے پیغمبری کا جھوٹھا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹھا وہ جس نا پاک نے حضرت پر جھوٹھ باندھا
دوسرا جھوٹھا یہ کہ اس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہے جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں واہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے
ہیں جنکی کچھ اصل نہیں مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابوں
میں ہو اسکو مانے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہے کہ سب علماے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہیں **عُثْمَانُ** مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَةَ
فَلَهُ الْجَنَّةُ مسلم میں روایت ہے حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کنواں کھدا کر درست کر دے اسکے لیے بہشت ہے **ف**
رومہ میں ایک کنواں تھا مدینے میں حضرت جب مدینے میں آئے تو وہاں میٹھا پانی سوائے اُس کوین کے نتھا اور وہ کنواں بگڑ گیا تھا تو حضرت
نے اسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اسکو بنوا دیا **ابو الدرداء** مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ
سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتیں سورہ کہف کے
سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا **ف** **ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ** مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ بخاری
اور مسلم میں روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی
ہو گیا جیسا اُسنے کہا **ف** یعنی جو جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ میں نے اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو وہ شخص نصرانی ہے یا یہودی
یا ہندو تو جیسی اُسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا **ق** **اِبْنُ مَسْعُوْدٍ** مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَقِيَ اللّٰهَ وَ
هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ
اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوے گا خدا سے ملیگا اور وہ اُسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی
بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹھی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں اُن لوگوں
کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اُن سے بات نکریگا اور رحمت سے اُنکی طرف ندیکھیگا دن قیامت کے اور اُنکو گناہوں سے پاک
نکریگا اور اُنکو دُکھ کی مار ہے **ق** **اَبُوْ هُرَيْرَةَ** مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ لْيَفْعَلِ
الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اُسکو اس بات کے
سوائے اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اُسکو جو بہتر ہے **ف** حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم
کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے سے پچتائیں حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے
تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اُس بات کو کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے

لا یتمثل فی متفق علیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک
اُسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہو کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا ف حضرت
کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرون کا سچ ہو اسمین کچھ شبہہ نہین ھ سہل بن حنیف من سال اللہ الشہادۃ ۸۸
بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ مسلم مین روایت ہو سہل بن حنیفؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے
شہادت مانگیگا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اُسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہو ھ ابو ہریرۃ من سال الناس اموالہم تکثرا فانما ہی جمر فلیستقل منہ او لیستکثر ۸۹
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ
اُسکے حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہو جمع کرنے کے
واسطے نہین ھ صفیۃ بنت ابی عبید من سال عرافا لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ مسلم مین روایت ہو صفیہ ابی عبید کی ۹۰
بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اُسکی نماز چالیس رات تک قبول نہو گی ف
غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہین جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اُسکے ایمان مین خلل ہو
ھ ابو ہریرۃ من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلثین وکبر اللہ ثلثا وثلثین فتلک تسعۃ وتسعون ۹۱
وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر غفرت
لہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ
کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوے اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اُسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون م انس من سرہ ان ۹۲
یبسط لہ فی رزقہ وینسا لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اُسکی روزی
کشادہ ہو اور زندگی اُسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگون کی خبر گیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک
رہے یا اُسکی نیک اولاد ہو کہ اُسکے واسطے دعاے مغفرت کرے اُسکی روح کو ثواب پہونچاوے برادر روی فرض ہو اُسکے دو طریقے
ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اُنکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے
ھ ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیمۃ فلینفس عن معسر او یضع عنہ ۹۳
مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اُسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو چاہیے
کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا ق ابو ہریرۃ ۹۴
من سرہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا قالہ لرجل قال دلنی علی عمل اذا عملتہ
دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ
وتصوم رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ابدا ولا انقص منہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اُس مرد کے حق مین فرمائی

کی طرف لوگون کو بلاوے تو اُسپر اتنا گناہ ہوگا جتنا اُسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والون کے گناہ

۸۱ کو نہین گھٹاویگا یعنی دونون کو برابر پورا گناہ ہوگا م اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ

مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اُسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا

ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اُتنا بتانے والے کو ہوگا

یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلاوے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب

۸۲ نیک کام ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِيْتَتُهٗ

جَاهِلِيَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بُری بات دیکھے تو

اُسپر صبر کرے سو بیشک یہ بات ہے کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اُسکی موت بطور کفر ہے ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت

کی بیعت کی ہو تو اُسکے ظلم اور بُری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اُسیکے پر موقوف ہے آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام

۸۳ ہے مسلمانون کو ہرگز درست نہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو

۸۴ بیان کرے مین اُسکی تعبیر کہون م اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ

يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بُری

بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اُسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اُسکی بُرائی

لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہسکے تو اُسکو دل مین بُرا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنی

خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی بُرا نجانے تو اُسمین کچھ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز

سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہے خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہے اُسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو

ابو سعید صحابی نے کہا کہ اُسنے اُس حدیث پر عمل کیا جو مین نے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اُسکو منع کرے

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے

خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہے زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا خ

۸۵ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ قَتَادَةَ اَلْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اُسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اُسکو واہی تباہی خواب نہ سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت

۸۶ نہین بن سکتا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَاٰنِيْ فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ

بِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اُسنے

مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہے کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ

مجکو جاگتے مین دیکھیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اُسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھیگا اسکے دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھیگا دوسرے

۸۷ یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ خ

اَلْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین
۱۰۱ شراب پیئیگا اور بدون توبہ کیے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا ھ اَبُوْسَعِيْدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ
مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین
کوئی شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو
چور کر کے بھگو رکھتے اُسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے
۱۰۲ نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ھ اُمُّ سَلَمَةَ مَنْ شَرِبَ
فِيْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اُسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھرلی ف چاندی
سونے کا زیور عورت کو درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ق
۱۰۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ
قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک
کہ نماز اُسپر پڑھی تو اُسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا تو اُسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت
۱۰۴ دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر ھ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سواے خدا کے کوئی
۱۰۵ بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہو اللہ کا تو اللہ نے اُسپر دوزخ حرام کی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا
اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم
مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سواے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین
اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اسکا پیغمبر اور اللہ
کی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اُسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ
بہشت اور دوزخ سچ ہی خدا اُسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اُسکے کام ہون ف یعنی جب مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق
درست ہوئے وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اُسکے ہون یا بد خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اُسکے سب گناہ معاف
کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اُسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے ھ
۱۰۶ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْاَيُّوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم مین ابوہریرہ
اور ابوایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید
کہتے ہین تو اُسنے گویا برس دن کے روزے رکھے ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب
۱۰۷ دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق اَبُوْسَعِيْدٍ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ

جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام تبلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اس مرد نے کہا اُس پاک ذات کی قسم جسکے
ہاتھ مین میری جان ہی کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اس شخص پر
۹۵ حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایکبار فرض ہوتا ہی نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہی خ ابوذرؓ وابو ھریرۃؓ مَنْ سَلَكَ
طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ بخاری مین ابو ذر اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اُسکی برکت سے اُسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور دیندار
عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین مین
۹۶ داخل ہی جو نیت خالص ہو م سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی
۹۷ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین م ابو ھریرۃؓ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا
يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا جسنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اُس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدین
اسواسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اُسمین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین م
۹۸ جَرِيرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهُ وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ
أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ
غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اُسکو
اُسکا ثواب ملیگا اور جو اُسکے بعد اُس طریقے کو کیے جاوینگے اُنکا ثواب بھی اُسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اُنکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونون
کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا بُرے طریقے کی تو اُسکو اُسکا گناہ ہوگا اور جو اُسکے بعد اُس بری راہ
پر چلینگے اُنکا بھی گناہ اُسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اُنکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا
ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اُنکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمرؓ اُٹھے یا ایک انصاری
صحابی اُٹھے اور مُٹھی بھر درم اُنکے واسطے لائے جب لوگون نے اُنکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجون کا
اچھی طرح کام ہو گیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اُسکو دوہرا ثواب ہی اپنے کرنے کا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب
اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہی اُسکو جو کوئی رواج دیگا تو اُسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت
کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ سے اُس وقت اُسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اُسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اُسکو
۹۹ لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین م عائشۃؓ مَنْ شَاءَ صَامَهُ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا
۱۰۰ تو عاشورے کا رہا مستحب ہی حدیث مین آیا ہی کہ اُسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین خ ابن عمرؓ مَنْ حَلَفَ

جانور کھاوے سو وہ ایسا مسلمان ہے کہ جسکے واسطے اللہ اور اُسکے رسول کی پناہ ہے سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اُسکی ذمہ داری میں یعنی اُسکو
کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اُسکی پناہ دیے ہوئے کو کچھ ف یہود اور نصاری کی نماز میں رکوع نہیں قبلہ اُنکا اور ہے اور مجوس مسلمان کا
حلال کیا جانور نہیں کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اُسنے وے باطل دین چھوڑے
تو وہ مسلمان ہوا اب اُسکو رنج دینا درست نہیں ہے ۱۱۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مسلم میں ابو ہریرہ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اُسپر دس بار رحمت کریگا ف درود پڑھنے کا ثواب بے حساب ہے اور حدیث میں حضرت
نے فرمایا ہے کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہونگے تو میں اول اُنکو بخشاؤنگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے ۱۱۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى
فِيْ ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسکو چاہیے
کہ دونوں کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لمبا کپڑا ہے تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھوں پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا
ہو تو اُس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے ۱۱۵ اُمِّ حَبِيْبَةَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ
بخاری میں حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اُسکے لیے بہشت میں گھر بنایا جاویگا
ف مراد ان رکعتوں سے رات دن کی معمول سنتیں ہیں دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ۱۱۶ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَنْ صَلّٰى
قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ
بخاری میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہے اور جسنے بیٹھے پڑھی اُسکو کھڑے کا آدھا ثواب
ہے اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اُسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہے ف یہ حدیث اُس بیمار کے حق میں ہے کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہے لیکن اگر چاہے تو
تکلیف اٹھا کر کھڑے بھی پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہے لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہے تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہے اور جس
بیمار سے کسی طرح اٹھا بیٹھا نجاوے اُسکا ثواب پورا ہے بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہے ۱۱۷ ابن
عباس مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اُسپر عذاب کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ اُسمیں جان ڈالے اور جان
ڈالنا اُس سے کبھی نہ ہوسکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہے ایک وجہ تو یہ
کہ یہ کام خدا کا ہے تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہے دوسرا سبب یہ کہ تصویر ساری جڑ ہے بت پرستی کی لیکن درخت
اور پہاڑ وغیرہ کا بنانا درست ہے ۱۱۸ ابن عمر مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَأْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ
مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اُسکو یا
طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ یعنی اوتار یہ ہے کہ اُسکو آزاد کرے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہیں ہے ۱۱۹ انس و معاذ بن جبل مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم میں انس اور معاذ بن جبل سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اُسکو شہادت کا ثواب پاویگا اگرچہ اُسنے شہادت نپائی ف معلوم
ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہے ۱۲۰ سعید بن زید مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ
بخاری میں سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اُسکے گلے میں سات طبق

النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا

۱۰۸ اسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ف اَبُوْ مُوْسٰی مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھیگا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہو عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آ لگے آتے ہین تو اسواسطے ان نمازون کا زیادہ تر ثواب ہو اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا

۱۰۹ اور نماز کی حاجت نہین اسواسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ پڑھیگا عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہو کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے انکے حق مین

۱۱۰ یہ حدیث فرمائی ھ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا انکو ڈھونڈھے کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح بھی چھیڑو وہ خدا کی امان مین ہو سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈھونڈھتا ہو پکڑ لیتا ہو یعنی اسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اسکو اوندھا منہ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہو ف یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہو تو اس وقت اٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہو اسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اسکو اپنی پناہ مین لیا اور اسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ

۱۱۱ کا وعدہ کیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نپڑھے وہ نماز ناقص ہو وہ ناقص ہو وہ ناقص ہو ف جب ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسینے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو مین نے حضرت سے سنا ہو فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہو کہ مین نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہو سو جب بندہ کہتا ہو کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہو کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہو کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہو کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہو مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہو کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہو کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہو کہ یہ میرے واسطے ہو اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہو اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہو کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہو اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہو اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہو کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوٹنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص نکہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہو واجب ہونے کی

۱۱۲ ھ اَنَسٌ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا حلال کیا

عزت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب
ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے ۱۳۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین
حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے وہان سے
چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اُن سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین
ہو سکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین سو اُسکو حضرت نے
از راہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو فضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہو جاوین
جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائیان کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ ۱۳۳
حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ
بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک
نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اُسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اُسکے گناہ بخشے جاینگے
خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ ۱۳۴
وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سُنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے وعدتہ تک پڑھے تو اُسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی
یعنی حضرت اُسکو بخشوا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب سے محمد کو وسیلہ اور
بڑائی پہونچا اُسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اُس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز
یعنی قیامت تک اُسکا حکم موقوف نہو گا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی
سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسیکی سفارش نکر سکینگے اُس وقت ہمارے
حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جا ئینگے پھر لوگون کو بخشا ئینگے اسکا نام مقام محمود ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ ۱۳۵
حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ
قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ و
بحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسیکی طرح یا اسپر کچھ
بڑھا کے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اُسکے سوا اور کوئی اُسکے برابر نہین
سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ ۱۳۶
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ
بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اُسکا ثواب اُسکے برابر

طوق ڈالیگا ھ ثوبان مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ فِی مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے
وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چنیگا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ
اسکو نہ بکاوے اور دعاے خیر کرکے چلا آوے خ انس مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ
بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو اپنی ہون یا بیگانی پالیگا یہانتک کہ وے جوانی کو پہنچین تو قیامت
مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین خوب ملی ہین
کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیون کا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے ملا
ھ ابو ہریرۃ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اسکو نہ پھیرے لیلیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی
ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیون
رد کرے ھ عقبۃ بن عامر مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر
لگانا سیکھے پھر اسکو چھوڑدے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی خ عائشۃ
مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کہ جسکا
کوئی مالک نہین تو وہی مالک کے لائق ہی یعنی پھر اس مین کا کوئی دعوی نہین کرسکتا ہی ھ عائشۃ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا
فَهُوَ رَدٌّ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہی
ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان
محمدی کو اس سے بچنا چاہیے ق ابو ہریرۃ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اسکے واسطے مہمانی طیار کریگا
بہشت مین ہر صبح شام م ابن عمرو و ابو ہریرۃ مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے ڈھیر مین
ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون
نرکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہین ھ ابن عمر مَنْ فَاتَتْهُ
صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے
تو جیسے اسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا ھ ابو ہریرۃ مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِیْهِ کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِّنْ
کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کردے دنیا کی مشکلون
سے تو اللہ اسکی مشکل آسان کردیگا قیامت کی مشکلون سے ق ابو موسی الاشعری مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَةُ اللهِ هِیَ الْعُلْیَا
فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا
ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین

خطا ہو کاتب کی مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون
حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اُسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بھی اس سے لڑ پھر اُسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے
حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اُسنے کہا کہ اگر مین اُسکو مار ڈالون حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اُس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب مارا جاوے وہ شہید ہو ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ ١٤٢
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ
شَهِيْدٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہو اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد
یا حج مین اپنی موت مر گیا وہ شہید ہو اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہو اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہو
اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہو ف مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے
عرض کی کہ جو راہ خدا مین منھ نہ موڑے اور مارا جاوے حضرتؐ نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہو کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب
یعنی پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہو ہر چند اعلیٰ رتبے کا وہی شہید ہو جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان
لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین
ق اَبُوْ قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان ١٤٣
جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اُسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اُسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہو ف امام اعظمؒ کے مذہب مین
قاتل اسباب کو اُس وقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ١٤٤
عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم
ہوتی ہو ف معاہد اور ذمی اُس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اُسکو پناہ دی ہو اُسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہو قول کا توڑنا
کسی طرح نہین درست ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا ١٤٥
وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہو اور جو اُسکو دوسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہو
مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہو لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہو
دوسری بار کم تیسری بار اُس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہو تو جسنے موذی کو مارا تو اُسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے
اور بخاری مین روایت ہو کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک
بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ ١٤٦
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا بدون
کیے عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اُسکو کوڑے لگینگے اور اگر اُسنے حرام کاری کی ہوگی نہ لگینگے ف جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے

ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اُسکے یہ کہ نہین کوئی سوا ے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی کوئی
شریک نہین اُسی کو بادشاہی ہی اور اُسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اُسکے آزاد کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت
اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اُنکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور

۱۳۷ حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ
حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ
اَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اُسکو دس غلام آزاد کرنے کے
برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اُسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیان اُسکی مٹائی جاوینگی اور اُس دن شام تک اُسکو شیطان سے
پناہ ہوگی اور اُس سے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اُس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن مین سو بار پڑھا کریگا اُسکے
۱۳۸ گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے م طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ مَنْ قَالَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طارق بن اشیم سے روایت ہی
حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوا ے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اُس سے انکار
کرے تو اُسکا مال اور خون حرام ہی اور اُسکا حساب اللہ پر ہی ف یعنی جو مسلمان ہو اُسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اُسنے دغا
کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اُسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ
پڑھنا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا
یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ
۱۳۹ اسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہو خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ
اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون
۱۴۰ مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَرَدَّ اِيْسَا
لَهٗ قَلِيْشِيْ مَنْ تَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اُسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے
رکھیگا تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ
۱۴۱ لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورے یعنے اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی
ف یہ حدیث بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کا

تحفۃ الاخیار از ترجمہ مشارق الانوار

۱۵۱ یعنی اسکا علاج ممکن ہو قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکیگی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہو تو چاہیے اُسمین کھیتی کرے یا چاہے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ دے تو اپنی زمین کو رہنے دے
ف بخاری مین روایت ہو کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو
حضرت نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور
۱۵۲ یہی مذہب ہو امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہو خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا
فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْلِيَصْمُتْ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسیکی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع
۱۵۳ کیا ہو ق اَنَسٌ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح
کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی
۱۵۴ بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہو اور یہی مذہب ہو امام اعظم کا م سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ يَرْفَعُهُ نَبِيُّ اللّٰهِ مَنْ كَانَ
عِنْدَهُ شَيْئٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ تَمَتَّعَ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا مسلم مین سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسکے پاس کوئی عورت ہو اُن عورتون سے کہ جنسے متعہ کیا ہو تو اُسکو چھوڑ دے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اُسکو کہتے ہین کہ کسی عورت
سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت وجماعت کے چارون
مذہب مین متعہ حرام ہو اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہو سو اُسکو غلطی ہوتی ہو اس واسطے کہ امام مالک کے
موطا مین اور اُنکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہو اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہو کہ متعہ دوبار حلال ہوا اور دوبار حرام ہوا
پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہوگیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی مین اُسکی روایت
ہو دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکہ مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن
اکوعؓ سے اس حدیث کی روایت موجود ہو اور سب حضرتؐ کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہو صرف عبداللہ بن عباسؓ اول
اُسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اُنکو حدیثین پہونچین تو وہ بھی حرمت کے قایل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہو اور جب حدیث اور فقہ کی
۱۵۵ کتابون سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہو اُنکی بوجھ مین خلل ہو ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
اَبِيْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ
بِسَادِسٍ اَوْكَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہو کہ پانچ چھ فرمایا کہ اُسکے
بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین
چھوٹ رہا اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا
۱۵۶ ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ

اور چار گواہ نلا سکے تو حاکم اُسکو اسّی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا

۱۴۷ ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه بخاري اور مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورۂ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی یا بجاے تہجد کے کفایت کرتا ہی

۱۴۸ ق الربيع بنت معوذ بن عفراء من كان اصبح صائما فليتم صومه ومن كان اصبح مفطرا فليتم بقية يومه بخاری اور مسلم مین ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش مکے مین عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوے تو عاشورے کا روزہ فرض نہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نہ رکھتے تھے

۱۴۹ ق ابو سعيد من كان اعتكف فليرجع الى معتكفه فاني رأيت هذه الليلة ورايتني اسجد في ماء وطين بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مین نے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھا دیا ہی کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین اسکا پورا قصہ ابو سعیدؓ سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر رکھنے واسطے دسوین تاریخ سے بیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون مین اور مین نے شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہین کہ اُس وقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرت نے اُسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی

۱۵۰ خ ابو هريرة من كانت عنده مظلمة لاخيه من عرضه او شيء فليتحلل منه اليوم من قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته وان لم تكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ ظلم ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اُسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اُسے بخشا لیوے اُس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اُسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے یعنے پھر اُن گناہون کو لادے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اُسکے فضل سے معاف ہوسکتے ہین لیکن بندون کے گناہ بے اُنکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اُسکو لازم ہی کہ جنکے قصور کیے ہون اُن سے معاف کراوے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دے کے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغابازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اُسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اُسکو جسطرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے

پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قضیہ فیصل کراوے تو اسکو چاہیے کہ نیک بات بولے
یا چپ رہے م فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین فضالہ بن عبید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن مین یعنی اگر چاندی
کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ بیاج ہو
ف مصابیح مین فضالہ سے روایت ہی کہ مین نے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اسکے جواہرات کو
اکھاڑا تو اسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مین نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت
ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے
یعنی خندہ پیشانی سے اسکو ملے مکان مین آ تارے عمدہ کھانا ہوسکے تو کھلاوے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان اریکا تین دن تک
حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پروسی کی خاطر داری کیا کرے یعنی اسکا
کام کاج کردے اسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اسکو رنج ندے آرام
پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا انکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اسپر خدا رحم نکریگا ف
ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ مین نہین
ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخواب ورتافتہ عورتون
کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے
۱۸ مشروع اور عکس اسکا حرام ہی م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ وَدَمِهٖ
مسلم مین بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون مین ف نردشیر ایک
۱۹ کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ انمین ناحق مال ضائع ہوتا ہی یا اوقات م جَابِرٌ
مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک

بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کے کام کاج کیا کریگا تو خدا اُسکا کام بنایا کریگا
ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہی تو جو چاہے کہ خدا اسیر مطلب پورا کرے اُسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بنا دے

۱۵۷ اور اُسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے ق جابرؓ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ
رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو

۱۵۸ اُسکو بدون اطلاع شریک کے شراکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نلیگا خ
ابو سعیدؓ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ
لَا زَادَ لَهُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہی اسکو سواری

۱۵۹ کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہی اُسکو دے ف یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا ق اسماءؓ
بنت أبي بكر مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم مین اسماءؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے ف حضرتؐ ایکبار سب
لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کر کے اُتارے اور جسکے پاس قربانی نہو
وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھ کے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کر کے احرام

۱۶۰ باندھے رہے بعد حج کے احرام اُتارا ق ابو ہریرہؓ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ
حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُ كَذَا أَوْ كَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اُسکو خوب
جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اُس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے ف
حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی
تعریف سُن کر بھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھیگا تو خدا اُس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھلایا
یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اُسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین سچی سچی ہون انکو
اس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث
مین یون آیا ہی کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس زمانے مین
اکثر لوگون کی عادت ہی بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصًا امیرون کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر
کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوش آمدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی

۱۶۱ تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین ق ابو ہریرہؓ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ
بَعْدَهَا أَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعہ کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے

۱۶۲ اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعہ کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی ق ابو ہریرہؓ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور

ترجمہ مشارق الانوار

کیا کرے تب مجدی سلمان ہو ۱۷۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھارا اونٹ یا گاے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز انکے

صبح شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا ۱۷۸ عُمَرُ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهٗ

مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ سلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہوا یا تھوڑا پھر اُسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اُسکا ثواب

ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اس وقت مین کرنے سے اُسکا ثواب نہ گھٹیگا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے

کو یہی وقت بہتر ہو ۱۷۹ عَائِشَةُ مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ بخاری مین حضرت عائشہؓ

سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اُسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اُسکو نکرے ف

یعنے نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ وحج تو اُسکا ادا کرنا واجب ہو اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ

بولنا دعوت قبول نکرنا قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہان چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے

سامنے رات بھر ایک پانون سے کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رت جگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی

منت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے ۱۸۰ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ مَنْ نَّزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذٰلِكَ سلم مین خولہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر یہ دعا

پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اُس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکیگی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون پورے

خدا کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہر بدی سے جو اُسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت

نے یہ فرمایا ۱۸۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ نَّسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری اور مسلم مین

ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا خدا نے

اُسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اُسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہو بھولے چوکے کو نہین پکڑتا ۱۸۲ ق

عَائِشَةُ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری اور سلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے حساب مین جھگڑا

پڑا اُسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا

کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہو کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اُن سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے

کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اُنکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اُن سے کچھ پوچھا نجاویگا مگر

جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہی

کیا طاقت ہو کہ جواب دہی کر سکیگا الٰہی بحق حضرت محمد مصطفےٰ ہمکو حساب مین نہ پکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین ۱۸۳ عُمَرُ مَنْ نِّيْحَ

عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مُردے پر نوحہ ہوا تو اُسپر عذاب ہوتا ہو نوحہ کے سبب سے ف عرب کی

عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب

ہوتا ہو یعنی جس نوحے کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو

سمجھا گیا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ میں جانے کے کیا کیا سبب ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٦٠ وعن جابرؓ من لم يجد نعلين فليلبس خفين ومن لم يجد ازارا فليلبس سراويل مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو دو جوتے میسر نہوں تو دو موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیوں کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ

١٦١ نہ پہنے اور جسکو میسر ہو تو نا چاری میں درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جاوے خ ابو هريرة من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے میں بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتیں نچھوڑے اور اسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہیں ف یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہی کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے

١٦٢ کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف خ ابو ذر من مات من امتي لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة وان زنى وان سرق بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کیسو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا یا بعد سزا کے بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا

١٦٣ ف بہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے ق عائشة من مات وعليه صيام صام عنه وليه بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اسپر روزے ہوں قضا کرنیکا ہو تو اسکی طرف سے اسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر وارث مردے کی طرف سے

١٦٤ ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہی م ابو هريرة من مات ولم يغز ولم يحدث نفسه بغزو مات على شعبة من نفاق مسلم میں ابوہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے وتیرے پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اسکا

١٦٥ ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہیں ق ابن مسعود من مات وهو يدعو من دون الله ندا دخل النار بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر

١٦٦ دوزخی ہی م عثمان من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہی کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت منھ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیائی کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں پورے مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرما دیا کہ جو دل سے سوائے خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نسمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں تو لازم ہی مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی

یارسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین نے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون کام ایک دن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا

۱۹۱ ق جَابِرٌ مَنْ رَّجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَهُ حِيْنَ دَنَا مِنْ مَّاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب کہ ایک پانی کے پاس پہونچے تھے ف حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا ابل کر بہجاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈہ باندھکر حوض بناوے تو پانی اسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے اسمین وضو کیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا

۱۹۲ ھ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِيْ عَيْنَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مارڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑے تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھاکر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر سوار ہوکے بھاگا مین نے اسکو دوڑکر پکڑا اور تلوار سے اسکو مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان آوے تو اسکا قتل کرنا درست ہی

۱۹۳ ق جَابِرٌ مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن اشرف کو مارڈالے بیشک اس نے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اسکا سر کاٹکر حضرت کے پاس لائے حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اسکا قتل کرنا واجب ہی

۱۹۴ م اَنَسٌ مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَّاْخُذُهٗ بِحَقِّهٖ يَعْنِيْ سَيْفًا فَاَخَذَهٗ اَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے تلوار لیگا سو اسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اس تلوار کو ابودجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابودجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر پھیرے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوائے جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابودجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی

۱۹۵ م اَنَسٌ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹا دے حضرت نے سات بار کہا یا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین

مرنے کے بعد جو اُسپر نوحہ ہوگا تو اُسپر اُسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اُسکے منع کرنے کے لوگ نہ مانیں گے تو اُسکا کچھ قصور نہیں اسواسطے کہ خدا عادل ہو ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہیں ڈالتا م جریر مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ ۱۸۴

مسلم مین جریر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہو وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہو ف یعنی مسلمان کو لازم ہو کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین گنا ہو م ابوهريرة مَنْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ یَنْعَمُ ۱۸۵

لَا یَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبھی اُسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اُسکی مٹیگی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ ابوهريرة مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا ۱۸۶

یُّصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہو تو اُسپر کچھ مصیبت ڈالتا ہو ف مسلمان کو لازم ہو کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اُسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین مرتبے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہو آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہو اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہو سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اُسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن اُس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاے یا خدا کو بھولے اور اُسکا گلہ کرے ق ابوهريرة مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا ۱۸۷

یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہو تو اُسکو دین مین بوجھ دیتا شریعت کا بھید اُسپر کھولتا ہو م ابوهريرة مَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ ۱۸۸

اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَرِوَایَةُ الْقُضَاعِیِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی اَخِیْهِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اُسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اُسکے عیب چھپاویگا خدا اُسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہی جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہو اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہو لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہو م جابر مَنْ یَّصْعَدِ الثَّنِیَّةَ ثَنِیَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ یُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مسلم مین جابر سے ۱۸۹

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہو اُسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اُسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اُسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی اُنکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اُسی قصے کو حضرت نے یہان یاد فرمایا و مِنَ الْاِسْتِفْهَامِیَّةِ

یہان سے وہ حدیثین شروع ہوئین جنکے سرے پر من استفہامیہ ہو یعنی پوچھنے کی لفظ م ابوهريرة مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا ۱۹۰

قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِی امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہوا ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین ہون

مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا
دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اُسکی غیبت مین م اَنَسٍ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ ۲۰۰
وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی
شیرخوارگی مین مرگیا اور اُسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین
سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مرگئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا
حرم سے کیسا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اُسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اُسکو دائیان دودھ پلاتی
ہین خ اَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ يَرَى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۲۰۱
فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اُسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اُسکو لپٹی ہی ف بخاری مین
اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے کیون
مین نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمھارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی
مین عرض کرینگے کہ اَی میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون سوائی ہی کہ میرے
باپ کا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم
کو حکم ہوگا کہ اپنے پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اُسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے
یعنے تبدیل صورت سے عار دور ہوئی کہ کوئی اُسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان
اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم ۲۰۲
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی م جَابِرٌ اِنَّ ۲۰۳
اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ
كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَيُدْنِيهِ
مِنْهُ فَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے
لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اُس سے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اُنمین سے آکر
کہتا ہی کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر
کوئی آکے کہتا ہی کہ مین نے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی اُسمین اور اُسکی جورو مین تو اُسکو اپنے پاس کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ
ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی ف جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا
نہو کہ غصے مین طلاق یا اُسکے مانند کوئی اور بات مُنہ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو ق اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ ۲۰۴
اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت
کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین ف یہ راہِ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبہ دین کے واسطے

مگر تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیراندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیراندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین گھاٹی کا خالی ہوگیا خالد بن ولید اُس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اُسی ناکے سے لشکر اسلام مین گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا کر گئے اُس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹا دے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹا دے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی زہے قسمت اُنکی جو حضرت پر فدا ہوئے

۱۹۶ سخ عُثْمَانُ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنَ دَلْوُهُ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بخاری مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اُسکا ڈول اُس کوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اُسکو خدا کی راہ مین وقف کر دے اپنی ملکیت مین نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک کوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اس کوین کو صاف کراوے اُسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اُسکو صاف کروا دیا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اُسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اُسکو وقف کر دیا

۱۹۷ ق اَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اُسنے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوین کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اسواسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہے پھر عبداللہ نے اُسکی ڈاڑھی پکڑ کے ہلائی اُسنے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی اُنھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اُسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لاڈالا حضرت شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس اُمت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ ثُنَائِيَّاتٍ

۱۹۸ دوسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ آیا ہے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہو ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بُری نظر سے

۱۹۹ م اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ مسلم

یہ لکھا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون
مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اُسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی یعنی بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر
کا لکھا اُسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی
یہان تک کہ دوزخ مین اور اُسمین سواے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام
کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصًا
تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر دار و مدار ہوا
تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہو کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا
چاہیے شاید کہ مرتے وقت اُسکا خاتمہ بخیر ہووے بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین
توبہ کر لینگے سو یہ شیطان نے اُنکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے
بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اُسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے کہ ع شاید ہمین
نفس نفس واپسین بود الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین ٭ عن ابن عباس
ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جن
کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اُن سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
کسینے انکی ضیافت نکی اُنکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے
کہ تم مین کسیکو منتر آتا ہو تو اُسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری
ضیافت نکی تیس بکریون کا وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اُسپر پڑھی وہ فورًا اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے
اُنکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے
اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم
ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک
اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبونکا ٭ عن عمران بن حصین و جابر ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ
مسلم مین عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اُسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کر کے
قرآن سنکر حضرت کا بے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مر گیا اُسی دن حضرت
نے مدینے مین خبر دی اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اُسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق
پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت
کو خاص تھی شاید زمین طے ہوگئی ہو اور دور نزدیک ہوگیا ہو اوروں کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین ٭ عن ابی ہریرۃ ان
اخنع اسم عند اللہ رجل تسمی ملک الاملاک لہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت

۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲

۲۰۵ راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین م انس إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ سَأَلَهُ أَيْنَ أَبِي
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب
حضرت نے یہ فرمایا ف اُس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہوکر چلا تو حضرت نے اُسکو بلایا پھر یہ فرمایا
کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اُسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون
سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت کی خاطر سے
حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم

۲۰۶ ھ ابن عمر إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تمھارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہی ف یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ اُنمین اپنی بندگی اور
خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمان دارکو
لائق نہین

۲۰۷ م ابو ذر إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
بہت پیارا کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیون کے ساتھ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف
ہی ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اُسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی
کبھی اُسکو موت اور زوال نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اُسکا مددگار نہین اور
جب الحمد للہ کہا تو اُسکو سب خوبیون سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا تھامنے والا ہی جو چاہا سو کیا
جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اُسکے واسطے پڑھنے کا
بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت مین اُس سے کوئی افضل نہوگا

۲۰۸ ق ابو ھریرۃ
إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِنْ وَجَدَ أَحَدُكُمْ
ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے
کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اُسکے پاس آتا ہی پھر اُسپر دھوکا ڈال دیتا ہی یہان تک کہ اُسکو نہین یاد رہتا کہ کتنی رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا
دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے

۲۰۹ ق ابن مسعود إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ
عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ
رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا
إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَ
بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اُسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لہو کی
پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اُسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اُسمین روح پھونکتا ہی اور چار باتونکا
اُسکو حکم ہوتا ہی کہ اُسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اُسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیگا اور اُسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور

کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اُنکا جی چاہتا ہو اور رات کو اُنھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اُنکے رب نے اُنکو دیکھا اور فرمایا
کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہو شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے
ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا۔ شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹی تو کہا اے رب ہم
چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین اور پھر تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر
جب خدا نے دیکھا کہ اُنکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین ہی تو پھر اُنسے پوچھنا چھوڑا ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو
کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ شہیدون کو مردہ نسمجھو وے زندے ہین روزی پاتے ہین خوشیان
کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہو اور شہیدون کا مفصل حال کیونکر ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوئے
بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے ہین اور ونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین
جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہو اور یہی مذہب ہو اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے
ہین ه ثوبان اِنَّ اِسْمِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّذِیْ سَمَّانِیْ بِهٖ اَهْلِیْ مسلم مین ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہو
جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہو ف ثوبان سے روایت ہو کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اُسنے کہا
السلام علیک یا محمد مین نے اُسکو ڈھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہو یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہو تب حضرت نے یہ فرمایا کہ
میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہو یعنی کیا ہوا جو اُسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین ق ابن مسعود
اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب سے
سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا ق عائشة اِنَّ اَصْحَابَ
هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرران تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور اُنکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا
ف حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ مین نے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اُسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے
جو اُسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہو تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ
مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہو تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہو مین نے کہا کہ مول لی ہو آپ کے بیٹھنے کے واسطے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اُس مین جانا مکروہ ہو مسلمانون پر واجب ہے
کہ اپنے مکانون مین تصویرین نرکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویرون سے مکان کو بتخانہ بنائیے اور اُسپر خدا کی لعنت برسائیے
ق سعد بن ابی وقاص اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہو کہ
جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اُسی کے پوچھنے سے حرام ہو گئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہو ایک تو وہ ہو کہ اُسکی حاجت
پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہو بلکہ اسکا حکم ہو کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق

نام خدا کے نزدیک اُس مرد کا نام ہے جسنے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہے بندے بیچارے
محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ
لَقِيْنَا فَرَضِيْتَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْكَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے
بھائی مارے گئے شہید ہوئے اُن لوگون نے وہان خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچادے
کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا
اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلادین حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے
اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے انکے ساتھ کیے ان کافرون نے راہ مین دغا سے انکو شہید
کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچادے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت
نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز ان کافرون پر بددعا کی ق جَابِرٌ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ
قَوْمِ لُوْطٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہے قوم لوط کے
کام کا یعنی لونڈے بازی کا امت مین بڑا ڈر ہے ف ابو داؤد مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم
اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ
دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیون سے
وہ شخص ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اُبلیگا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ
دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہے سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ
اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کمسے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اُس سے خدا کہیگا کہ لے
مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگیگا پھر دوسری بار مانگیگا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مانگنا تھا
پھر خدا اُس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اُسکے ساتھ اتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ جتنا مانگیگا
دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کیا کیا کچھ ملیگا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ طُيُوْرٌ
خُضْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاَقْلِيْشِيُّ وَاخْتَصَرَهٗ وَالرِّوَايَةُ اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا
قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ
اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ
ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يَسْئَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا
حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ شہیدون کی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے مگر
پوری روایت یہ ہے کہ مقرر شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین انکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لگی ہین

لِلْجَمِّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہونچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی ف تلبینہ سبوس چھنے جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عایشہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈھک پڑے اور غم دور ہو ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ

۲۹

اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئین شبہہ کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرینگے جانور کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اُسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب جمع ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گاے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور بہت چیزین انکو سب عام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہی اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام جیب کرنی نہ موت کا کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاون سے ہمکو نکال آمین ق ابْنُ عَبَّاسٍ

۲۳۰

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَهٗ حِيْنَ جَاءَهٗ ضِمَادٌ لِلْاَزْدِيِّ فَقَالَ

بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے
۲۲۲ بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ مسلم مین عمران بن حصین
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی عورتین
۲۲۳ نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین خ اَنَسٌ اِنَّ اَقْوَامًا
خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے مین رہگئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اسمین وے بھی ہمارے ساتھ
شریک ہوئے ناچاری نے انکو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی
اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا انکو بھی ہوا اس واسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین
۲۲۴ چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہی ق اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ
اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ
بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین
محتاج ہو جاتے ہین یا مدینے مین انکے جورو لڑکون کا کھانا کم ہو جاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو انکے پاس ہوتا ہی یکجا کرتے ہین پھر ایک
برتن سے آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین انسے راضی ہون ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسیٰ
اشعری اس حدیث کے راوی ہین انکی یہ حضرت نے عادت بیان کر کے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین خ
۲۲۵ اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا بخاری مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے
اور بائین اور آگے سب طرف خوب دیا ف یعنی جس مالدار نے راہِ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور
۲۲۶ مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس رہیگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ
اِلٰى جُحْرِهَا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹیگا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہی اپنے
بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت رہی جب تک حضرت جیتے رہے تو مسلمان
ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے لوگ
علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت
کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہونگے
۲۲۷ تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاویگا ق جَابِرٌ وَّعَائِشَةُ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
بخاری اور مسلم مین جابر اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت
۲۲۸ کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اس گھر مین سے برکتی پھیلیگی ق اِبْنُ عُمَرَ وَّعَائِشَةُ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ

رہا اُسکو خوشی ہو جیو بہشت کی **ق** عَائِشَةُ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ
٢٢٣ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین
کرتا **ف** حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کیسنے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ھ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا
٢٢٤ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی
اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اسین کامل
ہو جاتا ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ
٢٢٥ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اُسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک
دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اُسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی **ف** یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اور اگلے کامون پر کچھ اعتماد نہین
تو علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ
٢٢٦ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اس سے کہا کہ جسنے تجھسے
میل رکھا اُس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اُسکو مین نے توڑا **ف** رحم کے معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلا ہی
یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اُسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اُسپر کرم نکریگا
ق عَائِشَةُ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ
٢٢٧ پلانا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی **ف** یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودھ پینے
کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ما اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح اور
کو قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اُسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی **ھ** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ
٢٢٨ تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اُسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی
ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردون کی ہوتی ہی پھر
حضرت نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے **ق**
اَبُوْ بَكْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ
٢٢٩ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ
بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اُس دن تھا کہ جب
خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی انمین سے چار مہینے حرام ہین یعنی انمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر
لگاتار آتے ہین سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہی **ف**
ان مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافرون کا دستور تھا کہ جب انکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو

یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَرْقِیْ مِنْ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَاِنَّ اللّٰهَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدِیْ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَّكَ مسلم مین عبد اللہ
بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اسکو سراہتے ہین اور اسی سے ہر کام
مین مدد مانگتے ہین جسکو اُسنے راہ پر لگایا اُسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اُسنے بہکایا اُسکو کوئی راہ پر نہین لاسکتا اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اُسکا ساجھی نہین اور بیشک محمدؐ اُسی کا بندہ ہی اور اُسی کا
پیغام پہونچانے والا بعد اُسکے یہ خطبہ حضرت نے اُس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اُسنے
کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہی
تو مین تجھے جھاڑون ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اُسکو دخل تھا جب وہ مکے مین آیا تو مکے
کے کافرون نے اُس سے کہا کہ معاذ اللہ محمدؐ دیوانہ ہوگیا ہی کچھ آسیب کا اُسپر خلل ہی تو اُسکو اپنے منتر سے جھاڑو وہ حضرت کے
پاس آیا اور حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے
اُسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو دوبارہ پڑھا اُسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو
تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام سُن چکا ہون ایسا عمدہ کلام
تو مین نے کبھی نہین سُنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے مین بیعت
اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ه اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ الدُّنْیَا
۲۳۱ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِیْهَا فَنَاظِرٌ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تا کا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو
ف یعنی جیسے شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور
خدا ایک گروہ دنیا سے اُٹھا کر دوسرے گروہ کو وہان بھاتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اُسنے
دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگون پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اُسکو لڑکون کا
کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھ کر اسکے جال مین نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور
اسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور
۲۳۲ جو بھولا سو بھولا بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین اور دنیا کے پھندے سے نکلین ه اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ الدِّیْنَ
بَدَاَ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو ف
مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اُسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین پوچھتا پھر ہوتے
ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جاویگا جیسے پہلے تھا تو
اُسوقت کے مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دیندار ہی پکر باندھتا ہی کوئی
اُسکی نہین سُنتا ہی کافر تو ایک طرف کلمہ گو اُسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط

خبر ضعف اسلام و بشارت مستعدین دین

بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہو

۲۴۴ تو وہان سے بھاگ جاتا ہو جتنی دور روحا ہو ف روحا ایک مکان ہو مدینے سے چھتیس کوس ھ جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ

قَدْ یَئِسَ اَنْ یَعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اُسکو پوجین لیکن آپس مین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہو ف

یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہو سو سچ ہو کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل

سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی

۲۴۵ ثابت ہوئی ق اَنَسٌ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ

۲۴۶ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہو خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہو بد خیال ڈالنے مین ھ حُذَیْفَۃُ

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ بِھَا فَاَخَذْتُ

بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا

مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہو اُس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان

اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اُسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے

کو حلال کرلے سو اُسکا بھی ہاتھ مین نے پکڑ لیا قسم ہو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہو اس لڑکی

کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہو کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار

کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اُسکو کوئی کھینچے لاتا ہو سو اُسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرتؐ نے اُسکا ہاتھ

پکڑ لیا پھر ایک گنوار اُسی طرح دوڑتا آیا اُسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار

بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہو نہین تو

۲۴۷ شیطان ساتھ کھاتا ہو ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ

حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ

عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہو اور

نیکی بہشت مین پہونچاتی ہو اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہو یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہو اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا

اور نافرمانی دوزخ مین پہونچاتی ہو اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہو یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہو اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہو مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنے کو سچ بجانے ختم

۲۴۸ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَرْفَعُہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ

مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَھْوِیْ بِھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت

نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہو اور دل مین اُسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے

سبب سے خدا اُسکے درجے بلند کرتا ہو اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہو اور دل مین اسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا

اسی طرح ان کمبختون نے مہینون کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے
حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہو اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا وے رجب کو بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو انکی طرف نسبت کیا

۲۴۰ ھ حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَکُوْنُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِہَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْعَاشِرَۃَ وَھِیَ فِیْ غَیْرِہٖ نُزُوْلُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ مسلم مین حذیفہ بن اسید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہونے کی جب تک دس نشانیان پہلے نہو لیوینگی ایک تو پورب مین زمین کا دھسن جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلیگا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا ہو ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضیٰ سے روایت ہو کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلیگا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر پھلس جاویگا مکے مین زمین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانون جیسے اونٹ کے اسکے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہو اور سب دین جھوٹھے ہین

۲۴۱ ق اَلْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھَا فَادْعُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسیکے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اسی دن گہن پڑا لوگون نے کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہو تمھارا گمان غلط ہو کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہو کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہو سو غلط بات ہو گہن کی نماز دو رکعت سنت ہو بڑی سورتین اسمین پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہو

۲۴۲ ھ جَابِرٍ اِنَّ الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہو ف ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر بیبیون کے پاس نجاوینگے پھر انتیس دن کے بعد انکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہو

۲۴۳ ھ جَابِرٍ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَا

کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اُن سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت مین افضل ہی پھر انمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اسلئے کہ حضرت کی اولاد سوا ے حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہی آگے اختلاف ہی

۲۵۶ ق أَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قَالَہٗ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اُبَیٌّ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہی کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری سو حضرت نے اُنکی استادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان اُنکو استاد جانکر اُن سے قرآن سیکھین اس حدیث سے اُنکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی

۲۵۷ خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹھا ہی اور ابوبکر نے کہا کہ سچا نبی ہی اور اُسنے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے اُتھی کو میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی کسی طرح کا اُسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ ایکبار ابوبکر صدیق اور عمر فاروق مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی مین اُن پر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مین نے اپنا قصور معاف کرایا سو اُنھون نے معاف نکیا سو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت پاس گئے ہین جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بھل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُسدن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے اُنکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اُسنے مقرر حضرت کو رنج دیا

۲۵۸ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اُسکے گناہ میری اُمت سے معاف کر دیے جب تک اُسکو نہ بولے یا اُسپر عمل نکرے ف یعنی جس بُرے کام کا خطرہ دل مین آوے سو

حال آنکہ اُسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو نکالے

۲۴۹ ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ یَنْزِلُ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی

۲۵۰ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہی ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اُسمین تاثیر رکھی ہی

۲۵۱ ق اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَّ لَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَّ کُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماباپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسی اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اُسی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا

۲۵۲ ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْکِتَابِ هٰذَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِی الْمَنَامِ قَالَهُ وَ هُوَ یُشِیْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مین نے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اُسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اُسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اُسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے

۲۵۳ م اَنَسٌ اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْیَا وَ اَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِی الْاٰخِرَةِ وَ یُعْقِبُهُ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِهِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اُسکے سبب سے دنیا مین کچھ اُسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اُسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اُسکے لیے دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اُسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسیکی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ملنا نہین تو اُسکے واسطے اُسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین

۲۵۴ خ اِبْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ الْکَرِیْمَ ابْنَ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اُسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پروتے ف یعنی سوائے حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہون کسیکو حاصل نہین

۲۵۵ م وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَةَ وَ اصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَّ اصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ مسلم مین واثلہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف

مقام اسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدانے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اُس سے ملون جو تجھسے ملے اور اُس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھو لو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وے ہین کہ جن پر خدانے لعنت کی ہو پھر اُنکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جیسے کہ خدانے دنیا بنائی **م** ۲۶۴

عَایِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلاً خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلاً خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدانے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اُس وقت سے اُنکو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اُسوقت سے اُنکو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہین تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اُسکے بھید کو دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اُسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ ۲۶۵ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدانے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث کہی تو ابوبکر صدیقؓ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اُنکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اُسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سوائے صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیق رونے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابوبکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان ہی اگر خدا کے سوا کسی کو دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہی **م** عَایِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَ ۲۶۶ یُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیدا کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اُسکی عطا ہی سوا اُسکے سوائے کسی پر نہین **م** ثَوْبَانُ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا سَیَبْلُغُ مُلْكُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا ۲۶۷ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدانے میرے واسطے زمین کو لپیٹا یعنی سب مین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مین نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہانتک مین نے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پہونچیگی **ف** مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدانے وہان تک زمین کو جہانتک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اُسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ اللّٰهَ سَمّٰی الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے ۲۶۸ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدانے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اُسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا **ق** اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِیْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِیٌّ ۲۶۹ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہی **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک شخص اپنے دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون بیچ اٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اسنے پیادہ حج

معاف ہو اور اگر اُسکو مُنہہ سے نکالا اور ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا ھ ابو الدرداء اِنَّ اللّٰہَ جَزَّأَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ

۲۵۹ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جُزْءًا مِّنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن

کو تین ٹکڑے کیا ہو سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے ایک حصہ ٹھہرایا ف تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہو ایک قسم مین

خدا کی وحدانیت اور اُسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد

۲۶۰ تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اُسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہو ق ابو ھریرۃ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ

عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ

لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ

النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ

قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نے مکّے سے ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول

اور مسلمانون کو اُسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکّے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک

میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اُسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اُسکی گری پڑی

چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اُسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہونچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے ایک بات

جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباسؓ نے کہا کہ یا

رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکّے والے لوگ اُس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین

سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہو سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اُسنے کہا کہ یہ سب حکم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ

۲۶۱ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہو بلکہ سنت ہو م ابو سعید

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اُسکے پاس کچھ شراب باقی ہو

۲۶۲ سو اُسکو نہ پیے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت اُتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م عائشۃ اِنَّ اللّٰهَ

خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَّلِهٰذِهٖ اَهْلًا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے

بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اُسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اُسکے واسطے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ

۲۶۳ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہو اہل سنت کا ق ابو ھریرۃ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا

مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ

اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق

کو بنایا پھر جب اُنکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت یعنی ناتا رحم نے خدا کے روبرو کھڑے ہوکر زبان حال سے کہا کہ

اُسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی ھر شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ۲۷۳
فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ مسلم مین شداد
بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر
خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو تر سا تر سا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ
اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض
کیا ہی یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ق
اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مُحَالَۃَ فَزِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ ۲۷۴
وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَھِیْ وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ اَوْ یُکَذِّبُہٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اُسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان
کی حرام کاری اُس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اُسکو سچا کر دیتی ہی اگر
اُسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اُسکو جھوٹا کرتی ہی جو اُسنے حرام کاری نکی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا
کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین مر عَایِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ۲۷۵
نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کرکے دینا ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کے
پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السَّام علیک کہا یعنی تجپر مری پڑے حضرت عایشہ رض نے
غصے ہوکر اُن سے کہا کہ السَّام علیکم واللعنة یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے
بدلے کیون گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا ۲۷۶
یَنْتَزِعُہٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوْا
فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اُٹھائیگا
کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اُٹھا دیگا عالمون کو اُٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو
عالم اور پیر مرشد ٹھہرا وینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی انھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے
بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اورون کو گمراہ کیا مر اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ ۲۷۷
یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ وَیُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّھَارِ وَعَمَلُ النَّھَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ
لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ
خدا نہین سوتا ہی اور اُسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو اور اُٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی
بعضے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اُٹھ جاتے ہین اُسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے
کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اُس پردے کو اُٹھاوے تو اُسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہانتک
خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اُسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی مر اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ ۲۷۸

کرنے کی نذر مانی تھی تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اُسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ چلنے
۲۷۰ اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے خم اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حِیْنَ شَاۗءَ وَرَدَّھَا
عَلَیْکُمْ حِیْنَ شَاۗءَ یَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوۃِ بخاری مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا
تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اُٹھو اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ **ف** ایکبار حضرت نے
رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز
قضا نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب
نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے
پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تونے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے
فرمایا کہ یہان سے اُٹھو یہ شیطان کا مقام ہی کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھکے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس
کہتے ہین م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَرَّاَھَا مِنْ ذٰلِکَ یَعْنِیْ اَسْمَاۗءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ امْرَاَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ۲۷۱
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اُنکو پاک کیا ہی اُس سے یہ حدیث اسمار کے حق مین
فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین **ف** ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین
صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسمار کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہی یہ حدیث اُس وقت
کی ہی جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسمار پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق رض کے نکاح مین آئین
۲۷۲ پھر اُنکے بعد علی مرتضیٰ رض کے نکاح مین آئین **ق** زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَدَّقَکَ **قَالَہٗ** لَہٗ حِیْنَ نَزَلَتْ سُوْرَۃُ
الْمُنَافِقِیْنَ وَقَدْ کَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ لَا تُنْفِقُوْا
عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَقَوْلِہٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجھکو سچا کیا یہ حضرت
نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورۃ منافقین اُتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہی لوگون سے کہتا تھا
کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تا کہ جھوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا
عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو **ف** زید بن ارقم سے روایت ہی کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اُن سے
لڑنے کو گئے وہان پانی پر مکے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن اُبَیٔ منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے
ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمھاری وہی مثل ہی کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی
نہ دو تا کہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مین نے یہ خبر حضرت کو
سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اُس منافق کی گردن اُڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ
محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن اُبَی اور اُسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے
اُنکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورۃ منافقین اُتاری اور وہ سب حال

لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہی اُس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ ۲۸۶
لَیَضْحَکُ مِنْ رَّجُلَیْنِ وَیُرْوٰی یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ ثُمَّ یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ اُنمین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وے دونون بہشت مین
جاوین اور ایک روایت مین بجاے لَیَضْحَکُ مِنْ رَّجُلَیْنِ کے یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف اصحاب نے
پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کر کے مسلمان ہووے
پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے ق اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ ۲۸۷
رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗٓ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہی پھر جب اُسکو پکڑتا ہی تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہی کہ
اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے لوگون کو پکڑا بیشک اُسکی پکڑ سخت دردناک ہی ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تا کہ اور
بھی ظلم ثابت ہوجاوے یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اُسنے پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہوجاتا ہی ق ۲۸۸
جَابِرٌ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ قَالَہٗ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اُسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی جس
سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال ہجری کے ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُصَدِّقَانِکُمْ وَیَعْذِرَانِکُمْ قَالَہٗ لِلْاَنْصَارِ ۲۸۹
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اُسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمھارا
عذر قبول کرتے ہین ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اُسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ
حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا
کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی مین خدا کا بندہ ہون اور اُسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر مین تمھاری بستی مین گیا میری
زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی میری موت تمھاری موت کے ساتھ ہی انصاریون نے عرض کی یارسول اللہ قسم ہی خدا کی کہ ہماری
تو بات طعنے کی راہ سے نہ تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑ کر مکے مین نہ رہ جاوین سو اب ہماری خاطر
جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمھاری بات مین بناوٹ نہین ھ اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ ۲۹۰
بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا مسلم مین ابو موسیٰ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہی تا کہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ
پھیلاتا ہی تا کہ رات کا بدکار توبہ کرے یہانتک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہین نکلتا تو
دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِّنَ الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ ۲۹۱
فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ وَّیُرْوٰی ذَرَّۃٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْہُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ خدا چلا دیگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین

لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا تمھاری صورتون اور تمھارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمھارے دلون کو اور کامون کو دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل
اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے

۲۷۹ تو بوجھ لے م ابوھریرۃ ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
نظر رحمت سے نہین دیکھتا اسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے غرور سے پاتجامہ یا ازار یعنی
تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پاتجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ دوسری حدیث مین

۲۸۰ صاف آیا ہی خ ابوھریرۃ ان اللہ لما قضی الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی سبقت غضبی بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی
میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب مین جلدی نہین
کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ق عایشۃ ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین بخاری اور

۲۸۱ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناوین ف
حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مین نے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے
تو اسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اسکے گرد فرش کرنا شریعت محمدی

۲۸۲ مین بہتر نہین م عایشۃ ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولکن بعثنی معلما میسرا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا و لیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت سے ازواج
طاہرات نے نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اسکے رسول کو تو پہلے
حضرت نے عایشہ صدیقہؓ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماں باپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیسے
مقدمے مین ماں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مین نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن غرض یہ ہی کہ اور ازواج سے اسکی
خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھ سے پوچھیگی کہ عایشہ

۲۸۳ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تا کہ وہ بھی قبول کرے م ابن مسعود ان اللہ لم یہلک قوما و یعذب قوما فیجعل لہم نسلا
و ان القردۃ و الخنازیر کانت قبل ذلک مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو
مٹایا یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے

۲۸۴ بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا انھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابوھریرۃ و النعمان بن مقرن
ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر بخاری مین ابوہریرہؓ اور نعمان بن مقرنؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار فرمایا
کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اسکے زخمون مین
بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین

۲۸۵ یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین انکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے م انس ان اللہ

سوالین سے اول قیل وقال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسرے بیموقع مال
کو ضایع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا ھ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا ۲۹۷
وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ سلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعض لوگون کا اور
بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اُسپر عمل کیا اُنکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اُسپر عمل نکیا
وے بے قدر ہوئے ھ ھِشَامُ بْنُ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا سلم مین ہشام بن حکیم سے ۲۹۸
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اُن پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ ۲۹۹
لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی
یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ
مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا بخاری اور سلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ ای بہشتیو سو وی کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی
پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوئے سو وی کہینگے کیون نہ ہم راضی ہون ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا
فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوین سو وی کہینگے ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مین نے
اُتاری تم پر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تمپر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی
ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَھَا حَرَّمَ بَیْعَھَا یَعْنِی الْخَمْرَ سلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی ۳۰۰
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اُسکا پینا حرام کیا اسی نے اُسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر
شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہی اُسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اُسکو بیچ لیوین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ق اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بخاری اور سلم مین حضرت ۳۰۱
ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کر کے ڈالتا
ہی ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ۳۰۲
بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر
کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑگئی لعنت کرنے کی اُنکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب
آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہی سو ان مین رحمت
کہان اُنکو لعنت کی عادت پڑی ق اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ ۳۰۳
یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ تَحْتَ قَدَمِہٖ بخاری اور سلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی
تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوک لے ف اول تو نماز
مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے
اگر جنگل مین ہوا اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ ۳۰۴

ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اُسکو نچھوڑیگی بے مارے یعنی سب ایماندار مرجاوینگے **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث
مین آیا ہو کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اُس وقت ایماندار کوئی نہوگا **ق** عَایِشَۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ بخاری

٢٩٢ اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہو ہر کام مین **ف** اس حدیث کا قصہ اگلی
حدیث مین ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا **م** سَعْدُ بْنُ

٢٩٣ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
دوست رکھتا ہو پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو **ف** یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہو
اسواسطے خدا کو پسند ہو جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے
اُنکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگل مین کیون ہو بیٹھے تب اُنھون نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہو

٢٩٤ **خ م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یُّشَمِّتَہٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہو اور جمہائی کو برا جانتا ہو سو جو چھینکے
پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اُسکو سُنے اُسپر واجب ہو کہ اُسکے حق مین دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے **ف** چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہو تو آدمی
بندگی کر سکتا ہو اسواسطے خدا کو پسند ہو اور جمہائی گرانی سے آتی ہو اور غفلت و سُستی لاتی ہو اس واسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہو **ق**

٢٩٥ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ وَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ
اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ ھَلَکَ قَالَ سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ
فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ
عَلَی الظّٰلِمِیْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت
مین پھر اُسکو اپنی رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہو فلانی تقصیر یاد ہو سو مسلمان کہیگا کہ اے میرے
رب ہان یاد ہو یہان تک کہ اُس سے اُسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے تھے ہم آج بھی اُنکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اُسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اُنکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اُنکے ہاتھ پاؤن اُنکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہو ظالمون پر یعنی
جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلٰثًا وَّیَکْرَہُ لَکُمْ وَیُرْوٰی وَیَسْخَطُ لَکُمْ ثَلٰثًا فَرَضِیَ لَکُمْ ٢٩٦
اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَّاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ وَیَکْرَہُ
لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے
تین کام پسند رکھتا ہو اور مکروہ جانتا ہو تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہو کہ غصے ہوتا ہو تین چیز سے سو جو تین چیزین
تمھارے واسطے پسند کین ہین اُنمین سے اول یہ ہو کہ تم اُسکی بندگی کرو اور کسیکو اُسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری یہ ہو کہ خدا کی رسی کو مضبوط
پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی
کرو اُسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھین ہین

۳۱۱ اِنْ عُمَرَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہی زندون کے
روئے سے **ف** یہ اس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے روئے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا **خم** اِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ
بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا
ہرگز درست نہین یہ خدا کو خاص ہی **ف** حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اسکو جلا دیجیو پھر جب وہ روانہ
۳۱۳ ہوئے تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اسکے قتل کا حکم کیا **م** اَنَسٌ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا
فِیْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی
مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے **ف** ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے
۳۱۴ یہ حدیث فرمائی **ق** مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری
اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی
اور نیک کامون کی **ف** مجاشع سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو مین نے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون
۳۱۵ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اس طرح کی ہجرت اب فرض نہین رہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى
لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم انکا خلاف
کرو **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قولی سنت ہی اور وسمہ بھی درست ہی لیکن وہ خضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو درست نہین
۳۱۶ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
تمھارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے **ف** جربا اور اذرح دو گانو
۳۱۷ ہین شام مین تین رات دن کی راہ انکے درمیان مین ہی مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہی **ق** اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ
الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو انمین بہتر دوا پچھنے
لینا اور دریائی کٹ ہی **ف** کٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین
جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور
پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اسکو حضرت پچھنے فرماتے
تھے اور تیرھوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا
۳۱۸ درست ہی توکل کے خلاف نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ
فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرامکار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کنوئین کے
آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اسنے اپنا موزہ اسکے واسطے اتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اسکے گناہ معاف
ہو گئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا پھر اسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اسکو پلایا
سو اسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا

لَا یَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا **ف** ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے مین اُس راہ سے پلٹ کر نہا کے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت
نے پوچھا کہ تو کہان تھا مین نے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت
نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی

۳۰۵ ھ جابرؓ اِنَّ الْمَرْأَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت
مین سامنے آتی ہی **ف** پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی
تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کر لے تاکہ دل سے اُسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا
کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی

۳۰۶ **ق** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی
اَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَّھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً بخاری اور مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان
جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہو ثواب مین **ف**
یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجپر یہ فرض کیا ہی اُسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اُسمین بھی خیرات کے
برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب

۳۰۷ ھ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ
نُوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون
ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وہ لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون
مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین **ف** یعنی منصف وہی ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے بیگانے مین برابر انصاف
کرتے ہین

۳۰۸ خ عَائِشَۃُ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَھُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ
السَّمْعَ فَتَسْمَعُہٗ فَتُوْحِیْہِ اِلَی الْکُھَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَھَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اُترتے ہین بدلی مین سو آپس مین بات چیت کرتے ہین اُس کام کی جسکا آسمان مین
خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جا کر چپکے سُن لیتے ہین پھر اُسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین اُنکے
دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اُسکے ساتھ کہتے ہین **ف** عرب مین ایک قوم تھی جن اور
شیطان سے راہ رکھتے تھے کچھ اُن سے حال دریافت کر کے لوگون سے کہتے تھے لوگ اُن سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے
حضرت سے اُنکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اُنکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اُنکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۹ خ جابرؓ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اُٹھ کھڑے ہو **ف** اول جنازہ دیکھ کر اُٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ
دیکھکر اُٹھنا سنت نہین

۳۱۰ ھ انسؓ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہی جب لوگ اُسکو دفن کر کے پھرتے ہین

مین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اُسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اُنمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ین ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی جورو نہین **ف** یعنی اُنکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اُنکے باقی بدن کا حُسن اسی پر قیاس کیا چاہیے **ق** ٣٢٤ اَبُوسَعِيدٍ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اُونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اُنمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اُنکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکیگا حضرت نے فرمایا کیون نہین قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اُن مکانون مین وے مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو **ق** ٣٢٥ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون مین نپٹ ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اُسکا دماغ ایسا جیسے دیگچی اُبلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین درحالانکہ اوروں سے اُسپر بہت ہلکا عذاب ہی **ق** ٣٢٦ اَبُوسَعِيدٍ اِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اُن سے کوئی چیز یعنی وے سانپ اگر بن جاویے تو اُسکو تین دن اطلاع کرو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اُسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر جن ہی **ف** مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی سبب پوچھا اُسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہی اُس صحابی نے اُسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت سے یہ قصہ سُنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو ایذا نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو **ق** ٣٢٧ عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبد اللہ بن مکتوم اذان نہ دیوے **ف** بلال کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تا کہ لوگ تہجد کی نماز کو اُٹھ کر پڑھین اور جو جاگا کیے ہون وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نکرین **ق** ٣٢٨ ابْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

۲۱۹ خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہو حلال بدست آور کہ حج اکبر است ق فاطمۃ بنت قیس اِنَّ اُمَّ شَرِیْكٍ یَأْتِیْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ یَرَكِ قَالَهٗ لَهَا حِیْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑھنی جب اُتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھیگا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اُسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اُنکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اُسکے گھر مین لوگ بہت جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہو اُسکے گھر مین جا یعنی اُسکو کچھ

۲۲۰ دیکھنا نہین تو آرام سے وہان رہیگی ق ابو سعید اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِیْ اَیُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی پھر مین نہین جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہو کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین اس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہو سوسمار وہ جانور ہو جسکو ہندی مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اُسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اُنکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہین معلوم کہ وہ گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو مین تو اُسکو نہین کھاتا اور منع بھی نہین کرتا امام اعظمؒ کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعیؒ کے مذہب مین درست ہو

۲۲۱ ق عائشۃ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ اَلْكَنِیْسَةَ بِالْحَبَشَةِ كَانَ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ لوگ جب اُنمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اُسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اُس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وہ خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اُن لوگون نے وہان کا یہ نام عبادت خانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بنائے تب حضرت نے تکیے سے سر اُٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے بُرا کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا

۲۲۲ م عبد اللہ بن عمرو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَّاَیُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰی عَلٰٓی اَثَرِهَا قَرِیْبًا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہو مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اُسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین

۲۲۳ م ابو هریرۃ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِیْهَا عَلٰٓی اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِی الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت

اچھا رنگ اور اچھی کھال اور یہ بیماری دور ہو جائے جسکے سبب لوگ مجھسے گھناتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اسپر ہاتھ
ملا سو اسکی گھن دور ہو گئی اور اسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجکو بہت پسند ہو اُسنے کہا اونٹ یا گاے
اسحق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اُسنے اونٹ مانگا یا گاے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے نہین
ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اُسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت
نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہو اُسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے
لوگ مجھسے گھناتے ہین پھر اُسنے اسپر ہاتھ ملا سو اسکی بیماری دور ہو گئی اور اسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت
بھاتا ہو اُسنے کہا کہ گاے سو اُسکو گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے
پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت پسند ہو اُسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اُسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے
فرمایا پھر فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا سو اُسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کون سا مال تجکو بہت پسند ہو اُسنے کہا بھیڑ بکری تو اُسکو
گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے نے بھی بیائی اور بکری نے بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے
جنگل بھر گاے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی
صورت اور شکل مین آیا سو اُسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجکو ممکن
نہین بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے سو مین تجسے مانگتا ہون اُسی کے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال
اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے
خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجسے لوگ
گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اُسنے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا ہو اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت کے نامی
سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اُسی
اپنی صورت اور شکل مین پھر اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بھی جواب دیا جیسا اُسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر
تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اُسی صورت اور شکل مین پھر
فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور
اُسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہو سو مین تجسے اُس خدا کے نام پر جسنے تجکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام
آوے اُسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا اِن بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے
سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہو کہ بعد لینے
مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نکرونگا سو
فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے
ناخوش ہوا ف اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہو بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین
ہو یعنے ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اُسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہو وہ اپنی حقیقت

قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ انمین جہالت اُتریگی یعنی پھیلیگی اور علم اُٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی حرص
ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اُنکا نہوگا بلکہ قیامت یہ ہے
کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہین ہے وہ جہالت ہے اس واسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا بُری
۲۲۹ ہو اور آخرت یاد پڑے ھ جابر بن سمرۃ ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اُن سے بچو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور
سجاح اور طلیحہ اور مختار ہین جنھون نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اُنکو برباد کیا یا وے لوگ ہین جنھون نے وضعی
۲۳۰ حدیثین بنائین اور حضرت کی طرف نسبت کین اور علماے حدیث نے اُنکو بین ہین کر نکال ڈالا ق ابوھریرۃ ان ثلثۃ فی
بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب
الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قذرہ و
اعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحق بن عبد اللہ احد
رواۃ ھذا الحدیث الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال
بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک فقال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد
قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا
قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس
قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا
فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ
وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی
اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی
اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان
کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ وھیئتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد
علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ
فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک
بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع
ما شئت فواللہ لا اجھدک الیوم شیئا اخذتہ للہ ویروی لا احمدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک
مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد مین تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اُنکو
آزماوے تو اُنکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اُسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اُسنے کہا کہ

صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اُسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اُسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اُس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اُنکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اُسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے ھ جابرؓ اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَاءُ الْجَاهِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَّاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَیْلٌ وَّ رِبَا الْجَاهِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِّبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْهِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَّلَهُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُهُنَّ وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَۃِ یَرْفَعُهَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُبُهَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حج مین عرفہ کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تمپر حرام ہین جیسے اس تمھارے دن کو حرمت ہی اس تمھارے مہینے مین اس تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفہ کا دن حرام ہی اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی اب اُسکا دعویٰ کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبائے ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اُسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا یا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبدالمطلب کا بیاج ہی سو وہ سب باڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سود نہ ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اُنکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے اُنکو اپنے قابو مین کیا ہی خدا کی امان سے اور اُنکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اُن پر یہ ہی کہ جسکو تم نہ چاہو اُسکو تمھارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اُنکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اُسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اُسکو خوب پکڑے رہوگے اور اُسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہو گے تب لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے خدا کا پیغام ہمکو پہونچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی اور نصیحت کی سو حضرت نے اپنی اُنگلی شہادت کی

اور خدا کا کرم تو جھکر شکر گزار ہو اور جو احمق ہو وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہو تو خدا سے دور ہو

۲۴۱ م میمونۃ اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیَ اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اُسنے مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہؓ سے روایت ہو کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اُٹھے مین نے عرض کی یارسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اُسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہو پھر حضرت نے اُسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جو رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اُنکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اُس گھر مین جانے کا جہان تصویر اور کتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا

۲۴۲ م اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّ حَمْزَۃَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہو ف امیر حمزہؓ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین

۲۴۳ م حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَذُوْدُ عَنْہُ الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَۃَ عَنْ حَوْضِہٖ مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کا فرون سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہو قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ مین مقرر کافر لوگون کو اُس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے لگانے اونٹ کو ہانکتا ہو ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہو اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہو یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہو ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اُسکا پانی اُنکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا چوڑا ہو جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اُس سے بے نصیب ہین

۲۴۴ م عَائِشَۃَ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ قَالَہٗ لَہَا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہو یہ حضرت نے عایشہؓ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عایشہؓ سے فرمایا کہ ہمکو چٹائی کی جانماز لا دے مسجد سے حضرت عایشہؓ نے کہا کہ مجکو حیض کی حالت ہو یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اُٹھا لے

۲۴۵ خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِّقُرَیْشٍ طَلِیْعَۃً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری مین مسور اور مروان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا روکے پڑا ہو سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے مکے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بی اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہو وین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا یہ حدیث فرمائی پھر اُس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اُس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اُسکی روایت ضمناً آئی ہو یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہو کچھ مقام تہمت نہین

۲۴۶ خ ابوہریرۃ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ

فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْ
اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ
مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّیْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ
كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِیَ بِكَ وَسَاَلَنِیْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِیَ بِكَ وَاِنِّیْ جَهِدْتُ اَنْ اَجِدَ
مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِیْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ
فِیْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا
بِالْخَشَبَةِ الَّتِیْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِیْ كَانَ
اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِیْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُّ
مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِیْ اَتَيْتُ فِيْهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَیَّ بِشَیْءٍ قَالَ اُخْبِرُكَ اَنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئْتُ
فِيْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدّٰى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِیْ بَعَثْتَ وَالْخَشَبَةَ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ رَّاشِدًا بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو
اُسنے کہا گواہون کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کرون تو اُسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہو قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو
لا اُسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہو اُسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اُسکو ہزار اشرفیان کچھ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے
سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اُسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے
پاس آوے سو اُسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اُسمین ہزار اشرفیون کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے
نام کا اُسمین ڈالا پھر اُسکے مُہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہو کہ مین نے فلانے سے ہزار اشرفیان
قرض لین تھین سو اُسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مین نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہو وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا
پھر اُسنے گواہ مانگا مین نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہو سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور مین نے بہت ڈھونڈھا
کہ کوئی جہاز پاؤن تا اُسکا قرض بھیجون سو مین نے نپایا اب تجکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اُسکو سمندر مین
اُسنے ڈال دیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش مین رہا تھا تا اُسکے
شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اُسکا قرض مال لایا ہو سو اُسنے یکایک اُس لکڑی کو دیکھا
جسمین مال تھا سو اُسکو اپنے گھر والون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اُسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر جب مدت کے جسپر قرض
تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین رہا دعویٰ کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو
اُس وقت کے آنے سے پہلے مین نے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اُسنے کہا
مین تجکو خبر دیتا ہون کہ مین نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر مال معلوم ہوا سو اللہ نے ادا کیا اُسنے
طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا سو پہونچا دیا اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پھر جا فائدہ اس
مین راستی معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہو معلوم ہوا کہ جو سچا ہو سو اُسکا خدا کیا اُسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث

کی طرف اُٹھاکر اور لوگون کی طرف جھکاکر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال
حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اُس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی
رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے اُنکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو
اُسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارھوین ربیع الاول کو انتقال

۴۳۸ کیا اللهم صل وسلم علیه خ خولة بنت تامر إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری
مین خولہ بنت تامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق لوٹے کھاتے ہین

۴۳۹ اُنکے لیے قیامت مین آگ ہی **ف** یعنی بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین ح ابو هریرة اِنَّ رَجُلًا رَأَى
كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بخاری
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اُس مرد نے اپنا موزہ
لیکر اُسمین پانی بھر کر اُسکو پلایا یہان تک کہ اُسکو چھکا دیا سو خدا نے اُسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اُسکو بہشت مین داخل کیا ۵

۴۴۰ ابو هريرة اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ
اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكَ
بِاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اُسنے اپنے
بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اُسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اُسکے پاس
آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اُسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اُسپر
احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اُسنے کہا نہین صرف مین اُس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا
بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اُسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی **ف** اس حدیث سے

۴۴۱ معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ ابو هريرة اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ
رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَوَلَسْتَ فِيْمَا اشْتَهَيْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ
نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَتَكْوِيْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ بخاری
مین ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا
تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اُسنے کہا کہ کیون نہین سب کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اُسنے جلدی کی اور
بیج بویا سو اُسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک جھپکی
تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکیگی **ف** اس حدیث سے معلوم

۴۴۲ ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ ابو هريرة اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ
فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ

[illegible] ترجمہ مشارق الانوار

اِلَی اللّٰہِ فِی حَاجَتِہٖ مسلم مین حضرت عثمانؓ اور حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور
مین اس حالت مین ڈرا کہ اُسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک
روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر دروازے پر آئے حضرت نے اُنکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ
آئے اُنکو بھی اُسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے اُٹھکر اپنے کپڑے پہن کے اُنکو بلایا جب وہ سب باہر گئے تو مین نے
پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی اپنے کپڑے پہنے
اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب
حیا سے نہ کہ سکے ھم ابو الدرداء اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِہَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ [٣٥٠]
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا
سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا
دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مُنھ مین لگاوے سو مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھ سے
پھر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مین نے اُسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے
سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اُس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا
مطلب اگلی حدیث مین آتا ہی ق ابو ھریرۃ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ [٣٥١]
اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ
سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اُسکو میرے
قابو مین کر دیا پھر مین نے اُسکو پکڑ لیا سو مین نے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون تا کہ تم سب لوگ اُسکو دیکھو
پھر مجکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد
پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر مین نے اُسکو ڈھکیل دیا دُور کر کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو مین تھے
اور اُنھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملے اسواسطے حضرت نے اُس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہی کہ حضرت کے
ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اُس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی خم عایشۃ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ [٣٥٢]
قَلْبِیْ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا ف حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کے سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی
اور وضو نکیا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سونے مین اپنے بدن کے
حال سے غافل نہین ہوتا سب کا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ اِنَّ فَاطِمَۃَ مِنِّیْ وَاِنِّیْ [٣٥٣]
اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِھَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰکِنْ وَّاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ

ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہی لیکن امام اعظمؒ اور شافعیؒ کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک
۳۴۳ اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین **ق** عَائِشَةُ اِنَّ
رُوحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ **قَالَهٗ** لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جبسے کہ تو نے خدا اور اسکے رسول کی طرف
جوابدہی کی ہی یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی
سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم انکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین انکی خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اسکا مضمون شرع کے مخالف نہو **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ
۳۴۴ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی
کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو **ف** یعنی اس عالم
کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا
۳۴۵ کہ گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا **ق** عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ
عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو
برباد کرے **ف** جیسے جھوٹھی گواہی دے کر کسیکو مال دلا دیوے تو اسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی **ق** عَائِشَةُ اِنَّ
۳۴۶ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ فَرَقَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَيُرْوٰى مَنْ تَرَكَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی
جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین مَنْ فَرَقَهٗ کی جگہ مَنْ تَرَكَهٗ آیا ہی مطلب
۳۴۷ دونون کا ایک ہی **م** عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ
مسلم مین عمارؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہی اسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم
نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کر کے پڑھا کرو **ف** خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد ہین
اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے
خطبے کو بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو
خطبے مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہی اس حدیث
۳۴۸ سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ
عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے ایک وہ بھی دن ہی جو چاہے اسکا روزہ رکھے **ف** یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین
سنت ہی **م** عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ

جو مشک اور زعفران ہی اُنکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اُنکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر لپٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اُن سے اُنکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمھارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وہی جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہوگیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا خ ابُوهُرَيْرَةَ

٣٥٩ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھین ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اُسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اُسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اُس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی ق ابْنُ مَسْعُودٍ

٣٦٠ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دُھن ہی یعنی نماز مین سوائے نماز کے اور کسیطرف توجہ نچاہیے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کا جواب دینا بے سبب کھانسنا ادھر اُدھر دیکھنا نماز مین درست نہین م عَمَّارٌ أَوْ حُذَيْفَةُ شَكَّ شُعْبَةُ

٣٦١ إِنَّ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہؓ سے روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان وہ بہشت مین نجاوینگے اور اُسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی اُنکو کبھی بہشت نصیب نہو گی اُنمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اُنکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اُنکی چھاتیان توڑ کے نکل آویگا یعنی اُسمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا م اَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ

٣٦٢ إِنَّ فِي ثَقِيفٍ مُبِيرًا وَكَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹھا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اُس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اُسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کہنے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اُسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اُس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے ق اَنَسٌ

٣٦٣ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین آبخورے

عَلَیٰ، وَّاللّٰہِ مَکَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف آتا ہی
کہ کہین اُسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور بتقریر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کردون اور حرام کو حلال بتلادون لیکن خدا کی
قسم ہی کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی ف ابو جہل کی بیٹی سلمان ہوئی تھی حضرت
علی مرتضی نے اُسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت
فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض

٣٥٤ ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا ھ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاص
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی ف کتاب والے
یعنے یہود اور نصاری کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی ھ

٣٥٥ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے
واسطے مدینے مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل
ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی
تکلیفین اُٹھائین اسواسطے وہ چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت
مین جاوینگے اُسکا مطلب یہ ہی کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ
خلاف نہین ق

٣٥٦ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ
اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ
اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین یعنے
چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اُسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اُس سے نجاویگا اُنکے سوا کہا جاویگا کہان ہین
روزہ دار سو اُٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اُس سے اُنکے سوا جب وہ جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اُس سے نجاویگا

٣٥٧ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَۃَ عَامٍ مَّا یَقْطَعُھَا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلا ہوئے تیز قدم کا سوار سو برس چلے اُسکو تمام نکر سکے
ف مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہی جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اُسکو طوبی کہتے ہین

٣٥٨ اَنَسٌ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَھَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَھُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ وَثِیَابِھِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّ
جَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا
وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتری ہوا چلیگی سو وہان کا گرد اور غبار

کچھ بہار ضرر نہ پہنچے گا یعنی آپ کو ڈر ہوا آپ یہ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کہ جو ہو شیا نہ ہیچ
ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہیں ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ٣٦٨
إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اورون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا
جان بوجھکر سو اپنی بیٹھک ٹھہرالیوے دوزخ مین ف یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونے کا یقین
کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا ہم ہی لیکن حضرت
پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اسکا دوزخ ہی اس واسطے علماے حدیث نے حدیثون کے پرکھنے مین بڑی
محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان
جاتا ہی ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے اس حدیث کو سچا
نجانے جبتک کہ اسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اسکی صحت نہ سنے ق عَائِشَةُ إِنَّ لِصَاحِبِ ٣٦٩
الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہی ف حضرت پر کسیکا
قرض تھا اسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہی
کہا چاہے اسکی بات کا برا ماننا نچاہیے ع ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ ٣٧٠
عَفَّانَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ
ہی غنیمت کے مال کا ان لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی
بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو انکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین انمین سے ایک مرد کے
برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا ق أَنَسٌ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ٣٧١
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری
ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین انکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانتدار
تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت سے اسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ مین
کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا ق جَابِرٌ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيِّيَ ٣٧٢
الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہی اور میرا خالص مددگار اور
فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ پھوٹ پھٹک گئے
تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لادے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور انکی
فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا ق
أَنَسٌ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی ٣٧٣
کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مین نے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس

۲۶۴ تو ٹی وار ابجورے ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہو کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا ھر عَائِشَۃُ
اِنَّ فِی عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً وَّاِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر
مدینہ اور اسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہو یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہو یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہو ف مدینے مین
۲۶۵ عجوہ ایک عمدہ قسم ہو کھجور کی بڑی ہوتی ہو سیاہی مارتی اسکی یہ تاثیر ہو حضرت کی دعا سے ق اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ
یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ قَالَہٗ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
تجھ مین دو خو مین ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہو ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرواؤ یہ حضرت نے اس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس
مین اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہو وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اُسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ
جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے
حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بدون غور
۲۶۶ کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورون کی خو ہو اس واسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گرواؤ پسند ہو ق اَنَسٌ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثُ عَھْدٍ
بِجَاھِلِیَّۃٍ وَّمُصِیْبَۃٍ وَّاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اُجِیْزَھُمْ وَاَتَاَلَّفَھُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْا
بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَکْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری
اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہو تازہ کفر کو چھوڑا ہو
سو مین نے چاہا کہ انکو انعام دون اور ان سے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم
اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی
کی راہ چلون ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہو کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے
قریش یعنی مکے کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے
ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال آنکہ انکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون
اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوان نے البتہ کہا ہو تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہین انکو تازہ مصیبت پڑی ہو بھائی بند انکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی
اُنکے دل مین ابھی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا انکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین
قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا تہ یہ قسمت اُسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت
۲۶۷ ہوئی ھم عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُّصَرِّفُہٗ
حَیْثُ یَشَآءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدا مہربان کی انگلیون مین
ہین جیسے ایک دل اُسکو پھیرتا ہو جدھر چاہتا ہو ف انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے
والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مین نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین

منصف حاکم اَللَّطِیْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِیْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِیْمُ بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور
فسق کو جلد نہین پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم وخیال سے باہر اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّکُوْرُ شکر گزارون کا قدردان
اَلْعَلِیُّ سب سے اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِیْظُ اپنی مخلوقات کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ باقدرت خالق
کا قوت دینے والا اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی اُسکے سواے دوسرے کی حاجت نہین اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا اَلْکَرِیْمُ
صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین اَلرَّقِیْبُ ہر شی کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا اَلْوَاسِعُ
کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَکِیْمُ حاکم باحکمت استوارکار اَلْوَدُوْدُ نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات
نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت مین قبرون سے مُردون کا اٹھانے والا اَلشَّہِیْدُ ہر چیز اُسکے سامنے حاضر اَلْحَقُّ سچ مچ
جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی دھوکا نہین اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ
استوارکار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا ممدوح اَلْمُحْصِیْ
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اُسکے علم سے باہر نہین اَلْمُبْدِیُٔ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا اَلْمُعِیْدُ دنیا مین زندون کو
مارنے والا آخرت مین مُردون کو زندگی بخشنے والا اَلْمُحْیِیْ جلانے والا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ اَلْقَیُّوْمُ
بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جسکو کچھ احتیاج نہین اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکیلا جسکا کوئی
دوسرا نہین اَلصَّمَدُ سردار دائمی جو نکھاوے نہ پیوے سب اُسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ
بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ پہلا کوئی اُسکے قبل نہین اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے بعد
کچھ نہین اَلظَّاہِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ شک نہین اَلْبَاطِنُ خلق کی نظر اور وہم سے چھپا اَلْوَالِیُ مالک صاحب
حکومت اَلْمُتَعَالِیُ بلندشان جسکا وصف نہوسکے اَلْبَرُّ اپنے بندون پر مہربان نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ
بدکارون کا سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا اَلرَّؤُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِکُ الْمُلْکِ
سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم وتکریم اَلْمُقْسِطُ عادل باانصاف
اَلْجَامِعُ قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیْ جسکو چاہے بے پروا بناوے اَلْمَانِعُ
روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہونچانے والا اَلنَّافِعُ نفع رسان اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے
ایمان کا ظہور ہے اَلْہَادِیْ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور [illegible] کا لینے والا بے نمونہ
اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فناے عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما
اَلصَّبُوْرُ بڑا سہارنے والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَ
کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خداہی کا تھا جو
اُسنے لیا اور اُسی کا ہی جو اُسنے دیا اور ہر چیز کی اُسکے نزدیک مدت مقرر ہی ف اُسامہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس تھے
حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہی آپ تشریف لائیے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت
تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہی ہر چیز کی ایک مدت ہی آخر اُسکو فنا

عہ ۳

حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے

۲۷۴ واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اُس نبی رحیم اور کریم پر م اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ کَانَ یَمْشِیْ اِلٰی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَرْکَبُ وَیَرْجُوْ فِیْ اٰثَرِہِ الْاَجْرَ مسلم مین اُبَی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اُس دسے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اُسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اُس سے کہا کہ اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کرو اُسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملیگا

۲۷۵ م جابرؓ اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ دَرَجَۃً قَالَہٗ لِرَھْطِ جَابِرٍ وَّقَدْ اَرَادُوْا اَنْ یَّبِیْعُوْا بُیُوْتَھُمْ فَیَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہی یہ حضرت نے جابر کی قوم سے فرمایا اور اُن لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آرہین ف یعنی جتنا تم دور ہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اُتنا ثواب زیادہ پاوگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا

۲۷۶ خ ابُوھُرَیْرَۃَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مِّائَۃً اِلَّا وَاحِدًا مَّنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے ۹۹ نام ہین ایک کم سو جو اُنکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اُنکے معنی بوجھے اور اُسپر عمل کرے وہ بہشت مین جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین بہت اسماے الٰہی ثابت ہین جیسے وِتر فاطر مُحیط علّام مَلیک قدیم رفیع ذی الطَّول ذی المعارج مَولی نَصیر رَبّ ناصر شدید العقاب قابل التوبۃ غافر الذنب حنّان منّان وغیر ذلک تو مطلب اس کا یہ نہین کہ اسماے حسنی انھین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہی کہ اس قدر نامون کی یہ تاثیر ہی کہ اُنکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی نود نہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہی کہ اسکے سواے کوئی معبود برحق نہین اَلرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھاگئی اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر مخصوص ہی اَلْمَلِکُ سبکا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا اَلْمُھَیْمِنُ نگہبان امانت دار محافظ اَلْعَزِیْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا اَلْمُتَکَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا اَلْقَھَّارُ سب پر غالب اَلْوَھَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی بخش اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا اَلْعَلِیْمُ ہر چیز کا دانا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزیکا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ارواح کا ابدان مین اَلْخَافِضُ پست کرنے والا مغرورون کا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِیْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَکَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ

لطفیۃ الاحیاء [illegible] الانوار

سکتے ہین اگر وی تجکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وی کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وی بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اُنھون نے بہشت کو دیکھا ہو حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اُسکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اُنکا کیا حال ہو جو اُسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وی اُسکو دیکھ پاوین تو اُسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اُسکو مانگین اور نہایت اُسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اُنھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اُنھون نے اُسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اُنکا حال ہو جو اُسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وی دوزخ کو دیکھین تو بہت اُس سے بھاگین اور بہت اُس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وی گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اُنکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اُن فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اُنمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اُس گروہ مین نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وی ایسے لوگ ہین کہ اُنکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اُنکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا

ف اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین اُنکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آویگی ق اَبُو مُوسٰی اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِی السَّمَآءِ وَیُرْوٰی عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِیْلاً لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَا اَهْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک پولے موتی کا لنبا اُسکا آسمان مین اور روایت ہی کہ چوڑا اُسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اُسمین بیبیان ہونگی کہ اُنمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنی کشادگی کے سبب ۸۰

ق اَنَسٌ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ کَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْکَبْ مَعَنَا قَالَهٗ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰی بَدْرٍ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اُنکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تا کہ خبر مشہور نہو جاوے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا قَالَهٗ حِیْنَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنی ہی یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی ق رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپائے پلاؤمین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اُسکو تیر سے مارا پھر اُسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اُسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگا دے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین یہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوئے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہو م اَنَسٌ اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءُ الْمَرْاَةِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم مین انس سے روایت

۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴

۳۷۸ م سلمان ان لله مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق بينهم وتسع وتسعون ليوم القيمة سلم
سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہیں انہیں سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپس میں الفت اور
محبت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک
حصہ تمام خلق کو دیا اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں آپ بھوکے رہتے ہیں انکو کھلاتے ہیں اسی کا اثر ہے کہ ماں باپ
اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور انکی مصیبتیں اٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوں گی حضرت کی شفاعت
اور گنہگاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں انھیں رحمتوں کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ
حد نہیں

۳۷۹ ق ابو هريرة ان لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون
الله تنادوا هلموا الى حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء قال
فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الارض قال فيسألهم
ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول
هل رأوني قال فيقولون لا والله ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون لو رأوك كانوا اشد
لك عبادة واشد لك تمجيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قالوا يسألونك الجنة قال فيقول و
هل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال فيقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو انهم رأوها كانوا
اشد عليها حرصا واشد لها طلبا واعظم فيها رغبة قال فمما يتعوذون قال يقولون من النار قال
يقول وهل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو
رأوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت
لهم قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى
جليسهم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں راہوں
میں ڈھونڈتے ہیں خدا کے ذکر کرنے والوں کو پھر جب پاتے ہیں اس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں جلد آؤ
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو انکو ڈھانپ لیتے ہیں اپنے پروں سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کر کے جدا ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان
پر چڑھ جاتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر ان سے انکا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ انکا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدھر سے آئے تو
وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں حضرت نے فرمایا پھر انکا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ
انکا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہیں میرے بندے فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے
تجھکو پاک بتلاتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں یعنی تجھکو سب سے بڑا جانتے ہیں اور الحمد للہ کہتے ہیں یعنی تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور لا الہ
الا اللہ کہتے ہیں یعنی تیرے سوائے کسیکو لائق بندگی کے نہیں جانتے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں یعنی بدون تیری مدد کے اپنا
کسی بات میں اختیار نہیں جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کہ کیا انھوں نے مجھکو دیکھا ہے حضرت
نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا انکا حال ہو جو مجھکو دیکھیں حضرت نے فرمایا سو

٣٨٧ حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے ق ابو موسیٰ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی
قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا
فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ
مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اس مرد کی مثل ہی جو ایک قوم کے پاس آیا پھر
اُسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلد بھاگو
سو اُسکی قوم سے کچھ لوگون نے اُسکا کہنا مانا سو وی شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا وی فجر تک اپنے
مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اُن پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اُنکو ہلاک کیا اور اُنکو جڑ سے اُکھاڑا سو یہی مثل ہی اُسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اُسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہوکے اپنے کپڑے لکڑی پر اُٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ سب
٣٨٨ لوگ بڑی آفت سمجھین اور اُسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حُذَیْفَۃُ اِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُہٗ مَاءٌ وَّمَاؤُہٗ نَارٌ بخاری اور مسلم
مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اُسکی آگ تو پانی ہی اور پانی آگ ہی ف قیامت
کے قریب ایک کافر یہودی نکلیگا اور خدائی کا دعویٰ کریگا اُسکا نام دجال ہی اُسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا و شعبدہ بندی سے آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اُسکا تابع ہوگا اُسکو بہشت مین ڈالیگا اور منکر
٣٨٩ کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اُسوقت کے مسلمان اُسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اُسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اُسکا پانی آگ ہی
ق ابو شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیُّ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ
بِھَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ
لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ
بخاری اور مسلم مین ابو شریحؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہی آدمیون نے اُسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ
خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون
کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اُس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور
مجھکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اُسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر مین
٣٩٠ وی غائب لوگون کو یہ حکم پہونچا دیوین ق اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الْجَھْلُ وَیَفْشُوَ الزِّنٰی وَ
تُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْھَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَی النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً قَیِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی کہ علم اُٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرامکاری
پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جاویگا
٣٩١ خ وَاثِلَۃُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلَ

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی سو ان دونون مین سے جو غالب پڑگئی یا جو پہلے نکلی
تو اُسی سبب سے مشابہت ہوتی ہی ف یہودیون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی ماکی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ
کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اُسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہی ق ابو موسیٰ اِنَّ
مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ
فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْھَا وَسَقَوْا
وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَۃً مِنْھَا اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَاً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہُ اللّٰہُ بِمَا بَعَثَنِیْ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ
اُرْسِلْتُ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اُسکی جس واسطے خدا نے مجکو اُٹھایا ہی رہنمائی
اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینھ کی جو پہونچا زمین پر سو اُسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوک گئی اور چارا اور بہت سا
سبزہ جمایا اور اُس زمین سے جو کڑی سخت تھی اُسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اُس سے آدمیون کو نفع پہونچایا
پھر آدمیون نے اُس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہی
کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اُسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اُسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اُسنے علم سیکھا
اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہی اُسکی جسنے اِدھر کو سر نہ اُٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین
بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینھ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین کہ
جو عمدہ ہی اُسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہین وی قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور نیک کام کرتے
ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اُسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی اسی طرح
بعضے آدمی وی ہین کہ علم دین اُنکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اُسمین سے مطالب نکالین تو اُن سے اورون کو فائدہ ہی خود کو اُتنا نہین
تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اُسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا نہ خود
نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینھ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اُسکی استعداد اور لیاقت
کا قصور ہی شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ق ابو ھریرۃ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ
الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ مِّنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ
یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرون کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اُسکو
بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اُسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اُسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور
تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرون کا تمام اور پورا کرنے والا
ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر
نہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے

آدمی خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت
کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اُس سے صحبت داری کرے پھر اُسکے بھید کو مشہور کرے ف یعنی
لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ ق اَبُوسَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ ضِئْضِیِٔ ۳۹۸
هٰذَا قَوْمًا یَّقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ
مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ قَالَهٗ لِذِی الْخُوَیْصِرَةِ حِیْنَ قَالَ
اِتَّقِ اللّٰهَ یَا مُحَمَّدُ حِیْنَ قَسَمَ ذُهَیْبَةً فِیْ تُرْبَتِهَا کَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بَیْنَ الْاَقْرَعِ وَعُیَیْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَزَیْدِنِ
الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے
کہ اُنکے گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے اُسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو
چھوڑینگے وہ لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مین نے انکو پایا تو مقرر انکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث
اُسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اُسنے کہا تھا خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علیؓ نے
یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار
تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرت نے انھین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا
ذو الخویصرہ اُسکا نام اُسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کمبخت اگر مین عدل نکرونگا
تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین گردن اُسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ
مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اُٹھ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے
بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وہی قوم خارجی پیدا ہوئی جنھون نے حضرت علیؓ کی امامت
نہ مانی اور حضرت علیؓ نے انکو قتل کیا اور مین بھی اُس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ انمین موجود تھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اُنکے ایمان نہین یعنی دل مین شرک
اور بدعت بھرا ہی تو انکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین وا ما مسلمان کو چاہیے کہ انکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے خ اَنَسٌ اِنَّ ۳۹۹
مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے
ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اُس سے معاف کروایا اُسنے معاف
نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اُسکو بھی نمانا پھر اُسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اُسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس
بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اُس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای
انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہی آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے خدا کے بھروسے
پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اُسکی قسم سچی کی خ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ ۴۰۰
النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلے پیغمبرون کے کلام سے

عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ مَالَمْ یَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے باپ
کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات
۲۹۲ جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے خ عَلیّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان مثل جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین لکھا
ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے انھون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگون کو انکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما
حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا
۲۹۳ اِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین
جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی ف عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے
پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے
فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اس سے مسلمان ہی کہ اُسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی
۲۹۴ تو اُسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْئَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ
وَفِیْ رِوَایَةٍ خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اُس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اُسکو ضرور دیوے
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اُسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت
جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے
کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تا کہ لوگ اُسکے شوق مین رات بھر عبادت کرین ق
۲۹۵ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ
خَلِیْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ
کرنے مین ابو بکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری
اور محبت ہمارے اُسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد
کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکر
کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا اُنکی خلافت کا
۲۹۶ م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةَ مسلم مین عائذ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا
۲۹۷ وہ ہی جو بھیڑ بکری کے مار مار ہاتھ پانون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُرْوٰی مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی
امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت

عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم مین اُبَیّ بن کعب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسی علیہ السلام
بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہو موسی علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون خدا نے اُن پر
غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسی علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہو وہ دریاؤن کے
سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہو سو موسی علیہ السلام کہا اے رب میرا اور اُسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اُسکو زنبیل یعنی ٹوکری
مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اُسی مکان مین ہوگا سو موسی علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اُسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ ہوئے
اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اُس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اُسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے
جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسی علیہ السلام جاگے تو اُنکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی
کا قصہ کہنا اُن سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب
دوسرا دن ہوا موسی علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا
کہ موسی جب تک اُس مکان سے جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اُنکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس
سو مین بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہین بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہو
یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہوکر چلا جانا عجب کی بات ہو حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوتی اور موسیٰ اور اُنکے خادم کو تعجب سو موسی
علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اُلٹے قدمون پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونون پھرے قدم بقدم ڈھونڈتے یہانتک
کہ پتھر پاس پہونچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہو کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اُسکو موسی علیہ السلام نے سو خضر نے کہا
تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ مین موسیٰ ہون خضر نے
کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہو موسیٰ نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون تو مجکو تو سکھلا دے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہو
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکیگا اے موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہو خدا نے مجکو سکھایا ہو کہ تو اُس علم کو نہین
جانتا اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہو خدا نے تجکو سکھایا ہو کہ مین اُسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت
پاویگا مین تیرے حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر نے اُن سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہو تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک مین اُسکا ذکر
نکرون پھر دونون روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اُدھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی
کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسی اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے
تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے اُن سے کہا اِن لوگون نے ہمکو بے کرایے چڑھا لیا
تو نے اُنکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضر نے کہا مین نے تجھے نکہا تھا کہ مقرر
تجکو میرے ساتھ رہا نجاویگا موسیٰ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجپر مشکل نہ ڈال یعنی مین نے بھولے سے کہا معاف کیجیے
تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے

جو لوگوں نے باتیں پائی ہیں انمیں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجکو شرم نرہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آوے سو کر ف
یعنے حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسند ہے اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بدکاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب
بدکاموں سے رکتا ہے آدمی میں اگر شرم نہیں تو جانو ہو چکا ق ۱۴ ابی بن کعب ان موسی قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل
ای الناس اعلم فقال انا فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه فاوحی الله الیه ان لی عبدا بمجمع البحرین هو اعلم
منک فقال موسی یا رب وکیف لی به قال تاخذ معک حوتا فتجعله فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فهو ثم
فاخذ حوتا فجعله فی مکتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه یوشع بن نون حتی اذا اتیا الصخرة وضعا رءوسهما
فناما واضطرب الحوت فی المکتل فخرج منه فسقط فی البحر واتخذ سبیله فی البحر سربا وامسک الله
عن الحوت جریة الماء فصار علیه مثل الطاق فلما استیقظ نسی صاحبه ان یخبره بالحوت فانطلقا بقیة
یومهما ولیلتهما حتی اذا کان من الغد قال موسی لفتاه اتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا
قال ولم یجد موسی النصب حتی جاوز المکان الذی امره الله به قال له فتاه ارایت اذ اوینا الی الصخرة
فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا قال وکان للحوت سربا
ولموسی ولفتاه عجبا فقال موسی ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی اثارهما قصصا قال فرجعا یقصان
اثارهما حتی انتهیا الی الصخرة فاذا رجل مسجی ثوبا فسلم علیه موسی فقال الخضر وانی بارضک السلام قال انا مو
قال موسی بنی اسرائیل قال نعم اتیتک لتعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا یا موسی
انی علی علم من علم الله علمنیه لا تعلمه وانت علی علم من علم الله علمک الله لا اعلمه فقال موسی ستجدنی
ان شاء الله صابرا ولا اعصی لک امرا فقال له الخضر فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شیء حتی احدث لک منه
ذکرا فانطلقا یمشیان علی ساحل البحر فمرت سفینة فکلموهم ان یحملوهم فعرفوا الخضر فحملوا بغیر نول فلما
رکبا فی السفینة لم یفجا الا والخضر قد قلع لوحا من الواح السفینة بالقدوم فقال له موسی قوم حملونا
بغیر نول عمدت الی سفینتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا
قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترهقنی من امری عسرا قال وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
فکانت الاولی من موسی نسیانا قال وجاء عصفور فوقع علی حرف السفینة فنقر فی البحر نقرة فقال له الخضر
ما علمی وعلمک من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفینة فبینما هما
یمشیان علی الساحل اذ ابصر الخضر غلاما یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر براسه بیده فاقتلعه بیده فقتله
فقال له موسی اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا
قال وهذه اشد من الاولی قال ان سالتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا
فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قریة استطعما اهلها فابوا ان یضیفوهما فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض قال
قائل فقال الخضر بیده فاقامه فقال موسی قوم اتیناهم فلم یطعمونا ولم یضیفونا لو شئت لاتخذت

تحفة الاخيار ترجمۂ مشارق الانوار

عمدہ بات یہ ہی کہ یقین کریسے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ
امار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم
ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق اِبْنُ عُمَرَ ٤٠٢
قَالَ رِجَالٌ مِنْكُمْ اُرُوْا في السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْوِتْرِ
رت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہو کہ شب قدر پچھلے
پلی سات راتون مین ہو سو تم اسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو
رو گے تو سات راتین بھی آسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی ق
لَيْلٍ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے ٤٠٣
ہو خدا کا مطلب سیاہ و سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی
عدی بن حاتمؓ سے روایت ہو کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین
دمین نے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے
ت نظر نہ آئی صبح کو مین نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے
ہو سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی
ے اس وقت تک سحر کھانا درست ہو ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَيْنِ ٤٠٤
صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
رب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین
نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر
اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح
سپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی
ٹل گئی سنت یہی ہو کہ حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے
لَ اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ ٤٠٥
نَادِيْ لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ بخاری
ری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت
ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہی
و چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
میون کی دعوت ہو اتنے ہی جاوین زیادہ اس سے نجاوین اگر کوئی
یے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جَابِرٌ اِنَّ هٰذَا ٤٠٦

کنارے پر بیٹھا پھر اُسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا
اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اُٹھایا
پھر دونون ناو سے نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہی لڑکون
کے ساتھ سو خضرؑ نے اُسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اُسکا سر اپنے ہاتھ سے اُکھاڑ ڈالا سو اُسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا
معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اُسنے کسیکا خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اُسکو مارتا البتہ برا کام تجسے ہوا خضرؑ نے کہا بھلا مین نے
تجسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجسے
کوئی بات پوچھون اُسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نرکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونون چلے یہانتک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے
اُن لوگون سے کھانا مانگا اُن لوگون نے اُنکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی
تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اُسکی طرف اشارہ کیا سو اُسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اُنکے پاس آئے سو
ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا اسی وقت میرے تیرے
درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلادون تجھے اُن تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصے اُنکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے
کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین ف پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰؑ سے
کہا کہ ناو کا حال تو یہ ہی کہ وہ ناو محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کر کے اُسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے
چاہا کہ اُسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناو کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اُسکو ناقص جانکر
نہ لیوے اور لڑکے مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تھا اور اُسکے ماباپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین ان بچارون
کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اُسکے بدلے اُس سے اچھا نیک بیٹا اُنکو دیوے اور دیوار کا قصہ
یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُسکے نیچے بہت مال تھا اور اُنکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی
کو جب پہونچین تو اُس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اُس مال کو لیجاتے اور یہ کام مین نے
اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا ف خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہی اور خضر اُنکا لقب ہی
کہ خشک زمین اُنکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اُنکی پیغمبری مین اختلاف
ہی ولی کامل ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ
شاگرد تھے ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے اُنکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے ف حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضر کے قصے مین
بہت فائدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات
اُٹھانا شرط ہی بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو منڈ
نچاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ استاد شاگرد کی تین خطا تین تک معاف کرے بعد اسکے اختیار

[illegible] ترجمہ مشارق الانوار

۴۱۰ غسل کے کرلیا ق ابو موسیٰ اِنَّ ھٰذَا اَقَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَہٗ لِاَبِی مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ
اَکْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تو دونو
بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ بہی مجہسے بہت کہتے ہو کہ اَبْشِرْ یعنی
بشارت لے ف ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا
کہ تو بہشت کی بشارت لے اُسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچہہ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال سے فرمائی دونون
نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پہر حضرت نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھہ منہہ اسمین دہویا کلّی اسمین ڈالی پہر ان دونون کو
فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اسمین سے کچہہ تبرک اپنی مان کو بہی دو جو باقی رہا تہا سو اُنکو دیا ھ
۴۱۱ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّ ھٰذِہٖ الْاُمَّۃَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِھَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ
اَسْمَعُ مِنْہُ قَالَہٗ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ مسلم مین زید بن ثابت سے روایت ہو کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ
یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین اگر مجہکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکہکر مردون کا دفن کرنا کہین چہوڑ دو تو مین خدا سے
دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تہے قبرون کے
۴۱۲ پاس عذاب قبر دیکہکر خچر بہڑکا حضرت نے فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ
اَبُوْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیُّ اِنَّ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا
صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ مسلم مین ابو بصرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اُن پر بہی فرض ہو چکی ہو جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو انہون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین سے اُسکو نہ پڑہا سو جو اُسکی
محافظت کریگا اور اُسکو تاکے رہیگا اُسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ
۴۱۳ تارا نہ نکلے م مُعٰوِیَۃُ بْنُ الْحَکَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ
وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معویہ بن حکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہو اسمین سزاوار نہین کچہہ آدمیون کی بات کرنا نماز تو
صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑہنے ہی کا نام ہو ف مصابیح مین معویہ بن حکم سے روایت ہو کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑہتے تہے
اتنے مین ایک آدمی نے چہینکا مین نے کہا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ لوگون نے مجہے گہورا مین نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہو جو مجہکو دیکہتے ہو تو وے لوگ اپنی رانین
کوٹنے لگے تب مین سمجہا کہ مجہکو چپکا کرتے ہین تو مین چپ رہا پہر جب حضرت نماز پڑہ چکے تو حضرت کے قربان مین نے ایسا نرمی سے بتانے والا
نہین دیکہا قسم خدا کی نہ مجہکو مارا نہ گالی دی نہ جہڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چہینک کا جواب دینا بات کرنا نماز مین درست نہین
۴۱۴ م ابو ھُرَیْرَۃَ اِنَّ ھٰذِہٖ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَھْلِھَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْھِمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندہیرے سے بہری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا اُنکو روشن کر دیتا ہو میری دعا سے اُنپر ف
ایک آدمی رات کو مرگیا اصحاب نے اُسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپنے اُسکی قبر کو دیکہا تو پوچہا یہ کسکی قبر ہو لوگون نے حال کہا کہ
فلانے آدمی کی ہو حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا
۴۱۵ لوگونکو مستحب ہو ق اَنَسٌ اِنَّ ھٰذِہٖ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ ھٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ

اِخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے مین نے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرتؐ ان جہاد کو گئے تھے جب اُدھر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اُترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اُسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختون کے نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچکر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے مارے اُسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اُٹھالی اور اُس

٤٧ سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اُسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا پھر اصحاب کو بلاکر یہ حدیث فرمائی سخ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین معویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو اُنسے دشمنی کریگا خدا اُسکو مُنہ کے بھل ڈھکیل دیگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اُن پر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباس کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد گئے

٤٨ ق عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اُتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اُسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑھتے سُنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اُسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجکو آپ نے جس طرح سورہ فرقان سکھایا ہی اُسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اُسنے پڑھا جس طرح اُسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اُترا ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جس طرح معلوم تھا مین نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اُترا ہی بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اُترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین

٤٩ کہ سات قراءتین مراد ہین بعضے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین ق عَائِشَةُ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي قَالَهٗ لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرایا ہی یعنی اسمین کچھ اختیار نہین پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اُسکے گرد نگھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمائی جب اُنکو حیض آیا سرف کی منزل مین حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہونچے تو مجکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مین نے یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سواے طواف کے سو اُسکو بعد

طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہو امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہو وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین انکے مذہب کی اور دلیلین ہین

۴۲۱ ھ اَنَسٌ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہون اسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہو ام سلیم انس بن مالک کی ماکا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوا ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا

۴۲۲ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنِّیْ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاُوَلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یَّعْتَكِفَ فَلْیَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر مین درمیان کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہو سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا

۴۲۳ ق عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ تَسْتَعْجِلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَهٗ لَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے مان باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عایشہ سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عایشہ سے کہی حضرت عایشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمین مان باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہو مین نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا

۴۲۴ م عَائِشَةُ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون انکو جو تم لوگون سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا اے رب یہ لوگ میرے ہین میری امت ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہو کہ انھون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہو سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بھل یعنی دین سے پھر گئے ف اس حدیث سے وہ لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وہ لوگ مراد ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین

۴۲۵ ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تمھارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہو تمھاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمھارا گواہ ہون قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو آپ دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین

وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اُنمین کچھ
پیشاب ورناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے
بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اُسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سے اُسنے کیا اور
فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اُس مکان کو دُھلا ڈالا پھر اُس گنوار کو بلا کر یہ حدیث
فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سواے عبادت
۲۱۶ کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اُسپر غصہ نچاہیے ق اَبُو مُوسٰی اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ
فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہو یعنے
جلا دیتی ہو تو تم جب سو رہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اُسکو بجھا دیا کرو ف ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون
جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہو لیکن اگر چراغ
۲۱۷ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اُس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ
فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَ لَهٗ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا
قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہو سو تو اسکو نہ پہن یہ
حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اُنپر دو کپڑے کُسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہو کہ حضرت نے عبد اللہ
سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہو عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ مین اُنکو دھو ڈالون حضرت نے
فرمایا بلکہ اُنکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اُسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاے جلا دینا کچھ
ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہو کہ تو نے اُسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم
۲۱۸ کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہو عورت کو درست **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنّی کا لفظ ہو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب
پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہو ف یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد
۲۱۹ آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین جاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک باقی رہیگی م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے
مجکو اپنا دوست بنا لیا ہو جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اُس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل
کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سواے خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد
تھی بعضی روایت مین آیا ہو کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون
۲۲۰ آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ
اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا مسلم مین سعد بن وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون

غلام دیا ہو اُسنے کہا نہین حضرت فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے ق
۴۳۰ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَعَایِشَۃُ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَخْشَاکُمْ لَہٗ وَیُرْوٰی وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِہٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ
اور حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اس سے اور ایک روایت
یون ہو اور خدا کے حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل
کی حاجت ہوتی ہو اور نماز کا وقت آجاتا ہو اور اسی طرح روزے کا حال ہو حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہو اُسنے کہا کہ مین اور
آپ برابر نہین یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے
میری بخشش کی ہو لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع وتقی کوش وصدق وصفا
ولیکن میفزای بر مصطفےٰ اور اعلمکم بحدودہ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے موطا مین ہو ق اَنَسٌ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ ۴۳۱
وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ بخاری
اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لنبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون
لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اُس سبب سے کہ مین جانتا ہون اُسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اُسکے رونے کے سبب سے
ف حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہو انکا رونا
ان پر نہایت شاق ہو تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہوکے
کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑ دین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہو بڈھے اور لڑکے اور بیمارون کا
۴۳۲ ضرور خیال رکھے اتنی لنبی نماز نہ پڑھے کہ انکو تکلیف ہو م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَھُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِھِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِھِمْ
ھُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ عَشَرَۃَ فَوَارِسَ یَبْعَثُوْنَ
طَلِیْعَۃً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ حِیْنَ یُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَھُمْ فِیْ ذَرَارِیِّھِمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اُنکے نام اور اُنکے باپون کے نام اور اُنکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر
سوار ہونگے اُس دن یا زمین پر اُس دن وے بہترین سوارون سے ہین مراد ان سوارون سے وے سوار ہین جو طلایہ کے واسطے
بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب انکو خبر ہوگی کہ دجال اُنکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ مین
روایت ہو کہ ایک بار کوفے مین سرخ آندھی آئی کسینے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قیامت اُس
وقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹیگا اور انکو کچھ خوشی نہوگی اُسکا قصہ یہ ہو کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک مین
جمع ہوگا اور مسلمانون کا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن
لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا انکو فتح نصیب کریگا
مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جدی برادرون سے سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر روم کی
تخت گاہ جب وہ فتح ہوچکیگا تو دجال کے آنے کی خبر پہونچیگی تو دس سوار اُسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اُنکی حضرت نے اس
۴۳۳ حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین انکو خوب پہچانتا ہون ق اَبُوْ مُوْسٰی اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَۃِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ

اور ایک روایت یون ہی کہ زمین کی کنجیان یعنی میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک
ہوجاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد نکرنے لگو ف وفات کے قریب حضرت نے
۴۲۳ یہ حدیث منبر پر فرمائی ق اِنَّ عُمَرَ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُّ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرْلَہٗ زِدْتُّ
عَلَیْھَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو
مین نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اُسکی مغفرت ہو تو مین ستر بار سے زیادہ
مانگتا ف عبداللہ بن اُبَیّ مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مرگیا اُسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اُسکے
کفن واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اُسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اُٹھے تب عمر فاروقؓ نے حضرت کا دامن
پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حال آنکہ خدا قرآن مین فرماتا ہی اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً
فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہی کہ ستر بار
مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اُسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اُس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اتری
وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اُسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی بھی دعا کچھ فائدہ
۴۲۴ نہین کرتی ھم اَبُوْذَرٍّ اِنِّیْ قَدْ وُجِّھَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاھَا اِلَّا یَثْرِبَ فَھَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَکَ عَسَی اللّٰہُ
اَنْ یَّنْفَعَھُمْ بِکَ وَیَاْجُرَکَ فِیْھِمْ قَالَہٗ لَہٗ عِنْدَ انْصِرَافِہٖ اِلٰی اَھْلِہٖ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اُسی زمین مین ہم جاکر رہینگے سوا مدینے کے ویسی کوئی اور زمین میرے
گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچا دیگا کہ وہ ایمان لاوین شاید خدا انکو تیرے سبب سے فائدہ پہونچاوے
اور تجکو اُنمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذرؓ سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے ف اَبُوْذَر کی قوم کا نام غِفار ہی انکا ملک
مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ
۴۲۵ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ
تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ
اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ ھَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا خدا کے
کسیکو نچاہیے سو تم اگر اُن دونون کو پاؤ تو قتل کرو کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اُن دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن
اسود بن عبدالمطلب تھا اور دوسرا عبدالقیس تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا
۴۲۶ گناہ ہی لیکن بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہی م جَابِرٌ اِنِّیْ لَا اَشْھَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مین نے
اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اُسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اُسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تو نے اسکو بھی کوئی

اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہو سو خدا اُس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اُسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہو یعنی کہین اُسمین جگہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مین نے تو اُسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اُس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اُسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا ای میرے رب مین نے اُسکو بھرا پایا سو خدا اُس سے فرماویگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہو اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہو سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہو یا تو مجھسے ہنستا ہو بادشاہ ہوکر کہا عبداللہ بن مسعودؓ اس حدیث کے راوی نے کہا کہ البتہ مین نے دیکھا حضرتؐ کو کہ یہ حدیث فرماکر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے دانت حضرتؐ کے کھل گئے سو حضرتؐ کی زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے مین ادنی بہشتی ہو یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہو کہ اس جہان کا دس گنا اُسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اُسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و بحساب ہو آدمی کے خیال مین نہین آسکتی **ق**

۴۳۸ عَایِشَةُ اِنِّی لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبیٰ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتِ غَضْبیٰ قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَکَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہو اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مین نے کہا کہ بھلا کس طرح آپ اُسکو پہچانتے ہین تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہو تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہو کہ مین قسم کھاتی ہون محمدؐ کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ قسم کھاتی ہون ابراہیمؑ کے رب کی مین نے کہا کہ ہان سچ ہو مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی **ف** مراد دنیاوی ناخوشی ہو گھربار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل آوے سوتون کے سبب کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جھل اور جلن عورتون مین پیدایشی بات ہو شرع مین اسپر پکڑ نہین سوا اسکے میان بی بی کے راز نیاز مین کسیکو کیا دخل ہو خصوصًا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو **م**

۴۳۹ عَایِشَةُ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ ذٰلِکَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عائشہؓ ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین **ف** کسینے حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہو یا نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہو صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے **شعر** در طلب کردن حقیقت کار ٭ از خدا شرم دار و شرم مدار ٭ **ق**

۴۴۰ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلیٰ اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلیٰ فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰکُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھروالون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے پاتا ہون سو اُسکو اُٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوٰۃ کی نہو تو اُسکو پھینک دیتا ہون **ف** زکوٰۃ کا مال حضرتؐ پر

بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلهم حین نزلوا بالنهار ومنهم حکیم اذا لقی الخیل او قال العدو قال لهم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروهم بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قران پڑھنے کی جب وی رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اُنکے مکان پہچانتا ہون رات کو انکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو مین نے اُترتے وقت اُنکے مکان نہین دیکھے اور اسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہی تو اُن سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہین لڑنے کو آتے ہین **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابوموسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین وہ قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپ کو بچا لیتا ہی یعنی ہمارے پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وی قوم سے ڈر کے اُسکو نہ مارین

۴۴۴ جابر بن سمرة انی لاعرف حجرا بمکة کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الآن مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکّے مین اُس پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اُسکو مین پہچانتا ہون **ف** علی مرتضی سے روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھ مکّے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

۴۴۵ ق سعد بن ابی وقاص انی لاعطی الرجل وغیره احب الی منه خشیة ان یکب فی النار علی وجهه بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اُسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نڈالا جاوے **ف** یعنی اگر اُسکو مین ندون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وی لوگ ہین جو نومسلم تھے اور ایمان اُنکے دلون مین خوب نہین رچا تھا

۴۴۶ ق سلیمان بن صرد انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب عنه ما یجد لو قال اعوذ بالله من الشیطان الرجیم لذهب عنه ما یجد بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اُسکو وہ کہے تو اُسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اُسکا غصہ جاتا رہے **ف** دو شخص آپسمین لڑتے تھے انمین سے ایک کا چہرہ غصّے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی

۴۴۷ ق ابن مسعود انی لاعلم اخر اهل النار خروجا منها واخر اهل الجنة دخولا الجنة رجل یخرج من النار حبوا فیقول الله له اذهب فادخل الجنة فیاتیها فیخیل الیه انها ملای فیرجع فیقول یا رب وجدتها ملای فیقول الله له اذهب فادخل الجنة فیاتیها فیخیل الیه انها ملای فیرجع فیقول یا رب وجدتها ملای فیقول الله له اذهب فادخل الجنة فان لک مثل الدنیا وعشرة امثالها او ان لک مثل عشرة امثال الدنیا فیقول اتسخر بی او تضحک بی وانت الملک قال ابن مسعود فلقد رایت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ضحک حتی بدت نواجذه وکان یقال ذاک ادنی

کیا کر دان مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ
یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے
مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوتے اور کافرون کو ہر چند آخرت مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا
عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا ف اَنَسٌ اِنِّی لَمْ اَبْعَثْهَا اِلَیْكَ لِتَلْبَسَهَا ۴۴۶
وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَیْكَ لِتَسْتَنْفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ریشمی کرتہ
تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اسکو پہنے مین نے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اسکو بیچ کر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف
حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہے
ق اَبُو حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ اِنِّی مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِی وَمَنْ شَاءَ فَلْیَمْكُثْ قَالَهُ مُنْصَرَفَهُ ۴۴۷
مِنْ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹتے کہ مقرر مین جلد جانے والا
ہون یعنی مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زَیْدُ بْنُ ۴۴۸
ثَابِتٍ اِنِّی وَاللّٰهِ مَا آمَنُ یَهُوْدَ عَلٰی كِتَابِی قَالَهُ لَهُ لَمَّا اَمَرَهُ اَنْ یَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْیَهُوْدِ بخاری مین زید بن ثابت رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت
سے فرمایا جب اُن سے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت
سے اور اُن سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو بلاکر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت
کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن ثابت انصاری رضہ سے فرمایا کہ تم انکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انھون
نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا
پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اسمین کچھ دین کا فائدہ ہو **فصل** اس حدیث مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اِنَّا ہے م الشَّرِیْدُ ۴۴۹
بْنُ سُوَیْدٍ الثَّقَفِیُّ اِنَّا قَدْ بَایَعْنَاكَ فَارْجِعْ قَالَهُ لِرَجُلٍ مَجْذُوْمٍ مِنْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ مسلم مین شرید بن سوید رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف
کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی انمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اسکو اپنے
پاس بلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے حضرت نے اسواسطے اسکو نہ بلایا کہ کہین اسکو لوگ حقیر نجانین تو اسکو رنج ہو
اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہے اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت
ہوا ہے کہ حضرت نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہے اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اسکا
حکم بھی اور حدیث مین ثابت ہے ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَا نَدْرِی مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِی ۴۵۰
ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین کسنے اجازت دی ہے اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ

بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہرچند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرتؐ اُسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی

۴۴۱ اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰی

مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سر پہلے سر اُٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد

پھر یکایک دیکھونگا کہ موسیٰ عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے

دوسری بار مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرتؐ ہوش مین آوینگے اور حضرت موسیٰ کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا

قصہ یون ہی کہ ایک یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا

کہ موسیٰ علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرتؐ پاس اُسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل نکہو

بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اُٹھونگا

۴۴۲ اور موسیٰ کو ہوشیار پاؤنگا نہین معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اُنکی طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی ق

حَفْصَةُ اِنِّیْ لَبَّدْتُّ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُّ هَدْيِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام

کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نکرونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اورون سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام

توڑین حضرتؐ نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون

قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذیحجہ کی دسوین تاریخ سے پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین

۴۴۳ سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرتؐ نے چپکایا کہ بال گرد غبار سے خراب نہون ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّیْ

اُطْعَمُ وَاُسْقٰی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون

مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی مجکو بدون اُسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ

کھانا خدا حضرتؐ کو کھلاتا ہو ف حضرتؐ نے اصحاب کو طی کے روزے سے منع کیا یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور

رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو طی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث

۴۴۴ فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ق اَبُوْسَعِيْدٍ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ

وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین ہوا ہی کہ مین لوگون

کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اُنکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا

میرا کام نہین ف اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرتؐ کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے

کہا یا حضرتؐ حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرتؐ نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور

اُنکے دل مین کچھ ہی اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی

۴۴۵ معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہی اور لوگون کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین ھر اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ

رَحْمَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا

درست نہین ہان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا ہو **فصل** اس فصل مین مرحد شین

(۴۵۴) زینا جنگلے سرسے پرانہ ہو م ابو ھریرۃ انّہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانّہ لا یزید المؤمن عمرہ الّا خیرا مسلم مین ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اُسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی

تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب

مرگیا تو عمل اُسکے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہین کر سکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین

(۴۵۵) گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہی م عایشۃ

انّہ خلق کلّ انسان من بنی آدم علی ستّین وثلٰثمائۃ مفصل فمن کبّر اللہ وحمد اللہ وھلّل اللہ وسبّح اللہ و

استغفر اللہ وعزل حجرا عن طریق النّاس او شوکۃ او عظما عن طریق النّاس او امر بمعروف او نھی عن

منکر عدد تلک السّتّین والثّلٰثمائۃ السّلامی فانّہ یمسی ویروی یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النّار

مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو

جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے

یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی راہ سے علیحدہ کر دے یعنی تا کہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا بُرے کام سے روکے ان

تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اُس دن شام کریگا اس حال پر کہ اُسنے اپنی جان دوزخ والی دوزخ سے اور ایک

روایت مین بجاے شام کریگا کے چلیگا آیا ہی دونون روایت کا مطلب ایک ہی ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی

بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اُسنے شکر گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب

(۴۵۶) کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا م عرفجۃ بن شریح انّہ ستکون ھنات وھنات فمن اراد ان یفرّق امر ھذہ الامّۃ

وھی جمیع فاضربوہ بالسّیف کائنا من کان مسلم مین عرفجہ بن شریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہی کہ عنقریب

نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو

اُسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اُس سے باغی ہو تو اُسکا قتل کرنا

(۴۵۷) حلال ہی جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہی اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتے ق عایشۃ انّہ قد

اذن لکنّ ان تخرجن لحاجتکنّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم

ہوا ہی کہ جاے ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان جاے ضرور کے وقت باہر جاتی تھین جب پردہ کرنیکا

(۴۵۸) حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جاے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ علی انّہ قد شھد

بدرا وما یدریک لعلّ اللہ ان یکون قد اطّلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنی

حاطب بن ابی بلتعۃ بخاری مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا

شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا خدا نے اُن سے کہ کرو جو تمھارا جی چاہے مین تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت

نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایکبار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے پر اچانک

تاکہ تمھارے چودھری تمھارا حال ہمسے ظاہر کرین **ف** بعد فتح مکے کے جنگ حُنین مین قوم ہوازن کے جورو لڑکے پکڑ آئے اور انکا مال قابو مین آیا حضرت نے قیدی اور مال اُنکا اصحاب مین تقسیم کردیا بعد اُسکے اُس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملینگی اُس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمھارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہے مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اسکو ہم اور کہین سے جو قیدی پاوینگے تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے اُنکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہین معلوم جب تک کہ تمھارے واقف اور چودھری اپنے سب لوگون کا حال اظہار نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہون تو اُنکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرت نے اُنکو احسان

۴۵۱ کی راہ سے دیا ھ عَائِشَةُ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نمانگینگے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمھاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہے اُسنے کہا کہ نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافر سے مدد نچاہے شاید کہ دغا کرین

۴۵۲ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاۤءُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاۤءُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اُنکو ضرر پہونچایا ہے سو اگر وے صلح چاہین تو مین اُنکے لیے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو وے کعبے جانے سے نروکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اُنھون نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانینگے تو قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ لڑونگا اُن سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اُس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہے کفار مکہ نے بُدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تمکو مکے مین نجانے دینگے تمسے لڑینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے سال عمرے کی قضا کو تشریف لے گئے

۴۵۳ **ق** اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ قَالَہٗ بخاری اور مسلم مین صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہین **ف** حضرت حج یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت نے اسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا

وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ یُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یہی ہی
کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اُسپر ضرور تھا کہ تبلا دیوے اپنی امت کو جو اُنکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اُنکو اُس سے جو اُنکے
حق مین بُرا جانے اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور
وہ کام ہونگے جنکو تم بُرا جانو گے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا
معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان دار کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اُسکے بعد تیسرا فساد ہوگا
تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے
تو چاہیے کہ اُسکی موت اُس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایمان دار مرے اور چاہیے کہ لوگون
کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی
امام سے بیعت کی ہو سو اُسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اُسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اُسکی تابعداری کرے
اگر اُسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آدے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت
کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اُنکی خبر دی پھر اُسکے علاج تبلائے اور پہلے
سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا

۴۶۳

ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ثُمَّ
یَجْمَعُهٗ اِلَیْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰی مَآ اَقُوْلُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جب تک
کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نبھولیگا
ف ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگون کو اُنکے یاد پر تعجب ہوا تب اُنھون نے لوگون سے اُسکا سبب
تبلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے
اور مجکو کچھ فکر نتھی اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین
مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جب تک کہ مین کلام کر چکون تو وہ میری سُنی حدیث کو کبھی
نہ بھولے چنانچہ مین نے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مین نے اُس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر اُس روز سے
مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا

۴۶۴

ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّهٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ
جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون
ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اُسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اُسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نہ اُٹھا وینگے ہم اُنکے واسطے ترازو **ف** یعنی اُنکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تو لیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹا بدن
ایمان اور نیک عمل بن خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین

۴۶۵

ق عَائِشَةُ اِنَّهٗ لَیُبْکٰی عَلَیْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهَا یعنی یہودیۃ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ اُس یہودی عورت پر روتے ہین
اور اُسکی قبر مین اُسپر عذاب ہو رہا ہی **ف** ایک یہودی عورت مرگئی تھی لوگ اُسکے رو رہے تھے حضرت اُدھر سے نکلے تب یہ
حدیث فرمائی

۴۶۶

ق وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَیْسَ بِدَوَآءٍ وَلٰکِنَّهٗ دَآءٌ یعنی الخمر مسلم مین وائل بن حجرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

جا پہونچین اور کافرون کو غافل پاکر مار لین حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وی دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہی حاطب نے کہا یارسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو انکی خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ ان کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق نے کہا یارسول اللہ یہ منافق ہی اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہی حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے ان پر طعنہ کیا اسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا

۴۵۹ خ ابو ہریرۃ اِنَّہٗ کَانَ فِیْمَا مَضٰی قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ فِیْ اُمَّتِیْ ھٰذِہٖ فَاِنَّہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تھے اگلے جو لوگ ہوچکے ہین انمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن الخطاب ہی ف محدث انکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہی تو جس صورت مین اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا

۴۶۰ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّہٗ لَا یُصَادُ بِہِ الصَّیْدُ وَلَا یُنْکٰی بِہِ الْعَدُوُّ وَلٰکِنَّہٗ یَکْسِرُ السِّنَّ وَیَفْقَاُ الْعَیْنَ یعنی الحذف بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہی نہ دشمن زخمی سے چور ہوتا ہی بلکہ ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی ف بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی

۴۶۱ ق عائشۃ اِنَّہٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرا جب تک اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اسکو اختیار دیا جاتا ہی ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی یعنی الہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون

۴۶۲ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَاِنَّ اُمَّتَکُمْ ھٰذِہٖ جُعِلَ عَافِیَتُھَا فِیْ اَوَّلِھَا وَسَیُصِیْبُ اٰخِرَھَا بَلَاءٌ وَاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَھَا وَتَجِیْءُ الْفِتْنَۃُ فَیُرَقِّقُ بَعْضُھَا بَعْضًا وَتَجِیْءُ الْفِتْنَۃُ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ ھٰذِہٖ مُھْلِکَتِیْ ثُمَّ تَنْکَشِفُ وَتَجِیْءُ الْفِتْنَۃُ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ ھٰذِہٖ ھٰذِہٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَیَدْخُلَ الْجَنَّۃَ فَلْتَاْتِہٖ مَنِیَّتُہٗ وَھُوَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَاْتِ اِلَی النَّاسِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّؤْتٰی اِلَیْہِ وَمَنْ بَایَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاہُ صَفْقَۃَ یَدِہٖ وَثَمَرَۃَ قَلْبِہٖ فَلْیُطِعْہُ اِنِ اسْتَطَاعَ

ہو اکہ اُجڈ جاہل کو دنیا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہو **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انّہا ہو **ق** عَائِشَةُ
اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِیْ بَکْرٍ **قَالَهُ** عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہو یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے
وقت حضرت زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری مین روایت ہو کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا
کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدین کہ حضرت
جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہو ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو
عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سوائے عائشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یارسول اللہ مین نے آپکے
رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہؓ کو حضرت کے پاس اسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای بیٹی تو کیا نچاہیگی
جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت
رکھ پھر حضرت فاطمہ پھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی تھین حضرت پاس بھیجا سو حضرت
زینب نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یارسول اللہ آپ کی بیبیان عائشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف
چاہتی ہین اور حضرت عائشہ نے ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت
عائشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہو ایسی ویسی نہین جو دبک کے جواب دہی نکرسکے یعنی جیسا اسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہو ویسے ہی وہ
بھی دانا اور خوش تقریر ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت
عائشہ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ
تُنْکِرُوْنَهَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَکُمْ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وہ کام
ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یارسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت
کا حق ہو اسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکرنا
کہ اسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی **ق** زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّهَا
طَیِّبَةٌ وَاِنَّهَا تَنْفِی الْخَبَثَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابتؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہو اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہو جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہو **ف**
ایک شخص مدینے مین پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اسنے کہا پھر
نمانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اُمُّ عَطِیَّةَ وَاسْمُهَا نُسَیْبَةُ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا **قَالَهُ**
حِیْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ اِلَیْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَتْ اِلٰی عَائِشَةَ مِنْهَا فَجَاءَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَةَ بَعَثَتْ

فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہین ہی و لیکن وہ تو خود روگ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا
حال پوچھا حضرت نے اسکو منع کیا پھر اسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب
دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا
بھی درست نہین **م** اُمّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ
لِنِسَائِيْ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری
نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس
بھی رہونگا **ف** حضرت نے ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک رات انکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے
گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے
نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی رہونگا یعنی
جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا **م** اَلْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی اور
مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون **ف** بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی
کبھی امت کے سمجھانے بجھانے سے اس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا
اور اپنی غفلات پر رونا **م** اُمّ سَلَمَةَ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ
سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جائینگے
پھر تم انکے بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع جو دل سے برا
جانیگا انکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے انکی برائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو انکے خلاف شرع
کامون پر راضی ہوا اور انکا تابعدار رہا **ف** پورا قصہ یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم ان ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کیا
نہ مارین حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وہ نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک
انسے صریح کفر نہو تو اس سے لڑنا بھی درست نہین یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوتے جیسا یزید
اور اسکی اکثر اولاد **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی کہ جسکے سرے پر انہم ہی **م** عُمَرُ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَسْئَلُوْنِيْ
بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ قَالَهُ حِيْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ
مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان نو مسلمون نے مجھکو اختیار دیا اسمین کہ مجھسے نپٹ بری طرح
سوال کرین یا مجھکو بخیل مشہور کرین اگر نہ دین اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نو مسلمون
کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے
جواب کا یہ ہی کہ اگر نو مسلم مال کو نہ پاتے تو مجھکو بخیل مشہور کرتے اس واسطے مین نے انکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ عَلَيْهِ قَالَهُ لِاَبِيْ ذَرٍّ لَمَّا سَابَّ غُلَامًا لَهُ بِاُمِّهٖ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہی کہ تجھمین جہالت کی خو ہی تمہارے غلام تمہارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمہارے خدمتگار ہین خدا نے انکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہی یعنی انکا مالک کیا ہی سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اسکو کھلا دے جو آپ کھاتا ہو اور اسکو پہنا دے جو آپ پہنتا ہو اور ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو انکو دبا ڈالے سو ان پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی انکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذرؓ سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف** ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی انکا غلام پہنتا تھا کیونکہ انہوں نے سبب اسی حدیث کے یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہی اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہی فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اس کام مین شریک ہووے **ق**

سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَهُ لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہی اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے منہ مین ڈالیگا یعنی اسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر الہی جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مرگیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا جب انکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے **ف** صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مین نے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہی اسکے سوا کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جورو لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین مرنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عمر رہا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر انکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک

اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتَ بِھَا اِلَیْھَا بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے جنکا نسیبہ نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اُس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت
عائشہؓ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہی حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کچھ
نہین ہی مگر نسیبہ نے اس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہی جو آپ نے اُسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال ہر چند
حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور اُسنے پھر کچھ اُسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اُسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا
٤٧٥ کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا م خ عَائِشَۃَ اِنَّھَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ مِنْھَا وَلَدٌ یعنی خدیجۃ بخاری مین
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اُسمین بہت خوبیان تھین اور میرے
اولاد اُسی سے ہوئی ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مجکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت
مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اُنکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ
مین نے اُنکو دیکھا نتھا ایک روز مین نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اُنکے برابر دنیا مین کوئی عورت
نہین ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب اُنکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر
اُٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اُن سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اُنھین سے پیدا
ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت
زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سوائے حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے
جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہی کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت
٤٧٦ ہی ایک تو یہ کہ اُسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اُسی سے باقی رہیگی م عَلِیٌّ اِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِیْ اِنَّھَا
اِبْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ یعنی بِنْتَ حَمْزَۃَ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو
حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہی ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک
عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اُنکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کہا کہ آپ
قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین
٤٧٧ کوئی ہی مین نے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابو ذرؓ اِنَّھَا مُبَارَکَۃٌ اِنَّھَا طَعَامُ طُعْمٍ یعنی
زَمْزَمَ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہی کھانا ہی آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا
کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہی ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدائے اسلام مین جو ابو ذر غفاری
نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے
ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوائے زمزم
٤٧٨ کے پانی کے اور کچھ کھانا نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر انک ہی ق اَبُوْ ذَرٍّ
اِنَّکَ امْرُؤٌ فِیْکَ جَاھِلِیَّۃٌ ھُمْ اِخْوَانُکُمْ وَخَوَلُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْہُ تَحْتَ یَدَیْہِ

فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مین نے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت حاضر ہوا ختم ابن عمرؓ ۴۸۳
اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَهُ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي اسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اُسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری
ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین **ف** حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ
مین ہی صدیق اکبر ڈرے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین
تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر
پر انکم ہی ۴۸۴ **ق** اُمّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهُ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ
مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور
خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اُس سے
سنتا ہون سو جس شخص کو مین اُسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دون تو وہ شخص لیوے پرائے حق کو سوائے اسکے کچھ
نہین کہ اُسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم
سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اُسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہے
۴۸۵ **م** اَبُوْ قَتَادَةَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا **قَالَهُ** قَبْلَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ يَوْمٍ
مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے
چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اُس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا
تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اُس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فوت ہو گئی پھر قضا جماعت
سے پڑھی ۴۸۶ **م** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا
تم کل تبوک کے چشمے پر پہونچ گئے اور تم اُس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگون مین جو اُسپر جاوے
تو اُسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک
کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اُسی وقت ہم اُس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے
لشکر سے نکل کر اُس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسنے ہاتھ لگایا ہی معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اُنپر ناخوش ہوئے
پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور منھ دھو کر اُس پانی
کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اُس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اُسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مرگئے تھے

۴۸۰ افسوس کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اُس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنی یہود اور نصاری تو جب اُنکے پاس جاوے تو اُنکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوائے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد خدا کا رسول ہو سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اُنکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُن پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اُنکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُنپر زکوۃ فرض کی ہو کہ اُنکے مالدارون سے لی جاوے سو اُنکے محتاجون پر پھیر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اُنکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی بددعا سے سو بات یون ہو کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہو کسی پر ظلم نکرنا **شعر** بترس از آہ مظلومان کہ در وقت دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ٭

۴۸۱ **ھ** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ **قَالَهٗ** لَهٗ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہو جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہو کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہو سلمہ نے کہا کہ مین نے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا عمدہ بات ہو **ھ** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِيْ **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکیگا اس وقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہو یعنی ابھی کفر غالب ہو اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اُسنے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے یون روایت ہو کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مین نے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہو مین اسی اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مین نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مین نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہو مین نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہو حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور [illegible] حضرت نے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَالِكَ فِي السَّفَرِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہونیوالے
روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کریگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہوئے کہا ابو سعید نے پھر اُترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت
نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کریگا سو توڑو روزے کو سفر مین توڑنا مباح تھا حضرت کے
حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال
مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان مین روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہونچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب کہ سفر مین روزہ
رکھنا اور توڑنا دونون درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہو مگر جہاد مین توڑنا افضل ہو کہ وہان طاقت کا کام ہو بلکہ اُس سال
۱۹۲ جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے انکو گنہگار فرمایا ق حُذَيْفَةُ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین ڈالے جاؤ ف حذیفہؓ سے روایت ہو کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہو ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو
تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرون کے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپکر
۱۹۳ اور ابتدائے اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے ق اَنَسٌ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي إِنَّمَا أَنَا وَاللهِ لَوْ تَمَادَى
لِي الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ
میرے برابر نہین جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے
محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ
طی کے روزہ رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو مین اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز
۱۹۴ ہو کر طی کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اورونکو نہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكُمْ مُلَاقُو
اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت
مین یہ کچھ بھی نہ رہیگا کپڑا تک بدن پر نہو گا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اُٹھوگے **فصل** اس فصل مین وہ
۱۹۵ حدیث ہی جسمین انکن کا لفظ ہو ق عَائِشَةُ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَهُ
فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے
ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہو کر نماز پڑھا وے یہ حضرت نے اُس
بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو
ابی بکر سے لوگون کو نماز پڑھاوے مین نے کہا کہ ابوبکر نرم دل مرد ہو اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگیگا قرآن
کی آواز لوگ نہ سنینگے عمرؓ کو فرمایئے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر مین نے حفصہؓ سے کہا کہ تم
حضرت سے کہو حفصہؓ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبرؓ نے امامت سے
نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبرؓ کو

۴۸۷ اور ایک روایت مین شر ہزار تھے خ ابوھریرۃ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَۃِ وَاِنَّھَا سَتَکُوْنُ نَدَامَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَۃُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَۃُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حال آنکہ حکومت کا قیامت مین پچتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب و رعذاب مین گرفتار ہوے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہی اور دودھ چھوڑانے والی بری ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش و آرام مین رہتا ہی جیسا عورت جبتک دودھ پلاتی جاتی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام حکومت کا برا ہی اُسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہی جیسے عورت

۴۸۸ دودھ چھوڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہی ق جریرؓ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے یعنی چاند کو بھیڑ نکر سکوگے اُسکے دیکھنے مین یعنی بھیڑ سے اُسکے دیدار مین کچھ حجاب و رآڑ نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین بھیڑ خلل نہین ڈالتا سو اگر تمسے ہو سکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف مصابیح مین جریر بن عبد اللہ روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایماندارون کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت اُنکے نصیب ہی مین نہین انکار ہی یا جا ہین معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہی

۴۸۹ م ابو ذرؓ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُّذْکَرُ فِیْھَا الْقِیْرَاطُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُّسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اُس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہی جسمین قیراط کا نام مشہور ہی سو میری وصیت مانو وہان کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اُنکے لیے امان ہی کہ اور اُن سے رشتہ داری ہی ف قیراط نصف دانگ ہی سونے کی ہوتی ہی وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اُسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اُن سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصر والون کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی مان مصر کی تھین اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہین

۴۹۰ تو مصر والون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے اُنکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا خ انس اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاوگے اپنے سوا اورونکو مقدم یعنی تمھارے سوا اورون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وہ اگلے

۴۹۱ مسلمان ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا م ابو سعید اِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ قَالَہٗ حِیْنَ دَنَا مِنْ مَّکَّۃَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّکُمْ مُصَبِّحُوْنَ عَدُوَّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَاَفْطِرُوْا وَکَانَتْ عَزْمَۃً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَیْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اُس شخص نے اپنے
تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جبتک انجام بخیر نہو ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ ۴۹۸
مِنْ وَرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّاِنْ يَّاْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اُسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچائے اُسکے سبب سے یعنی لڑائی
سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اُسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو
اُسکے سبب سے اُسکو ثواب ملیگا اور اگر اُسکے سواے حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اُسکے سبب اُسپر عذاب ہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا ۴۹۹
اَلْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین برا ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنی ماکے برابر ہی ف علی مرتضی اور جعفر طیار
اور زیدؓ مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اُسکے ماباپ مرگئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اُسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا
کہ اُسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے نکالا ہی کہ
اگر چھوٹے لڑکے کی ما مر جاوے تو اُسکی ماکی رشتہ دار عورتین اُسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ ۵۰۰
بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہی ف بیاج نام ہی ایک جنس دو زنی مین
زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہر امعلوم
ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین اسمین وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عَائِشَةُ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین ۵۰۱
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوکھ سے ہی ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اُسکا
اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکھ بے دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح
کو نہین روکتا ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو ۵۰۲
صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی چنانچہ دوسری
حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُنَصِّعُ طِيْبَهَا ۵۰۳
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لُہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور نکھارتا ہی ستھرے کو ف
ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اُسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین
نہین رہ سکتا ایمان دار اُسمین ٹھہرتا ہی ھ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ ۵۰۴
مِّنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی
بات کچھ بتلاؤن تو اُسکو پکڑ لیا کرو یعنی اُسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی آخر آدمی ہی ہون
ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اُسکو بیفائدہ جانکر
منع کیا اُس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی دنیا کے کام مین واجب
نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت

دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اُسکو ولی عہد کیا **فصل** اس فصل مین
٢٩٦ وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انما ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِي اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ
مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ
مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى
صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ
قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ
الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ
مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سوائے اسکے کوئی مثل نہین ہوسکتی کہ عمر اور مدت تمہاری
ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے ہین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے
صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمہاری ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے
مثل اُس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اُسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اُسکو ملیگا ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے
دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اُس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اُسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو
نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اُس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اُسکو دو دو
قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانو سو وہی لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری مزدوری
دونی ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہی کہ کام بہت
محنت کم خدا فرماویگا کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اُس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اُس سے کم نہین ملا خدا فرماویگا
سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اُسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت
بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اُن سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی
حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متّے کی انجیل باب ٢٠ آیت ١ مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے
وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اُتنی
مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر
ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو
چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل
کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہی اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا
٢٩٧ کا کرم ہی یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا ق سہل
بن سعد اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے

کی جہت سے دیا ہو تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین رہی کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہو انکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل مین داخل جانتے ہین ق

۵۱۰ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہو ف مصابیح مین روایت ہو کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر مین تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع مین جو حکم ہو گھر مین داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اسے واسطے ہو کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر مین جھانکنا سخت حرام ہو ق

۵۱۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہو کہ اسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین ف اسمین اختلاف ہو کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھین اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھین چنانچہ حضرت نے آخر عمر مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی ق

۵۱۲ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہو ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہو فرمایا کہ اسکی کھال کیون نہ کھینچ لی اور مصالح سے کیون نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہو کھال لینا تو منع نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پر اور پٹھا لینا درست ہو خم

۵۱۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین انکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی ف خضر کا نام الیا ہو خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے انکی برکت سے زمین سرسبز ہو گئی تو وے خضر مشہور ہو گئے یعنی ہرے بھرے ق

۵۱۴ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَيُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتھیلیون پر اور اپنے منھ پر اور دوسری روایت یون ہو کہ پھر اپنے دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اس سے ملا اپنے منھ اور دونون ہتھیلیون کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف روایت ہو عمارؓ سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مین نے پانی نہ پایا تو مین مٹی مین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہو یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہ پہونچانا ضرور ہو ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ مین نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلا ہو جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہو اور یہی حدیث انکی دلیل مضبوط ہو امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب

٥٠٥ کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھولا
کرون تو مجکو یاد دلایا کرو ف مصابیح مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے پوری روایت یون ہو کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین اصحاب نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجاے چار رکعت کے
پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضاے بشریت ہی پیغمبرون کو
٥٠٦ بھی ہوتا ہو لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسلہ ہی معلوم ہوگیا ق اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ
فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَهٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ قِطْعَةٌ
مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْهَا اَوْ یَذَرْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہو میرے
پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہو تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہو تو فیصلہ کر دیتا ہون اسکے
موافق سو دیکھو کہ جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ اسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہو چاہے اسکو اٹھا لیوے یا چاہے چھوڑ دیوے
٥٠٧ ق عَائِشَةَ اِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا
عَلَیْهِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ اسینے تو کھپا ڈالا انکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب انمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب
انمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہو خدا کی کہ اگر فاطمہؓ محمد کی بیٹی چرا وے تو مقرر اسکا ہاتھ کاٹون ف
فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اسنے چوری کی لوگون نے اسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین
سفارش کرتے ہو کیسکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کیسکی رو رعایت
نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہوگئی اور یہ جو بعضے نادان
کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہو لیکن سبط مصطفیٰ اور جگر گوشۂ فاطمہ زہرا یعنی حسینؓ کے غم مین درست ہو سو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ غلط بات ہو اسواسطے کہ حکم شرع سبکے واسطے برابر ہو جو چیز حرام ہو سبکے واسطے برابر ہو شریف و رذیل کا اسمین کچھ فرق
٥٠٨ نہین خ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری زندگی کی تو مدت جو تمسے آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہو جتنی مدت عصر کی نماز سے
ہو شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی مین جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی
٥٠٩ ہوس مین زیادہ نہ پھسو خ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَیْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہو ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے
عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب
کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت
اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہو کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگرچہ برادری

تحفۃ الاحبار ترجمہ مشارق الانوار

ہے کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے سو وہ عدت بیٹھی ہے اور اُسکی آنکھ درد کرتی ہے مین اُسمین سرمہ لگاؤن حضرتؐ نے
منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور بُرے کپڑے پہنتی سرمہ اور
خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیان سر پر سے پشت پر پھینکتی تب عدت سے
باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے
۵۲۰ سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہین ہو سکتا م حفصۃ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ
غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا يَعْنِي الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلیگا قہر سے کہ غصہ کیا
کرےگا ف حضرت کے وقت مین مدینے مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین اُس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہہ تھا
کہ وہ دجال ہے ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اُسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اُسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہؓ نے
اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہے تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق
یہ ہے کہ اُسکے سواے دجال اور شخص ہے چنانچہ اُسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہے اور تمیم صحابی نے اُسکو بچشم دیکھا اور اُسکا قصہ
۵۲۱ حضرت سے کہا خ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ
بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر
پانی بہاوے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی
چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون
کی جڑون مین پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہے سب اامون کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہے م عُمَرُ
۵۲۲ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے

الباب الثالث

۵۲۳ تیسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لا آیا ہے ق أَبُو مُوسَى لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُشْرَكُ
بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سُنکے خدا سے
زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہے کہ لوگ اُسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اُسکی ٹھہراتے ہین پر تسپر بھی
۵۲۴ اُن کافرون کو آرام مین رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے ق اِبْنُ مَسْعُودٍ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین
اور اسی واسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت
پسند آتی ہو اور اسی واسطے اُسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسما بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین
۵۲۵ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہین یہ تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا

مین تیمم مین صحیح و ضربہ ہین اُنکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہین ایک ضربہ مُنھ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سُنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہو حاکم نے کہا کہ یہ حدیث

۵۱۵ صحیح ہو لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہو م ابن عباس اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَهُوَ مَکْتُوْفٌ یَعْنِی الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اُس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے ف

۵۱۶ بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہو بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین م ابو ھریرۃ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْهِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی مثل جیسے مثل اُس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اُسمین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اُسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت

۵۱۷ سے ان نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین رکتے ق ابو ھریرۃ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ قَالَهٗ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہو ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اُسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑ کے یون کہا کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ یعنی کیون عوض دیجیے اُسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلّایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اُسکے حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وہ لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنون سے سیکھ کر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملاکر سجع یعنے تک جوڑ کے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی واہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہو یہ بھی اُنہین داخل ہو اسی طرح ہندوستان مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہو معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز روزہ کسینے بھنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور خدا

۵۱۸ رسول کے دشمن م عبد اللّٰہ بن عمرو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْکِتَابِ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف عبداللہ بن عمرو رض سے روایت کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اُنکی گفتگو سُنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب کہ جب آیت کی قرارت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اُسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرارت کی انکار کرے بلکہ دونون کو مانے

۵۱۹ ق زینب بنت جحش اِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاهِلِیَّةِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہو اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مصابیح مین یہان

دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے **ف** یعنی چاندی سونے میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے ق ۵۳۴ اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے **ف** حاصل یہ کہ تول ناپ کی چیز مین جب ایک ہی جنس ہو تو اسکا برابر برابر بیچنا دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہون جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہین درست چاندی سونے مین کھوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اسکو حساب کر لیوے م ۵۳۵ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ **ف** عبداللہ بن عباس نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ رکھا ہے تیرون سے اسکو نشانہ مارتے ہین تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے اس پر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو چو رنگ بناتے ہین نہایت حرام ہے اور کمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے ق ۵۳۶ اِبْنُ عُمَرَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرون مین جب سویا کرو **ف** اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اٹھتی ہے مکہ شریف مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جلگئے تھے خ ۵۳۷ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب انکو مارین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہو گئے خ ۵۳۸ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے **ف** یعنی گھرون مین مردون کی طرح بے عمل نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے م ۵۳۹ اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیُّ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا مسلم مین ابو مرثد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور انکی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف** یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ انکو قبلہ بنا کر ادھر نماز پڑھو یا ان سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین خ ۵۴۰ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَحَاسَدُوْا وَیُرْوٰی لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ یَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا یَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُهٗ فِیْ حَقِّهٖ فَیَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا یَفْعَلُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہے کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے اگر مجھکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اسکو بجا خرچ کیا کرتا ہے تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہے تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے **ف** حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے

جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے
جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہے

۵۲۶ مر جَابِرٌ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے نکھایا کرو کہ شیطان بائین
ہاتھ سے کھاتا ہی ف سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے
جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِذَا

۵۲۷ رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب وہ لَا الضَّالِّيْن کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے
تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے تو تم کہا کرو اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہی جب امام

۵۲۸ تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا
لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری
عورت سے پھر بیان کرے اسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اسکو دیکھتا ہی ف جب عورت دوسری عورت
کی نک سکھ اپنے خاوند سے کہیگی تو اسکو اسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہون اس واسطے حضرتؐ نے اسکو منع فرمایا غور

۵۲۹ کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہی مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو
کھجور کو جبتک اسکی صلاحیت ظاہر نہو یعنی جبتک گدر نہوا اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر
لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہین درست بموجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پھل کو پھل

۵۳۰ سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ
فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہود اور نصاری
کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم انمین سے ملا کرو کسی سے راہ مین تو اسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو
آپ سلام کرنا تو حرام ہی اور اگر وے سلام کرین تو جواب مین کہے وعلیکم یعنی تمپر وہ ہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اس واسطے فرمایا کہ

۵۳۱ جب ان لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے ق اَبُوْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ لَا تَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ
مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم مین ابوبشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت
کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف [illegible] اسواسطے فرمایا کہ اسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہی یا اس واسطے
کہ دور اسنے مین [illegible] کہین اٹک نجاوے یا اسواسطے کہ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا

۵۳۲ جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین مر اِبْنُ عُمَرَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جبتک اسکی خوبی ظاہر نہو یعنی گدر ہو اور زرد سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے

۵۳۳ مر عُثْمَانُ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ
بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے

پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جس طرح ثابت ہو اُسکا انکار نکرو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ بخاری ۵۴۹
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری مین سب
برابر ہین یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جس قدر جسکی تفصیل دلیل سے ثابت ہو اُسکے
بیان اور اعتقاد مین مضایقہ نہین ق اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۵۵۰
فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ
بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو سو البتہ سب لوگ صور کی
آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو مین موسیٰ کو اس طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایا پکڑے ہین سو مین نہین
جانتا کہ موسیٰ مجسے پہلے ہوش مین آگئے یا کوہ طور کی بیہوشی انکی مجرا ہو گئی ف اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرتؐ کو سب
پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر
برابر ہین اگر حضرتؐ کو فضیلت ہی تو اور راہ سے ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے سخ اَبُوْطَلْحَةَ
۵۵۱ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ بخاری مین ابو طلحہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے
اُس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو ق اِبْنُ عُمَرَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ۵۵۲
اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجاؤ اُنکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی
جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اُنپر پڑا اگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضایقہ نہین ف بخاری اور مسلم مین ابو طلحہؓ سے
روایت ہی کہ ہم ایکبار حضرتؐ کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہی گذرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے
اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اُس پانی سے آٹا گوندھا تھا اُسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک
خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہی قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اُن لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اُنپر عذاب آیا سب مر گئے اُنکا مکان شام
اور حجاز کے درمیان ہی م اُمِّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ۵۵۳
ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے کہنے پر
ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اُسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت
فرشتے موجود ہین بد دعا مکرو نہین تو اُنکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا م جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ ۵۵۴
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایکسال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو ف
بکری اور بھیڑ ایکبرس سے کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ ۵۵۵
لَهُ الْجَهْجَاهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جبتک بادشاہ نہو گا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہو گا ف یعنی بدون
جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہو گا مگر معلوم نہین کہ کب ہو گا اور کہان ہو گا ق اَبُوْبَكْرَةَ وَجَرِيْرٌ وَابْنُ عُمَرَ ۵۵۶
لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین مارین ف حضرتؐ نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث

یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اُسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی رنہدار کو

۵۴۱ دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتَحَاسَدُوْا وَلَاتَنَاجَشُوْا وَ

لَاتَبَاغَضُوْا وَلَاتَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللهِ اِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو

اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لالچ پیدا نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نکاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور

بھائی بن جاؤ ای خدا کے بندو ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی ہی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی

۵۴۲ بُری عادتین چھوڑو م اُمُّ الْفَضْلِ لَاتُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا

کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایکدوبار

سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دوبار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی

۵۴۳ قید نہین واللہ اعلم م عَائِشَةُ لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایکبار یا دوبار

۵۴۴ دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا م اَبُوْجُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ لَاتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَاتُوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا

فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جریؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین

۵۴۵ اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اُسکے خلاف کرے م عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَاتَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ

مسلم مین عبد الرحمنؓ بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سواے خدا کے کسیکی قسم

۵۴۶ نہین درست م عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبد المطلب

بن ربیعہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم

نے حضرتؐ سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم کرکے بھیجیے تا کہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اُنکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہی

۵۴۷ کہ اگر حضرتؐ زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ

لَاتَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَاتَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ

صَوْمٍ يَّصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور

نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب دنون مین سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روزے

جو تم رکھتے ہو اُسمین جمعہ بھی آپڑے ف جمعہ مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضرور ہی اسواسطے

اُسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اُن کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے

واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت

۵۴۸ لگادے خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَاتَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اُنھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے مصابیح

مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اُسکو حضرتؐ پاس پکڑ لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون خوب

ملیگا جو اُسکی قسمت مین ہو **ف** یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اُسکا مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے **ق** عَایِشَۃُ لَا تَسْئَلُنِی امْرَأَۃٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا یَعْنِی بِاخْتِیَارِ عَایِشَۃَ اِیَّاہُ بخاری

۵۶۴

اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انمین سے جو عورت پوچھیگی اُسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ عایشہؓ نے مجکو اختیار کیا **ف** جب قرآن مین آیت تخییر اُتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر فاقے پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہون تو پہلے عایشہؓ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیون سے نفرمائیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا **خ** عَایِشَۃُ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مُردون کو گالی مت دو

۵۶۵

اور بُرا مت کہو سو وے تو پہونچ گئے اپنے کیے کو **ف** یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب انکو بدکہنا بیفائدہ ہو بلکہ ناحق اُنکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہو **م** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بدکہو میرے اصحاب کو نہ بدکہو میرے اصحاب کو سو قسم ہو اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہِ خدا مین خرچ کرو تو اُنکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اُنکے آدھے کے برابر **ف** یعنی اصحاب نے اُس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اُنھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہو تو معلوم ہوا کہ اُنکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو بدکہنا کیونکر درست ہو گا خدا سمجھے اُن بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ اُنکے کمالات کو مٹاتے ہین **م** سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَكَ یَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَّلَا نَجِیْحًا وَّلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا یَكُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِیْدَنَّ عَلَیَّ مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھو یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھو یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھو یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھو یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہو پھر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہے یہ نام تو چار ہین سوا اس سے زیادہ مجپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو **ف** دستور یون ہو لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حال آنکہ کبھی اسکا مطلب اُلٹا ہو جاتا ہو تو اُسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہو کسینے جواب کہا کہ نہین یعنی نجات اور مبارک نہین تو مطلب اُلٹا ہوا اسواسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا **ق** عُمَرُ لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ قَالَهٗ لَهٗ حِیْنَ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِیْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَهٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اُسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ویسا ہو جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے کہا جب اُنھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہِ خدا مین کسیکو دیا تھا پھر

۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸

۵۵۷ فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی عادت ہے تم ایسا نکرنا ق انسؓ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہانتک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اسمین پڑینگے اسکی بھوک نہ مٹیگی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اسمین رکھیگا تب اسکا پیٹ بھر دیگا اور جوش مٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہے ویسا ہی ماننا چاہیے اور کہنا چاہیے واللہ اعلم

۵۵۸ م جابرؓ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہوکر قیامت تک پھر اتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمھین آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہے اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہے اور جہاد جاری ہے

۵۵۹ ق انسؓ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ يَعْنِي الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹو اسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اسکو تاکہ پیشاب کر لیوے مراد اس سے وہ گنوار ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحابؓ نے اسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرتؐ نے اسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان نجاست بچانا ہے پھر اس مکان کو دھلوا ڈالا

۵۶۰ م زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرتؐ کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم مین ف مصابیح مین زینبؓ سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برہ تھا اسکے معنی تھی پاک پھر حضرتؐ نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرتؐ نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس

۵۶۱ م ابن عمرؓ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین نڈر نہین کہ کہین دشمن اسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجاوے کہ کافر اس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضایقہ نہین

۵۶۲ ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی

۵۶۳ خ ابو هريرةؓ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ انڈیل لیوے جو اسکے تھال اور پیالے مین ہے یعنی جو اسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اسکے خاوند سے نکاح کر لیوے سو اسکو تو وہی

خاوند کے حق عورت پر فرماتے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اُسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو
کسی سبب سے تکلیف نہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اُسکی اجازت ہو صریحًا یا اُسکو رنج نہو جب سے اور اگر نا خوش ہو
یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہین ق عُمَرَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَ ۵۷۵
رَسُولُهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے بیحد عیسی مریم کے بیٹے
کی تعریف ہوئی اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ف یعنی جیسا نصاری نے عیسیٰ کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضون نے انکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانو ویسی تعریف نکیجیو کا فر ہو جاؤ گے میری تعریف تو اتنی کفایت
کرتی ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آ گئے پیغمبر سب
عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہتی ہی جو مجکو کہو گے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین چاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہی آمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے
حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی ق عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ ۵۷۶
نَسَبًا حَتّٰى يُخَلِّصَ لَكَ نَسَبِي قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی
کر سو البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہی اور البتہ میرا اُنمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابوبکر میرا نسب اُنکے نسب سے تجکو الگ کر دیوے
یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابت سے کہا ف روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے
حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اُنکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اُسمین آجاوین
ابی بکر سے اُسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ ۵۷۷
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاو ف علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق
یعنی بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبداللہ بن عباسؓ نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اُس وقت ہوتا نہ جلاتا البتہ انکو قتل کرتا اسلیے
کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اُسکو مار ڈالو ھ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ ۵۷۸
هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا
فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ قَالَهُ لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ
مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ
فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہی
حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ دے اُسکو اے خالد نہ دے اُسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمھاری مثل اور اُن حاکمون کی مثل
تو ایسی ہی جیسے مثل اُس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین پھر انکو چرایا کیا پھر اُنکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا انکو حوض پر سو اُنمین
در گھسین پھر اُنھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ اُنپر یعنی غنیمت کا مال لشکر
کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم
حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب مدینے کی اُسکو جبکہ خالد نے اُس اسباب کو بہت

اُسکو ضائع کیا دُبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق رضؓ نے اُسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اُسکو
٥٦٩ پھر مول بھی نہ لیوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سواے تین مسجد کے نہین درست ایک تو اول
مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد داود اور سلیمانؑ کی
بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو زیادہ درست
نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سواے
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کر کے جانا درست نہین ہی سواے مسجدون کے اور مکانات کو تبرک جانکر جانا اس حدیث مین
منع نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
٥٧٠ میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی مر اَبُوْبَرْزَةَ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا
لَعْنَةٌ مسلم مین ابوبرزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک عورت
نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
٥٧١ بھی لعنت کرنا نہین درست مر اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
٥٧٢ کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اُن لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی خم اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ
وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون
یعنی یہود اور نصاریٰ کو نہ سچا جانو انکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اُسکو مانا جو ہمپر اترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبرون پر اترا ف
حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اُسکا ترجمہ کرتے تھے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی انکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو کہ ہم قرآن اور توریت
٥٧٣ اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہو اور کیا لگا رکھا خم اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ
ابْتَاعَهَا فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بخاری مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین سو جو انکو مول لیوے وہ بعد دودھ دوہنے
کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ انکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر ف دستور ہی دغا بازون کا کئی دن کا دودھ گاے بکری کا
بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اُسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کے مذہب مین بدلا دینا نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب
٥٧٤ اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا مر اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکھے خاوند کے ہوتے بدون اُسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اُسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین آنے
دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اُسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اُسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث مین

بلکہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پھر اسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب تول ناپ کی چیز مین جیسے گیہون او
مین کرنا چاہیے ع ابنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃٌ مِّنْ غُلُوْلٍ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ
مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اسکی نماز قبول نہین جب تک وضو
نکر لیوے ف وضو ٹوٹتا ہے اس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے
ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمَؤُنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری بیبیون کے خرچ
کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچھ زمین مدینے مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین
سو حضرت کا معمول تھا کہ اسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ
خدا مین صدقہ ہے کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہے سو اسکی یہ حکمت ہے کہ تا خلق کو معلوم
ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہانتک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ انکا
حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے
مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے ہین بیفائدہ ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ
فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ قَالَہٗ حِیْنَ سَاَلَہُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ
مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْکُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ یَدَہٗ فِی الْحَرْبِ بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت
مار اس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہے اور تو واجب القتل اسکے برابر
ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین
مقداد کا ہاتھ کاٹکر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اسکا خون بچ گیا اگر تو
اسکو اب ماریگا تو اسکے بدلے تو مارا جاویگا ق عَائِشَۃُ لَا تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے
کی ہوتی ہے تو اسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چراوے
تب اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم
چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے
اس سے کم مین نہین انکی دلیل دوسری حدیث ہے جسمین دس درم کی حد ہے خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْلُوْا ھٰکَذَا لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْہِ الشَّیْطٰنَ
قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاکَ اللّٰہُ لِسَکْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو

مال جاتا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس سے نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اُسکو سُنا تو یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کر کے ملک شام میں بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ مُوتہ کے مکان میں نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تینون سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اُس دن اُنکے ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اُسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اُس کافر کا اسباب اُنکا خالد نے کہ اُس وقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمھارا گلہ حضرت سے کرونگا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے فرمایا کہ اب اُسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جو مینے تمسے کہا تھا سو کر دکھایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب مدے اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطرداری ضرور ہی تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے

۵۷۹ منع ابو هريرة لا تغضب قاله لرجل قال له اوصني بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف اُس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے حضرتؐ نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہی بہتر اور بُرا سو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ بُرا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا

۵۸۰ منع عبد الله بن مغفل لا تغلبنكم الاعراب على اسم صلوتكم المغرب قال وتقول الاعراب هي العشاء واخرج مسلم عن ابن عمر على اسم صلوتكم الا انها العشاء وهم يعتمون بالابل ويروى صلوتكم العشاء فانها في كتاب الله العشاء وانها تعتم بحلاب الابل بخاری مین عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ غالب نہو وین جنگلی لوگ تمھاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اُسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کر کے اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہی کہ تمھاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اُس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین ف عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وہ لوگ اپنے اونٹونکا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نمازون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہو جاوے اسواسطے منع کیا

۵۸۱ ق ابو سعيد وابو هريرة لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا قاله لاخي بني عدي الانصاري وكان قد استعمله على خيبر بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نہ کیا کر ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اُسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی ہوتی ہی اُسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہی ایسا نکیا کر

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے
کے مکان سے پھر جب اُسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اُس وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اُسکا ایمان جسکو پہلے
سے ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہو اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان
۵۹۴ لاوے تو معتبر نہین کہ اُس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہی ق عَائِشَةُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ف
لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اُنکو
۵۹۵ پوجینگے م ابو هريرة لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہی
نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اُسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت
۵۹۶ اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی خم ابو هريرة لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰی يَقُوْلَ
الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ وَرَائِیْ فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ
قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانون یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان
یہ یہودی ہی میری آڑ مین سو تو اُسکو مارڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اُسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام
۵۹۷ کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اُس وقت یہودیون کو بین بین کے قتل کرینگے خم ابو هريرة لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ اے مسلمانو
تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ مُنہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مُنہ اُنکے جیسے ڈھالین
تہ بتہ اُبھرا ابھرا یعنی اُنکے گول مُنہ ہین موٹی موٹی چوٹیان اُنکے بال کی ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اُنکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اسی طرح صحابہ حضرت
۵۹۸ کے بعد اُن سے لڑے اور فتحیاب ہوئے ق ابو هريرة لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے
۵۹۹ مُنہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ یعنی ہوئے مُنہ گول گول ق ابو هريرة لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
۶۰۰ ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا ق ابو هريرة لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا
وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ

شیطان کی اُسکے اوپر مدد نکرو یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا کہ جب کسینے اُس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اُسکو برا کہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہو مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی

۵۸۸ مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ الرُّبَیِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ لَا تَقُولِیْ هٰذِهٖ وَقُوْلِیْ مَا کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہا اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہو کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان جنگ بدر کے کڑکے گاتی تھین دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہو جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین نرا راگ دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون

۵۸۹ اُسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہو ھ اَنَسٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایماندار

۵۹۰ نرہیگا سب کافر ہونگے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَأْخُذَ اُمَّتِیْ مَاخَذَ الْقُرُوْنِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰٓئِکَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ نکرنے لگے میری امت اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سو میری امت بھی کریگی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سواے اُنکے یعنی انھین کے قدم بقدم چلینگے ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا دارھی منڈانا گانا ہون پر اُتر جانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہو گئین خصوصًا ہندوستان مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی

۵۹۱ ہوا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کر دیوگی بصری کے اونٹون کی گردنون یعنی ایسی اُسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچیگی ف حجاز عرب مین اُس زمین کا نام ہو جسمین مکہ اور مدینہ اور بصری ایک شہر کا نام ہو تاریخ مدینہ مین مذکور ہو کہ اول چند روز مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اُسمین سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اُسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ

۵۹۲ ہوا حضرت کا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہو ف دوس ایک قوم کا نام ہو یمن مین ابو ہریرہ بھی اُسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اس قوم کے بت کا نام تھا اُسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اُس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت

۵۹۳ قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی اُس بت کو پھر بنا دینگے اور اُنکی عورتین اُسکے گرد طواف کرینگی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

کھول دیگا یعنی اُسمین نمود ہوگا اُسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے مین سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اُنمین سے کہ شاید مین قتل
سے بچ رہون یعنی تو سب مال مین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفہ اور کربلا کے دریا کا نام ہی ح ابی ھریرۃ لا تقوم الساعۃ ٦٠٤
حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم
ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب
اُسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اُس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اُسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین
کہ جدھر چاہے اُدھر ہانک لیجاوے شاید کہ اُس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا ق ابی ھریرۃ
لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم رب المال من یقبل منہ صدقتہ ٦٠٥
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو اُبل نکلیگا
یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اُسکی زکاۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار
ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکاۃ کا مال کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکر ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی ق ٦٠٦
ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی مکانہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کاش کہ مین اُسکی جگہ ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب
ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اُسکے پہلے کی حدیثون مین حضرتؐ قیامت سے پہلے
ہونے والی چیزین انکی خبرین دیتے ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور
آگے ہوگا ق ابو سعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا علی ھذا احادیث ٦٠٧
منسوخۃ مسند ثنا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے کچھ سوائے قرآن کے جو
لکھا ہو سو اُسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا مصنف نے اس
کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہی ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین
لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہی اور حدیث کی کون
اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی
چنانچہ ابو ہریرہؓ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوادی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین
کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال
جدا بخلاف یہود اور نصاری کے کہ اُنکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اُنکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام اور اُنکے اصحاب
اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق علی لا تکذبوا علی فانہ ٦٠٨
من یکذب علی یلج النار بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھو سو مقرر یہ بات ہی کہ جو
مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا ق عمر لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ بخاری اور مسلم ٦٠٩
مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اُسکو نہ پہنیگا ف

محمد رسول اللہ پہچے ۴۰۱ ھر ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذ اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته مسلم مین ابو ہریرۃ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اتریگا پھر انکی طرف مدینہ سے لشکر اسلام نکلیگا وہ لوگ اس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہو پھر جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور ان مسلمانون کا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے لونڈی غلام بنالئے ہین تاکہ ہم ان سے لڑلیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر ان کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانون کا لشکر بھاگ جاویگا انکی توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وہ عمر بھر کبھی فتنہ و بلا مین نہ پڑینگے پھر وہ قسطنطینیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہی فتح کرینگے سو جس وقت وہ لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک انمین شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حال انکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اترینگے پھر انکو نماز پڑھاوینگے پھر جب عیسیٰ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہو سو اگر انکو خدا چھوڑ دے تو وہ خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن انکو خدا قتل کرواویگا عیسیٰ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ دجال کے تابعدارون کو یا سب لوگون کو اسکا خون دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا

ف اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطینیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانون کے عمل مین ہو چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہین رہتا ہو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ قیامت کے قریب نصاری کا انھین عمل ہو جاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اسکا ذکر ہو

۴۰۲ ھر انس لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اس وقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا یعنی اس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر

۴۰۳ ھر ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلي اكون انا الذي انجو مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریای فرات ایک سونے کے پہاڑ

الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ مسلم میں ابو قتادہ حارث سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی میں تر رکھا کرو گدرا اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقی کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کرکے انکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمیں جلد نشا ہو جاتا ہو ق انسؓ

۶۱۷ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ تر کیا کرو تونبے میں اور نہ مرتبان میں ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے استعمال اول منع ہوئے ھ ابو هُرَيْرَة

۶۱۸ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نمانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہو ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹلجاتی ہو نذر کرنا بیفائدہ ہو اور درست نہیں اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہو ق جابرؓ

۶۱۹ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى أَجِيءَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اتاریو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جبتک میں آؤں ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہو کہ جنگ خندق میں کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوک کے مارے اپنے پیٹ میں پتھر باندھے میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے ہیں سو اُسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اُسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اُسکو ذبح کرکے ہانڈی میں رکھا پکانے کو پھر میں نے حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی او چلیں حضرت نے سب کو پکار کے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اُٹھو جابر نے تمھاری دعوت کی ہو چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو قسم کھاتا ہوں میں خدا کی کہ ہزار آدمی نے اُن تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اُسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکایا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہو اسکی سند بہت معتبر ہو ق ابو هُرَيْرَة

۶۲۰ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اُس سے اجازت نہ لی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جبتک اُسکا اذن نلیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلا دیگی حضرت نے فرمایا کہ اُسکا چپ رہنا ہی اذن ہو ف یعنی کواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہو نہیں تو اُسکا چپ رہنا ہی اجازت ہو امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہو جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہو خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہو چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہو چھوٹی ہو یا جوان ھ ابو هُرَيْرَة

۶۲۱ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى ابْنَةِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح میں ایک عورت ہو تو اُسکی زندگی میں اُس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہیں درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہو اسی حدیث سے مجتہدوں نے قاعدہ نکالا ہو کہ جو ایسی دو عورتیں ہوں کہ اگر اُنمیں کوئی مرد ہوتی تو اُنمیں باہم نکاح درست نہوتا تو اُنکا جمع کرنا نہیں درست ھ ابو هُرَيْرَة

۶۲۲ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اُسکی پھوپھی پر اور نہ اُسکی خالہ پر ق ابو سعید لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم

۶۱۰ حُذَیْفَةَ بْنُ الْیَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْکُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا
لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو
سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اُنکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے ای
مسلمانو آخرت مین ملینگی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور
مانند اسکے دریائی اور اطلس اور گلبدن اور مشروع وغیرہ مردون کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہی
اگر تکلف ہی منظور ہو تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو
۶۱۱ استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے م مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا یَسْئَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجَ
لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِنِّیْ شَیْئًا وَّاَنَا لَهُ کَارِهٌ فَیُبَارَکَ لَهُ فِیْمَا اَعْطَیْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو مین اُسکو دونگا اُسمین برکت نہوگی
ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصًا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
۶۱۲ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقّٰی فَاشْتَرٰی مِنْهُ فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِیَارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا
مالک بازار مین آوے تو اُسکو اختیار ہی یعنی اگلے بیچے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین بیچ لیوے ف
شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ
۶۱۳ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا م جابر
لَا تَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِیْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ وَلَا تَأْکُلْ بِشِمَالِکَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّآءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَیْکَ عَلَی
الْاُخْرٰی اِذَا اسْتَلْقَیْتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین نہ گوٹ مار کر کہ
یعنے بدن کھلجاویگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ نہ نکل سکین اور
نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب چت لیٹے یعنی اگر تہبند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے ق
۶۱۴ اِبْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیون
کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عایشہؓ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو اب عورتون
نے خلاف شرع وضع اختیار کی ہی تو مسجدون مین اُنکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا
۶۱۵ درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْکَلَاءِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اُسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمھارا کنوان
یا حوض یا تالاب ہو اور تم اُس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اُسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے
تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی زیادہ بدکام ہی یعنی پانی روکنے سے
۶۱۶ غرض تمھاری یہ ہو کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آویگا نہ چارا چریگا م اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ لَا تَنْتَبِذُوْا

آوازون پر شگون بد لیتے تھے سو اُسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا اور فال اُسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ اُسنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے اچھا اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے جاہلون مین مشہور ہین انہین فال دیکھنا ہرگز درست نہین انہین تو خوف کفر ہی غیب کی بات سواے خدا کے کسیکو معلوم نہین **ق** جابرؓ لَا عَدْوَی وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بدلینا کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین **ف** کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر ادھر جی بھٹکاتے ہو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہوگا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا **ف** کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اُسکو ذبح کرکے اُسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اُس عورت سے صحبت داری کی اُسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تو نے اُسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اُس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرتؐ نے اُس انصاری مرد سے کہا جسنے بلواہ اپنی جورو کو عیب لگایا جھوٹھے پر بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے **ق** اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَايِشَةُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اور حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی **ف** بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیقؓ پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین باقی تھی تب صدیقؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیقؓ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمین نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہین اور اس حدیث کو صرف صدیقؓ ہی نے روایت نہین کی جو بداعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضیٰ بھی اسکے راوی ہین غرض بیان وارکو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی نہ دواہین **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَهُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبد اللہ بن ہشامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اُس ذات پاک کی

۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷

[illegible]

مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے
۶۲۴ رکھے اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ق اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ لَا تُوْكِیْ فَيُوْكِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ
لَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہِ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن کے مال کو رکھ
تو خدا بھی تجکو گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہِ خدا مین دیا کر خدا بھی تجکو دیئے جا دیگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
۶۲۵ بھی روکیگا م جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَیُّمَا حِلْفٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَمْ یَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً
مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان
نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اُسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے
ہمقسم ہوتی اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتی تو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہاں لیکن
۶۲۶ اسلام کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی م اِبْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح
کرنا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کردے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو یہ
۶۲۷ اسلام مین حرام ہی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَیْنِ بخاری
اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک
صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کیونکہ ربٰوا ہی م
۶۲۸ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس
۶۲۹ حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی م عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اُس وقت کہ جب جلے ضرور اور پیشاب غالب ہو
ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جائے ضرور
۶۳۰ یا پیشاب زیادہ لگے تو اُس سے فراغت کرکے نماز پڑھے تا نماز مین خلل باقی نرہے ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ
بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اُسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی
ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اُنکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی
۶۳۱ ق علیؓ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماباپ یا اُستاد کی نیک کام مین
۶۳۲ اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر جو نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورون کی

م ابن عمر لا یا کل احد من الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام ھذا الحدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید ٦٤٢
الخدری رضی اللہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب الخامس مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نکھاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی
حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی ق انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ ٦٤٣
وولدہ والناس اجمعین بخاری او مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہونے کا تم مین سے کوئی جبتک
مین اسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہیگا اور میری رضامندی
پر سبکی رضامندی مقدم رکھیگا تب پورا ایمان دار ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سب اٹھائی اور شریعت محمدی کی
تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہوگیا وہی پورا ایماندار ہی اور اسی کا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور جسکو
یہ بات حاصل نہین وہ شغال نگین ہی مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین ق انس لا یؤمن عبد حتی یحب ٦٤٤
لاخیہ ما یحب لنفسہ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہانتک کہ اپنے بھائی
مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے
چاہے اس حدیث پر عمل اسی صاف دل سے ہووے جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین ق ابو ھریرۃ لا یبع بعضکم علی بیع بعض بخاری اور ٦٤٥
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص
اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے اسمین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اسکی چیز کو لینے والا نا پسند کرے تو اسوقت
دوسرے کو بیچنا درست ہی م جابر لا یبع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم من بعض مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی ٦٤٦
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید و فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے
ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی
نہ بیچ میرے پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو تو یہ کسیکے نزدیک درست نہین ہی اور اگر
ارزانی ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہی خ ابو سعید م ابو ھریرۃ لا یبغض الانصار رجل یؤمن باللہ والیوم الآخر بخاری ٦٤٧
مین ابو سعیدؓ سے اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہی ف
انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے انکی محبت
حضرت نے ایمان مین داخل کی خ م عایشۃ لا یبقی احد فی البیت الا لد وانا انظر الا العباس فانہ لم یشھدکم بخاری ٦٤٨
مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن عباس کے سوا
کہ وہ تمھارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا تھا جب
حضرت ہوش مین آئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب کہین انپر عذاب کرے
اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے م ابو ھریرۃ لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منہ ٦٤٩

جسکے قابو مین میری جان ہو کہ پکا ایمان نہین ہونے کا یہانتک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن پ
حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا پھر عمر فاروقؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ
پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبد اللہ بن ہشامؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے اور حضرت عمر فاروقؓ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سوائے اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جبتک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر
دوست نہ رکھیگا اسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت
محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری آقا کی خاطر
کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی اپنے کرم سے ہکو اپنے حبیب کی محبت
مین پکا کرے آمین یا رب العالمین ۶۳۸ خ انسؓ لَا وَاللّٰہِ لَا تَذَرُنَّ مِنْہُ دِرْھَمًا یَعْنِیْ مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ بخاری مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا **ف** جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوآئے انہین عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال
دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض انکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے
خوش ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال کیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی
رعایت نچاہیے ۶۳۹ م بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَہٗ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ نَشَدَ فِی الْمَسْجِدِ
فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین
ہین جس واسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلادے کہ کہان
ہی **ف** یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اسمین بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرت نے
اس تلاش کرنے والے کو بد دعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین ۶۴۰ ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَا ہِجْرَۃَ
بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے
نرہا **ف** جبتک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگونپر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت پاس آنا
کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا وہ دار الاسلام ہوا تو اس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت
کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی ۶۴۱ م اَبُوْ قَتَادَۃَ لَا ھُلْکَ عَلَیْکُمْ
اَطْلِقُوْا لِیْ غُمَرِیْ **قَالَہٗ** لِمِیْضَاَۃٍ لَیْلَۃَ التَّعْرِیْسِ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر ہلاکی نہوگی کھول
لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اترا تھا اس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا **ف** جنگ تبوک سے جب حضرت
پھرے تو موسم گرمی کا تہا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بندھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اسمین ڈالا پھر اسکو اپنے منھ
سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اسمین پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا چاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے ٦٥٨ ق انسؓ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ
خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ بخاری میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملاوے جدا جدا جانوروں کو اور نہ جدا کرے ملے ہوئے جانوروں کو
زکوٰۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی زکوٰۃ ایک بکری ہے تو مثلاً دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں
علیحدہ علیحدہ ہیں تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کریں کہ ان سب اسّی بکریوں کو ملا کر ایک شخص کی بتلاویں تا ایک بکری زکوٰۃ میں جاوے
اور اگر علیحدہ علیحدہ رہیں تو دو بکریاں زکوٰۃ میں جائیں یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری دینا لازم تھا اسنے زکوٰۃ
دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دیں تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا
زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوٰۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ
کرنا درست نہیں جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن میں رکھوا اسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو یہ
معلوم کہ اسمیں کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت دیکر اس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لے لیوے لوگ خدا کو دھوکا دیتے
ہیں اور ہنسی بازی بریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور عذاب کیا ٦٥٩ ق عائشہؓ لَا يَجُوعُ أَهْلُ
بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں بھوکے رہینگے وہ گھر والے جنکے پاس کھجوریں ہیں
ف یہ انکے حق میں فرمایا جنکی غذا کھجوریں ہیں جیسے مدینے کے لوگ ٦٦٠ ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ
إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَعْنِي الْأَنْصَارَ بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ انکو دوست رکھیگا سواے ایماندار کے اور نہ ان سے عداوت رکھیگا سواے منافق کے
جو انکو دوست رکھیگا خدا اسکو دوست رکھیگا اور جو ان سے عداوت رکھیگا خدا اس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والوں نے
حضرت کی مدد کی اسواسطے انکو انصار کہتے ہیں یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے انکی محبت مسلمانوں پر فرض ہوئی ٦٦١ ق أَبُو بَكْرٍ
لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نویں سال ہجری حضرت نے
صدیق اکبر کو حاجیوں کا سردار کر کے مکے میں حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہونچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے
کافروں کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے انکا گمان یہ تھا کہ کپڑوں میں ہمنے گناہ کیے ہیں ان سے کیا طواف کریں شرع میں
برہنہ ہونا حرام ہے خصوصاً کعبے اور مسجد میں ٦٦٢ ق أَبُو بَكْرَةَ لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم میں ابوبکرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیوں میں غصے کی حالت میں ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے
میں ہو اسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹ کو پہچانے اسی طرح جب بہت
بھوکھا ہو یا اسکا پیٹ بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہیں درست کہ ان حالتوں
میں ہوش نہیں رہتا جیسا غصے میں ٦٦٣ ق ابْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى
مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ
أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اسکی اجازت

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین پھر اُس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بندھا ہو

٦٥٠ بہتا نہو جیسے حوض اُسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہوجاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِہَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہین کہ قصد کیا کرے

٦٥١ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون کہ دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین نماز پڑھے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْہُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اُسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسیکو دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اُسکو روزہ

٦٥٢ درست ہی لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہین ق اَنَسٌ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اُسپر آئی ہو ف اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو جبتک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجکو دے جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہی بے صبری کی

٦٥٣ اور ناامیدی کی اور اگر فساد زمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہی ق عُثْمَانُ لَا یَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَیُصَلِّیْ صَلٰوۃً اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ تَلِیْہَا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اُسکے گناہون

٦٥٤ کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہی تحیۃ الوضو کے نماز کی م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اُسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف

٦٥٥ یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَّالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اُسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو

٦٥٦ برادری والا آزاد ہوجاتا ہی ق اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ لَا یُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین ابو بردہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے ف حد وہ ہی جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے مصلحت جانکر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک انتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہی اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہی سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تھی تو اُسوقت مین

٦٥٧ دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہی تو زیادہ تعزیر مناسب ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَعَمَّتِہَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَخَالَتِہَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اُسکی

معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام
کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے پیچھا رہنے
والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی ق
٦٦٩ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے
تم مین سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام
٦٧٠ دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین خم اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ
الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ
لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اُسکو دکھایا
جاویگا اُسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دکھایا جاویگا اُسکو اُسکا بہشت والا مکان
اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اُسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی دوزخ دکھلاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ
شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اُسکو
٦٧١ افسوس پر افسوس ہوگا م جَابِرٌ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اُسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا اور نہ اُسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل مجھکو
بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا
جیسا بعضے بے دین کہتے ہین اسواسطے کہ قرآن مین ہی کہ خدا نیکون کے ثواب اور محنت کو ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پر
گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہین ہوتا تو نیک کام مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی
٦٧٢ اصل سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اُسکی نشانی ہی م اَنَسٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ
لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پروسی اُسکی بدی اور
٦٧٣ ظلمون سے امن نپاوے ف ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے محروم رکھتا ہی ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
قَاطِعٌ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کا کاٹنے والا یعنی جو برادری سے احسان
٦٧٤ اور سلوک نکرے خم حُذَيْفَةُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین
٦٧٥ نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات اُدھر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خو اُسنے اختیار کی م ابْنُ مَسْعُوْدٍ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل
ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ اُسکا کپڑا اچھا ہووے
اور اُسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو
٦٧٦ پسند ہی یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہی حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا خم اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَدْخُلُ

بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اُسکی کوٹھری مین آکے اُسکا خزانہ توڑ کے اُسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو اُنکے جانورن کے تھن تو اُنکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اُسکی اجازت کے

٦٦٤ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اُسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کے اور اُسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح والا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمانون کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا

٦٦٥ م جابرؓ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اُٹھاوے مکے مین قتل کے واسطے ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اُٹھائین لیکن جب حضرتؐ نے مکہ فتح کیا تو اُن کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو جو چاہے سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر اُنکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

٦٦٦ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اُسکے ساتھ اُسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اُس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین

٦٦٧ ق اُمُّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی

٦٦٨ ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر

بیٹا ویگا مسلمان کا فر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہو اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا
اُسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہو چارون امامون کا ۱۳ خ جَرِیْرٌ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ
لَا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم نکریگا خدا اُسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم
پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ۱۴ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ
مَا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ لَا یَمْنَعُہٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ اِلٰی اَھْلِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نماز ہی مین ہو جب تک اُسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اُسکو اپنے گھر والون کی طرف آنیسے
روکے ہو سواے نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہو وہ سب نماز مین داخل ہو نماز کے برابر وقت انتظار
کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سواے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو ۱۵ خ اِبْنُ عُمَرَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَۃٍ
مِّنْ دِیْنِہٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش
اور امن امان مین ہو جبتک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہو جسکے سبب سے دین مین تنگی
ہو جاتی ہو مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو
دوزخ کا وعدہ ہو ۱۶ خ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہو اور سبب
خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہو دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہو ۱۷ م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ
لَا یَزَالُ اَھْلُ الْغَرْبِ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے
لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اُنکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو وہ لوگ
ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ۱۸ ق اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ لَا یَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَھُمْ اَمْرُ اللّٰہِ
وَھُمْ ظَاھِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری اُمت سے ہمیشہ قائم اور غالب
رہینگے جبتک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہو علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج
ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اُسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین
۱۹ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَزَالُوْنَ یَسْاَلُوْنَکَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا اللّٰہُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہمیشہ تجسے پوچھتے ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابوہریرہؓ کی روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
شیطان دل مین خیال ڈالتا ہو کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہو خدا نے تو شیطان پوچھتا ہو کہ خدا کو کسنے بنایا تو اُسوقت تو قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
پڑھا کر یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہؓ سے ہو کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آکے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا
مین ان سے اُٹھا اور مین نے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی

اَلْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اُس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی
٦٧٧ تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوا مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی ہر اُمّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ مسلم مین ام مبشرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری
جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے
٦٧٨ نہ پھرینگے خدا اُن سے راضی ہوا قرآن مین اُنکا ذکر کیا ہو سو اُنکو حضرت نے فرمایا کہ اُنمین سے کوئی دوزخی نہین وہ سب بہشتی ہین ہر اُمّ مُبَشِّرٍ
لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا
فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے
اصحاب سے کوئی جنھون نے اُسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اُنکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہو کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اُسکے آگے فرماتا ہو کہ
پھر ہم بچالیوینگے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین
کہ اُن لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہو کہ سبکا گذر دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہرچند دوزخ
٦٧٩ پر سبکا گذر ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اُسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا ہر عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ
رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ هٰذَا عَلٰی مُغِیْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے
کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اُس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اُسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی
جس عورت کا خاوند غائب ہو اُسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین تھا اور عورت کی تنہائی مین بڑے
٦٨٠ فساد ہین اسواسطے حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمِّ سَلَمَةَ لَا یَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین
حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ سے روایت
ہو کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اُسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہو مخنث
٦٨١ اُسکو کہتے ہین جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو ہر اَبُوْ اُمَامَةَ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ قَالَهٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا
مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہو یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر
مین مگر اُس قوم مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہو یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا
اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوئی کہ حاکم اُنکو محصول کے واسطے پکڑتا ہو اور مارتا ہو اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہو
حدیث مین اشارہ ہو کہ مسلمان جہاد نچھوڑین اور دنیا کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار رہونگے اور
٦٨٢ کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ لَا یَرِثُ
الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

٦٩٧ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاۤءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْ شَهِيْدًا مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اُسکو
قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اُسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہی مدینے کی اور بشارت ہی وہان کے رہنے والون کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان
تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان رہنا نہ چھوڑین ٦٩٨ ابو سعید لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر
مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک ق ٦٩٩ ابو ہریرہ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اسطرح
کہ کندھے پر اُس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھیکا لنگ باندھے اور
آدھے سے کندھے چھپا دے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو
صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی ق ٧٠٠ ابن عمر لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَهٗ
مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت
مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب
دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اُنمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ اُحد کے کفار قریش عرب کی
بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین
باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا
حضرت کو یہ غرض نتھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلد
جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا ہے حضرت نے ہمسے
وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنے کا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش
نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا
اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین
اسیواسطے اہل سنت وجماعت چارون امامون کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین
مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین حضرت کے روبرو
ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست رکھا ٧٠١ ابو ہریرہ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ
اَوْ بَعْدَهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعہ کے دن مگر یون مضائقہ نہین کہ جمعہ سے
پہلے بھی ایکدن روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی

یہ پیدایشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اُسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اُسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت
ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہوا ورعقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اُسکو خدا کہا تو پھر اُسکے پیدا
کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے جب

۶۹۰ ایسا واہی کیسکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے خ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ
اثْنَانِ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہی جبتک اُس
قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہی کہ قیامت تک قریش

۶۹۱ کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا
اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندیکا دنیا مین مگر خدا
اُسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے

۶۹۲ خدا اُسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا م سَلْمَانُ لَا يَسْتَنْجِ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ مسلم مین سلمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا کیا کرے ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی
امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین

۶۹۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے
مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ

۶۹۴ قیمت دیکر اُسکو مول نہ لیوے کہ اُسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی خ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّ
لَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہانتک موذن کی آواز پہونچی
ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اُسکے ایمان کی اور
اسبات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین

۶۹۵ اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ
لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اُسکے ہاتھ سے
کھینچ لے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان

۶۹۶ مرجاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ
نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیئے کوئی تم مین سے کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پیجاوے
وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام
سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے تمام
قے کرنے کو فرمایا عبد اللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پیجاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین ھ

یہ سب ذکر مین داخل ہی خم ابُوھُرَیْرَۃَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّیْ رَبَّکَ اِسْقِ رَبَّکَ وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ رَبِّیْ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نکہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا میرا سید ہی اور مولی ہی یعنی میرا میان ہی ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین خم ابُوھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِیَعْزِمِ الْمَسْئَلَۃَ فَاِنَّہٗ لَا مُکْرِہَ لَہٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخش دے اگر تو چاہے ای خدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہین دسکا روکنے والا کون ہی خم اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی بخاری مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین انپر کوئی افضل نہین ہوسکتا ق عَایِشَۃُ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہی مسلمان اپنے تئین سکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو پہلے سے بدل لیتے تھے م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ اِمَاءُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمھاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوائے خدا کے اور کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تاکہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اس واسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانے کو بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہی اسکا پھیرنے والا خدا ہی تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین م جابرؓ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمْ

۲۰۲ دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین خ ابُوْهُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین دہ دردہ حوض یعنی چارون طرف دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جبتک اُسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین

۲۰۳ قلتین مانند دریا کے ہی جبتک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی سماوے م ابُوْهُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اٰخَرَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر بُرا جانتا ہی اُسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان و چاہیے کہ اگر عورت کی خوبروی معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اُسمین نیک بھی ہوگی اسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے

۲۰۴ جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا خ اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ مَلَّكُوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اُس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اُسکی بہن جسکا نام تُوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوا چاہے اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہوا خراب

۲۰۵ گیا م مُطِيْعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهٗ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین مطیع بن اسود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اُسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہی حضرت نے فرمایا اسکو پکڑ لاؤ لوگ اُسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہونگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

۲۰۶ م ابُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اُنکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت اُنکو چھپا لیتی ہی اور اُنپر آرام اور چین اُترتا ہی اور خدا اُنکا ذکر کرتا ہی اُنمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی روحون مین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والون کو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اُنپر نازل ہوتی ہی اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر اُنکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین جو مجھکو یاد کرتے ہین خوشے قسمت ذکر کرنے والون کی اور اور زہے قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگون کو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا

بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ناز اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا مُنھ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہو جا ضرور پیشاب کی جگہ اُسکا لگانا مناسب نہین

۴۲۱ خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پروسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پروسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اُسکو نہ روکے کہ یہ ہمسایے کا حق ہو

۴۲۲ ق اِبْنُ مَسْعُودٍ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اُسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہو یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہو رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کیے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملا کر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لنبی اونچی روشنی اول ہوتی ہو اُسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملا کر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہو جسکی روشنی چوڑی ہو ف یعنی صبح دو قسم ہو ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہو اُسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اُس وقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پھیلی ہوتی ہو اُس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہو

۴۲۳ ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اُسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہو کہ سبکو سر دوزخ پر گذار ہوگا پس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہو کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مرگیا وہ دوزخ سے بچیگا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہو اور پھر اُسنے اوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اُسکے بدلے اُسکو دوزخ سے بچایا

۴۲۴ م جَابِرٌ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو پر ہین خوف اور اُمید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نہ کرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اُسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نچراوے اور جو مسلمان اُس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والا لگکا ہارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے

۴۲۵ م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہو کہ ابی بکر صدیقؓ نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل ہی کے نور سے حضرت کو پیغمبر

اَخَاہُ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقۡعَدِہٖ فَیَقۡعُدُ فِیۡہِ وَلٰکِنۡ یَقُوۡلُ تَفَسَّحُوۡا مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اُٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اُسکے بیٹھنے کے مکان پر جا کر بیٹھے
ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اُسکو اُٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے درست نہین لیکن یون کہنا
۱۴ ے درست ہو کہ کھل بیٹھو صاحبو تا کہ سب کو جگہ ہو جاوے ق اِبۡنُ عُمَرَ لَا یُقِیۡمَنَّ اَحَدُکُمُ الرَّجُلَ مِنۡ مَجۡلِسِہٖ ثُمَّ یَجۡلِسُ فِیۡہِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اُٹھاوے کسی مرد کو اُسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے
ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہو مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین
۱۵ ے رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہانکا حقدار ہو اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو م اَبُوۡ ھُرَیۡرَۃَ لَا یَقُوۡلُنَّ
اَحَدُکُمُ الۡکَرۡمُ فَاِنَّمَا الۡکَرۡمُ قَلۡبُ الۡمُؤۡمِنِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہو ف کرم کے معنی سخاوت مین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اُسکی بنی شراب
کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہو سو حضرت نے منع کیا کہ جس چیز کو حرام نمایا کہ چیز اُسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز
لائق نہین بلکہ کرم مناسب ہو ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدایق
۱۶ ے الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نرکھے ق سَعۡدُ بۡنُ اَبِیۡ وَقَّاصٍ لَا یَکِیۡدُ اَھۡلَ الۡمَدِیۡنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انۡمَاعَ
کَمَا یَنۡمَاعُ الۡمِلۡحُ فِی الۡمَآءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے
۱۷ ے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہو ق اِبۡنُ عُمَرَ لَا یَلۡبَسُ الۡمُحۡرِمُ الۡقَمِیۡصَ وَلَا الۡعِمَامَۃَ وَلَا الۡبُرۡنُسَ وَ
لَا السَّرَاوِیۡلَ وَلَا ثَوۡبًا مَسَّہٗ وَرۡسٌ وَلَا زَعۡفَرَانٌ وَلَا الۡخُفَّیۡنِ اِلَّا اَنۡ لَّا یَجِدَ نَعۡلَیۡنِ فَلۡیَقۡطَعۡھُمَا حَتّٰی یَکُوۡنَ
اَسۡفَلَ مِنَ الۡکَعۡبَیۡنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور
نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ اور نہ پایجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب
چپل جوتا نہ پاوے تو دونون موزون کو وہان تک کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہو
۱۸ ے کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین م عُمَارَۃُ بۡنُ رُوَیۡبَۃَ لَا یَلِجُ النَّارَ مَنۡ صَلّٰی قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِھَا
مسلم مین عمارہ بن رویبہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف
۱۹ ے فجر آرام کا وقت ہو اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہو اس واسطے ان دونون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ق اِبۡنُ عُمَرَ لَا یُلۡدَغُ الۡمُؤۡمِنُ
مِنۡ جُحۡرٍ مَّرَّتَیۡنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار
ف یعنی ایماندار دین کے کام مین ایکبار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ
اُس سے ہو گیا اور پچھتایا کر اُسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اُس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہو کامل ایماندار کی روایت ہو کہ ابو عزہ شاعر جنگ
مین پکڑا آیا حضرت سے اُسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرون کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اُسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ
کافرون کے ساتھ جنگ احد مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اُس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرون کا ساتھ نہ دونگا
۲۰ ے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبارہ فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ق اِبۡنُ عُمَرَ لَا یَمۡسِکَنَّ اَحَدُکُمۡ ذَکَرَہٗ

کے ملنے خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا یہ اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہو وینگے اور خدا کو بھول جاوینگے

الباب الرابع

۴۳۲ چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذ ہے ٭ جابرؓ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَهٗ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے مین نہ کر لیوے اور قول نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے انا ج بیچنا نہین درست ہے جریرؓ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ

۴۳۳ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اسکی نماز قبول نہین ہوتی ہے جریرؓ اِذَا اَتَاکُمُ

۴۳۴ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہے سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانورون کی ادا کیا کرو اس واسطے

۴۳۵ کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہے اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہے ابو سعیدؓ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنون سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت

۴۳۶ یہی ہے کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہے سو بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے ق ابن عمرؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو چاہیے

۴۳۷ کہ غسل کرے ابو سعیدؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّاْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول

۴۳۸ تازہ دھووے پھر وضو کرے کہ اس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے خ ابو ہریرہؓ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْیُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اسکا خدمتگار کھانا لاوے تو تو اسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اسکو ایک لقمہ یا دو لقمہ دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکاوے اور اسکی گرمی سے ملا رہا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہے اگرچہ اسکا کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اٹھاوے اور اس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب

۴۳۹ نہین اگر کھلاویگا تو بہتر ہے اپنا غرور کھویا ق ابو ایوبؓ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جاے ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جاے ضرور کے وقت بلکہ پورب پچھم بیٹھا کرو ف جاے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعی کے

۷۲۶ جاکر ایمان لانے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیق کے برابر کوئی مرتبہ نہین **ق** عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ قَالَہٗ عِنْدَ نَزْعِہٖ فَرُّوْجَ حَرِیْرٍ لَبِسَہٗ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہنا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرتؐ نے خود ریشمی قبا اُتارتے جو آگے پہنے تھے فرمایا **ف** فروج اُس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا کسینے حضرت کو بھیجی تھی اُس وقت تک ریشمی کپڑا پہنا حرام نتھا حضرت نے اُسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اُسکو برا جان کر اُتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی

۷۲۷ اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو **م** ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِہٖ بِالْبَیْتِ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے **ف** یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے اُسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظمؒ کے نزدیک واجب

۷۲۸ اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت **م** عَائِشَۃَ لَا یَنْفَعُہٗ اِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ یَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ قَالَہٗ لَمَّا حِیْنَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْنُ جُدْعَانَ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ یَصِلُ الرَّحِمَ وَیُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ فَهَلْ ذٰلِکَ نَافِعُہٗ مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اُسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عایشہؓ سے فرمایا جب حضرت عایشہؓ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اُسکے کچھ کام آویگا **ف** یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اُسنے

۷۲۹ کبھی قیامت کی مغفرت نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی **م** ابْنُ عُمَرَ لَا یَنْقُشْ اَحَدٌ نَقْشَہٗ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور اُنکو اسلام کے دین پر بلادین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اُسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیقؓ پاس رہی اُنکے بعد عمر فاروقؓ پاس رہی اُنکے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اُنکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کھدا وے تاکہ

۷۳۰ شبہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی **م** عُثْمَانُ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اسکا نکاح کر دیوے اور نہ منگنی کرے **ف** امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جبتک حج سے فراغت نپاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اُنکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرت

۷۳۱ نے اپنا نکاح حضرت میمونہؓ سے احرام مین کیا **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اُسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے **ف** اسواسطے حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اُنکی بیماری لگ جاوےگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اسواسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جاوین

سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ ڈرا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہوا ور راہ کی زمین کا مالک یا ان عمارت بنایا چاہے
اگر لوگ منع کرتے ہون تو اسمین شرع کا حکم یہ ہو کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت
مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والون کا حرج نہو اور
زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو ۴۴۴ م ابو ہریرۃ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ
فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین
باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے
کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہو لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع
غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہو سب اماموں کا سواے امام اعظم کے کہ انکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہو اسواسطے
کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نچاہیے حنفی کہتے ہین
کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہو واللہ اعلم ۴۴۵ م ابو ہریرۃ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ
اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہو تو شیطان پیٹھ پھیر کر
بھاگتا ہو گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سنتے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہو کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہو اسی واسطے حضرت نے اور
حدیث مین فرمایا ہو کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور مجرب
عمل ہو ۴۴۶ م ابو موسیٰ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا
اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ وَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہو اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے
اس امت کے پیغمبرون کی روح قبض کرتا ہو یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہو پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہو اور
پیشوا بھیجتا ہو امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہو تو امت پر عذاب بھیجتا ہو اس امت کے پیغمبر کے جیتے
پھر مٹاتا ہو امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور روشنی بخشے امت کو مٹا کر جب کہ اسکو انکا فرون نے جھوٹا کہا اور
اسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہو تو اسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہو تاکہ امت اسکے غم مین صبر کرے
اور ثواب پاوے اور اسکے بعد اسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اس عالم
مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون اور
وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہو
تو اسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہو تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اسواسطے کہ اس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی
اسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر
انکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ۴۴۷ ق عدی بن حاتم اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ

نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ انکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اُتر دکھن بیٹھنا چاہیے

۲۴۰ خ ابوهريرة اذا احب الله العبد نادى جبرئيل ان الله يحب فلانا فاحبه فيحبه جبرئيل فينادي في اهل السماء ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في الارض بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اُسکو دوست رکھ تو جبرئیل اُس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اُسکو دوست رکھو تو آسمان والے اُس سے محبت رکھتے ہین پھر اُس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اُتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اُسکو مقبول جانتے ہین اور اُس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی تو اُسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اُسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اُسکے واسطے نیک دعا کرین اُس سے محبت رکھین اُسکی تعریفین کرین اُسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اُنکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اُنکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین یہ حقیقت مین اُنسے عداوت ہی

۲۴۱ م جابرؓ اذا احدكم اعجبته المرأة فوقعت في قلبه فليعمد الى امرأته فليواقعها فان ذلك يرد ما في نفسه مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اُسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اُسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اُس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اُسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی ف بگانی عورت کی اگر دل مین محبت آ جاوے تو اُسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اُسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرتؐ نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے

۲۴۲ ق ابوهريرة اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى يلقى الله بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اتنی ہی رہیگی اُسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

۲۴۳ م ابوهريرة اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبع اذرع مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی

اشارہ جواز جماع صادق العشق

ثواب بدی بدی

اسواسطے کہ شیطان رات کوناک کی جڑمین رہتا ہی ف سوتے مین بلغم اور رطوبت دماغ سے اترکے ناک کی جڑمین جمع ہوتا ہی اسکے سبب
آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تاکہ سستی دور ہوجاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اس سے
سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا یہ سچ ہی وہان رات کو شیطان رہتا ہو واللہ اعلم
٧٥٣ ق ابو ھریرۃ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَہَا ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ پانی مین جبتک اسکو تین بار نہ دھوے
اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ ف اکثر عرب جاے ضرور پھرکے ڈھیلے سے استنجا کر
سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ رات ہو احتلام ہوا اور
٧٥٤ ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھولیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق ابو ھریرۃ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا
صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْہَلْ فَاِنِ امْرُءٌ شَاتَمَہٗ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد
اسکو گالی دیوے یا اسکو کوسے اسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون ف یہ بات یا زبان سے
کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین اسکا جواب دیکر جاہل بنون اور اپنے روزے
٧٥٥ کا لطف کھوون ق جابر اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَہْلَہٗ لَیْلًا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف دن کے آنے مین بہت
بہت فائدے ہین کہ عورت اسکی پاکی لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھوکر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہوسکتا ہی رات کے آنے مین یہ کچھ نہین ہوسکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو
حاملہ چھوڑکر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماکے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت
حرام کار ہی اپنے یار کو لیے بیٹھی ہی اس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو
آتا تو یہ حال نہوتا اس واسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون
٧٥٦ فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر انکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین ص ابو سعید اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَیْکَ وَ
عَلَیْکَ الْوُضُوْءُ قَالَہٗ لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ وَّھُوَ حَدِیْثٌ مَّنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی
یہ حضرت نے عتبان بن مالک سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت
کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب حدیث
فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت سے بے انزال سے بھی غسل واجب ہی
٧٥٧ ق عمر اِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِّنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ فَکُلْ وَتَصَدَّقْ ق بخاری اور مسلم مین حضرت عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف عمر فاروق کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجھسے زیادہ تر

عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ
فَاِنِّي اَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيبُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا
تَاْكُلْهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا
نام اُسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مین نے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کیا شکار حلال ہو حضرت نے
فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اُسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مین نے
کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تو بے پر بے گانسی کے تیر کو مارے
پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر پھاڑ دیوے تو اُسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اُسکو مت کھا ف اس حدیث سے بہت
مسئلے شکار کے معلوم ہوتے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہو دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہو اور اگر کتا خود
بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہو اور تعلیم کی یہ علامت ہو کہ اُسکو تین بار شکار پر چھوڑ دیوے اور ہر بار
وہ شکار مار لاوے اور خود نکھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہو اگر قصداً بسم اللہ نبولا شکار مردار ہوا اور
اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہو یہ مذہب ہو امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان
کے دل مین ہو لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہو چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین
جمع ہوجاوین تو حرام کو احتیاط کے سبب سے غالب ہوجاتا ہو ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہو تاکہ خون ناپاک
[illegible] اگر بے زخم صدمے سے مرجاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہو کہ خون
[illegible] جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار ق اَبُو مُوسٰی اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُ
كُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اُسکے گھر مین جانے کی
اجازت مانگے تین بار اور اُسکو اجازت نملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یون طریق ہو کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے
پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے
ہو [illegible] اجازت کا اس واسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کس طرح سے بیٹھا ہی ۷۴۹ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اِمْرَاَةُ
اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اُسکی جورو مسجد مین
جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اُسکو منع نکرے ۷۵۰ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوا
لَهُنَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت
مانگین تو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل آگے ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا ۷۵۱ جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ
اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی استنجا کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین
یا پانچ یا سات ۷۵۲ ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عِنْدَ
خَيَاشِيمِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے

اگر اسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہوا ور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اُسکو شوق سے
کافر کہے تاکہ کوئی اُسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو
ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین ف ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَہَا اَوْ یُلْعِقَہَا ۴۶۴
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پونچھے جبتک
ہاتھ کو چاٹے یا کسیکو چٹاوے ف یہ حکم اسواسطے ہوا کہ انگلیان بعد کھانے کے چاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہی اور چاٹنے مین
برکت ہی علما نے لکھا ہی کہ کھانے مین چار باتین فرض ہین حلال رزق کھانا اُسکو خدا کی عنایت جاننا اُسپر راضی ہونا اُسکو کھا
گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور دو زانو اٹھا کر بائین پیر
پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑو بیٹھکر بھی کھایا ہی اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا لینا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون
کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہی کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو کچھ اُٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے انگلیان چاٹنا
اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا م ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ ۴۶۵
فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے
داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی
م اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِہِنَّ الْبَرَکَۃُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ۴۶۶
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیان چاٹے اسواسطے کہ اُسکو نہین معلوم کہ کس انگلی مین برکت ہی ق اَبُوْ بَکْرَۃَ اِذَا ۴۶۷
الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو
مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابو بکرہ اس حدیث
کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اُسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا کہ وہ
بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اُسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان
دوزخی اُس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر ایک
مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے اور اگر یقین
جانے کہ بدون اسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل دوزخی
نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اُنکا قتل بھی درست ہی م عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ ۴۶۸
بِہِمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اُنکے
ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار اور
ضعیف بھی ہوتے ہین اُنکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع و سجدہ پورا نہوا اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اُس صورت مین درست ہی ق
اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور ۴۶۹

محتاج ہو اُسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اُسکو خدا کی دی ہوئی روزی
نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا
۵۸ صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی ق عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ
وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
۵۹ آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب آ لگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا
جھوٹھ ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آ ویگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ
مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی
عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب
۶۰ سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ
فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز
ہو تو اُٹھا نکرو جب تک مجکو آتے دیکھ نلیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین پڑھتے تھے جب فرض
ہوتی تھی تب حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اُٹھا کرو
امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اُٹھین اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی
۶۱ ہون اور قد قامت الصلوۃ کے وقت نماز شروع کرین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مسلم
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوا فرض کے ف اس حدیث
معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت سے
مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت
جماعت مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر
۶۲ رکعت کا سجدہ نکیا ہو تو اُس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی خ اَبُوْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ
فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ بخاری مین ابو اُسید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر جھنڈ باندھکر آوین
اُنکو تیرون سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر
۶۳ نکر سکیگے بہت دور سے مارنا بیفائدہ ہی اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَكْفَرَ الرَّجُلُ
اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا
بات دونون مین کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہی ف یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین
اُس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر
شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضائقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا

نبد کیا یعنی بندہ ہین اگر مرگیا تو اُسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اُسکو بچائیو جسطرح تو بچاتا ہو نیکون کو بچاتا ہو ف سنت یہ ہو کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف مُنھ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصًا اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہو ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علٰحدہ سوتی ہو عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اُسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہو ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کر تو کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہو مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہو نقصان اُسکا ہوتا ہو حضرت نے اُسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر اُسنے کہا کہ یہ تو مجسے نچھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اُس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو چیز پھیر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جبتک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہو ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہوں کے واسطے تو انمین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی اور اُسکو اپنا سردار بنایا ہو اُسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہو ایک ہی مین ہون یا دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سُنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اُسکو مردہ شمار کرو اُسکی اطاعت نکرو اسکا حکم جاری نہو نے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اُس صورت مین اُسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہو کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھی ایک ہی وقت مین دو امام ہوتے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اُسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگون کا اجماع ہو وہ امام ہو اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکرسکتا ہو تو اُس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہو ساتھی بیعت ہوئی یا آگے پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہو کہ مسلمانون پر واجب ہو کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اُسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہو کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ لگا رہے قریش کی قوم سے ہو کہ سواے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل متعلق امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے ق اَبُو سَعِيْدٍ اِذَا اغْتَابَ اَحَدُكُمْ فَلْيَمْحُ الْحَدِيْثَ

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین سکے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اُنکا آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی

م ابو ہریرۃ اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا خلع فلیبدأ بالشمال ولینعلہما جمیعا او لیخلعہما جمیعا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے اور جب اُتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اُتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے یا دونون کو ساتھ اُتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہو اور معیوب بھی ہو

ق ابن عمر اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اُتارتا ہو تو جتنے اُس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہو پھر قیامت مین اُٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہو تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہو آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو اُنکے ساتھ کیون رہے

ق عایشۃ اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ فلہا اجرہا بما انفقت وللزوج بما اکتسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضہم من اجر بعض بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے تو اُسکو ثواب دینے کا ہو اور اُسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اُتنا ثواب ہو نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا ف بدون لٹانے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اُسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہو کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو

م عایشۃ اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اُسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرنے بدون کہے یعنی اُسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی

ق ابو ہریرۃ اذا انقطع شسع نعل احدکم فلا یمش فی الاخری حتی یصلحہا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جبتک اُسکو درست نہ کرلے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤن ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہو اور موجب تکلیف ہو اور معیوب بھی ہو

ق ابو ہریرۃ اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ الصالحین بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اُسکو معلوم نہین کہ اُسکے پیچھے اُسپر کیا پڑا ہو پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ ای میرے رب تیرے نام پر مین نے اپنا پنجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اُسکو اُٹھاؤنگا اگر تو نے میری جان کو

ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے
کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہی ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور
ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے ق جابرؓ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ ۴۸۴
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے
کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم
کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت
مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ ۴۸۵
اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَاُغْلِقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون
مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ
خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اسواسطے
کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے
ہین یہ بھی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین هر اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی ۴۸۶
حَاجَتِهٖ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا یَسْتَدْبِرْهَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت ضرور کے واسطے
بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے اور نہ اسکو پیٹھ دیوے هر عَائِشَةُ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ۴۸۷
مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیٹھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے
مین تو ضرور واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی
منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب
اماموں کا هر اِبْنُ عُمَرَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ ۴۸۸
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے
دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے
امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اسکو خدا قیامت مین فضیحت کریگا سبکے آگے هر طَلْحَةُ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰهِ شَیْئًا فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّیْ ۴۸۹
لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰهِ مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اسکو
پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ مین مقرر خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہونچانے مین حضرت معصوم ہین اسمین چوک پڑنا
بھول چوک ہونا ممکن نہین ف اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے ایک بار انصاریون کو نر کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر رکھنے
سے منع کیا اس سال کھجور نہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خوب جانتے
ق مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا قَالَهٗ لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَهٗ بخاری ۴۹۰

بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمہائی
لیوے تو اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہو **ف** شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر
گرد و غبار کہ جمہائی لیتے اکثر انمین سے کوئی چیز منہ کے اندر گھس جاتی ہو یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت
پیٹ بھرنے مین آتی ہو اور بدن مین سستی لاتی ہو اُس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہو شیطان کا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ۱۸۱
تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰى اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون
کی پناہ مانگے یون کہے کہ اے خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے
فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہو کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے
چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کیے کافرون کا غلبہ محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ
موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سنت ہو کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے **ق** ابو ہریرہ
وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ
عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے اور ابو سعید سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے
کہ اپنے بائین طرف بائین پاؤن کے تلے تھوکے **ف** ایک بار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک
لگا دیکھا ٹھیکری سے اُسکو چھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا
عرض معروض کرتا ہو اور داہنی طرف فرشتہ ہو حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے
کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھتے تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا
م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ
خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ
خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ
مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو
کرتا ہو بندہ مسلمان یا ایمان دار یہ شک ہو راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہو اپنے منہ کو تو نکل جاتے ہین
اُسکے منہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ
دھوتے تو اُسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے

حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابوہریرہؓ نے اُس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے
پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا پھر اُسکو اُسکے رب تک لیجاتے ہین پھر
خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے
اور حضرت نے یا ابوہریرہؓ نے اُسکی بدبو کو ذکر کیا اور اُسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت
نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپ کے پاس تھا
اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اُس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی **ف** یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اُسکو قیامت تک
یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافرون کے بدتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی ۵

۷۹۵ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہو گیا
چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا **ف** یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سواے
آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک
نہین ہوتا ۔

۷۹۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے **ف** اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول
تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصاً
جمعہ کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہی ۵

۷۹۷ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبُوْ اُسَيْدٍ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ
افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ مسلم مین ابوحمیدؓ یا ابواسیدؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے
نکلے تو یون کہے کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی ۵

۷۹۸ جَابِرٌ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ
فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو
شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو
نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اُسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہی تو تمکو رات کا
رہنا اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی
برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی ۵

۷۹۹ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ
اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا
مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم مین صہیب ابن سنانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت مین تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا

اور مسلم مین مالک بن حویرث سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے
کہ تم دونون مین بڑا امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اُنکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث سے روایت ہو کہ ہم دو آدمی حضرت
پاس حاضر ہوئے جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے
اور جماعت دو آدمی مین بھی ہوتی ہو اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے م اُمِّ سَلَمَةَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ
الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَىٰ مَا تَقُولُونَ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مُردے کے پاس جمع ہو تو اُسکے
حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اُس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اُسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اُسکے واسطے دعا کرنا
مستحب ہو اُسکے بد کامون کا ذکر کرنا نچاہیے ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا
حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اُس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اُسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اُسمین چوک گیا یعنی حق بات اُسکو
نہ معلوم ہوئی تو اُسکو ایک ثواب ہو یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اُسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہو تو اُسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہو تو ایک ثواب بعد کوشش کے
چوک پر کچھ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اُسکو اپنے قیاس سے قرآن
اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو سترہ ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہو تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہو اُسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد
کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اُسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسی واسطے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے اُنکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اُنکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اُس وقت کی بول چال کا طریق تھا وہ لوگ سمجھتے تھے
اس وقت کے عالموں کو سمجھنا نہایت مشکل ہو م جَابِرٌ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ مسلم مین
جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بُرے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی
کے دق کرنے کو شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہو سو اُسکا کسی سے کہنا کیا ضرور م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ
تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ
جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَىٰ جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَىٰ رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا
بِهِ إِلَىٰ آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ
السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَىٰ آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَىٰ أَنْفِهِ هٰكَذَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہو تو اُسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اُسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس

اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اسکو
سن کے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہو کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کرے اور بد خواب
کسی سے نکہے ق عَايِشَةُ اِذَا رَاَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ بخاری ٨٠٧
اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مجھے کہ جب تو اُنکو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے ہین قرآن کی وہ سوکھے والی
آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہو تو اُن سے بچو یعنی پرہیز کرو اُنکی صحبت سے ف قرآن کی آیتین دو طرح کی
ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہو جسکا مطلب صاف کھلا ہو اور متشابہ وہ ہو جسکے مطلب مین دھوکھا ہو صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن
کی جڑ ہین اُنھین پر عمل کرنے کا حکم ہو اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اُسکی اصل تہ کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی
نے فرمایا ہو کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہو وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین
تو وہ لوگ اُنھین کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اُنکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اُنکی بری صحبت
کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہو کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے
جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اُسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون ق عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ يَبْلُغُ ٨٠٨
تَمَامَةُ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اُٹھ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہو ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت
نے موقوف کیا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ ٨٠٩
حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہو کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس
ہوا اُسنے لوگون کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ
اپنے گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے
نا امید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت مین یہ خود برباد
ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہاے کیا لوگ
بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین حدیث کے
موافق م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ٨١٠
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اُسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو
تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو م اُمِّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ ٨١١
اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند
اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہو
کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہو اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہو اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہو
م اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ مسلم مین ابو ثعلبہؓ سے روایت ہو کہ ٨١٢

روشن نہین کرچکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو نہین داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تونے کیے اس سے زیادہ کون
سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اُٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اُنکے نزدیک اپنے ربکے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایمانداروں کو دیدار الٰہی بیچون و بیچگون نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اسکو لگا نہ
کھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی ق

۸۰۰ اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا یَقُوْلَنَّ اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَکْرِهَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین انسؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے ای خدا دے مجکو اگر

۸۰۱ تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو نکر نے دیوے یعنی اُسکو قبول کرتے کیا چاہیے ق اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ
اِمْرَأَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْئَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْھَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ بخاری و مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اُسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اُس عورت کو رات بھر

۸۰۲ فرشتے لعنت کرتے ہین ق اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِھَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے ف ولیمہ اُس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے
جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اُس وقت دوستون اور برادرون کو جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحاب
کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور

۸۰۳ نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے م اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَآئِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَآئِمٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار
ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھانا

۸۰۴ اُسکو رنج ہو م اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَآئِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے
کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت
مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اُسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے

۸۰۵ اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی م جَابِرٌ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی
خواب دیکھے جو اسکو بُری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون
کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہی تو

۸۰۶ اس حدیث کے عمل کرے تو اُسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ق اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَّا یَکْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُحَدِّثْ
بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اُٹھ کھڑا ہو پھر
نماز پڑھے اور اس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اُسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے

فضیلۃ الاجابۃ للدعوۃ (margin notes, partly illegible)

علیکم یعنی تمپر بھی ف سلام دعا ہی اسواسطے منع کیا کافرون کو ملکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو ق

۸۱۸ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا

وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری؛ اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ سنو تو

چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اتنی پڑھو اور جو

چھوٹ رہے اُسکو آپ تمام کر لو ف معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہی نماز

مین ہیے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی ق ۸۱۹ اُسَامَةُ بْنُ

زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین

اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین مین وبا سنو تو اُسمین نجاؤ اور جب اُسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو

تو اُس سے نہ نکلو ف جس ملک مین وبا ہو نجاوے کیونکہ اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اُسی ملک مین وبا پڑی ہو تو

اُسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہان بچیگا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا

۸۲۰ شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح کافرون کی صف سے بھاگا ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعْتُمُ

الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا

اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ

لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز

سنو تو کہتے جاؤ جس طرح موذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اُسکے سبب سے دس بار اُسپر رحمت کریگا

پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے

بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا۔ و جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کریگا

یعنی اذان کے بعد اُسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے

پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اُسکے گناہ بخشا دے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوتی

کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اُسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین

اسواسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سواے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللھم صل وسلم وبارک علی عبدک وسیدنا محمد وآلہ اجمعین

۸۲۱ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہی ف مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجای حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح

۸۲۲ کے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری

اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اُسنے

شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اُسکا فضل و کرم مانگو اس واسطے کہ اُسنے فرشتے کو دیکھا ہی ف حدیث

حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اسکو پایا تو اسکو کھا جبتک
بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اس سے نا امید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی
حالت مین اسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہوا اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اسی دن پاوے
٨١٣ تو حلال ہوا اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہوا اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہو ق ابو ھریرۃ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ
فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ
الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ وَيُرْوٰى ثُمَّ لْيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اسکی حرام کاری خواہ اسکے اقرار سے خواہ گواہون سے
تو اسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور
اسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہو کہ چوتھی بار اسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیون کی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان مین سو فرمایا کہ صرف
جھڑکی پر نٹالا کرو بلکہ اسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہو گھرکی انکو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا
یہی مذہب ہو کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ہ
٨١٤ ابو ھریرۃ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا
نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹون کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹونکو
زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلون کو طے کر ڈالو اونٹونکا
گودا رہتے یعنی اونٹون کی ہڈیون کا گودا نسوکھنے پاوے طاقت انکی نجانے پاوے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین
کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو تو رستون کو چھوڑکے علیحدہ اترا کرو اسواسطے
کہ رستے جانورون کی آمدرفت کی راہین ہین اور کیڑون کے مقام ہین رات کو ف اس حدیث مین حضرت نے سفر کی حکمتین
٨١٥ امت کو بتلائین م العباس اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ
مسلم مین حضرت عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہو بندہ تو اسکے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین
اسکا منھ اور اسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اسکے گھٹنے اور دونون اسکے قدم ف منھ سجدہ کرتا ہو یعنی ماتھا اور ناک م
٨١٦ البراء بن عازب اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھ دونون اپنی کہنیون کو ف یعنی سجدے مین
٨١٧ کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہو ق انس اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور
مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصاری تو اسکے جواب مین کہو کہ

۹۲۸ برا خیال نہ آوے ❁ م ابو ہریرۃ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کے فرض پڑھ چکے تو اُسکے بعد چار رکعتین پڑھے ف یہی مذہب ہو امام اعظم اور شافعی
کا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت علی مرتضیٰؓ سے
۹۲۹ ہو خ ابو ہریرۃ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی
اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیون کو نماز پڑھاوے
یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا اپنے واسطے
۹۳۰ نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے ❁ م عبد اللہ بن عمر اِذَا صَلَّیْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ
الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّیْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ یَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّ
الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ یَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعِشَآءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہو جبتک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی
اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہو جبتک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اُسکا وقت ہو یہانتک کہ سورج
ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہو جبتک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہو آدھی
رات تک ف ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہو مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب
۹۳۱ سورج ڈوبنے کے قریب ہوا اور دھوپ زرد ہو تو وقت مکروہ ہو اور عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہو خ ابو ہریرۃ اِذَا ضُیِّعَتِ
الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَقَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ
اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت
کا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اُس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ
جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا ف یعنی بے علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہو قیامت کی
۹۳۲ م ابو موسیٰ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اُسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اُسکو مت دعا دو
۹۳۳ خ ابو ہریرۃ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْیَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ یَرْحَمُکَ
اللّٰهُ فَلْیَقُلْ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے
اور اُسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے اور جب اُسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یون کہے
دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلا دے اور تمہارے دل کو سنوارے ف چھینک صحت کی
۹۳۴ دلیل ہو اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہو اور بعضون کے نزدیک مستحب ❁ م عبد اللہ
بن عمرو اِذَا فُتِحَتْ عَلَیْکُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَیُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ کَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ
اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ

معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان
٨٢٣ مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتہ سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم ق اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ
بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ
بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو دم نچھوڑے پانی مین اور جب پاخانہ
٨٢٤ مین آوے تو نہ چھوئے اپنا ازار داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے م اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ
اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمھارے کیسکے برتن مین پیجاوے
تو چاہیے کہ سات بار اُسکو دھو ڈالے ف امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹھے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک
ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی
٨٢٥ سات بار دھونے کا اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتون کو ناپاک نہ جانتے تھے م اَبُو سَعِيْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ
فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ
فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین سو نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد
کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اسی پر بنا وے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے
سہو سے جوڑا ہو جاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پڑھے چارہی کے پورا کرنے کو تو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی
جب شک پڑے کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت
مین تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی
تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ ہو گئین اور اگر حقیقت مین چارہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو
شیطان ڈالتا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدونکا ثواب زیادہ ملا شیطان کے منھ مین خاک پڑی کہ اُسکا مطلب نہوا معلوم ہوا
کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام
٨٢٦ سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ
ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز
مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اُسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ
اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظمؒ کی دلیل ہی کہ شک مین گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور
بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اُسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اُس نماز کو چھوڑ کے
٨٢٧ سر سے نماز شروع کرے م زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ
صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا مسلم مین زینب عبداللہ بن مسعودؓ کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم
عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو

اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ قَالَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ
قَالَ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہدان لا الٰہ الا اللہ
تو سننے والا کہے اشہدان لا الٰہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہدان محمدًا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہدان محمدًا رسول اللہ پھر جب
موذن کہے حی علی الصلوٰۃ تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ
الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو سننے والا لا الٰہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور
سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا
جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان
مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر
قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑھے ۸۴۱ م اَبُوْ هُرَيْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى
لِسَانِہٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کی
نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نجانے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے
ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا
دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے ۸۴۲ م اَبُوْ هُرَيْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے ف حضرت نے خوب
حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت سے پڑھیگا
یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی
کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے
پھر طول کرے جبتک کہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا
نصیب مسلمان کو دیوے آمین ۸۴۳ م اَبُوْ هُرَيْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِہٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اٹھ جاوے اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اس جگہ کا وہی شخص زیادہ ترحق دار ہی ف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اسکی
جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اسکو وہان سے اٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی ۸۴۴ م اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا قَامَ
اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّہٗ يَسْتُرُہٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ
فَاِنَّہٗ يَقْطَعُ صَلَاتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہو

فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَحْمِلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبدالرحمن بن عوف نے ہم شکر گزار ہونگے کیونکے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اُسکے سواے کہوگے یعنی شکر گزاری نکروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس مین حسد کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی تحقیر کروگے برادریکا حق نہ مانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاؤگے اُنکے بعضون کو بعضون کی گردنون پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اُنکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونیکی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال و دولت کی خرابیان اور فسادبیان کیے سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت مین اُنکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اُسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم

٨٣٥ جانتا ہی جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا خم ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مُنھ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان اتفاقاً قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاو کے واسطے اُسکو مارے لیکن مُنھ مین زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا مُنھ اشرف حصہ ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو جبتک اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اُسکے مُنھ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہی

٨٣٦ م اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسینے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسری سے تو اُس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی

٨٣٧ خم اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسینے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اُن دونون مین ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین تو کہنے والے پر پلٹ پڑا

٨٣٨ ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اُسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہی

٨٣٩ خم اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑجاویگا اُسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے

٨٤٠ م عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

خطبہ سننا واجب ہی اُسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اُسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع
کرے اشارے سے کہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ ۱۴۹
الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے
فراغت نکر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے
نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہے اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکیگی تو نماز مین شریک ہو روایت ہی کہ عبداللہ بن
عباسؓ اور ابو ہریرہؓ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ جلدی نکرو اسکو
کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری ۱۵۰
اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منھ کے سامنے اسواسطے
کہ خدا کا قبلہ ہی اُسکے روبرو ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ۱۵۱
بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑ کے ف
اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی فکر مین ہین
اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ آویگا ھ ابو سعید ۱۵۲
اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اُنکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اُنمین وہ ہی جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرت کے
وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا
یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے
نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی ق جابرؓ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْ عَلٰى ۱۵۳
حَقْوَيْكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لمبا چوڑا ہو تو اُسکے دونون کھونٹون کو
جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھے پر ڈال اور آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ
چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا ق ابو ھریرۃ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ۱۵۴
مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھے جاتے ہین کہ
فلانا شخص آیا اُسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اُن کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے
اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبتک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے
لکھتے ہین تو اُنکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اُس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث
مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون ق ابو موسیٰ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا ۱۵۵
اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا

حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اُسکی آڑ ہو جاتی ہی جب اُسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی
چیز ہو اور اگر اُسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہو تو اُسکی نماز توڑتا ہی گدھا اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی
آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اُسکے آگے سے نکل جاوے
تو کچھ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیون کو بھی کفایت کرتی ہی اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت
کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمدؒ کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابو سعیدؓ کی حدیث
دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور
۸۲۵ حضرت نماز پڑھا کرتے تھے م ابو ھریرۃ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلِي
اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ای
میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اُسنے سجدہ کیا تو اُسکے لیے بہشت ہی اور مجکو سجدے کا حکم ہوا مین نے نمانا تو مجکو دوزخ
۸۲۶ ہی ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی م جابرؓ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ
فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا
اُسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر مین پڑھے
اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو
۸۲۷ ق ابن مسعودٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز مین بیٹھے
تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین
جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو اور سب خدا کے
نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور اُسکا رسول ہی
ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو
سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان
اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہین
۸۲۸ نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظمؒ اور شافعیؒ کے نزدیک واجب ہی اور امام مالکؒ کے مذہب مین سنت ہی ق ابو ھریرۃ اِذَا قُلْتَ
لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی ف

اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سمجھ نہ سکھین اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص کر لیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث
معلوم ہوا کہ مجمع مین چقماقی بندوق اور طمنچے کو دونون پاؤن پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہو گئی ہی ۹۶۰ وَعَن

٩٦١ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا
وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ
رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ
بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلٰى أَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس
دن گذر جاتے ہین تو اُسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہی سو وہ اُسکی صورت بناتا ہی اور اُسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان بنا
تا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب یہ مرد بنے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ
اسکی ای رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب
اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اُس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ
مین پھر اُسمین نہ کچھ بڑھتا ہی نہ گھٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ
اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون اُسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو
عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپڑی مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل
نہ اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور
چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور
ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون
حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم خرّ ابو موسیٰ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا
صَحِيحًا بخاری مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اُسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی
جو وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اُسکا
ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا
اور کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلون کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا ۹۶۲

٩٦٢ يُرَوّٰى إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ
يُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَيُرْوٰى مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ
وَلَا ظَلُومٍ وَيُرْوٰى عَلٰى نَحْوِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات
تو خدا تعالیٰ بڑی برکت والا اترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا
کہ دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یہ ہی کہ

تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو چھٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نہ مانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اسواسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو نکر لیکن یہ اُن مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلوائینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی

٨٥٦ م جابرؓ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہی اور اُسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو

٨٥٧ م ابُوْهُرَيْرَةَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اُسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اُنکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپکے واسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سراے اور سعافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہردم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مرجاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اُسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اُسکے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہی تو اُسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اُنکو دین کی تعلیم کرے اور بُری صحبت اور بُرے کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اُنکی دعا سے فائدہ اُٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نرہا بیت زندہ جاوید گشت ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

٨٥٨ ق ابْنُ عُمَرَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اُسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اُس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن وہین تو بھیجا جاویگا **ف** دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو

٨٥٩ ق اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اُنکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے **ف** گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار

مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہو کہ جو اپنے
سے کمتر ہین مال اور شکل مین اُنکو دھیان کرے تاکہ اُسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا مین جو شخص ہو
اُس سے ہزارون بدتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی محتاج ہو تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج
اور بیمار ہو تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو اُن سے ہزار درجے یہ بہتر ہو سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج
بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آئے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح مین اس کی
روایت یون ہو کہ دنیا مین کمتر لوگون کو دیکھے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور
نہ دل مین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہو تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہو تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھون بندے ایک سے
ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری مین آپ کو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین
اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا اسقدر روادار ہو کر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی
اسکے حق مین زہر ہو خم انسؓ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَءُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو ۹۶۶
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اُسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سو کے
بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا
کچھ اور نکلتا ہو اور کچھ ق عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ ۹۶۷
اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب
تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اُسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے ھر ابو ہریرۃؓ ۹۶۸
اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا
اَوْ يَجِدَ رِيْحًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اسکو شبہہ
پڑے کہ اُسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہان تک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قرار سے وضو تو ٹوٹنے
کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اُس صورت مین وضو گیا غرض
کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہو ہ طلحۃؓ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ ۹۶۹
وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی
لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اُسکی اُس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان
مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد و رفت کرے خم ابو سعیدؓ ۹۷۰
اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ
صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ بخاری مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہو اور اُسکو لوگ اپنے مونڈھون پر اُٹھاتے ہین تو اگر نیک

خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اُسکو جو مفلس قلاچ اور لیپار نہیں یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہی لیکن
مطلب ایکسہی ہی ف خدا تعالی جسم سے پاک ہی اترنا چڑھنا اُسکی شان نہین تو مطلب ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت
اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال و دعا کا تقاضا فرماتا ہی تا کہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت
برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسی واسطے اُسوقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس
دولت بیدار کو ہوا اور اہل غفلت اس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اُس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اُسوقت کا
کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اُسکی قدر ہمکو سمجھا دے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اُسکو جو مفلس اور لیپار نہین یعنی
اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہی نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا
کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور لیپار نہین جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس
۸۶۳ سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہی ھ ابی بکرۃ اذا نزلت او وقعت فمن کانت لہ ابل
فلیلحق بابلہ ومن کانت لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول
اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج
ان استطاع النجاء اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت فقال رجل ارایت ان اکرھت
حتی ینطلق بی الی احد الصفین او احدی الفئتین فضربنی رجل بسیفہ او یجیء سھم فیقتلنی قال یبوء
باثمہ واثمک ویکون من اصحاب النار مسلم مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری
امت مین اُترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے
جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمایئے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین
کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اُسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو جا
ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاو مین جتنی ہو سکے الہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الہی مین تیرا حکم پہونچا
اُسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلایئے تو کہ اگر مجھے زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی کا
کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اسکا گناہ اُسی پر لیٹے
پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ
۸۶۴ اور ابو بکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کے ق ابن عمرؓ اذا نصح العبد لسیدہ واحسن
عبادۃ ربہ کان لہ الاجر مرتین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے
مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اُسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت
۸۶۵ کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا خم ابو ھریرۃ اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق
فلینظر الی من ھو اسفل منہ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت

فی اللّٰہ اور مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منھ ڈالے تو اُسکو سات بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ۸۴۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اُسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اُسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہو اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ مقرر اُن دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہو جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اجمال سب سے خزانہ ایران کا پامال کر در ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ۸۴۸ خ جَابِرٌ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ اصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سواے پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہو مجھکو قدرت نہین اور تو جانتا ہو اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہو میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اُسکو میرے لئے مقدر کر اور اُسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اُسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہو میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اُسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اُس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجھکو اُس سے راضی کر دے ف جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہو کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے کہ جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اُسکا نقصان نہین ہوا سبب استخارہ اسی طرح ہو اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہو غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین ہو

فصل اس فصل مین وہ حدیث ہو جسکے سرے پر اذ ہو ۸۴۹ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ

روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اسکی آواز سنتی
ہی سواے آدمی کے اور اگر آدمی اسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب
۸۷۱ قبر کے خوف سے گھبراتا ہی م ثوبان اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مسلم مین ثوبانؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اٹھے گی ف حضرت کے پیچھے
اور حضرت عثمانؓ اس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرائی یعنی جب سے اس امت مین خونریزی
۸۷۲ اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا ق عائشة
إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلوٰةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو
تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صنعانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجکو مدت سے
آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی رتبہ کی سند حاصل ہو
اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر ش ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارہوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب
مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور
حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مین نے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دون تو مجکو
ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے انکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو انھون نے بے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرت
نے فرمایا خدا نے نہین کیا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مین نے
کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی
۸۷۳ خم ابو هريرة إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي
الْآخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو
ڈبو دے پھر اسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اسکے ایک پر مین مرض ہی اور دوسرے پر مین شفا ہی ف دوسری روایت یون ہی
کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے
۸۷۴ پانی ناپاک نہین ہوتا م جابر إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا
وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو اٹھا لیوے اور جو
گرد و غبار اسپر لگا ہو اسکو دور کرے اور چاہیے کہ اسکو کھا دے اور اسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ
رومال مین نہ پونچھے جبتک کہ اپنی انگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہی
ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرتا ہی اور انگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید
علاوہ ہی م عبد الله بن مغفل إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ

مجکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اُنکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے ۸۹۳ عَنْ مُسْتَوْرِدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ مسلم میں مستورد سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اُنگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی
لگا لاوے گی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۸۹۴ خ عن
ابْنِ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون میں افضل نہین ہی ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے
کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اس مرد کا جہاد
افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ لیا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا ف معلوم ہوا کہ عشرۂ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی
عبادت افضل نہین ۸۹۵ خم عَائِشَةَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَهُ لِلْمَلَكِ الَّذِي جَاءَهُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ فَأَخَذَنِي
فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي
الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہ حضرت نے اُس فرشتے سے فرمایا جو
حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اُسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اُسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہان تک
کہ مجکو طاقت نرہی پھر اُسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ حضرت نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین پھر اُسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک کہ مجکو طاقت نرہی پھر
مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ حضرت نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اُسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اُسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ
اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اُسکو خبر نتھی
ف حضرت جب چالیس برس کے ہوگئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب آیا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے مین ایک حرا پہاڑ ہی اُسکے
غار مین ذکر اور فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ویسا ہو ہوتے
چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھی تھین حضرت حرف شناس
نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت
خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اُڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت
خدیجہؓ نے کہا یہ نہین ہونے کا آپ خوش ہوجیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راستگو ہین اقربا پرور ہین محتاج کو دیتے ہین
عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے
پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہو گیا تھا اُسنے جب حضرت سے یہ سب حال سُنا تو کہا کہ یہ فرشتہ
ناموس ہی جو حضرت موسیٰ پر اُترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیری قوم تجکو نکالیگی

عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اُسکی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تھا ابوزمعہ کے برابر ف ابوزمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اُسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اُس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابوزمعہ ہی اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

۸۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ما ہی ق اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَکُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَالَہٗ لِرَھْطٍ مِّنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سواے اسکے کہ تم اونٹون مین جاکر ملو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا انکو مدینے کی آب وہوا ناموافق پڑی تھی سو انھون نے کہا کہ یارسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے ف چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری انکو تھی حضرت کے اونٹ چراگاہ مین تھے انکو وہان بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کر کے اُسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے انکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی انکی آنکھون مین ڈال کے اندھا کیا پھر اُنکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخرش کو مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والون کی یہی سزا ہی

۸۸۰ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے

۸۸۱ خم اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تمسے نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی ف حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہی

۸۸۲ خم اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْکَرِبَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ بخاری مین مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسینے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہوکر سامنے ہوئے حضرت داؤدعؑ نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی انھون نے کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اسمین یہ خصلت اچھی نہین کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤدؑ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی

١٩٢ عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق اسامة بن زید مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مین نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہونچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ انکا کھونا اور حرام کاری اور انکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی غرضکہ اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی

١٩٣ ق ابن عمر مَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِيْ وَجْهِهِ مُزْعَةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پہونچا دیگا کہ خدا کو ملیگا منہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا

١٩٤ ق ابن عمر مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِيَّتُهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اُسپر تین راتین گذر جاوین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اُسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اُسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اُسکے بعد اُسکے وارث اُسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی

١٩٥ ق المسور بن مخرمة و مروان بن الحكم مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا نام قصوی ہی اور یہ اُسکی خو نہین ولیکن اسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ جو واسطے صلح نکلنے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مکہ مین انکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا

١٩٦ ق انس مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِيْ فَرَسَ اَبِيْ طَلْحَةَ الَّذِيْ كَانَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑیکا قدم تو دریا پایا مراد ابوطلحہ کا گھوڑا ہی جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی بات کو حضرت ابوطلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا سب آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اُسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی

١٩٧ ق ابو سعید مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر ای قناعت تونگرم گردان که ورای تو

لہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اُسکے بعد تین برس وحی نہ اتری پھر سورۂ مدثر
ور قرآن اترا متواتر ہوا ق ابو ھریرۃ ما انزل اللہ علی فیھا شیئا الا ھذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال
ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ قالہ حین سئل عن الحمر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اُتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا
دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب حضرت
یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند اُن مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہِ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک
کا ثواب ور اندک بدی کا عذاب روبرو آویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ
ب ہی م ابو ھریرۃ ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بھا کافرین ینزل اللہ
ث فیقولون بکوکب کذا وکذا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اُتاری خدا نے کوئی بر
ن سے مگر بعضے لوگ اُسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر
خ ابو ھریرۃ ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ی اُتارا خدا نے کوئی مرض مگر اُسکی شفا بھی اُتاری ہی ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالی نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر
نھین سے معلوم ہوتی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے
ضرت نے بہت علاج کی ہی خ ابو ھریرۃ ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان
انہ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ اللہ بخا
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اُسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین
ے رفیق تو اُسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اُسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہی اور اُسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہ
تو وہی معصوم ہی جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم
ہی اسواسطے حق تعالی شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اُسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع
یا ہی مجکو بدکام کا وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے
چ سکتا یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا خ ابو ھریرۃ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقالوا وانت فقال نعم کنت
ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا
بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے بھی مکے والون
ریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تا کہ آدمیون کی
انی کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے م ھشام بن عامر الانصاری ما بین خلق ادم الی قیام
اعۃ خلق اکبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیا
کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ

یہ دی عورت نے بکری مین زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اُٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اُس عورت کو بلایا اُسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس

۹۰۴ زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ف کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ يُرْوٰى بِكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو گمان نتھا کہ تجھکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجھکو معلوم نتھا کہ تجھکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجھکو ایک بکری نملیگی مین نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روزہ رکھ یا چھ محتاجونکو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور جوئین اُنکے مُنھ پر جھڑی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجونکو کھانا کھلادے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ

۹۰۵ الْيَوْمَ فِي النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو آج عورتون کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اُس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوندوالی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھ مجھکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمھارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کرلین تھین اور حال آنکہ پیغمبرون کو عورتونکی طرف خواہش نہین ہوتی اُسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے اندر اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اُس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا عزیز اور افضل ہی اور مشہور ہی کہ حضرت داؤدؑ کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیمؑ کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسیٰؑ کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو اگر عورتین کرنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر سب خاوندوالی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی اور اعتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعور دار آدمی ہو تو بخوبی اُنکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین

۸۹۸ ہیج نعمت نعمت ہو ق زید بن ثابتؓ مَازَالَ بِکُمْ صَنِیْعُکُمْ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُکْتَبُ عَلَیْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوةِ
فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابتؓ سے روایت ہو
حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ
قریب ہو کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہو مگر فرض نماز
فرض نماز مسجد مین افضل ہو ف حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف
کے واسطے حضرت نے اُسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع
ہوئے حضرت نے اُس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں
اور نماز پڑھاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکیگی
تو گنہگار ہو کے اپنے گھرون مین جاکر پڑھو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے
کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروادی تھی
اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمرؓ کی ایجاد ہو اس حدیث سے
۸۹۹ معلوم ہوا کہ غلط بات ہو بلکہ حضرت کی سنت ہو ق عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ
سَیُوَرِّثُهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایہ کے احسان
کی وصیت کرتا ہی یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسایہ کو وارث کر دیگا ف یعنی یہانتک ہمسایہ کے ساتھ
احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسائگی کی
۹۰۰ کمال تاکید ہو ہر ابو الدرداءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَیْهَا مَلَکَانِ یَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَّ
عَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اُسکے دونون کنارون
پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہو کہ
۹۰۱ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہو ق اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا یَعْنِی الْعَزْلَ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضایقہ نہین اسمین کیا کرو ف بعضے اصحاب نے
پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اُن سے علٰحدہ ہو جایا کرین تب
۹۰۲ حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر اَنَسٌ مَا کَانَ الرِّفْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَمَا کَانَ الْخُرْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوتی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اُسکو زینت دیتی ہو اور نہین ہوتی سختی
کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اُسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہو ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہو اور سختی بگاڑتی ہو نرمی سے دشمن
۹۰۳ دوست بن جاتا ہو اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہو ق اَنَسٌ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُسَلِّطَكِ عَلٰی ذٰلِكِ اَوْ
قَالَ عَلَیَّ قَالَهٗ لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا
نہین کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجپر قادر کر دیتا یہ حضرت نے زہر دار بکری والی سے فرمایا ف خیبر مین ایک

۹۱۰ قول مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا م ابن عباس
ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون بالله شیئا الا شفعهم الله فیه مسلم ابن عبد
عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اُسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون
خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اُنکی سفارش اُسکے حق مین قبول کرتا ہی ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان موحد کا
نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب
اس حدیث کے اور حضرت عایشہؓ کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول
ہوگی اور بعضی حدیث مین آیا ہی کہ تین صفین کرین
۹۱۱ م جابر ما من صاحب ابل لا یفعل فیها حقها الا جاءت یوم
القیامة اکثر ما کانت وقعد لها بقاع قرقر تستن علیه بقوائمها واخفافها ولا صاحب بقر لا یفعل فیها حقها الا
جاءت یوم القیامة اکثر ما کانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطؤه بقوائمها ولا صاحب غنم لا یفعل
فیها حقها الا جاءت یوم القیامة اکثر ما کانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها لیس
فیها جماء ولا منکسر قرنها ولا صاحب کنز لا یفعل فیه حقه الا جاء کنزه یوم القیامة شجاعا اقرع یتبعه
فاتحا فاه فاذا اتاه فر منه فینادیه خذ کنزک الذی خبأته فانا عنه غنی فاذا رای ان لا بد منه سلک
یده فی فیه فیقضمها قضم الفحل مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے
انکا حق نہ ادا کیا یعنی اُنکی زکوۃ نہ دی ہو گی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اُن سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین
زیادہ ہون گے یا ڈیل مین اور اُنکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اونٹ اُسپر دوڑکر اپنے پانون اور تلیون سے
کچلینگے اور کوئی ایسا گاے بیلون کا مالک نہین جو اُنکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گاے بیل قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے
اُن سے زیادہ تر ہوکر اور اُنکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح پر کہ گاے بیل اپنے سینگون سے اُسکو بھونکینگے اور اپنے
کھرون سے اُسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریون کا ایسا نہین جو اُنکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھین اُن سے زیادہ تر ہوکر اور اُنکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اُسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی
اور اپنے کھرون سے اُسکو روندینگی کوئی اُنمین منڈھی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اُسکی
زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا منہ کھولکر پھر جب اپنے مالک پاس
دوڑیگا تو اُسکو دیکھکر وہ بھاگیگا تو فرشتہ اُسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اُسکی کچھ پرواہ نہین پھر جب
مالک دیکھیگا کہ اُس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اُس اژدہے کے منہ مین ڈال دیگا سو وہ اُسکے ہاتھ کو چباویگا
اونٹ کی طرح ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اُسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ جب
سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہی تو اُسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین
۹۱۲ م ابو ہریرۃ ما من صاحب
ذهب ولا فضة لا یؤدی منها حقها الا اذا کان یوم القیامة صفحت له صفائح من نار فاحمی علیها
فی نار جهنم فیکوی بها جنبه وجبینه وظهره کلما بردت اعیدت له فی یوم کان مقداره خمسین الف

القاع القرقر المستوی الواسع من الارض

۹۰۶ اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ
بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق
بندگی کے نہین سواے خدا کے اور بیشک محمد اُسکا بندہ اور اُسکا رسول ہو مگر کہ خدا اُس پر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایماندار کو
۹۰۷ دوزخ سے نجات ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيٰتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ
الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اُسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اُسپر ایمان لاوین اور مجکو
تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہو یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے
زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اُنکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے
اور لوگ اُنکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہو کہ یہ معجزہ قیامت تک
باقی ہو اور سب پیغمبرون کے معجزے باقی نہین رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو
ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرونکی امت سے محمدی لوگ زیادہ
ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہو اسواسطے
حضرت نے صرف اُسیکو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہو کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہو تو اُسکے پیغمبر کو بھی اسی قسم
کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہو تا کہ اُنکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسی کے وقت مین جادو کا چرچا
تھا تو اُنکو اُسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسی کے معجزات مین اکثر شفاے امراض تھی کہ طب کا بہت
چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم
ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورہ کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور
کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا
اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اُنمین اعجاز
۹۰۸ نہ تھا اسیواسطے اُنمین تحریف اور اختلاف ہو گیا خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ
اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا
مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے ہون جو جوانی کو نہین پہونچے مگر کہ خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے
لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہو اور جتنی محبت زیادہ اُتنی ہی اُنکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے
۹۰۹ ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا م مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَّلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ
وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین
کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اُنکے واسطے اور نہ اُنکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت
مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہو کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو اُنکے حق مین بہتر ہو

مضامین حاشیہ: قرآن شریف سب معجزون سے افضل ہے — تمام انبیا کو معجزات انکے زمانہ کے موافق ملے

۹۱۶ حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہو **ع** عبد اللہ بن عمرو ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم
الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورہم وما من غازیۃ او سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورہم مسلم مین عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا مال لوٹے اور سلامت
رہے تو ان لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو انکی مزدوریان
پوری ہوگئین **ف** یعنی زندہ غازیون کو دو فائدے تو سر دست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ اجر بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدون کو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو انکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید
۹۱۷ زندہ غازی سے نہایت افضل ہو **ق** عمرو بن عبسۃ ما منکم رجل یقرب وضوءہ فیمضمض ویستنشق فی
ینتثر الا خرت خطایا وجہہ وفیہ وخیاشیمہ ثم اذا غسل وجہہ کما امرہ اللہ الا خرت خطایا وجہہ
من اطراف لحیتہ مع الماء ثم یغسل یدیہ الی المرفقین الا خرت خطایا یدیہ من انا ملہ مع الماء ثم
یمسح راسہ الا خرت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء ثم یغسل قدمیہ الی الکعبین الا خرت
خطایا رجلیہ من انا ملہ مع الماء فان ھو قام فصلی فحمد اللہ واثنی علیہ ومجدہ بالذی ھو لہ اھل
وفرغ قلبہ للہ الا انصرف من خطیئتہ کہیئتہ یوم ولدتہ امہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے
مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اسکے چہرے کے اور اسکے منہ اور ناک کے اندر کے پھر جب بنا منہ دھوتا ہو جیسا کہ خدا نے اسکو فرمایا ہے
تو اسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہو دونون ہاتھون کو دونون
کہنیون تک تو اسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح
کرتا ہو تو اسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہو اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو
اسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور
جس بڑائی کے وہ لائق ہو ویسی اسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز
پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہوا اس دن کی سی حالت پر جس دن اسکی ماں نے اسکو جنا تھا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے
۹۱۸ نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہو کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہو باقی اسکا بیان آگے ہو چکا **خ** عدی بن حاتم ما منکم
من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم وینظر اشام
منہ فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن
لم یجد فبکلمۃ طیبۃ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اس سے
قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی وہ بندہ بلا واسطہ خدا کلام
کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر
اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے آگے منہ کے سامنے ہو سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی

سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَی النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اُسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ
پگھلا کر اُس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اُن سے مالک کی کوکھ
ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہوجاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اتنے بڑے دن مین ہوا کریگا جو
لمبائی پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہوچکیگا پھر اُسکو اُسکی راہ دکھلائی جاویگی
کی طرف یا دوزخ کی طرف ... ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندو
مین نماز روزے کا چرچا کچھ ... ہی لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برس دن کے چالیسوان حصہ
نکالتے جان نکلتی جاتی ہی اور ... حال آنکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی ...
کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اُسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ اُنھون نے
کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بے نصیب مر گئے تو اُنکے لڑکون
اور وارثون نے اُس مال کو چند روز مین اُڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال
جمع کیجیے اور غیر اُسکو اُڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جنکے صرف خیال کرنے سے
روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہو پس مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر
قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نہ مانے
کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہوجاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی **شعر** زکوۃ مال بدر کن
کہ فضلۂ رز را * چو باغبان ... انگور * عن ابی الدرداء ما من عبد مسلم یدعو لاخیه بظهر الغیب الا
۹۱۳ قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی
مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کے
پیچھے اُسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا
ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہی عن ام حبیبة ما من عبد مسلم یصلی
۹۱۴ لِلّٰهِ کُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً تَطَوُّعًا غَیْرَ فَرِیْضَةٍ اِلَّا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ مسلم
مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتین سنت
کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اُسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اُسکے واسطے
بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی
دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **ق** مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْهِ اللّٰهُ رَعِیَّةً یَمُوْتُ
۹۱۵ غَاشًّا لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا
بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اسپر بہشت کو

پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین م عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ۹۲۱
ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ
لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص
وضو کرے تو کمال مرتبے کو پہونچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے
لائق نہین وہ اکیلا ہو کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکا بندہ ہو اور اُسکا پیغام پہونچانے والا تو کھول
دیے جاتے ہین اُسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے سے کہ اُسکا جی چاہے بہشت مین جاوے ف اس
حدیث مین اچھی طرح پورے وضو کرنے اور بعد اُسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہو خ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ روایت ہو کہ ۹۲۲
حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مرگئے ہون مگر وہ اُس
عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجے حضرت نے اُنکے واسطے
بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مرگئے ہون حضرت نے
فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے م اُمُّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ ۹۲۳
رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا مسلم مین حضرت
ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اُسکو فرمایا ہو کہ
انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے ہین اور اسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجھکو میری مصیبت مین اور پیچھے
اُس سے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اُسکو دیتا ہو ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون
کہنا مستحب ہو ایک بار چراغ گل ہوگیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ
گل ہونا کون سی مصیبت ہو جو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت
ہو یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے م عُثْمَانُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ ۹۲۴
الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے
اُسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوینگی یعنی صغیرہ گناہون کو
مٹادینگی ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ ۹۲۵
وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے
بیماری سے یا سواے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکے گناہون کو جھاڑ ڈالتا ہو جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہو
ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے

کھجور ہی دیکر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہو کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر حضرت نے اس نازک وقت کے بچاو کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہو **ق**

۹۱۹ عَلِیٌّ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اِلٰی قَوْلِہٖ لِلْعُسْرٰی بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکھ دیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہو سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیک بختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اسپر ہم آسان کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اسنے جھوٹھا جانا تو اسپر ہم آسان کرینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہو حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہو سبب بینائی کا اور کان سبب ہو شنوائی کا اور زہر سبب ہو موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہو بہشت کا اور بد عمل سبب ہو دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہو اور کسب کرنا اسکا سبب ہو اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہو اور اسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہو کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہو کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین مت پیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین **ع**

۹۲۰ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُکِّلَ بِہٖ قَرِیْنُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُہٗ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ قَالُوْا وَاِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِیَّایَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اسکے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہو لوگون نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہو حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہو لیکن خدا نے اسپر میری مدد کی ہو سو وہ مسلمان ہوگیا ہو تابعدار ہو سو مجکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تھا اور یہی مذہب ہو اہل سنت و جماعت کا کہ سوا

ہین اُسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہوا **ف** یعنی کفر کی لفظ حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اُسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اُسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال یہ کہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اُسکے کفر کا اُسکے ماتھے پر کفر کی جو لفظ موجود ہی مسلمانون کو نظر آویگی کافرون کو نہ سوجھیگی

۹۲۲ عن ابن مسعود مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اُسکی بعض امت سے خالص جان نثار لوگ اور اُسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اُسکی سنت اور اُسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اُسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہی کہ اُنکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین جنکا اُنکو حکم نہین سو جو شخص کہ اُن ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اُن سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور جو اُن سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی اِن تین کامون کے سوائے پھر رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین **ف** یعنی قدیم دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اُنکے اصحاب اور مددگار لوگ چندمدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اُنکے بعد ناخلف لوگ اُسکے دین کو برباد کردیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندارونپر واجب ہی کہ اُنکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہی کہ ہاتھ سے مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اُنکو اور اُنکی بدعتونکو برا جانین اور جو اِن تینون باتون سے کوئی ایک بات بھی نکرین اُسمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسی بدین خود اور عیسی بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو برا کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے اُسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اُسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا نہ سنت کی طرف اُسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت

۹۲۳ **ق** عن عائشة مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اُسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین **ف** یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے

۹۲۴ **خ** عن ابی سعید مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اُنمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اُس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون کے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی ہی وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ نہ چلیگی

۹۲۵ **ق** عن انس مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنْ تَرْجِعَ

۹۲۶ م جابر ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة ولا يرزؤه
احد الا كان له صدقة مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو
مگر کہ جو چیز کہ اس سے کھائی جاویگی سو اسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا
کوئی اس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اسکے پھل کھانے
مین یا درخت کے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین
دینے کے برابر ثواب ہے معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہے اسواسطے کہ اسکا ثواب مدت تک باقی ہے

۹۲۷ اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہے ق عائشة ما من مصيبة تصيب المسلم الا كفر الله بها عنه
حتى الشوكة يشاكها بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو
پہونچے مگر کہ اسکے سبب سے خدا اسکے گناہ دور کرتا ہے یہانتک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل
کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہے کمترنوازی اسکا نام ہے

۹۲۸ ق ابو هريرة ما من مكلوم يكلم في سبيل الله الا جاء يوم القيامة وكلمه يدمى اللون لون دم والريح ريح مسك بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھایل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اسکا زخم جاری ہوگا
رنگ اسکا تو خون کے رنگ اور بو اسکی مشک کی سی بو ف زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو انکی بزرگی اور کمال سب پر
ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے

۹۲۹ ق ابو هريرة ما من مولود يولد الا والشيطان
يمسه حين يولد فيستهل صارخا من مس الشيطان اياه الا مريم وابنها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھو لیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان
کے چھونے سے مگر مریم کو اور انکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے
ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور انکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا انپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف
مین وہ دعا مذکور ہے اور جب حضرت عیسی پیدا ہونے کے تھے حضرت جبرئیل نے انکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے انکا لقب
مسیح ہے یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان انکو نہ چھو سکا

۹۳۰ م عائشة ما من ميت تصلي عليه امة من المسلمين يبلغون
مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر
مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ انکی سفارش
قبول ہوگی اسکے حق مین ف عبداللہ بن عباس کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہے اور اس حدیث
مین سو کا ذکر ہے تو مطلب یہ ہے کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہے اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہے

۹۳۱ ق انس ما من نبي الا وقد انذر امته الاعور الكذاب الا انه اعور وان ربكم عز وجل ليس
باعور مكتوب بين عينيه ك ف ر بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین
مگر اسنے اپنی امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا

شاید کہ حضرت وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بددعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ
اس خیال سے میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اپنی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور
مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اُٹھایا مین نے جانا کہ مجکو بددعا کرینگے سو تو
حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اُسکو جو مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اُسکو جو مجکو پلاتا ہی مین نے جانا کہ اس دعا سے برکتین
ہوئی ہوگئی ہونگی پھر گیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین سو مین نے انکو دوہا اور حضرت کے سامنے
لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مین نے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مین نے
پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اُن دونون آدمیون کو بھی اس رحمت کے
دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی م عَائِشَةَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ مسلم ۳۹
مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین
ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت
جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اُسکو نکلوا دیا جب جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول
اُسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا
فرشتے رحمت کے اُس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی م ابی سعید مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ ۹۴۰
وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا سَقَمٌ وَّلَا اَذًى وَّلَا حُزْنٌ حَتَّى الْهَمُّ يُهِمُّهٗ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابو سعید
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک
کہ تشویش جو اُسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکے گناہون کو دور کرتا ہی ف ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ
ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اُسکو اپنے گناہونکی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین
صحت ہو تو دانا آدمی اُسکو خوشی سے پیتا ہی ق عَائِشَةَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِىْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ۹۴۱
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا کے نماز کی زمین والون سے تمھارے
سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کر کے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو عشا
تک زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمھین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا
ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کر کے پڑھنا افضل ہی
ق ابو هريرة مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا ۹۴۲
قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَ
مِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب کہ وہ محتاج
تھا سو اُسکو خدا نے اور اُسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم بیفائدہ زیادتی کرتے ہو البتہ

إِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ
بخاری اور مسلم مین انس ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکی واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اُسکو
خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اُسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی
اُسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اُسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا
مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر **ف** اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان
یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوتے سواے اسکے اُسکو کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک مرتبہ
٩٣٦ پاوے عَنْ عَائِشَةَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَآءِ مسلم مین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ
کوئی دن نہین جسمین خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو سو البتہ حق تعالیٰ کی اُسدن رحمت بہت قریب ہوتی ہو پھر فخر کرتا ہو خدا
حج کرنے والون کے سبب فرشتون مین پھر فرماتا ہی کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین **ف** عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی
٩٣٧ اُس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَّظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ
نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اُسکی عزت
اور قدر بڑھاتا **ف** یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اُسکا ثواب خدا کے
نزدیک ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم
ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اُسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص
٩٣٨ کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجودکہ اُسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اُسنے دم تمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کردیا عَنِ الْمِقْدَادِ مَا هٰذِهٖ اِلَّا
رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰذَنْتَنِيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً
ثَانِيَةً مسلم مین مقداد ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے کیون نہ مجکو بلایا
تو ہم اپنے دونون ساتھیون کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت سے دودھ کو پیتے یہ حضرت ؐ نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون
بکریون کے دوہنے کے وقت **ف** مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد ؓ سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے
اور ہمکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور
فرمایا کہ ان تین بکریون کا دودھ دوہو اُنکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینون آدمی اُنکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ
چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد
مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لیگئے
مین نے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھاپی کے تشریف
لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اُسکو پی گیا پھر مجکو پچھتاوا آیا کہ مین نے کیون حضرت کا حصہ پی لیا

گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اُسمین
ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک
ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوا فرض کے سنت اور نفل بالکل اُڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے
نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی **ق** عَائِشَةُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ
اَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اُن لوگون کا جو اپنے تئین بہت
دور کھینچتے ہین اُس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اُن سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اُنکی نسبت مین خدا سے
نہایت خوفناک ہون **ف** حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اُسکو کچھ ہلکا جانا اور
اُسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین
اجازت اور رخصت ہی اُسکو ہلکا جاننا یا اُسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی **شعر** بصدق و صفا کوش در ورع
و تقی ٭ ولیکن میفزای بر مصطفے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَهُ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ
مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی یہ حضرت
نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی ای ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا
ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت
کرکے لوگون کو بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمرؓ کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اُسکا حال معلوم
نہوا بعضے اصحاب اُسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اسواسطے دیا کہ اُسکو توریت کا علم تھا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ امْرَاَةً
عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم
مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اُسکو باندھیگا تو اُس عورت پاس کچھ نرہیگا اور
اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے اُس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت
کو دی تھی سو اُسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مین نے
اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اُسکی
حاجت نہین ہی تو میرا نکاح اُس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہی جس سے تو اُسکا
مہر ادا کرے اُسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرکے لوہے کی ایک انگوٹھی لا اُسنے
کہا کہ مجکو نمل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہی اسی کو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کسطرح
گذارا ہو سکیگا آخر وہ شخص نا امید ہو کر اُٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہی اُسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہی
اُسنے کہا کہ ہان مجکو فلانی فلانی سورت یاد ہی حضرت نے فرمایا کہ جا مین نے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے
پر یعنی تو اُسکو سورتین یاد کروا دے یہی اُسکا مہر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہی

اُسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہو یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہو اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوٰۃ ہو اور اُسکے ساتھ اُتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوٰۃ **ف** زکوٰۃ تحصیل کرنے والے عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوٰۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہو پھر بھی ناشکری کرتا ہو اور زکوٰۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اُسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہو اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اُس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اُسنے وقف کر دیا اُسپر زکوٰۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اُنپر دو سال کی زکوٰۃ ہو اُنکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اُنکی تنگدستی کے سبب زکوٰۃ ٹالی ہو گی اسواسطے کہ یہ درست ہو کہ حاکم اگر مصلحت جانے زکوٰۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوٰۃ میرے اوپر ہو اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اُسکو زکوٰۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوٰۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اُن سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوٰۃ لینا درست ہو اور یہی مذہب ہو امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوٰۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین **نوع آخر** دوسری قسم کی حدیث جنکے سرے پر استفہامیہ ما ہو یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** اَنَسٌ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ **قَالَهٗ** حِیْنَ سَمِعَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہو اُن لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سُنا کہ بعضے اُنمین کہتے ہین کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑ دی اور بعضا کہتا ہو کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہو کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اُنھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اُن اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مین عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اُنکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہو خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اُسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجھکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہو اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہو وہ آخر کو

اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو
اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب سب دینون سے میرے
نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہوگیا پھر کہا کہ یا حضرت
مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپ کے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اسکو بشارت دی
اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہوگیا ہی ثمامہ نے کہا کہ
مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو
نملیگا یمامہ ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا ھ جابرؓ مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِی اَرْسَلْتُکَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ ۹۵۰
اَنْ اُکَلِّمَکَ اِلَّا اَنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَهٗ لِجَابِرٍ وَقَدْ اَرْسَلَهٗ فِیْ حَاجَةٍ فَجَآءَ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی بَعِیْرِهٖ مُتَطَوِّعًا اِلٰی
غَیْرِ الْقِبْلَةِ فَکَلَّمَهٗ فَقَالَ بِیَدِهٖ هٰکَذَا اَوْمَأَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا
تو نے جس کام کے واسطے مین نے بھیجا تھا اور نہین روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین نماز پڑھتا تھا یہ حضرت
نے جابرؓ سے فرمایا اور انکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوائے اور طرف
منھ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ
کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف منھ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع
سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَکَ وَلَهَا ۹۵۱
دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآءَهَا وَسِقَآءَهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَجِدَهَا رَبُّهَا یَعْنِیْ ضَآلَّةَ الْاِبِلِ بخاری
اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اسکے واسطے یعنی لگانے اونٹ گم ہوئے
بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیگا اور
درخت کو کھاویگا یہانتک کہ اسکا مالک اسکو پاجاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسئلہ پوچھا حضرت
نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اس نے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ
کو پکڑ لینا نچاہیے اسواسطے کہ اسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہین جوتا اسکے پاس موجود ہی یعنی اسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط
ہی اور مشک اسکے ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہی غرض
یہ کہ اسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی
ھ جابرؓ مَا لَکِ یَا اُمَّ السَّآئِبِ اَوْ یَا اُمَّ الْمُسَیِّبِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰهُ فِیْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی ۹۵۲
فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ کَمَا یُذْهِبُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تجکو کیا ہوا ای سائب کی ما جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اس عورت نے کہا
کہ مجکو تپ ہی خدا اسکو بے برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے برا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ
دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اسکے سبب سے

اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا انکی دلیل اور حدیث ہی انکے مذہب مین

۹۲۷ اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا جب مسلمانون کو تنگی تھی ع ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہی جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ ہی جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہین ولیکن پہلوان وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہی جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہی کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگر چہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت مین وہی ہی جو غصے کو اپنے اوپر سے غالب نہ ہونے دیوے اگر چہ ظاہر مین کمزور ہو ق

۹۲۸ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهٗ لَهٗ مُقْعَدَهٗ مِنْ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے لَوٹنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر انکا اتفاق جانیکا حضرت کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ق

۹۲۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَهٗ لِثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایک بار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اسکو باندھ دیا جب حضرت اس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی ای محمد اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کر کے چھوڑ دیا تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرت نے اسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے

نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر
صدیق اکبر نے دونون ہاتھ اٹھا کر شکرِ خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر
ہوگئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا
صدیق اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اُنکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے
پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ

956 وَخ جَابِرٌ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ
زَوْجَهَا حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيْرَيْنِ وَالْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ
قَالَهُ لِاُمِّ سِنَانٍ بخاری او مسلم مین عبد اللہ بن عباس اور صرف بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے سنان کی ماں سے
کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہے کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ کے حج کرنے سے
کہا اُس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اُسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے
فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
957 رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہے نوع اخر دوسری قسم کی حدیث م اَبُوْ ذَرٍّ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اَوْ
لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت
958 نے اُسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے نوع اخر دوسری قسم کی حدیث خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا
اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پائجامہ
959 نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے ق رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ
بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہا دے اور خدا کا نام اُسپر لیا جاوے تو
اُسکو کھاؤ سواے دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافرون کی چھری
ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو اُنکا طریقہ کرنا مناسب نہین ف یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر
حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اُسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے
لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جمے ناخن اور
960 ہڈی سے حلال کرنا درست نہین لیکن اکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ق عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ
وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اُسکو لے اور جو

۹۵۳ گناہ دور ہوئے تو اُسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ بے صبری کا نشان ہو اسی طرح ہر بیماری کا حال ہو م عَایِشَۃ مَا لَکِ یَا عَایِشَۃ
اَغِرْتِ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہو تجکو اے عایشہ کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین
حضرت عایشہؓ سے پوری روایت یون ہو کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مردون
کے واسطے دعا کرنے کو مین یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اُٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا

۹۵۴ حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مین نے کہا کہ یا حضرت مجھسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے م جَابِرُ
بْنُ سَمُرَۃَ مَالِی اَرَاکُمْ رَافِعِی اَیْدِیکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا
فَقَالَ مَالِی اَرَاکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ
مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیا ہو مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اُٹھاتے دیکھتا ہون تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑون کی
دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑون کی دُمین نہین ٹھہرتین ویسے تمہارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جلا کر پھر حضرت دیر
کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہو مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر
کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے
کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے
اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوئے کھڑے رہتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داود مین
جابر بن سمرہ سے روایت ہو کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اُٹھا کر سلام کرتا تھا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اُٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے
سواے کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفون کا پورا کرنا مستحب ہو جب تک اول صف نہ بھر جاوے دوسری صف نچاہیے

۹۵۵ اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہو ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
مَالِی رَاَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَیْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ
لِلنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہو کہ مین نے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی
جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے
اسواسطے کہ جب سبحان اللہ کہا تو اُسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے
فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے
اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال بد آتا ہو ف صحیح بخاری مین روایت ہو کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو
گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکرؓ کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو
حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کرکے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق حضرت کے آنے سے خبردار
ہو جاوین اور صدیق کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق نے

تحفۃ الاحیاء ترجمہ مشارق الانوار

[illegible]

حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکوں کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مر جاویگی دوسری بار مین جی اُٹھیگی ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابو ہریرہ نے کہا کہ یقین مجکو معلوم نہین مین نے حضرت سے یون سنا ہی جیسا کہ تمسے کہا

۹۶۴ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی ف بعضی روایت مین گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتون کا ایک مطلب ہی کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوئے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اس قدر مکان بہشت مین اُٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی اُسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین

۹۶۵ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا

۹۶۶ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِّلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھون کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اُسکو زیادہ آگ ستاوے

۹۶۷ ق اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونون کنارون کے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ ہی

۹۶۸ ق اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہو کر میرا سینہ ٹھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہووے اے ابی منذر ف ابی منذر کنیت ہی ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اُنکی ذہن آزمائی کی پھر اُنکے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اُسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی

۹۶۹ ق عَائِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی ف مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجا کر بہادری کے کڑکے گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اُنھون نے لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام تب حضرت نے منھ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضایقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورت نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کار آمدنی چیز ہی اسی حدیث سے بعضے

ایسا مال ہو تو اُسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت مجکو مال دینے لگے
مین نے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اُسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اُسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے
فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہی اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی
اور اُسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اٹھوا کر بازار سے گیہون لائے
امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے اُس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اُس شخص کو
روٹی دی اُس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اُنکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اُنھون نے قبول کی اور چلے گئے
بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مین نے روٹی دی تو قبول نہ کی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا اُس وقت
اُنکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اُسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مین نے روٹی دی تو اُنکو خواہش
نتھی کہ اُس سے ناامید ہوکر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہی ویسے باطنی سوال
961 بھی دل سے منع ہی ق يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْإِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ
الطِّيبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن اُمیہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین
بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اُسی طرح عمرے مین بھی ف مصابیح مین یعلی رضہ سے
روایت ہی کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اُسنے حضرت سے پوچھا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہی اور یہ جبہ مین پہنے
ہون اُسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی
962 ق أَبُو سَعِيدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ
يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اُسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سے آپ کو بچاوے پرہیزگار
بننے کے ارادہ پر تو خدا اُسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اُسکے دل کو دنیا کے مال سے
بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اُسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دیگا اور
کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق
اور درویشی کی جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول بد خو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیکخو
عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلیف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی
یہ پیدایشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور اُنکی تعلیم بیفائدہ
ہو جاتی جانورون کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ
کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے نوع اخص
963 دوسری قسم کی حدیثین ہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ روایت ہی کہ

سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نتھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ ۹۷۲
اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون
کے نماز پڑھانے سے جبکہ مین نے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت
کہین گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت
کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ ۹۷۳
الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ
اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا
فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای ابوذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو مین نے کہا خدا اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی
پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اُسکو اجازت
ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اُسکو اجازت
نہ ملیگی پھر اُسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ
آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال
مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب
بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اُس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی اُلٹی چال
چلکر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا ۹۷۴
وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر جب تو شوربا پکایا کرے تو اُسمین پانی
زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی اُن سے مل بانٹ کھایا کر ف حدیث مین بیان حق ہمسایہ
اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت خ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا ۹۷۵
فَاَقْبِلْ بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور چلا جا
اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابوذرؓ سے روایت ہی کہ ابتداے اسلام مین
جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مین نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اُنکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب ندیکھا کہ مبادا
جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اُس صورت مین دارالاسلام
کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو م اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ۹۷۶
ضَعِيْفٌ وَّاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا قَالَهٗ
لَهٗ لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان

عالمون کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین بے مزامیر راگ یا دف کے ساتھ درست ہی بشرطیکہ دینی کام مین کچھ ہرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہوا ور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سنے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو

٩٧٠ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِيْنَ قَالُوْا لِاَبِي سُفْيَانَ مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ مسلم مین عائذ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تو نے انکو غصہ دلایا اگر تو نے انکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب کہ ان تینون نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور انکے سردار کو کہتے ہو ف ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان نہ جا تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان تینون اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا تاؤ کھا کر ابوسفیان ظاہر اسلام بھی چھوڑ دے اسکی خاطرداری کی بات کہی اور انکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ انکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو ان تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا ای میرے بھائیو مین نے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو انھون نے کہا کچھ غصہ نہین ای بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہی اور انکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ انکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ف

٩٧١ اَبُوْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا متفق بخاری اور مسلم مین صدیق اکبرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا تیرا گمان ہی ان دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے اسی غار پر خاص ہمارے سر و پر کھڑے ہوئے جب مین نے مشرکون کے پانون دیکھے تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہی ہم دونون آدمیون کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار مین آوے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیقؓ نے حضرت کا ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معمول ہی کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اسکو ساتھ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر

بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اُسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت
بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنیکا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے یہ قصہ
حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہی
اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے ق اَنَسٌ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ ٩٨٠
النُّغَیْرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہو گا ف ابو عمیر
انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اُسکے غم مین اُداس بیٹھا تھا
تب حضرت نے اُس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطر داری
کرتے تھے ق اَبُو مُوسٰی یَا اَبَا مُوسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے ٩٨١
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے ف ابو موسی نہایت خوش آواز
تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اُنکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہی گویا تیرا گلا
بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤدی کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آوازون مین زبور
پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار خوش
مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور
بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اُسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے
بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین م اَبُو هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِذْهَبْ بِنَعْلَیَّ ٩٨٢
هَاتَیْنِ فَمَنْ لَقِیْتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَیْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مسلم
مین ابو ہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اُس
طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دل یقین والا ہو کر
تو اُسکو بہشت کی بشارت دے ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو
معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین مین نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا
کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگون کو مت سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق
کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت
سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیجیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی
معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سنا دے جس سے اُنکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان

آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہی مگر اسکو رسوائی اور شرمندگی
نہین جسنے حکومت لیکر اسکا حق ادا کیا اور جو اسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت
نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل
ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اسکو خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا
خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اسکو دیوے

٩٧٧ م عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور
البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح کی حکومت اور سرداری نہ قبول کرے
دنیا کی چندروزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری
اور انصاف کرے تو اسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین
عرش کے سائے کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے حکومت
باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی

٩٧٨ م عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوسعید جو راضی ہو گیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا
کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین انکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا
خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اسکو فرمایا **ف** یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی

٩٧٩ ق عَنْ اَنَسٍ یَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَکٰی یَعْنِیْ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّاَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَّکَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهٖ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای ابوعمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابوعمرو کنیت ہی سعد بن
معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب انکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی **ف** انس سے روایت
ہی کہ جب یہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمہارے عمل اکارت
ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے انکی آواز نہایت بلند تھی انھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر بیٹھ
رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اس واسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت

اُن سے سب اونٹنیاں چھین لین اور اُنکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت سے یعنی سوارون کو لیے اپنے دوڑ جاتے تھے
سو مین نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مین نے اُنکو پانی نہین دیا سو اُنکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اُنپر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہو جیے تو درگذر کرنا افضل بات ہے م عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ ۹۰۶
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار دے
لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہے کہ نجاوینگے بہشت مین سواے ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے
حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اُسکے تیر لگا وہ مر گیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے پھر یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے ق عُمَرُ یَا ابْنَ ۹۰۷
الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا وَيُرْوٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا
اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام
اور دوسری روایت یون ہے کہ ای خطاب کے بیٹے اُن کافرون کے واسطے ستھرائیان اور عیش آرام کی چیزین جلد دی گئین دنیا کی
زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا
اُسپر نہ بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوڑے بھرے تھے
مین نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدا نے اُنکو بہت مال اور دولت و عیش اور آرام دنیا کا
دیا آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے ای عمر پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے
اور کافرون کو اکثر عیش اور آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین اُنکا کچھ حصہ نہین اسواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش
سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہون ق سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّي رَسُوْلُ اللهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللهُ ۹۰۸
اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون
اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی
چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اُسکو کافرون کے حوالے
کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اُسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رضی سے بسبب
جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور اُنکے
دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ
اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو

نصف آخر ترجمہ مشارق الانوار

ابوہریرہ کو اسواسطے دین تھین کہ تا لوگ اُنکی بات کو سند جانین حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اُنکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے

٩٨٣ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اُسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے رکھتا ہون مین نے اُسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین مین نے کہا کہ اُسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اُسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اُسنے اناج اُٹھایا مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون مین نے اُسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مین نے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگا سو مین اُسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اُسنے لیا اور مین نے اُسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیچلونگا اُسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرتو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مین نے اُسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مین کہا کہ اُسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مین نے اُسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اُسنے بتلائی مین نے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہی لیکن اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مین نے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا

٩٨٤ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا یہ معجزہ ہی حضرت کا

٩٨٥ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اُن لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی اُنکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کسی کو بیج حضرت کی اونٹنیان چراتی پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مین نے مدینے کے جنگل مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین اُنکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اُنکو پا گیا اور مین نے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہی سو اُنکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مین نے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اُسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

٩٩٣ ق ابو هريرة يا بلال حدثني بارجى عمل عملته عندك في الاسلام منفعة فاني سمعت الليلة خشف نعليك ويروى دف نعليك بين يدي في الجنة قال بلال ما عملت عملا في الاسلام ارجى عندي منفعة من اني لم اتطهر طهورا تاما في ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك الطهور ما كتب الله لي ان اصلي بخاري

اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک کیا یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہو اس واسطے کہ مین نے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب مین نے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اُس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت مشہور ہے اسواسطے پوچھا تاکہ بلال اُسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیرون کو اُسکا ثواب سُنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا

٩٩٤ م ابو هريرة يا بني كعب بن لؤي انقذوا انفسكم من النار يا بني مرة بن كعب انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد شمس انقذوا انفسكم من النار يا بني هاشم انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد المطلب انقذوا انفسكم من النار يا فاطمة انقذي نفسك من النار فاني لا املك لكم من الله شيئا غير ان لكم رحما سابلها ببلالها مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاو اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاو اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاو اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاو اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاو اپنی جان کو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری برادری کا حق ہی سو مین اُسکو ملاونگا تر و تازہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب یہ آیت اتری کہ وانذر عشيرتك الاقربين یعنی عذاب الٰہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتداے اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اوپر سے نیچے تک سب ایک جدی برادرون کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سُنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کیسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا

٩٩٥ ق انس يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله ما نطلب ثمنه الا الى الله بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بنجار کی اولاد اس حاطے والے باغ کا مجسے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اُسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا باغ تھا انصاریون کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر ان سے یہ حدیث فرمائی ان جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرون کی قبرین تھین حضرت نے اُنکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی

٩٩٦ م ابي بن كعب يا ابي ارسل الي ان اقرا القران على حرف فرددت اليه ان هون على امتي فرد الي الثانية اقراه على

فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سواے خدا اور رسول کے کیسکو معلوم نہ تھی

٩٨٩ اسی واسطے رنج مین تھے م عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہوچکا سو اُسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو مقرر بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہوچکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے ایمان خدا نے جانچ لیے ہین اُنکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اُسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اُنکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اُسپر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اُسکا بد کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہی کہ اُسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پانی کا پیٹ دکھے

٩٩٠ م اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشُوْهُ مسلم مین اُسامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُسامہ کیا تو نے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی گروہ حرقات کا جو قوم جُہینہ کی ایک شاخ ہی اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اُسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو سردار بنا کر قوم جُہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مین نے اُس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اُسکو نیزہ مارون اُسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو مین نے اُسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مین نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا یا رسول اللہ اُسنے اپنے بچاو کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہی دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اُس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نتھے

٩٩١ م اَنَسٌ یَا اَنْجَشَةُ رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اُنکو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف انس سے روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا ہانکتے سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اُسکو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اُنکو شیشہ باشا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور انکا شیشۂ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو راگ سنانا خصوصًا کہ اسکے مضمون مین عشق کا بھی ذکر ہو درست نہین کہ بے شبہہ فساد کا سبب ہی

٩٩٢ ق اَنَسٌ یَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ یَاْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَیُرْوٰی كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ قَالَهٗ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا **ف** ثوبان حضرت کے غلام تھے اُن سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہی
کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا

۹۹ منع تھا **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دی رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اُسکی مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی
تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اُنکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اُنکے
شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اُسمین دینی فائدہ ہوا ور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی

۱۰۰ جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی **خ** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ
لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ
السُّفْلٰى بخاری مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم
ہوتا ہی سو جسنے اُسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اُسکے واسطے اُس مال مین برکت دیجاویگی اور جسنے اُسکو جان کی حرص
سے لیا تو اُسکو ہرگز برکت نہوگی اور اُسکا حال اُس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اُسکا پیٹ نہین بھرتا اور دیا ہوا ہاتھ بہتر ہی نیچے
ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اُٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی **ف** حکیم بن حزام سے
روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور
قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حریص اسلئے کے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اُسکو ملے پر اُسکا
پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اُسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی
کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مین نے کہا قسم ہی اُسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ
حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے **ق**

۱۰۱ اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اِسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوام سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب
ہو جاوے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای
زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون ہمسایہ تھے جب
انصاری نے غصہ دلایا اور جو اُسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا سو یہ طے کہ شرع کا حکم

۱۰۲ یہ ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى
حُكْمِكَ **قَالَهٗ** لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ
لوگ اُترے ہین تیرے فیصلے کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین **ف** بنی قریظہ یہودی تھے مدینے
کے قریب حضرت سے اور اُن سے صلح تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے

فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ اقْرَأْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُکَھَا مَسْئَلَۃٌ
تَسْئَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَّرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ
حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرارت مین یا ایک بولی مین سو مین نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری
اُمت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مین نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر
آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار
ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو مین نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اُسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر
تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مین نے کہا ای خداوند میری اُمت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور
پیچھے ڈال رکھا مین نے تیسرے سوال کو اس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سبکی سب یہان تک کہ ابراہیم
علیہ السلام بھی ف اُبی بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرارت مین پڑھا مین اُس قرارت کو نہین جانتا تھا
مین اُسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اُسکی دونون قرارتون کو درست فرمایا سو میرے دل مین اُس وقت ایسا شک
پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی ویسا شک نتھا حضرت سمجھگئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کے مارے پسینے
مین ڈوب گیا اور گویا مین نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو
اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کرکے سات قرارت یا سات بولیان کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قرارت
مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار
سوال کرنے کی بھی اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے
رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش چاہینگے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام
۹۹۷ سے پیغمبر بھی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوتی م قَبِیْصَۃَ بْنِ
مُخَارِقٍ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَأُ
اَھْلَہٗ فَخَشِیَ اَنْ یَّسْبِقُوْہُ فَجَعَلَ یَھْتِفُ یَا صَبَاحَاہُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تمھارا ڈرانے والا ہون اور میری تمھاری مثل جیسے اس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت
کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگون کو بچاوے سو ڈرا کہ اُسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین سے چلانے لگا کہ
ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہونچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرون کو ڈرا دے عذاب الٰہی سے تب
حضرت نے اپنے پر دادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل
تمھارے کفر پر جلتا ہی کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑ و مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے
۹۹۸ دشمن سے خبردار کرتا ہی م ثَوْبَانَ یَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ ھٰذِہٖ یَعْنِیْ اُضْحِیَّتَہٗ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے

کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اُسکا خاوند غلام تو اُسکو اختیار ہی چاہے
نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اُسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک و شافعی کے نزدیک
اختیار نہین ١٠٠٧ مر ابْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے سو مین نے اُسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو
مین نے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے انھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ
ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہی ١٠٠٨ ق ابُو مُوسٰى يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ
الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهُ لِأَبِي مُوسٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتلا دون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول ولا قوة الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا
ف ابو موسی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی اُن سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے
حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین
حضرت کے پیچھے لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے
ثواب ہی جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی ١٠٠٩ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ
مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ
تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اُٹھا کرتا تھا پھر اُسنے چھوڑ دیا رات کا اُٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے
فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اُسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا
کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جمتا ١٠١٠ م عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ
الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى
تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرٰى بْنُ
هُرْمُزَ قَالَ كِسْرٰى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ
يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا
وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ
بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مین نے کہا مین نے اُسکو نہین دیکھا اور البتہ
اُسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلی گی
یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران
کے خزانے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی
زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اسکو لیوے سو نپا دیگا

کافرون کے شریک ہوے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اُن لوگون نے تنگ ہوکر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اُترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اُسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین مددگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرو ویسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ اُنکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اُنکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نوسو تھے

۱۰۰۳ ق عَلِیٌّ وَّ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماباپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کیسکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماباپ تجھپر قربان ہون سوائے سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اُنکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور انکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اُسکی قدرت ہی

۱۰۰۴ م سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ یَا سَلَمَۃُ اَیْنَ حَجَفَتُکَ اَوْ دَرَقَتُکَ الَّتِیْ اَعْطَیْتُکَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مین نے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہوچکا

۱۰۰۵ م سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ یَا سَلَمَۃُ ھَبْ لِیَ الْمَرْاَۃَ لِلّٰہِ اَبُوْکَ یَعْنِیْ اِمْرَاَۃً مِّنَ السَّبْیِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بناکر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے انہین سے ایک عورت مجکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مین نے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا

۱۰۰۶ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ یَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِیْثٍ بَرِیْرَۃَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِیْرَۃَ مُغِیْثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اُسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عایشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اُس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اُسکو چھوڑ دے بریرہ نے اُسکو ترک کیا تو مغیث اُسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اُسکو نہین قبول کرتی تھی تب حضرت نے اُسکی محبت اور اُسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رضی سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اُسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اُسکی سفارش کرتا ہون اُسنے کہا مجکو تو اُسکی

۱۰۱۲ خیال نکرنا یا جہالت ہی یا تعصب م عُمَرَ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیکَ آیَةُ الصَّیْفِ الَّتِی فِی اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ قَالَهُ حِیْنَ اَکْثَرَ
عَلَیْهِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر کیا تجکو کفایت نہین کرتی ایام
گرما کی آیت جو سورہ نسا کے آخر مین ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے
ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورہ نسا کی آخر آیت یہ ہی یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ
یعنی ای پیغمبر تجہسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اسکے بیٹا نہو اور اسکی بہن ہو تو آدھا مال اسکا لیوے
اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت گرمی کے موسم مین
۱۰۱۳ اتری تھی اس واسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا م اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اسکا باپ ایک جڑکی دو شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ
تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک دادے سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل کے عامل تھے
۱۰۱۴ حضرت عباس کے زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی م اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا
فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَکَ اِلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ
یَدَیَّ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا کیون نہین دیکھتا نمازی
جب نماز پڑھتا ہی کس طرح پڑھتا ہی سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہی مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے
دیکھتا ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور ادھر ادھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے
تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور
۱۰۱۵ یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ اَنْزِلْ
فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْکَ نَهَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَآءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اتر سواری سے واسطے ستو گھول اسنے کہا یا رسول اللہ
البتہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اتر سواری سے واسطے ستو گھول راوی نے
کہا سو وہ شخص اترا پھر اسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب
آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا ف ابو داؤد کی
سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگون کو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب
۱۰۱۶ غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ
اَعْتَدَدْتَّ اَبِصَلَاتِکَ وَحْدَکَ اَمْ بِصَلَاتِکَ مَعَنَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن سرجسؓ سے روایت ہی کہ

کسیکو جو اُسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اُس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمانیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بول سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے باٹین نظر کریگا تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اُسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہیگا اور اُسمین کئی بیٹھے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہوچکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہوچکا ہم سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی مرتضی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسی کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** ہجری نوین سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضی علی بھاری ہین اسواسطے اُنکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہوکر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو چھوڑتے اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسی علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسی علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری عزت میرے نزدیک ہی ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضی کے خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سواے علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہین سو سراسر بے جوڑ بات ہی اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسی کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ نہین جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اسی دم تک تھی جبتک حضرت موسی طور سے تشریف نہ لائے تھے یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن ہمین اُنکے [illegible] خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق اور فاروق اعظم کے فضائل بھی احادیث مین بیشمار ہین اہل کتاب [illegible] شیعہ جو مذکور ہوچکین ہین اور وہ محض اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لیتا اُسکے سواے اور حدیثونکو

١٠١١ [illegible]

فلانے کو فاقہ ہو تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوائے سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہی کھاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہی اور شیخ یقتل ہی جس طرح ابو داؤد نے لام سے روایت کیا ہی ف یعنی کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی آن دونون مین صلح کروا دیوے اور اُس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اُسکو سوال کرنا درست ہی عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیون کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی اُنکے سوائے کسی طرح سوال درست نہین مصابیح مین قبیصہ سے روایت ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مین نے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب آویگا تو مین تجکو دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہی حاجی

۱۰۱۹ یَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب کہ اُنھون نے عشا کے وقت سورہ بقر پڑھی تھی ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورہ بقر عشا مین شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اُسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورہ بقر پڑھی تھی مین اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چھوڑ دینگے معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون اُنکی مرضی طول قرأت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اُنکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے

۱۰۲۰ ق مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندون پر معاذ نے کہا مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر جانتا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اُسکی بندگی کرین اور اُسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرین اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندونکا خدا پر جبکہ وہ اُسکو کرین یعنی عبادت کرین لاشریک جانکر

حضرت نے فرمایا اے فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اُس نماز کو جو تو نے اکیلے
پڑھی یا اُس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اُس دسے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اُسنے
شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت
پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا
تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے

۱۰۱۷ **ع** عُمَرَ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَّیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ
وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ
لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے
فلانے بیٹے فلانے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اُسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ پایا سو مین نے تو جو خدا نے
مجھسے وعدہ کیا تھا سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرت نے
فرمایا تم میرے قول کو اُن سے زیادہ نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا
کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** جب جنگ بدر مین ابو جہل اور عُتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اُنکے دھڑ ایک
کنوے مین ڈلوا دیے پھر اُسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا
سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردون کو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مُردون کو
سلام کرنا دلیل ہی اُنکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہی کہ جب مُردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چپ
سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردون کو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تھا جو اُن کافرون نے سُنا جس طرح ٹھیکریون نے حضرت کے
ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوا اُن کافرون کے اور مُردون کی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے
روایت ہی کہ خدا نے اُس وقت اُن کافرون کو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح حضرت عایشہ سے بھی روایت ہی
واللہ اعلم

۱۰۱۸ **ع** قَبِیْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی
یُصِیْبَهَا ثُمَّ یُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ
سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَّرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ
لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ یَا قَبِیْصَةُ سُحْتٌ یَّاْکُلُهَا
صَاحِبُهَا سُحْتًا کَذَا وَقَعَ فِیْ کِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَقُوْمَ وَالصَّوَابُ یَقُوْلُ کَذَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ
بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا
بوجھ اپنے اوپر اُٹھا لیا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اُتنا مال پا جاوے پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اُسکا
مال برباد ہو گیا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی
سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقے کی نوبت پہونچے یہان تک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اُسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ

اب میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اُسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اُسکو امان ہی تب انصار نے
کہا کہ حضرت کو اپنے برادری کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث

۱۰۲۶ فرمائی ق ابنُ مَسْعُودٍ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ
وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے
جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا برا روکنے والا اور شرمگاہ
کا برا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو
تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اُسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی ف یعنی جس طرح خصی کر ڈالنے سے
شہوت جاتی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اُسکے حق مین نکاح کرنا
مستحب ہی کہ حرام کاری اور نظربازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خودبخود شہوت دور ہو جاویگی

۱۰۲۷ ق عَائِشَةَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِیْ اَذَاهُ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ
اِلَّا خَیْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَیْهِ اِلَّا خَیْرًا وَمَا كَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَهْلِیْ اِلَّا مَعِیْ بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے اُس مرد سے
جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھروالی بی بی کو پہونچی سو خدا کی قسم نہین جانا مین اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ
لوگون نے ذکر کیا ہی اُس مرد کو جسکو نہین جانا مین نے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے ف یہ حدیث
کہا ہی بڑی لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن اُبی منافقون کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا
مختصر قصہ حضرت عائشہؓ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ
تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین جائے ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت
کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اُسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے
پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اُٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اُسوقت کم خوراک اور نہایت دُبلی ہوتی تھین اس
سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی
اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو
ساتھ لاوے اُسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اُسنے مجکو دیکھا تھا اُسنے افسوس اور تعجب سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا
اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اُسکی کوئی بات اور مینے نہین سنی اُسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اُسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل
پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اُس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین
مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین
حضرت مجپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اس وقت تک

فصل دوسرا بیچ ذکر فضائل ازواج

مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندون کا حق خدا پر یہ ہی کہ انکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندونپر

۱۰۲۱ واجب ہی اور بندے کا حق خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اُسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی ق اَلْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اُٹھا لے وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا کے ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اُسکی تنگ تھین آستین سے ہاتھ نکالکر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزونپر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہی

۱۰۲۲ نوع اُخریٰ دوسری قسم کی حدیثین ق جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا کھانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین

۱۰۲۳ م اَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نکھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعیدؓ نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا

۱۰۲۴ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار کیا مین نے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے ف جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے انکو دیتے ہین جن کے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے انکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانۂ کفر مین باہم آپسمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت و خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرت نے

۱۰۲۵ ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو ضرور ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول مین نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف

تعظیم اور تعریف کرین اُس وقت نہایت غصے مین تھی مین نے کہا کہ مین نہ اٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اُتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہون کو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ کو بد کہا مقرر اُسنے حضرت کو رنج دیا اور الحقین منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے تبلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا

۱۰۲۸ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین سنے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی

۱۰۲۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اُنکے نکالنے کا ارادہ کیا

۱۰۳۰ **خ** عَائِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالَهٗ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اُس خدا کی جسکے سواے کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینہ مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اُن کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نہ مانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نہ مانا ہان جو اُنمین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبد اللہ بن سلام کہ انمین بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے

نَوْعٌ اُخْرٰی دوسری قسم کی حدیثین

۱۰۳۱ **م** الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَا يَضُرُّكَ يَعْنِي الدَّجَّالَ قَالَهٗ لَهٗ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا دَبَّ اِلَّا اَنْتَظِرَهٗ اَيْ بُنَيَّ مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہونچاویگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بنیّ کے لفظ نہین **ف** مغیرہ سے روایت

گھر مین پاخانے نہ تھے مین شہر کے باہر مسطح کی ماکے ساتھ جا ضرور کو گئی اُسکا پیر چادر مین اولجھا وہ گر پڑی اُسنے اپنے بیٹے کو یعنی
مسطح کو بددعا دی مین نے کہا تو اُسکو کیون بددعا دیتی ہو وہ تو بدری صحابی ہی تب اُسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنیوا
کا شریک ہو یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپکے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مین نے اپنی
ماسے کہا ای ما یہ کیا بات ہو جسکا لوگون مین چرچا ہو میری مانے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہو اُسکو اسی طرح
اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مین نے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اُس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری
رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اُسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑدینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین
جبرئیل کا آنا اور وحی اُترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اُسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجکو تو
سوائے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی اُنکے سوائے اور
بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اُسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تو نے کبھی
عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہو جس سے مجکو اُسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہو اُس خدا کی جسنے تجکو
سچا پیغمبر کیا ہو کہ مین نے کبھی اُسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہو کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہو بکری
خمیر کھا جاتی ہو اور وہ سویا کرتی ہو یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے
اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی ای مسلمانو کوئی اُس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اُسنے ناحق
میرے گھر کے لوگون کو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا
اُسنے کہا یا رسول اللہ مین آپ کا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اُسکی گردن مارون
اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہووے ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای
سعاد تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اُسید بن حضیر سعد بن معاذ کے
چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہو جو منافقون کی
حمایت کرتا ہی غرض نزدیک تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت
گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عایشہ تیرے حق مین مین نے ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تو بیگناہ ہو تو عنقریب
خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت
بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے مین نے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہو کہ آپ کو اس بات کی خبر پہونچی ہو اور آپکے دل مین
جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا ایک اقرار کرون تو حضرت
اُسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہو اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اُٹھے تھے کہ وحی
اُترنے کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو
حضرت نے خوش ہو کر فرمایا ای عایشہ بشارت ہو تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا ای عایشہ اُٹھکر حضرت کی

خلاصۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

۱۰۲۵ اَبُو مُوسٰی اَیُّهَا النَّاسُ اَرْبَعُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُونَ سَمِیْعًا
قَرِیْبًا وَّهُوَ مَعَکُمْ قَالَهٗ فِیْ سَفَرٍ وَّکَانُوْا یَجْهَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور
وہ تو تمھارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے **ف** اس حدیث سے ظاہر
یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے
۱۰۲۶ بھی هر اَبُو هُرَیْرَةَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَّاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ
قَالَ یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَّغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارون کو جسکا حکم
کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمھارے عمل کا جاننے والا ہون
اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزونکو جو مین نے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اس مرد کا جسنے
بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب
میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اسکا حرام اور پینا اسکا حرام بدن اسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی
دعا قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک
نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اسمین موجود ہوا اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اسمین بظاہر دعوی نہین لیکن
اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہی کہ خدا اسکو قبول
نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا
حکم ہی اسمین رد ہی ان لوگونکا جو کہتے ہین کہ اصحاب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو انکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت
کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اسکا کھانا پینا اور گوشت پوست
حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمانکے
حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ
امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسیکو ملتا ہی اسکی تلاش سب بے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری
کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ
مین بے خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جس ایماندار کو
قیامت مین خدا کو منہ دکھانے کا یقین ہو اسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین
۱۰۲۷ هر ابْنُ عَبَّاسٍ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ

کہ مین حضرت سے اکثر وحال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اُسکے ساتھ روٹیون
۱۰۴۲ کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہی ق أُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهُ وَأَبُو حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ
بْنُ أُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نے نہین سنا جو ابو حبابؓ نے کہا اُسنے ایسا
اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اُنکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور ابو حباب کنیت ہی عبد اللہ بن اُبی
منافق کی ف حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تھے
اُس وقت تک عبد اللہ بن اُبی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اڑی اُسنے ناک بند کی اور کہا کیون خاک
اڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبد اللہ بن اُبی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن
ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمھارے پاس آوے اُسکو سمجھاؤ عبد اللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تھے
اُنھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگر چہ یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پہ قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار سے چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعدؓ نے
کہا یا رسول اللہ وہ حسد کی جہت سے معذور ہی اس واسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اُسکے سر پر
سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اُسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث
۱۰۴۳ سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی هـ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ
السَّمُرَةِ قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس پکار درخت والون
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت عباسؓ سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مین نے اور ابو سفیان بن حارث
نے حضرت کا ساتھ ایک دم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اُٹھ گئے اور حضرت
سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی نکرین اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہی اُنکو پکار حضرت عباس کی
بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچون کی طرف جھکتی ہین
پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھر مارین کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے ہوئی
۱۰۴۴ ق الْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ قَالَهُ لِأَبِي طَالِبٍ عِنْدَ
وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزنؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب
سے کہا اُنکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے کہا اے ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور
شیطان اُسی طرح دہلاتے تھے آخرش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا ق

قائم کروا پنے غلامون پر ف یعنی اگر تمھارے غلام گناہ کرین تو اُنکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کرین تو ہاتھ کاٹو
یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہی اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے
بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین م ابو سعید یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَ ۱۰۴۲
لَعَلَّ اللّٰہَ سَیُنْزِلُ فِیْہَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْہَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْہُ وَلْیَنْتَفِعْ بِہٖ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہی شراب مین اور شاید کہ آگے اُتاریگا اسمین کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے
پاس اُس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اُسکو بیچ ڈالے اور اُس سے فائدہ اُٹھا لیوے ف جب قرآن مین اس مضمون کی
آیتین اترین کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین لوگونکو فائدے بھی ہین اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت
ترک کرتے تھے حضرت اس پرداز سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت
کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اُسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے مین کیچڑ
ہوگئی م سَبْرَۃُ بْنُ مَعْبَدِ نِ الْجُہَنِیُّ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ ۱۰۴۳
اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْہُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَہٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْہُنَّ شَیْئًا
مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ مین نے تمکو اجازت دی تھی عورتون سے متعہ کرنے کی
اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اُسکو چھوڑ دیوے اور جو
اُنکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اُسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے
شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی م جابرٌ یَا اَیُّہَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ ۱۰۴۴
لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِیْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے سو
کہ مجکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق
نہین ہوا اسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اُسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہی
م ابو ھُرَیْرَۃَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۱۰۴۵
ای لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف یہ حدیث دلایل فرضیت حج سے ایک دلیل ہی خ ابو امامۃ ۱۰۴۶
یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ بخاری مین ابو امامہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر ہی تیرے واسطے اور اگر تو نے اُس مال کو رکھ چھوڑا
تو بُرا ہی تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے
زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے مین بُرائی ہی کہ اسپر حساب اور غیرہ کو فائدہ
لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیون کو سال بھر کا
قوت دیتے تھے م جابرٌ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ۱۰۴۷

اَلَا وَاِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا
فِی الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی
خوش خبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سواے ٹھیک خواب کے کہ اسکو مسلمان دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور
مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے
قریب حجرے کا پردہ اُٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اُسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا
انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت
تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونیکا
مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش ہی مارا چاہے **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ اَیُّهَا النَّاسُ ۱۰۳۸
اِنَّهٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِیْ وَلٰکِنَّهَا شَجَرَةٌ اَکْرَهُ رِیْحَهَا یَعْنِی الثُّوْمَ **قَالَهٗ** حِیْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ
حِیْنَ قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِیْثَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے
اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اُسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے
اُس وقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے
ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت
طبعی ہی **م** اَنَسٌ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ ۱۰۳۹
فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ
کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجھے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے
اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مین نے دیکھا تو تھوڑا
ہنستے اور بہت سا روتے اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مین نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف**
معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع
سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اُسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی اُسکا سبب بیداری
اور علم ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ **قَالَهٗ** یَوْمَ عَرَفَةَ بخاری ۱۰۴۰
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا
نیکی اور خوبی نہین یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا **ف** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو
پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹون کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی **م** عَلِیٌّ یَا اَیُّهَا النَّاسُ ۱۰۴۱
اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مسلم مین حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو حدود

ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہونگے حضرت کی
بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت
ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اُسمین ایسا دینی کمال ہی کہ سواے اُسکے
اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب ا ور بیبیون سے افضل ہی سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپ کی
رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون یا رسول اللہ **انس** یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اِشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ ۱۰۵۲
اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَھَا
بِاَھْلٍ اَنْ تَجْعَلَھَا لَہٗ طَھُوْرًا وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہی کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی
راضی ہوتا ہی اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہی سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا کرون کہ اُسکے وہ لائق نہو تو ای رب
اُس دعا کو اُسکے گناہون کی طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اُس دعا کے بدلے اُسکو تیری نزدیکی حاصل ہو
ف انس سے روایت ہی کہ میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اُسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ اری تو تو بڑی ہوگئی اب تجکو
بڑھاپا نصیب نہو جو اُس لڑکی نے روکر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا
دی ہی حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہوا ور کہتی ہی کہ حضرت نے مجکو یون بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت
ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور والے کو میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اُسکے بدلے خدا کے نزدیک اُسکے حق مین
برکت اور بہتری ہوتی ہی حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے ای کمبخت ای بے نصیب مگر دل
سے اُسکا برا نہین چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے
اپنی بد دعا کی تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصور کسیکے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے تو اثر نکرے بلکہ برعکس اُسکے بہتر ہو
شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ٭ ایسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نہ سنی ٭ اب تو امت کو ہی لازم کہ حبیب اللہ
رسول کی راہ اُنکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی **م انس** یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ **قَالَہٗ** یَوْمَ حُنَیْنٍ ۱۰۵۳
مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اُسنے بہت احسان کیا یہ حضرت نے جنگ
حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیون تو نے باندھا ہی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ مین نے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے
کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین **ق انس** یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ھٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ **قَالَہٗ** حِیْنَ رَاٰھَا ۱۰۵۴
تَجْمَعُ عَرَقَہٗ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو کیا کرتی ہی یہ آنحضرت نے اُسوقت فرمایا جب ام سلیم
کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا **ف** انس رض سے روایت ہی کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے
بدن سے پسینا بہت نکلا میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ
حدیث فرمائی یعنی تو کیون پوچھتی ہی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہی اسمین مین آپ کا پسینا ڈالتی ہون کہ

کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھرون مین بنے رہو تا تمھارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرون مین بنے رہو تا کہ تمھارے
نقش قدم لکھے جاوین ف بنی سلمہ انصاریون کی ایک قوم تھی اُنکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اُس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد
آبسین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے
شمار پر ایک نیکی تمھارے واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف
١٠٤٨ کو غنیمت جانے **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین ق اُمَّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ اَبِي اُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ فَاِنَّهُ اَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا
هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر کے دو رکعتون کا حال پوچھا سو
اُسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اُنھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے
سو وہ دونون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریبؓ سے روایت ہی کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عایشہ پاس بھیجا
کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین حضرت عایشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو بعد
عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک روز مین نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مین نے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت
پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت
قضا ہون تو بعد عصر کے پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت
١٠٤٩ کی قضا بدون فرض کے جائز نہین خم انس يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى
بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ما حال تو یون ہی کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور تیرا بیٹا بہت
بہت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اُسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین
ہو تو مین اُسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کر کے اُسکو رولون تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہی
١٠٥٠ جو سب سے عمدہ اور بلند ہی خم اُمّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا
يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوَى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجاے سنا کے سنہ دونون مقام پر
آیا ہی اور دونون ان لفظون کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اُنمین ایک
چادر سیاہ دھاریدار اُنکی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے
مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اُسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون
١٠٥١ مستحب ہی ق عَائِشَةَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِي لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ
غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو رنج دے عایشہ کے مقدمے مین
اسواسطے کہ سوائے عایشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر وحی نہین اُتری ف اس حدیث کا مفصل قصہ

اثر ہوا تو اُنکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست ہوا ق عَائِشَۃ یَا عَائِشَۃُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی ۱۰۵۹
بَعْضٍ یَعْنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا
کہان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت مین لوگ ننگے بدن ننگے پانون اٹھینگے مین نے کہا یا رسول اللہ عورتین اور مرد ایک دوسرے کو دیکھینگے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگے ہوش و حواس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے ہر عَائِشَۃ یَا عَائِشَۃُ ۱۰۶۰
لَا تَکُوْنِیْ فَاحِشَۃً مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تو زیادہ گو بدزبان نہو ف ایک قصہ ہے
کہ یہودیون نے حضرت کو زبان دابکے بد دعا کی حضرت عائشہؓ نے انکو اُسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی جتنا اُنھون نے کہا اُس سے زیادہ کیون کہا ق عَائِشَۃ یَا عَائِشَۃُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ ۱۰۶۱
بِخَیْبَرَ فَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْھَرِیْ مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مین ہمیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مین نے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو ایسا ہے کہ مجھکو
معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اُسی زہر سے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی
یعنی اُسی زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہوگا ق عَائِشَۃ یَا عَائِشَۃُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا یَعْرِفَانِ دِیْنَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ ۱۰۶۲
یَعْنِیْ رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میرے گمان مین نہین آتا کہ
فلانا اور فلانا جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مین دو شخصون کا ذکر کرتی تھی
کہ اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر اُن دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اُن سے ظاہر ہوتی ہین حالانکہ
کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہین حضرت نے گمان کیا یقین نہین اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے ہر عَائِشَۃ یَا عَائِشَۃُ ۱۰۶۳
مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ
تمھارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مین نے ایک عورت
کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح
مین دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف مین جھانجھ نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو ھر عَائِشَۃ یَا عَائِشَۃُ مَا لَکِ ۱۰۶۴
حَشْیَا رَابِیَۃً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَیْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِیْنِیْ اَوْ لَیُخْبِرَنِّی اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتُہٗ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِیْ رَاَیْتُ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَھَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَھْدَۃً اَوْجَعَتْنِیْ
ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قَالَتْ مَھْمَا یَکْتُمِ النَّاسُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ
جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ حِیْنَ رَاَیْتِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاہُ مِنْکِ فَاَجَبْتُہٗ فَاَخْفَیْتُہٗ مِنْکِ وَلَمْ یَکُنْ یَدْخُلُ عَلَیْکِ وَقَدْ
وَضَعْتِ ثِیَابَکِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَکِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ
یَاْمُرُکَ اَنْ تَاْتِیَ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَھُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تیرا
حال ہے جو دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب

حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہو اور دوسری روایت میں ام سلیم نے یوں جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے

1055 حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی ہو انسؓ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ قَالَہٗ لِامْرَأَۃٍ کَانَ فِیْ عَقْلِہَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً مسلم میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے کی ماں دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جسکی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اُسنے کہا کہ یارسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہی ف ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے اُسکی بھی خاطر شکنی نکرنے اور اُسکا کام کر دیتے

1056 ق عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا یَا بُرَیْرَۃُ ھَلْ رَأَیْتِ مِنْہَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ یَعْنِیْ عَائِشَۃَ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ فِیْہَا اَھْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بریرہ کیا تونے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب حضرت عائشہ کے حق میں تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب میں مفصل ہو چکا

1057 ق عَائِشَۃَ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَہٗ لِفَاطِمَۃَ حِیْنَ بَعَثَہَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ یَنْشُدْنَہُ الْعَدْلَ فِیْ عَائِشَۃَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہے گی جو میں چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اُنکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عائشہؓ کے حق میں برابری چاہتی تھین ف دوسرے باب میں اسکا قصہ مفصل ہو چکا

1058 ق عَائِشَۃَ یَا عَائِشَۃُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰہَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْہِ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُھُمَا عِنْدَ رَأْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَۃٍ وَّجُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ کیا تونے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مین نے اس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال تلادیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اُسنے جو میرے سر پاس تھا اُس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اُسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اُس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اُسنے جواب میں کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اُسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اُسنے کہا کس چیز میں کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور اُن بالون میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف میں اُسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئین میں ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری میں یون روایت ہو کہ حضرت بیبیون سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اُس کنوئین پر تشریف لیگئے اُسکو نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مین نے کہا یا حضرت اُس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور و غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہو کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا

نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجھکو کپڑا اُٹھا دے اور دوسری روایت مین ہے کہ جانماز اُٹھا دے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہے اس واسطے کہ اسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی

۱۰۶۸ ق عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِيْنِ يعنی بِئْرَ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ خدا کی قسم اُس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اُس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

۱۰۶۹ ق عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ مر بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت عایشہ سے یون روایت ہے کہ مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہونچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے عایشہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

۱۰۷۰ م عَائِشَةَ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عایش چھری دے ف عایش اختصار ہے عایشہ کا مصابیح مین وہ حدیث ہے کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت نے چھری پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی اُمت سے

۱۰۷۱ م عَائِشَةَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی ای عبدالمطلب کی اولاد مین مالک نہین تمھاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمھارا جی چاہے ف جب یہ آیت اتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہے آخرت کا مین مالک اور مختار نہین بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت یہ نہ بولیو

ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحَرَّقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأُقْلِيْشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پاؤن کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یون ہے کہ ای مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو آپس مین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نہ چاہیے کرنا عورتون کو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اُسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا ہوتی

الباب السادس

تبلا دے یا تو پھر مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار تبلا دیگا حضرت عایشہؓ نے کہا مین نے یا رسول اللہ میرے ما باپ آپ پر قربان پھر مین نے حضرت کو
سب حال تبلا دیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مین نے اپنے آگے دیکھا مین نے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا
دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اُسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی
پاس مین جاتا حضرت عایشہؓ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اُسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل
میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اُسنے مجکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مین نے اُسکو جواب دیا اور تجھسے مین نے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے
پاس نہ آیا تھا اور تو اپنے کپڑے اتار چکی تھی اور میرے گمان مین یہ آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرا نگی
سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر انکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت
عایشہؓ سے روایت ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت
اٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ رشک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی
اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے
پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اٹھا کر دعا کی بعد اُسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جلد چلے مین بھی جلدی سو مین جلدی
آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی گویا
۱۰۶۵ کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہی **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي
اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا قَالَهُ
لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهُ عُرِفَتْ
فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہی شاید
اس آندھی اور بدلی مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا
سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین
دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہ ہوگا اور مین آپ کو جو دیکھتی ہون کہ
جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ مین نے
حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے
اور دعاے خیر کرتے خوف سے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مین نے اُسکا سبب پوچھا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ خوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکان را
بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزاں رہے **ف**
۱۰۶۶ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ یہ کتا
اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ یہ ہی کہ حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین
۱۰۶۷ کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اُنکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت کو معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی هر اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ

ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینے میں ہجرت کر کے آ گئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے میں ہجرت کر آئے
تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اس وقت نکاح میں تھیں اور حبش سے آئی تھیں کہا کہ اے اسماء ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہیں
کہ ہمنے ہجرت میں سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسماء نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک میں گئے تھے کہ ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک
میں آئے جہاں کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ جنھی خدا کی راہ میں تکلیف زیادہ اتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ انکا حبش میں جانا اور آنا ما جہاز
اتفاق ۱۰۷۹ عثمان لَیْسَ الْکَذَّابُ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَقَالَ خَیْرًا اَوْ نَمٰی خَیْرًا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو میں تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے
ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ۱۰۸۰ اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ
لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ وَلٰکِنَّا حُرُمٌ بخاری میں صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہیں لیکن
ہم تو احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا
حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ۱۰۸۱ ابو ہریرہ
لَیْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ قحط وہی نہیں کہ تمہارے واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ جسمیں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگاوے ف
یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین کچھ نہ اگے کہ اسمیں بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے ق ۸۲ ابو ہریرہ لَیْسَ
عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ف
یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو ان پر زکوٰۃ ہو جاتی ۸۳ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ
خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ
مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ
اور نہیں پانچ وسق سے کم چھوہارے میں زکوٰۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب
سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ اس سے
کمتر میں زکوٰۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہ ہو اسمیں زکوٰۃ نہیں اور یہی حدیث
انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ قید نہیں تھوڑا ہو اور بہت سب میں زکوٰۃ ہے یعنی دسواں حصہ ۱۰۸۴
عائشہ لَیْسَ کَذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰہِ وَرِضْوَانِہٖ وَجَنَّتِہٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ فَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ
وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ وَسَخَطِہٖ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ قَالَہٗ لَمَّا قَالَتْ کُلُّنَا نَکْرَہُ الْمَوْتَ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں ہے لیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی
اور بہشت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر
کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اُسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اُسکے ملنے کو برا

١٠٧٣ اس چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم وے ہیں جنکے سرے پر لیس آیا ہی خ عائشۃ لیس احد یحاسب الا ھلک بخاری
میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت میں دو طرح
کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے اس میں کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہی ایمانداروں کا اور دوسری طرح یہ کہ انسے
١٠٧٤ ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہی کہ اُسکا انجام دوزخ ہی ق ابو ھریرۃ لیس الشدید بالصرعۃ
انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب بخاری او مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان وہ نہیں کہ جو لوگونکو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے
١٠٧٥ ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق ابو ھریرۃ لیس الغنی عن کثرۃ العرض انما الغنی غنی النفس بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی تو حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہی
ف یعنی غنی اور تونگر اُسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اُتنی احتیاج زیادہ
مصرع اناںکہ غنی تراند محتاج تراند ہ تو حقیقت میں غنی اور بے پروا قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہی اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی
١٠٧٦ محبت گئی تو کچھ حاجت نہی کہ تونگری مال بہت سے ہو ق ابو ھریرۃ لیس المسکین الذی ترد التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ
ولا اللقمتان انما المسکین الذی یتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہیں جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھراوے
حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رُکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وے لوگ
ہیں کہ باوجود محتاجی کے لوگوں سے نہیں سوال کرتے چمٹ کر کہ بدون لیے پیچھا نہ چھوڑیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج
لوگ سوال نہیں کرتے اُنکے دینے میں زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیروں سے اور انکا حق مقدم ہی اُنکے حق سے اسواسطے کہ انھوں نے
گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے بے زبان ہیں خواہ
١٠٧٧ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل و قناعت سے خ عبد اللہ بن عمرو لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا
قطعت رحمہ وصلھا بخاری میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں جو احسان
کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اُس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اُسکو جوڑے ف
یعنی جو اپنے بھائی بند وں کے جور اور ظلم کے مقابلے میں اُنسے احسان کرے اُسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان
١٠٧٨ کے بدلے احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں ق اسماء بنت عمیس لیس باحق بی منکم و
لہ ولاصحابہ ھجرۃ واحدۃ ولکم انتم اھل السفینۃ ھجرتان یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و کان
قال لاسماء حین قدمت من الحبشۃ سبقناکم بالھجرۃ فنحن احق برسول اللہ منکم بخاری اور مسلم میں اسماء
بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہیں تم سے زیادہ اور اُسکو اور اُسکے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا ثواب ہی
اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتوں کا ثواب ہی یعنی عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تم سے پہلے ہجرت کی
سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہیں تمھاری نسبت ف ابتداے اسلام میں جعفر طیار نے مع چند اصحاب کے مکے سے حبش کے ملک کو

اور نہین تو اُسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اُسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو
ٹھہرا دے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اُسکو خدا کا دشمن کہکے اور حال اُسکا وہ ایسا شخص نہین ہو تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے
اسیطرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہو کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑیگا
اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور پرائی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک
کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہو جسمین کفر کا خوف ہو اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہو لیکن پھر بھی احتیاط
ضرور ہو کہ مبادا اُلٹ اوپر نہ پلٹ پڑے ق ابن مسعود لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی ۱۰۹۰
الجاھلیۃ وفی روایۃ اودعا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین منھ کو
پیٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہو کہ جو ان تینون مین سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین
ف کفر کے بول یعنی واویلا وامصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہاے یہ کیا غضب ہے یہ کیا ظلم اور ستم ہوا یا میت کی برائیان ذکر کر کے چلا کر رونا پیٹنا
سنت یہ ہو کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل
مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین خ ابو ھریرۃ لیس منا من لم یتغن بالقرآن بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ ۱۰۹۱
حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین شعر خوانی
کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب
پوچھیے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہو کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اُسکا دل سرد نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہو
بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل ندے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہو ق ابن مسعود لیس ۱۰۹۲
من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانہ سن القتل اولا ویروی لانہ کان اول من
سن القتل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے
پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اُسکے خون کا حصہ پڑتا ہو یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہو اسواسطے کہ اُسنے خون کرنیکی راہ نکالی اور دوسری روایت
یون ہو کہ اُسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہو کہ اُسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل
کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اُسپر ضرور ہوگا اسی طرح جو
شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالیگا اُسکے کرنے والون کے برابر اُسکے گردن پر بھی وبال پڑیگا ق ابن مسعود لیس ھو کما ۱۰۹۳
تظنون انما ھو کما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم قالہ لما نزلت الذین آمنوا
ولم یلبسوا ایمانھم بظلم شق ذلک علی اصحابہ وقالوا اینا لم یظلم نفسہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا اُسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہو جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا
شریک نہ ٹھہرا نا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہو یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب یہ آیت اُتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین

جاتا ہو یہ حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمایا جب کہ حضرت عایشہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین **ف** یعنی نزع
مین موت کا برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہو کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہو اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبرا
١٠٨٥ اور موت کو برا جانتا ہو **ه** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ **قَالَهُ** لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ
رِوَايَةُ مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اسپر واجب نہین یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے
فرمایا جب کہ اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو طلاق بائن دی تھی **ف** طلاق دو قسم ہو رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے
اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہو سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب
نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہو اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہو خواہ حمل ہو خواہ نہو
اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اُسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
جو نلیے اور اُسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہو اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین
١٠٨٦ **ق** جَابِرٌ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیکی
کام نہین **ف** حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہو اور لوگون نے اُسپر سایہ کیا ہو حضرت نے پوچھا کہ اُسکو کیا ہوا ہو
لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین سب
علما کا یہی مذہب ہو کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہو لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہو
١٠٨٧ **ق** اَبُو مُوسٰى لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
وہ شخص ہم لوگون سے نہین جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈا وے اور کپڑے پھاڑے اور منہ کھسوٹے اور چلاوے **ف**
کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اُسکے غم مین ایسے کام کرتے جس طرح ہندوؤن مین بال منڈانے کی رسم ہو اسواسطے حضرت نے
منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہو پیٹنا اور چلاکر رونا حرام ہو اور ایسے لوگ حضرت کے
١٠٨٨ طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہو اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین **ق** اَنَسٌ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ
الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ
تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اُسکا عمل دخل ہوگا سواے مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازون سے
کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نکرتے ہون گے سو دجال آویگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین مین
١٠٨٩ پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق **ق** اَبُو ذَرٍّ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ
ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا
بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ هٰذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا
بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے

وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہے
جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اُسنے خدا کی اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر
عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے مین سب اے برادرا ور مالدارون کے محتاجون کو نہین پوچھتے اسواسطے اُسکو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجون
کو بھی دیجیے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانون کی آپسمین
محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی
اُسنے محبت توڑی تو اُسنے خدا اور اُسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ ۱۱۰۰
كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین بھولا
آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل
جاتا ہے اُن اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بندھیون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح
جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دَوْرا اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک
غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دَوْرا اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی
محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اُسکو آسان بات بجاننے آور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ
مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح کہنے کہ اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت
ثابت ہوتی ہے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین جنکے سرے بَیْنَا اور بَیْنَمَا کی لفظ ہے ق جابر بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ ۱۱۰۱
صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ
مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مین نے آسمان
سے ایک آواز سنی تو مین نے سر کو اٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا
ہوا ہے سو مین اُس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجھکو کمل اُڑھاؤ کمل اُڑھاؤ سو لوگون
نے مجھکو اُڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی
بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول قرآن کی سورت
اُتری پھر قریب تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اُتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا ق ۱۱۰۲
اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ
اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے
دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر بہت بھاری پڑے اور اُنھون نے مجھکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجھکو حکم ہوا

ظلم کو نہ ملایا انکو قیامت مین امن آمان ہو تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور انھون نے کہا کہ ہم لوگون مین
کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا **ف** ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی تو اصحاب ظلم کے معنی عام سمجھے
تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اس آیت مین
ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہین جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتا ہی
بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو **فصل فی نعم و بئس** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہی

۱۰۹۴ م جابر نعم الادام الخل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ
حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اسکو منگایا
حضرت اسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکے کی تعریف دو سبب فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی
اسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایکبار بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہوا دوسرے یہ کہ بلغم
۱۰۹۵ سبب اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہی **ق** حفصة نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل بخاری
اور مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مین نے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجسے کہا تو مت
ڈر یہ خواب مین نے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اس رات سے عبد اللہ بن عمر رات
۱۰۹۶ کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی خ ابو هريرة نعم الصدقة اللقحة الصفي
منحة والشاة الصفي منحة تغدو بإناء وتروح بآخر بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھ
کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن
دودھ دے **ف** اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اسکا حاصل ہی تو ثواب
۱۰۹۷ بھی اسکا ہر روز حاصل ہی م ابو هريرة نعما لأحدهم و يتوفى نعما للمملوك أن يتوفى يحسن عبادة الله وصحابة
سيده نعما له مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت
مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مر جاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی
بات اسکے حق مین ہی **ف** عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو
۱۰۹۸ بھی اور مجازی مالک کو بھی م عدي بن حاتم بئس الخطيب أنت قل ومن يعص الله ورسوله قال لرجل خطب
عنده فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یون کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے
حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اسنے راہ پائی اور جسنے ان دو کی
نافرمانی کی سو گمراہ ہوا **ف** اس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اسکو ادب
۱۰۹۹ سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر **ق** ابو هريرة بئس الطعام طعام الوليمة يدعى إليها الأغنياء ويترك الفقراء

خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بد مذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے یون اُلٹا بیان کرتے ہین کہ مراد
ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل کہ کسیلئے کسی بھوکے سے پوچھا
کہ دو اور دو کے ہوتی ہین اُسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کے بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام
صاف ظاہر ہو یہ گمان باطل انکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کے یہ تہمت تو انکی
طرف کسیطرح ممکن نہین خدا کی مار اُن سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین **ق** اَبُوْسَعِیْدٍ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ ۱۱۰۵
النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ یَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اُنپر کرتے ہین انمین سے بعضی کرتا تو چھاتی
تک پہونچا ہی اور بعضی اُسکے نیچے اور عمر بن الخطاب میرے سامنے کیا گیا اور اُسپر کرتا تھا کہ وہ اُسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت
لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے اُسکی کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی
کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہو اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا **ع** اَبُوْهُرَیْرَةَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ ۱۱۰۶
عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ
وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ
بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اُسپر ڈول
پڑا ہی سو مین نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اُسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اُسنے ایک یا دو ڈول
نکالے اور اُسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اُسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اُسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مین نے تو
آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک اُسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے
اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے انکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہی اور معمول ہو کہ پانی پلانے کے وقت
اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی
اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک
دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اُنکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلیگا چنانچہ صدیق کل دو
برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ انکا انتقال ہوا پھر
عمر فاروق خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اُنکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور
اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے
اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا
ق اَبُوْهُرَیْرَةَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ ۱۱۰۷

کہ انکو پھونک مار سو مین نے انکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اُن دونون کنگنون کی تعبیر مین نے اُن دو جھوٹھون کی
جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صَنْعَاء یمن مین ایک شہر ہی حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا
یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے
مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت
مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اُن دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے
انکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہی اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتون کا
زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بہتر ہی مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین گجرے دیکھنا قید ہونے کی
دلیل ہی واللہ اعلم ق اِبْنُ عُمَرَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ ١١٠٣
اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مین نے اُسمین سے پیا یہانتک
کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر مین نے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر
بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اُس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اُسکی تعبیر علم اور بوجہ ہی ف اس حدیث سے اہل
تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اُسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ
سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وے
علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اُنکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا
خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى ١١٠٤
النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ
خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى
اَدْبَارِهِمْ فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین
کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہانتک کہ مین نے انکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے
اُن سے کہا کہ آؤ سو مین نے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اُسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نے کہا کہ کیا حال ہی
انکا یعنی اُنسے کیا قصور ہوا اُس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اُلٹے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد
ہو گئے تھے پھر نکلا ایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہانتک کہ مین نے انکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے اُن سے کہا کہ آؤ
مین نے کہا کدھر اُسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نے کہا کیا حال ہی انکا اُن سے کون قصور ہوا اُسنے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے
تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ انمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے
کمتر بچتے ہین ف یعنی اُن لوگون سے نجات والے لوگ بہت کم ہین جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال
ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین انکو قتل کیا انھین لوگون کا انجام

سیرے لوگ اور مین کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی درستی مین پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہی اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینھ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہین اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانے کھیت و باغ مین پانی برساؤ اسیطرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو مسلمان کو لازم ہی کہ جو نعمت اُسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اُسکو اتفاقی نجانے اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے **ق** مالك ابن صعصعة بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت

۱۱۱۰

فقد قال وسمعته یقول فشق ما بین هذه الی هذه فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذهب مملوءة ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید ثم اتیت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابیض یضع خطوه عند اقصی طرفه فحملت علیه فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فیها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الثانیة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یحیی وعیسی وهما ابنا خالة قال هذا یحیی وعیسی فسلم علیهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح فقیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال هذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد علی ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس قال هذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا موسی قال هذا موسی فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما تجاوزت بکی فقیل له ما یبکیك قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح جبرئیل قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا ابراهیم قال هذا ابوك ابراهیم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام علی ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت لی

فَلَنْ کُرْتُ غَیْرَتَہٗ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا
تھا مین نے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو ایکایک وہان ایک عورت ہو کہ ایک محل کیطرف وضو کرتی ہو سو مین نے کہا یہ کسکا محل ہو
فرشتون نے کہا کہ عمر کا محل ہو سو مجکو عمر کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اُسکی عورت پاس اجنبی مرد کے
جانے سے غیرت اور جوش آتا ہو اسواسطے مین اُس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین پوری یون روایت ہو کہ عمر فاروق
نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھے ممکن نتھی اس حدیث مین
عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہو اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی خ ابُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ
رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى
وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوب
برہنہ نہاتے تھے تو اُن پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اُن سے
اُنکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجکو مالدار اور اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہو بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو
سمیٹتا ہو حضرت ایوب نے کہا کہ کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہو کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت
کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہین **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہو بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ اپنے
مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اُسکو سُرور مالک کی مہربانی پر ہو مال پر نہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہو اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اُسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا
توکل کے مخالف نہین مر اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ
فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ
فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ
الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْئَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا
مَآؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت
مین کہ ایک شخص تھا ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اُسنے ایک آواز سُنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف
وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اُنڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اُس پانی سے لبالب بھر گئی
سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے اِدھر اُدھر کرتا ہے
سو اُسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہو اُسنے کہا فلانا نام ہو وہی نام جو بدلی مین سُنا تھا سو باغ والے نے
اُس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اُسنے کہا مین نے اُس بدلی مین آواز سُنی جسکا یہ پانی ہو کوئی کہتا تھا
کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کس طرح شکر گزاری کریگا باغ والے نے
کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اُسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اُسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی

١١٠٨

١١٠٩ فضیلۃ الاجمال زوجہ صدقہ فی الازواج

محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ
وہان یوسف تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا تو اُسنے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نے کہا یہ
کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا
خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے
اُسکو سلام کیا اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہونچا
سو چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی
کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے
کہا یہ ہارون ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل
لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا او
تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا
تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسی ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا سو اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک
بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رو دیا کسینے کہا اے موسی تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اُسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا
ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے
ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو
ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا سو اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا
کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرۃ المنتہی یعنی پِچلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اُسکے بیر جیسے
ہجر کے مٹکے اور اُسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہی ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین
کھلی اور دو چھپی تو مین نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین
تو نیل اور فرات ہین پھر مجھکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا
اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مین نے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی
صورت پر ہی جس دین پر تو اور تیری اُمت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے
پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا
مقرر تیری اُمت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکیگی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج
کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اُس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے
تو مین پھرا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اُتار ڈالی سو مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے اسی طرح یعنی اول

سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت فقلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكن ارضى واسلم فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق عليه لكني تتبعت فيه سياق البخاري

معراج

بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اُسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اُسنے چیرا درمیان میں یہان سے یہانتک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اُونچا تھا مد نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اُسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پاس پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ دوسرے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہین سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام کیا سو اُنھون سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا

تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہو گئیں سوا ست پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہ ہوئی معراج مکے میں ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمیں اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے میں یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے اور اگر خواب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں نہ داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیاں نہ پوچھتے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے میں رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجیں ہوئیں ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمیں اختلاف ہے کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مشہور روایت یہ ہے کہ نہیں دیکھا اور یہی مذہب ہے اکثر محدثین و متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت ہے کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یوں روایت ہے کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہے اسواسطے کہ قرآن میں اُسکا صاف بیان ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہے ق ابن عمر بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِّلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمُ الْمَوَاشِيَ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاَنَّهٗ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَّوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَّرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِءْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِءُ بِكَ خُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اُنکو مینھ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے تو اُس پہاڑ کا ایک پتھر اُنکے غار کے مُنھ پر ڈھلک پڑا سو اُنکو اُس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو

با۔ کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس نمازین اُتارین
پھر مین موسی پاس آیا پھر موسی نے اُسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اُتارا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسی
نے اُسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسی نے اُسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو
مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم
ہوا تو موسی نے کہا سو تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل
کا علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا
مین اپنے رب سے یہانتک کہ مین شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسی کے
پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اُتار ڈالا اپنے بندون سے
اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے لیکن مین نے اسمین بخاری
کی روایت کی پیروی کی ہے ف حطیم اور حجر اُس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب
قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو کعبے سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا ناندان اُسی طرف ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہے کہ اُس وقت حضرت اپنے
گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے
گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین امّہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہے حضرت کا
اور اُنکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا آور ہجر عرب مین ایک مکان ہے وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دوبار سینہ چیر کے
دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس ور نکرے اور دل مین
ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے آور حضرت موسیٰ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا
اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اُنکو اپنی اُمت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اُن مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے
پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے
تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے
اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی
کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے آور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے
سے نکلین ہین یعنی اگر اس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اُن نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت
مین نیل اور فرات کی مدد انھین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نہ نظر آوے واللہ اعلم آور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہے کہ اول حضرت
مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان
پر ہے ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہے
لیکن ہر ایک آسمان میں اُسکی سیدھ پر اُسی طرح کا عبادت خانہ ہے اور کعبہ بھی اُسکے نیچے ہے بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے

تو اُسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہو **ق** ١١١٢ اَبُوهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِهِ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اسپر بوجھ لادے ہوے بیل نے اُسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنے کے واسطے واسطے نہین پیدا ہوا ہون تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اُسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو انمین سے ایک بکری لے گیا تو اُسکی تلاش مین رہا چرانے والا یہانتک کہ اُسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اُسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اُسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہو تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہین اور حالانکہ ابوبکر اور عمر وہان نتھے **ف** یہ قول راوی کا ہو یعنی ابوبکر اور عمر وہان نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اُس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہو یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود نتھے مگر انکو اسکا یقین ہو یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اُنکے ایمان کو ملایا جو اُسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان اسپر لائے جبکہ حضرت ایمان لائے **ق** ١١١٣ اَبُوهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو اُسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اُسنے اُسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اُسکی قدردانی کی سو اُسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور ثابت ہوا کہ ادنیٰ نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گاہے مغفرت کا سبب ہو **ق** ١١١٤ اَبُوهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہو کہ ناگاہ خدا نے اُسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہو **ف** ہرچند ستھری پوشاک پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہو بلکہ سنت ہو لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اُسنے آپکو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گزرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقویٰ نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت نہ ڈالی اسلئے کہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف

اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اُنکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اُنمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہو کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اُنکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اُنکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اُنکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہوگئی تو مین نے ماباپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سر پاس کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اُنکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اُن سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اُنکا حال رہا صبح تک یعنی مین اُنکے تھان مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اُس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اُس سے ایک روزن کھول دیا تو اُس سے اُنھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہو کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ مین اُسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اسکا کمال عاشق تھا سو اُسکی طرف مائل ہوکر مین نے اُسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اُسنے تا نا یہانتک کہ سو اشرفیان مین اُسکو دون یعنی سو اشرفیون پر راضی ہوئی سو مین نے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اُنکو اُسکے پاس لایا پھر جب مین اُسکے دونون پیرون کے اندر واقع ہوا اُس نے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اُسکا حق ہو یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ بکارت نکر تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اُسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اُنکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور ٹھہرایا تھا اُس برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اُسنے کہا میرا حق دے سو اُسکا حق مین نے اُسکے آگے کیا سو اُسکو چھوڑ گیا اور اُسکی طرف سے منھ موڑا تو ہمیشہ مین اُسکو بوتا رہا یہانتک برکت ہوئی کہ اُس مال سے گاے بیل اور غلام اُنکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مین نے کہا جا اِن گاے بیلون اور اُنکے چرانے والون کی طرف سو اُنکو لے تو اُسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مین نے کہا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گاے بیلون اور اُنکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہو سو اُسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہو سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا ف اس حدیث مین بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہوسکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اُسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماباپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہو اور عمدہ نیکیون مین داخل ہو تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہو اور خدا کو نہایت پسند ہو چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضاے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہو پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اُسکا ناج بووے

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اُسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف
اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی ھ علیؓ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ
لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اُسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے
جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے
اُسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے ف ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہی یا خود کہے یا غیر
کہلاوے اس طرح کہ جب اُسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اُسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب
ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ غیر خدا کا نام ذبح کے وقت لیا جاوے
جیسے راجپوت کرتے ہین اُسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا تو پ یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے
واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے
سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہی
اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین آور یہ جو بعضے دن بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح
کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہ حلال ہی اُسکا جواب
یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی
خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اُنکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم اس گاے بکری
کو نہ ذبح کرو اُسکے عوض دونا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت
کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اُنکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت ہی سے غرض نہین
انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اُسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین
فتاوی درالمختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی
کا نام اُسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ
فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت
فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت
اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم
ورحمایت کی اُسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اُسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان
جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین اُنکا مٹانا
ورگرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا
ساپتہ نہ معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین

راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسا یا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اُسکے ثواب سے نا امید نہوا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اُسکے وبال سے نڈر نہونا چاہیے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہے

۱۱۱۵ ق جابرؓ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهٗ قَالَهٗ لَمَّا رَاٰى حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ منھ داغے ہوے گدھے کو دیکھا ف جانور کا منھ داغنا حرام ہے سب علما کے نزدیک منھ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہے

۱۱۱۶ ق ابو هُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا خود چراتا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ف چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہے امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہے تو [illegible] حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہے جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہے جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہے یا یہ مراد ہے کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراویگا تو بیشبہہ اسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا یا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہے

۱۱۱۷ ق ابن عمرؓ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اُس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اُس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑا وے اور اُس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اُس عورت پر جو اپنا بدن گدا وے ف بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے اس واسطے کہ اسمین تغیر خلقت الٰہی ہے اور تزویر اور بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھوکا کھاوے

۱۱۱۸ ق عایشہؓ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ ان لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا ف بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری امت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد نہ ٹھہراوے اور جندبؓ سے روایت ہے کہ مین نے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنائیو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جہات مسجد اور کعبے کو خاص ہے وہ قبر پر بجا ہے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اُنکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہے اور اسیواسطے قبرستان مین نماز پڑھنا [illegible] اور ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کرکے محمدی بنین آمین

ق ابن عمرؓ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین

(حاشیہ: [illegible])

کہ اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اُس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اُنکی مغفرت کرتا **ف** اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلۂ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری مین نہ گرفتار ہون یعنی جیسے اُسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اُسکی غفاری بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اُسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اُسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

1126 **ق** اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَّبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا اُخْتِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِيْ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ **قَالَهُ** مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِيْ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ **قَالَهُ** لَهَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر دُرّہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی توبھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر دُرّہ تو میری دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اُسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثُوَیبہ نے دودھ پلایا ہی سوا میری بیبیوا اپنی لڑکیون اور اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت اُم حبیبہ سے کہا جبکہ اُنھون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا **ف** حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن ہے جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مین نے سنا ہی کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے جسکا دُرّہ نام ہی آپ نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غلط بات ہی کہ اول تو دُرّہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی

1127 **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَسْلَمِيُّ لَوْ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ بَعَثَهُ اِلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اُن لوگون نے اُسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور یا نرم دلی کا بیان کیا

1128 **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِيْ اُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ما اُسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا **ف** ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت اُدھر سے نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اُسکی آواز سنین اُسکی ما نے کہا اے ابن صیاد دیکھ محمدؐ آئے سو وہ چپ رہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اُسکی ما نہ روکتی تو کچھ اُسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی تاکہ اُسکے بطلان سے لوگون کو خبردار کردین

1129 **ق** جَابِرٌ لَوْ تَرَكَتْهَا مَا زَالَ قَآئِمًا **قَالَهُ** لِاُمِّ مَالِكٍ حِيْنَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِيْ

لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوا اُس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان
فرعون اور ابوجہل کہ اُنکا کفر بلاشبہہ ثابت ہو تو اُنکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہو لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام
بات نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سواے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ
کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہو اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت
درست ہو جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماں باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب
١١٢١ وغیرہ پر بھی درست ہو **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لوکی لفظ ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْاٰمَنَ بِيْ
عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ وَيُرْوٰى لَوْ تَابَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین
اور دوسری روایت یون ہو کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو بے مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے ف
یعنی اگر مدینے کے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور
اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین اُنکا بھیڑونکا سا خواص ہو کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اُسی طرف
١١٢٢ سب بھیڑین چلتی ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا
الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے
صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع
اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان
اُس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اُسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکیگا ف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے
غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہو کہ اس دعا کو اُس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر
١١٢٣ اولاد ہو تو بابرکت ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْاَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف
دین مین امت پر نبی کی طاعت واجب ہو نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہو تو مطلب
صاف ہو کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہو تو مطلب ہو کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت
١١٢٤ کو انصاریون کی خاطرداری منظور ہو یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْاَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ
اِلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو اُسکو کنکری سے مارے سو
١١٢٥ تو اُسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا ہو ق اَبُوْاَيُّوْبَ لَوْاَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ
يَّغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم مین ابوایوبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا

۱۱۳۴ کرڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی ھر اَبُوْ مُوسٰی لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَ اَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِکَ الْبَارِحَۃَ قَالَ لَہٗ مسلم مین ابو موسی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو
زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا **ف** ابو موسی نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے
۱۱۳۵ کہ حضرت ادھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابو موسی سے فرمائی خم اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَاَلْتَنِیْ ھٰذِہِ الْقِطْعَۃَ
مَا اَعْطَیْتُکَھَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰہِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ وَاِنِّیْ لَاَرَاکَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْکَ
مَا اُرِیْتُ وَھٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُکَ عَنِّیْ قَالَ لَہٗ لِمُسَیْلِمَۃَ وَثَابِتٌ ھُوَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور
خدا کے قصد کو جو تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اُسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور
اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کونچے کاٹیگا اور سچ مچ مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا
اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر
محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار رہون تو حضرت اُسکے
پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اُسکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین
دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھ خرافات اور
واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سُننے کے لائق نہین اُسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت
کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اُسکے خرافات کو ایسا چتھاڑا کہ کچھ ثابت نرکھا
بعد اُسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت
مین تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہی
اپنے بندون سے جسکو چاہے اُسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت
کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اُسکے تابعدار ہو گئے تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین خوب فوج
کر کے اُسکو مارا اور اُسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبرؓ اُسکو نہ مارتے تو اب تک اُسکے لوگ اُسی کا کلمہ پڑھے جاتے بڑا دین مین فساد
پڑتا جیسے شیعہ سُنی مین بحث رہتی ہی اُسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو
۱۱۳۶ سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اُن سے ہوئے خم اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَہٗ لَاَخَذَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَعْنِیْ اَبَا جَھْلٍ لَمَّا
قَالَ اِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّیْ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ لَاَطَأَنَّ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر وہ بے ادبی کرتا تو اُسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابو جہل کو جب کہ اُسنے کہا تھا کہ اگر مین نے محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اُنکی
۱۱۳۷ گردن کچل ڈالونگا **ف** اُسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جَابِرٌ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَدْ اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا
ھٰکَذَا وَھٰکَذَا قَالَ لَہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجکو دونگا

كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
تو گھی کی مشک جھوڑ تی تو ہمیشہ اُسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اُسنے اُس مشک سے گھی نچوڑ لیا
جسمین سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اُن سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک
مشک بھر گھی تھا مین اُسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اُسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مین نے اُسکا گھی نچوڑا تو گھی
چُک گیا مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اُسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ

۱۱۳۰ یہ معجزہ تھا حضرت کا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے
رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور

۱۱۳۱ بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب ہی جو چین سے رہتے ہو ق عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِي اَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ اَمِيْرٌ مِّنْ اُمَرَائِهِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اُسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اُسمین پڑے رہتے یعنی اُس آگ مین جسکو عبداللہ بن حذافہ
سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سردارون سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر
کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمھارا سردار کہے اُسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت
سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کر دی ہی لشکر نے
کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام مین ہرگز درست
نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری تو نیک کام مین

۱۱۳۲ چاہیے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا پاچہ کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا
ہاتھ یا پانون کا مجکو تحفہ دیا جاوے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے بُرے کا خیال نچاہیے

۱۱۳۳ مسلمان کی خاطرداری ضرور ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اُسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اُچک لیجاتے ف ابو جہل نے
ایک بار کافرون سے پوچھا کہ تمھارے ہوتے محمدؐ اپنا منھ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا
لات اور عزیٰ کی قسم کہ اگر مین اُسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پانون سے اُسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت
نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اُسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو اُلٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا
تو کیون اسطرح بھاگا اُسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمدؐ کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اُسکے گرد اور اندر نہایت
آگ اور بہت پر معلوم ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے

جیسے امام اعظم اور اُنکے شاگرد اور اُنکے اور عمدہ مُحَدِّث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علماے دین نے فرمایا ہو کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے

۱۱۴۱ خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَآءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ لَهٗ یَعْنِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ بخاری مین جُبیر بن مطعم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اُس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ دیتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے

۱۱۴۲ م اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ لَوْ کَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یَعْنِی الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہو اُسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہو مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہو اور کچھ اُنکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہو

۱۱۴۳ ق اَنَسٌ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْهِمَا ثَالِثًا وَّلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اُنکے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سواے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اُسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہو جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہو ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین گھٹتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور ❊ بعضی روایت مین آیا ہو کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی

۱۱۴۴ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحُد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرین اور کچھ اسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اُس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہو اور اشارہ ہو کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہو

۱۱۴۵ م جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَکِلْهُ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَکُمْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَآءَهٗ یَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَیْفُهُمَا حَتّٰی کَالَهٗ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمھارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اُس دسے کہا جو حضرت سے اناج مانگتا آیا تھا اُسکو حضرت نے قریب ۳۰ صاع یعنی قریب دو من کچے جو دیے سو اُسمین وہ مرد اور اُسکی جورو اور اُنکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہانتک کہ اُس نے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہو اور اول باب مین اس مضمون کی حدیث ہو کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہو تو مطلب یہ ہو کہ مول لینے اور

اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہو کہ مجھسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو اُس ملک سے مال آیا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب مین نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبرؓ نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مین نے اُن درمون سے اپنے دونون ہاتھ بھرے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اُسکا نائب اُس وعدے کو پورا کرے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ **قَالَهٗ** حِيْنَ قِيْلَ اَكُلَّ عَامٍ

۱۱۳۸

يَعْنِيْ وُجُوْبَ الْحَجَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے ہو سکتا یہ حضرتؐ نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہو **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہو تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب ندیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ **قَالَهٗ** لِاَسِيْرٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ

۱۱۳۹

اَخَذُوْا مَعَهَا الْعَضْبَاءَ فَاَوْثَقُوْهُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اُس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عُقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اُسکو باندھا تو اُسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف** مصابیح مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ قوم ثقیف قوم بنی عُقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو صحابی پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اُس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہو حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہو جب حضرت وہان سے ہٹے تو اُسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب جھوٹ نہین سکتا پھر حضرت نے اُسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا

۱۱۴۰

لَنَالَهٗ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اُسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہو کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے **ف** مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اُتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہو وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اُون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو عرب کے سوائے ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اُن چند ستارون کا نام ہو جو نہایت متصل ہین جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہو تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے

مین جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون
قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب
معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے پانون سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور
صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہو لیکن دوسری حدیث مین آیا ہو کہ گرمی مین ظہر کی
نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہو تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو خ ابْنُ عُمَرَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ ١٥١
رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہو تو رات
کو کوئی سوار تنہا کبھی نچلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین
دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا
اکثر ہوتا ہو اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہو مثل مشہور ہو کہ الرفیق ثم الطریق **فصل** اس
فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لولا کی لفظ ہو ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْهَا ١٥٢
كَذٰلِكَ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ قَالَهُ حِيْنَ أَخَّرَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین انکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ
رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہو یعنی تہائی رات سے آدھی رات
تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہو م أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو ١٥٣
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت
ہو بالاتفاق خصوصًا نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہو مسواک سے بو دفع ہوتی ہو وضو اور قرات قرآن
اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہو مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی
اور بالشت برابر لنبی خ أَنَسٌ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ١٥٤
کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری اصحاب مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت
مجھ مین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا م أَنَسٌ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ ١٥٥
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن
کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا
اپنے مردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہو پر آدمی اور جن اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار
ہو جاوے م ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَهُ لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا أَهْدَى إِلَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ ١٥٦
مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن
جثامہ سے فرمایا جب کہ اُسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین
کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہو ق أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ ١٥٧

بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے

۱۱۴۶ کر تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہی م ابنُ عبّاسٍ لَو یُعطَی النَّاسُ بِدَعوَاھُم لَادَّعیٰ نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَّاَموَالَھُم وَلٰکِنَّ الیَمِینَ عَلَی المُدَّعیٰ عَلَیهِ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوی پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر توقسم ہی ف یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کرڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے

۱۱۴۷ انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی ق ابُوھُرَیرَۃَ لَو یَعلَمُ الکَافِرُ بِکُلِّ الَّذِی عِندَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحمَۃِ لَم یَیأَس مِنَ الجَنَّۃِ وَلَو یَعلَمُ المُؤمِنُ بِکُلِّ الَّذِی عِندَ اللّٰہِ مِنَ العَذَابِ لَم یَأمَن مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سبکی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سبکے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہوئے ف شعر اگر در دہد یک صلای کرم ✤ عزازیل گوید نصیبی برم ✤ دران دم کہ از فعل پرسند و قول ✤ اولوا العزم راتن بلرزد ز ہول ✤ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی

۱۱۴۸ انتہا نہین جیسے اسکی ذات کامل ہی ویسے ہی اسکی صفت ق ابُو جُھَیمٍ عَبدُ اللّٰہِ بنُ الحَارِثِ لَو یَعلَمُ المَارُّ بَینَ یَدَیِ المُصَلِّی مَاذَا عَلَیهِ لَکَانَ اَن یَّقِفَ اَربَعِینَ خَیرًا لَّہٗ مِن اَن یَّمُرَّ بَینَ یَدَیہِ بخاری اور مسلم مین ابوجہیمؓ سے روایت ہی جنکا نام عبداللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اسکو وہان کا کھڑا رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اسوقت مین گناہ ہی جب اسکے

۱۱۴۹ آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین ق ابُو ھُرَیرَۃَ لَو یَعلَمُ المُؤمِنُ مَا عِندَ اللّٰہِ مِنَ العُقُوبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَّلَو یَعلَمُ الکَافِرُ مَا عِندَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحمَۃِ مَا قَنَطَ مِن جَنَّتِہٖ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے

۱۱۵۰ پاس رحمت ہی تو اسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا ق ابُو ھُرَیرَۃَ لَو یَعلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الاَوَّلِ ثُمَّ لَم یَجِدُوا اِلَّا اَن یَّستَھِمُوا عَلَیهِ لَاستَھَمُوا وَلَو یَعلَمُونَ مَا فِی التَّھجِیرِ لَاستَبَقُوا اِلَیهِ وَلَو یَعلَمُونَ مَا فِی العَتَمَۃِ وَالصُّبحِ لَاَتَوھُمَا وَلَو حَبوًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سواے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون

١١٦٢ م اُمّ الحصین الاحمسیہ إنْ اُمِّرَ عَلَیکُمْ عَبدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسمَعُوا مَا قَادَکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ مسلم مین ام الحصین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میر کیا جاوے یعنی حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اُسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے ف یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اُسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وے حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوتے ہون اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو

١١٦٣ جابر اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِیکَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیکَ بِغَیرِ حَقٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اُسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اُسکی قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہی مذہب ہو کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین

١١٦٤ خ ابن عمر اِنْ تَطْعَنُوا فِی اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِی اِمَارَۃِ اَبِیہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَہٗ یَعْنِی اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اُسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم تو اُسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اُسامہ اُسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی ف زید حضرت کے آزاد غلام تھے آنکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام مین بھیجا تھا جب وے وہان شہید ہو گئے تب حضرت نے اُنکے بیٹے اُسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اُسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اُنکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اُسامہ اور اُنکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوئے

١١٦٥ خ ابن عمر اِنْ دُعِیتُمْ اِلٰی کُرَاعٍ فَاَجِیبُوا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پانوؤن کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو ف یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے

١١٦٦ خ البراء بن عازب اِنْ رَاَیتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّیرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَکَانَکُمْ حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیکُمْ وَاِنْ رَاَیتُمُونَا ھَزَمْنَا الْقَومَ وَاَوْطَاْنَاھُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیکُمْ قَالَہٗ یَومَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیرٍ وَاَصْحَابِہٖ وَکَانُوا خَمْسِینَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اُچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے اُن کافرون کو اپنے قدموں سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ اُحد کے دن عبد اللہ بن جبیرؓ اور اُنکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف جنگ اُحد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے متعین کر کے اُن سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جونا کے پر تیر انداز تھے کافرون کی

بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کر کے حج کا احرام
اتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت
حجۃ الوداع مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کر کے احرام اتار ڈالے
پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اتارنے مین حضرت کو احرام
باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہین تو مین بھی احرام اتار ڈالتا ق

١١٥٨ انس لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث
١١٥٩ فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اسکا لینا اور رکھانا درست ہی ق ابو ہریرۃ
لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَۃً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ وَیَشُقُّ
عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ
نچھوڑتا ولیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ
مسلمان مجھسے چھوٹ رہین ف سریّہ اُس لشکر کو کہتے ہین جو نوسپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اُنکے ساتھ نہ تشریف لیگئے
ہون یعنی حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتداے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری
سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند
نہ آتا تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی
١١٦٠ ق ابی ھریرۃ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی
نکرتی ف حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو منّ اور سلوی اترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی
اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اُٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑگیا یعنی
گوشت سڑنا ہی رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو
کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے
کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی
١١٦١ عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی م ابن عمر لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ وَ
یُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے
پھر اُنکو خدا بخشتا اور اُنکو بہشت مین لیجاتا ف اس حدیث کا مضمون دوبارہ ہوچکا مطلب یہ کہ اُسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران
تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف نہین تا کہ اُسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہوا اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے
گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لَئِنْ اور ان کی لفظ ہی

مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا اجماع اور احادیث ملکر نورٌ علی نور ہوگئی **ق** جابرؓ اِنْ

۱۱۷۱ کَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات

بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منھ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین **ف** حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین

تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملا کر حضرت کو

پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے

جاری پانی کو منھ لگا کر پینا سنت ہی **ق** جابرؓ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ

۱۱۷۲ لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہی

تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہو تو اُسکا علاج

پچھنے لگانا ہی اور اگر سودا کی کثرت ہو تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہو تو داغنا اسکی تدبیر ہی اس حدیث مین

تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور

پچھنے لگانے سے یعنی بس عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون لگانا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور بدھ اور یکشنبے اور چہارشنبے اور

جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے

ہاتھ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اُس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی

داغنے کا معمول تھا تو علماے حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جس وقت

۱۱۷۳ کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے داغنے کے کوئی علاج کارگر ہوتا ہو اُس وقت مین داغنا درست ہی **م** جابرؓ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا

لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا

وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا وَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ

مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے

وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اُنکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی

اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب بیماری کے

سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اُنکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام

پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ

حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا

اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بھیڑ

۱۱۷۴ لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہی **م** مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِيْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن

ابی فاطمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہووے تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت

سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت

شکست دیکھ وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ ماننا کا خالی ہوگیا کافر اُدھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے بسبب نا

۱۱۶۷ نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَا
ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور زید بن خ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اُسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اُسکو کوڑے مارو پھر اگر
کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اُسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو ا
سزا دیوے چوتھی بار اُسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسّی ہندوستان مین کیا بد رسم ہوگئی ہی کہ لونڈیان حرا
کرتی ہین اور اُنکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین نہ انکا نکاح کردیتے ہین نہ اُنکو بیچ ڈالتے

۱۱۶۸ اُسکی جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ
دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ **قَالَهٗ** لِامْرَأَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجھکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجھکو چنگا کردیوے یہ حضرت نے اُس عورت سے
فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی **ف** عطا سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت
سے اُسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ مین نے بیماری
قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اُسکا بدن اُس

۱۱۶۹ حالت مین ہرگز نکھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہی **ق** عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ
وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **قَالَهٗ** لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهٗ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نرکھ یہ حضرت
نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اُسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اُسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا

۱۱۷۰ **ف** معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ رَوَاحَةَ **قَالَهٗ** حِيْنَ اَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین
زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے
موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اُنکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینون سردار
شہید ہوگئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اُنکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر
کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جس طرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی
کہ دوسرا قائم مقام ہوجاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی
جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اُسکو پسند کیا اور اُسپر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبر کی خلافت صحابہ
کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث

مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھا کرونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اسی سال قبل محرم کے حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے م

١١٨٠ اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهٗ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو ضرور بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اُسکا نام تھا اُسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اُسکو پانچون وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اُسنے کہا اُس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوا فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اُن سے کہونگا م

١١٨١ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اُنکے منھ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اُن پر غالب رکھیگا جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اُن سے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اُن سے احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین اُن سے غم خورگی کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین ف یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہے تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ وے تیرے احسانات اور غم خوری کے کچھ برداری کا حق نہین ادا کرتے اور اُسسے خاطر جمع رکھ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اُنکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی فصل اس فصل مین وے

١١٨٢ حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہے ق حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو ف یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اُسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کرے کہ اُنکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو

١١٨٣ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اُنکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اُنکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین

۱۱۷۵ توا یکبار کا کرنا مضائقہ نہین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرکام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا سم جُبَیْرُ بْنُ
مُطْعِمٍ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ قَالَ لَہٗ لِاِمْرَأَۃٍ اَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ بخاری
مین جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابوبکر پاس آئیو یہ حضرت نے اُس عورت سے کہا جسے
فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اُسنے کہا کہ بھلا بتلائیے توکہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن ف یعنے
اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین کرتا ہون
۱۱۷۶ سو وہ کریگا علما نے کہا ہے کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہے ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ
فَاَمَرُوْا لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْھُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَھُمْ بخاری اور مسلم
مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اُترو کسی قوم مین پھر وے تمھارے واسطے سامان کردین جیسا کہ
مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اُن سے مہمانی کا حق جیسا کہ اُنکو چاہیے لیلو ف بعضے کا قول
ہے حضرت نے صلح کی تھی تو اُس صلح مین یہ قرار ٹھیرا ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمھارے ملک مین آوین جاوین تو اُنکی ضیافت
اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ مسافر بیچار اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے
۱۱۷۷ ہان البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے م اَنَسٌ اِنْ یَّعِشْ ھٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰی اَنْ لَّا یُدْرِکَہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ
مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اُسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمھاری قیامت قائم ہوجاویگی
یعنی تمھاری موت کی ساعت آپہونچیگی ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اُس قوم مین ایک چھوٹا
لڑکا تھا اُسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ لڑکا بڈھا نہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمھارے حق مین گویا قیامت
آگئی مثل مشہور ہے کہ آپ اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی
قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل یہ اعتقاد ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہے
۱۱۷۸ کہ قیامت کو نہین جانتا ہے ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ فِیْ قَتْلِہٖ یعنی ابن صیاد
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجکو اُسپر قابو نملیگا اور اگر
ابن صیاد دجال نہین تو اُسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب
اُسکے حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تو میری
پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اُسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اسواسطے
عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہے
تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہین ہے تو اُسکے دھوکے اسکے
۱۱۷۹ مارنے مین کیا فائدہ ہے م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے مین عاشورے کا یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اُسکی فرضیت منسوخ ہوگئی

ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اُنکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر
اُنکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اُنکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہے ف مدینے
مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جن لوگون
سے زیادہ ترجان نثاری ہوئی اُنکے علٰحدہ علٰحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ھر ابُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا ۱۱۸۶
أَخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ أَخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی
صفون مین پہلی صف بہتر ہے اور بُری صف پچھلی صف ہے اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے اور بُری پہلی صف ہے
ف حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد
اُسکے عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون
سے نہایت دور ہے اور پچھلی صف کو بُرا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئے
حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا خوف ہے اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو بُرا فرمایا اور پچھلی کی
تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہے اُسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہے اُسمین
پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہے اُنکا ایک مقام پر متصل ہونا نچاہیے خ جَابِرٌ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ ۱۱۸۷
قَضَاءً بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو ف
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوٰۃ کے اونٹ آئے حضرت
نے جابرؓ سے فرمایا کہ اُسکا قرض ادا کر جابرؓ نے کہا کہ یا حضرت اُسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یے اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا
کہ قیمتی ہی اونٹ اُسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہے اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا
سود مین داخل نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ
اسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز مین ہوتا ہے جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین خ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۱۱۸۸
وَعَلَّمَهُ بخاری مین حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہے جو خود قرآن کو سیکھے اور
اور غیرون کو سکھلاوے ف خواہ روان پڑھے اور قرارت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہے کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض از
تنزیل قرآن تہذیب نفوس ست نہ محض ترتیل حروف ق ابُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ ۱۱۸۹
فِي صِغَرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ
اونٹ کی سواری کرتی ہین اُن مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتین ہین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت
مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تھین حضرت نے
چاہا کہ اُن سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت، تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت

پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بدعملی
اور بے دیانتی کے سبب ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح
مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہے بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک
سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک
ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوچکا سو
اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ
ہوا اسکو دریافت کر کے کچھ مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ
اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا
ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک
خیریت غالب رہیگی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہیگی اسواسطے
کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت
ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب و تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین بے رد و بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے
اسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانون مین بے دغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ
اسمین صریح دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور ہونگی بخوبی انکی
برائی اور گمراہی بوجھ جاوے **عن** ابو هريرة خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهُ ۱۱۶۴
اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد
وے لوگ بہتر ہین جو ان سے ملے ہوئے اور انکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابوہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت
نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور شاپے کو دوست رکھینگے گواہی
دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی انکو خوف خدا اور خوف قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی
کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور نازکی
مین مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو
طیار رہینگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے
خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول و فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سواے اصحاب
و تابعین و تبع تابعین کے کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور
تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا انکی محنتون کے سبب مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون
مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین انکو اپنا پیشوا بنایا **ق** اَنَسٌ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا ... ۱۱۶۵

طلب کرنیوالا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اسی کی خونریزی کے واسطے ف حرم میں کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہے کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہے اسواسطے کہ حضور میں بے ادبی زیادہ تر بری ہے اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کر کے طائف میں رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینھ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہے تفصیل کی کچھ حاجت نہین ہے

۱۱۹۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہے اور اگر وے لوگ جانین جو کہ انمین ثواب ہے تو مقرر انکے واسطے آوین گھسٹتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہے اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہر ہی مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہے اسواسطے ان دونون وقتون کی نماز ان سے نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چرا دے اسمین نفاق کی علامت موجود ہے لازم ہے کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے

۱۱۹۵ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہے جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہے کہ اسکا کرنیوالا ہمیشہ غافل نہین کہ کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہے روز بروز اسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہے اور گاہ گاہ کرنے مین اسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اسی دم تو روشنی ہے پھر آخر کو تاریکی ہے اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اسکو مدام کرتا رہے تا کہ اسکا فیض اور برکت کم نہو

۱۱۹۶ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازار ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین انمین خدا یاد آتا ہے اور بازار اس واسطے ناپسند ہوئین کہ انمین دنیا یاد آتی ہے بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

۱۱۹۷ خ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایک دن روزہ رکھنا اور ایک روز

چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر وے رووین اور چلاوین اور مین بڈھی بھی ہو گئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور اُمّ ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہی کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے

۱۱۹۰ ق عَلِیٌّ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی

۱۱۹۱ م اَبُوْهُرَیْرَةَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہی اُسی دن آدم پیدا ہوئے اور اُسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن ف چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اُس دن عبادت کرین اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتدا ے پیدایش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور اُنکے گمان فاسد مین حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہی اس واسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہووین ہر چند بظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوتے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی

۱۱۹۲ م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ اِلَّا شْجَعِیُّ خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَكُمْ مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اُنکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور بُرے سردار وے ہین جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم اُنکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیوین ف جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے اُنکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اُنکی مذمت کی اس حدیث مین حاکمون کو نصیحت ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی

۱۱۹۳ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِیَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهْرِیْقَ دَمَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم ڈالنے

یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہو اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اس مالدار کا حال اُس بیمار کا سا حال ہو کہ جوع کلبی کی بیماری میں کھاتا جاتا ہو اور کبھی آسودہ نہین ہوتا ف اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقدارون کا حق ادا نکیا اُسکا حال اُس جانور کا سا حال ہو جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول گئے اور اسی کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اُسکے حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اُسکا حال جیسے اُس جانور کا حال ہو جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہین اور گرگری کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اُسکو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہو اور مصارف خیر مین صرف کرکے اپنے رب کی شکر گزاری کرتا ہو ق عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ بی بی ہو جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہو یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مریگی جو سخی ہو ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہم اپنے ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہو اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہو کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا مصرع ہو جسکا ترجمہ یہ مصرع ہو کہ ؏ اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہو جتن یعنی سواے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہو ف زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اُسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اُسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اُسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہو جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا ھر اَبُو هُرَيْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہو ف یعنی جسکی بات سچی اُسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینہ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہو جاتا ہو تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین ھر اَبُو هُرَيْرَةَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَالِكَ اِلَّا اللهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت پھٹکارا مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہو جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سواے خدا کے ف ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہو چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو یہ مناسب ہو کہ چھوٹا منہہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہو غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمن اور قدوس

ترک فرمایا سواسطے پسند ہوا کہ ہمیشہ نفل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز
تہائی رات مین اسلیئے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور رب کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی
نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جاننگاہی ہی اور آخر کو سبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ
طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے
سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز خوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے ۱۱۹۸ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَحَبُّ
الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے
اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ
یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی ۱۱۹۹ ق عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوطِ اَنْ تُوفُوا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ بخاری اور مسلم
مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اُس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے
سبب تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کر لین ف جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو تین ہین اول تو مہر
دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی
اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے
گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ۱۲۰۰ ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَخْوَفُ وَيُرْوٰى اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ
عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا مَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا
بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ وَيُرْوٰى يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ
خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ
بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تمپر ڈر لگتا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی زینت
اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور
لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بری لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو بہتر
اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی
البتہ ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اُگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری
روایت مین یون ہی کہ چار پا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اُس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہین
کہ وہ کھایا کیا یہانتک کہ جب اُسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اُسنے جگالی کی اور پیشاب
کیا اور لید کی پھر چرا گاہ مین پلٹ گیا سو اُسنے کھانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اُسکو بجا لیا اور بجا خرچ

انکا اُسکے گناہ معاف ہو گئے مین سنے کہا کہ یا حضرت مین بھی اُن غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اُنمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی ھ ۱۲۱۱ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الدِّمَآءِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہی اور کشت خون اُسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اُس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نہ سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اُسی کا فیصلہ ہوگا خ ۱۲۱۲ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَیْنِ یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب ابوطالب ہی اُسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جن سے اُسکا دماغ اُبلتا ہی ف ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب دوزخیون سے اُنپر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہی ق ۱۲۱۳ اَبُوْهُرَیْرَةَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْکُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَکَّبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہی سوا ے دُمچی کی ہڈی کے اُسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اُسی مین جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہی آدمی کے بدن مین اُسکو دُمچی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر دُمچی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہی اور قیامت مین بھی اُسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ دُمچی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اُسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین م ۱۲۱۴ اَبُوْهُرَیْرَةَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی اُسکا خون اور اُسکی عزت آبرو اور اُسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹا دعوی کرنا اُسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اُسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اُسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اُسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اُسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریق چوری دغابازی ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہو گئی اسواسطے کہ ان کامون سے اُسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہی سو اُسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا ق ۱۲۱۵ اَبُوْهُرَیْرَةَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ یَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهٗ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اُنکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار

۱۲۰۵ مر جابرؓ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہو جسکا قیام
ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اتنی قرآن کی قرأت زیادہ علمانے کہا ہو کہ دن کو رکوع
سجود کی کثرت بہتر ہو اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہو

۱۲۰۶ مر ثوبانؓ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى
عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہو
حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہو جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہو اور وہ دینار افضل ہو جسکو جہا
د بت اپنی سواری پر خرچ کرتا ہو اور وہ دینار بہتر ہو جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہو
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہو اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہو خصوصا
راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہو اور احسان ہو معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے
سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہو اسواسطے کہ فرض ہو اور خیرات نفل ہو اور حال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہو

۱۲۰۷ مر ابوھریرۃؓ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوۃُ اللَّيْلِ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہو اور افضل نماز بعد فرض
پنجگانہ کے رات کی نماز ہو یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل
ہوئی کہ اسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہو اسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہو اور ریا کا اسمین دخل نہین ہو

۱۲۰۸ مر ابوھریرۃؓ
اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت
نزدیک ہوتا ہو سجدے کی حالت مین تو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہو اور بندے کی نہایت
عاجزی ہو کہ اس نے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اسکے واسطے رکھا اس سبب سے اسکو اس حالت مین نہایت قرب الٰہی
حاصل ہوتا ہو اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہو تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے

۱۲۰۹ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ
جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر
میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا ان پر بہشت واجب ہوا

۱۲۱۰ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ
مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر
میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ف ام حرام سے روایت ہو کہ ایک روز حضرت
میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت آپکی اس خوشی کا کیا سبب ہو تب حضرت نے فرمایا کہ مین نے
خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین
جہاد کریگا انکو بہشت واجب ہوا مین نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین ان غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو انمین داخل ہو
چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہو کر روم کے
جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہو کہ حضرت اسی دن دوسری بار سوکے
پھر ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ

سے ہی یہان تک کہ احمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا ف یعنی
جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر اور کرتب
1220 کا اُسمین دخل نسمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اُسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّكُمْ رَاعٍ
وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص
حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ سب ملک
پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکی خیرخواہی
اور مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اُسکے مال کی حفاظت
کی یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اُسکا
1221 حق کیون نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہی پر موقوف نہین م جَابِرٌ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِّمَنْ يَّشْرَبُ
الْمُسْكِرَاتِ لِيَسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اُسکا عہد ہی کہ جو نشہ دار چیز پیگا اُسکو
فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینا یا دوزخیون
کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ ہمارے ملک مین جوار کی
شراب لوگ پیتے ہین اُسکو مرت کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اُسمین نشہ ہوتا ہی اُسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
1222 ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام
ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا رہا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیگا ف اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی
یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بنگ وغیرہ قلیل اور
کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے
نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مار کے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون
نشے کے حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری
اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین مذکور ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس
1223 مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علماے حنفی اور شافعی نے اُسپر دستخط کیے ہین جو چاہے اُسکو دیکھے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ
كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ
1224 مین ہی ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی ق جَابِرٌ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی

مین داخل ہو کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اُسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اُسکے رب نے اُس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ
شخص یون کہے کہ او میان فلانے مین نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اُسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو
خدا کے پردے کو کھولتا ہی **ف** پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین
گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین
او صاحب سبکا خدا سے پردہ نہین انکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اُسکی
پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اُسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ
گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اُسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اُسکو دیکھکر
۱۲۱۶ توبہ پر مستعد ہون **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ
عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور
انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل
ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اُسنے نمانا اور وہی منکر ہوا **ف**
اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر انکار ہی **ق**
۱۲۱۷ اَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ
بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ
صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّتُمِيْطُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی
ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اُسکی سواری مین سوا اُسکو سواری
پر چڑھا دینا اُسکا اسباب اُسکے جانور پر اُٹھا کر لاد دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا
بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات
ہی **ف** یعنی ہر روز آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو
اُسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ شکرگزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تمپر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف
اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اُسکی سواری پر سوار کرا دینا اُسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات
کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین انہین سے جو سامنے آوے اُسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت
۱۲۱۸ کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے **ق** اَبُوْ مُوْسٰى كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دے وہ حرام ہی **ف** اسمین بنگ اور پوستہ اور شراب اور تاڑی
۱۲۱۹ سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ
وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر

وقت نماز کے واسطے اُسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہو اور اُس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اُس سے نچھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اُسنے جواب دیا کہ مجکو اِس بات کی خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے ف معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اُتنے قدم زیادہ تو اُتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہی

۱۲۳۰ م ابنُ مسعودٍ قَدْ سَاَلْتِ اللّٰہَ لِاٰجَالٍ مَضْرُوْبَۃٍ وَّاَیَّامٍ مَّعْدُوْدَۃٍ وَّاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَۃٍ لَنْ یُّعَجِّلَ شَیْئًا قَبْلَ حِلِّہٖ وَلَنْ یُّؤَخِّرَ شَیْئًا عَنْ حِلِّہٖ وَلَوْ کُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰہَ اَنْ یُّعِیْذَکِ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ کَانَ خَیْرًا اَوْ فَضَلَ قَالَہٗ لِاُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا لَمَّا سَمِعَہَا تَدْعُوْ وَتَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ مَتِّعْنِیْ بِزَوْجِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِاَبِیْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَبِاَخِیْ مُعٰوِیَۃَ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اُسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اُسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اُنکو یون دعا کرتے سُنا کہ الٰہی مجکو برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابوسفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اُسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہین کہ خود بخود ہو گا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی اور بندگی کی علامت ہی

۱۲۳۱ ق ابُوْ ھُرَیْرَۃَ قَدْ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعِکُمَا بِضَیْفِکُمَا اللَّیْلَۃَ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتَہٗ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آجکی رات تمھارے کام سے جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اُسکی مہمانی کرے ابوطلحہ انصاری اُسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اُسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دے اور حضرت کی مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سُلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے اُٹھکر چراغ کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابوطلحہ اور اُنکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اُنکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ اہلبیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبرؓ سے بیعت کر لین حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ مین رکھے

۱۲۳۲ خم ابُوْ ھُرَیْرَۃَ قَدْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رِجَالٌ یُّکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْبِیَآءَ فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر تمسے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اُنکے

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہو ف یعنی اُسمین خیرات کے برابر ثواب ہو **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر قد ہو

۱۲۲۵ **ق** اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ **قَالَهُ** لَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اُسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۶ **ق** جَابِرٌ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ **قَالَهُ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اُسکی سواری کی اجازت ہو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہو کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اُونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہوگیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نتھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مین نے اُسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کرلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پہونچے تو مین حضرت کے پاس اس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جَو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اُسمین کچھ شرط کرلینا درست نہین اور جابرؓ نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نتھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا یہ حکم حضرت کیلئے خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نتھا

۱۲۲۷ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا جو مسلمان ہوا اور اُسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اُسکو دیا اُسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اُسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہوا طمع آدمی کو نظرون مین ذلیل اور حقیر کردیتی ہو **شعر** ای قناعت تونگرم گردان ٭ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ٭ لیکن اہل وعیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت سے مخالف نہین بلکہ طمع زیادہ از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہو

۱۲۲۸ **خ** اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِيْ اُسَامَةَ وَاِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ خبر پہونچی ہو کہ مقرر تمنے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہو اور البتہ اُسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہو **ف** اُسامہ کو حضرت نے آخر مین ایک لشکر کا سردار کیا تھا لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۹ **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قِيْلَ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ مسلم مین اُبی بن کعبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہو خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اس انصاری مرد سے فرمایا جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے

کفایت کرتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اُسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اُسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دنیا اُسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اِسکا نام ہو خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ کر اِکشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہو سارے جہان کے گنہگارون کو کفایت کرتی ہو تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہو م اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ جَآءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اُسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اُنمین کون سا فرشتہ اُسکو اُٹھا لیجا دے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اُسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیراً طیباً مبارکاً فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہو ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اُسکو اُٹھا لیجاتے ہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اُس درخت کے جسکو اُسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اُس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہونچاتی ہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَآئِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجھکو خوب یاد نہ تھین اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اُس مکان کی صورت اُٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اُسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے مین اُنکو بتلاتا تھا اُسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مین نے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسیٰ کو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگر والے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأہ کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو اُس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہو اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو سب لوگون مین سے زیادہ تر اُسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہو صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا

دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو
عمر فاروق ہوگا **ف** بیشک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہے تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ
ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

١٢٢٢ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لفظ ہو **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ
قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو
نے گرد بڑا مضبوط شہر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے
دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے گاڑ چکی ہون **ف** یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اُسنے انکی آتش فراق مین صبر کیا
وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت بوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اسکی اولاد مرگئی اسواسطے اُسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت
١٢٢٣ نے اسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ اُنکے سبب سے تو بلاے عظیم سے بچیگی **خ** عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
آج کی رات مجھپر ایسی سورت اُتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب حضرت نے
حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اس سفر سے پلٹتے ہوئے
١٢٢٤ رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر انکا غم دور ہو جاوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ
ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا
یا یون فرمایا کہ تمنے تو اس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اُس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی **ف** حضرت نے ایک
شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف
١٢٢٥ کرنا نہایت بد بات ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہے اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہے **م** عِمْرَانُ بْنُ
حُصَيْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ
بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَهٗ لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِيْ اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ اس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ مدینہ والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو سب کو انکو بھی کفایت کرے
اور بھلا اُسنے راہ خدا مین اپنی جان نثاری سے بھی کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے اُس عورت کے حق مین فرمایا جو جہینہ کی قوم
سے تھی جسنے حرام کاری سے حمل کا اقرار کیا تھا **ف** حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اُسنے کہا یا حضرت مین نے حرام کاری
کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اُسکے والی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جبکہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لا
پھر جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اُسکو لایا حضرت نے اُسکے کپڑے اُسکے بدن پر مضبوط بندھائے تاکہ بدن
نکھل جاوے پھر وہ پتھرون سے ماری گئی حضرت نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپنے اُسپر نماز پڑھی حالانکہ اُسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی حرام کاری کسیکو معلوم نتھی
اُسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اُسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگارون کی مغفرت کے واسطے

خدانے مجکو اُسکا علم دیا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی ماسے ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ انکو سواے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا تبلاییے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور کبھی ماکی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اوّل نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کیطرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماکی صورت پر ہوتا ہی پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین خ ابو ھُرَیرَۃَ ١٢٤٣

لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَنْ لَّا یَسْئَلَنِیْ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْکَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا اے ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اسواسطے کہ مین دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الٰہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابوہریرہ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا سعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اُنسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی شفارش چھ طرح ہوگی اوّل شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اُٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اُس وقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کرواکے اُس مصیبت سے نجات دلائینگے اس کا نام شفاعت کبرا ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اُسوقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اُنکی شفاعت کرکے راہ سے پھروا لینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچکر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکالے جاوینگے جنکے بدن سواے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اُن کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم خ عَایِشَۃَ ١٢٤٤

لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِیْمٍ اِلْحَقِیْ بِاَھْلِکِ قَالَہٗ لِابْنَۃِ الْجَوْنِ وَاسْمُھَا اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِی الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اُسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اُس سے یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی کہ کسی بی بی نے اُسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون

وقت آیا تو مین نے اُن پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اُسکو سلام کر تو مین اُسکی طرف متوجہ ہوا سو اُسی نے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو معراج ہوئی اُسکی صبح کو حضرت نے اُسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اُن لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اُسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے تبلائے کافر شرمندہ ہو کر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سُنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اُسی دن ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنوءہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اُسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دُبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اُس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰی هٰذَا ذُعْرًا یَعْنِی اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ اللَّذَیْنِ رَجَعَا بِاَبِیْ بَصِیْرٍ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اُن دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے ف حُدَیْبِیَه کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اُنہین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے تو حضرت اُسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروقؓ کو اُسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اُنہین سے مسلمان ہو کر آویگا خدا اُسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اُس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اُنکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اُسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اُسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اُسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُس سے حال پوچھا اُسنے بیان کیا بعد اُسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالے کرینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اُنھون نے مارنا شروع کیے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اُس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بُلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا **ق** ثَوْبَانُ لَقَدْ سَاَلَنِیْ هٰذَا عَنِ الَّذِیْ سَاَلَنِیْ عَنْهُ وَمَا لِیْ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِّنْهُ حَتّٰی اَتَانِیَ اللّٰهُ بِهٖ **قَالَهٗ** حِیْنَ سَاَلَهٗ حَبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْیَهُوْدِ عَنْ اَوَّلِ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حال اینکہ مجکو اُسکا کچھ بھی علم نتھا یہانتک کہ

۱۲۴۱

۱۲۴۲

عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ
اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ
وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قَالَ لَهٗ لِصَاحِبَيْنِ قَالَتْ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ بخاری مین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مین نے انسے
اُس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی جسوقت کہ مین نے آپ کو ابن عبدیالیل بن عبدکلال کے سامنے
کیا سو مین نے جو چاہا اُسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مین نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نہ آیا مگر اُس مکان
مین میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہو سو مین نے اپنا سر اُٹھایا تو ناگاہ مین نے بدلی دیکھی کہ اُسنے مجھپر سایہ کرلیا
سو مین نے دیکھا تو اُسمین جبرئیل ہین سو اُسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری
بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اُس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اُن کافرون کے
حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا ای محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے
حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہو تاکہ تو مجھپر حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے
تو کافرون پر دبا دون اُن دونون پہاڑون کو جنکے درمیان مکہ ہو تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان کافرون
کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت عائشہ
سے کہا جبکہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت گذرا ف جبکہ ابوطالب
اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر
زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہو وہان کے رئیسون سے یعنی بن عبدیالیل اور مسعود
اور حبیب سے مدد چاہی اور انکو اسلام کی دعوت کی اُن کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو سکھا
دیا انھون نے بہت بے ادبی حضرت کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان
سے پھرے جب قرن الثعالب مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری
اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت
نے اُن کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نکھویا
الرسول خیرخواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ۱۲۴۱
لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبداللہ بن
مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا البتہ مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے
پھر مین اُن مردون کے گھر جلا دون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا

کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اُسکے پاس تشریف لائے اُسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا

۱۲۴۵ عَنْ جُوَیْرِیَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر انکو تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اُنسے بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اُسکی رضامندی اور خوشی کے اور اُسکے عرش کی تول کے برابر اور اُسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر آلہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے انکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اسی طرح ذکر کر رہی ہو اُنھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی مین نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری

۱۲۴۶ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰی مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اُنکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اُنکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اُنکے سر پر آرا رکھا جاتا تھا سو اُنکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اُنکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہانتک کہ سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوا خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو **ف** خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اُٹھ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اتنی بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اُنکے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تمپر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا کہ دور تک اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر مشکل اُسکو مخلصی ہوگی

۱۲۴۷ عَنْ عَائِشَةَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَی ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰی مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰی وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا

یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اُنکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہو ف عرب لوگ دودھ پلانے والی
عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے
ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین یہ معمول ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات
واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اُٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

اَلْبَابُ السَّابِعُ

ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہے
عن سلیمان بن صرد اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ قَالَهُ حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ بخاری مین ۱۲۵۲
سلیمان بن صرد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہم انسے لڑینگے اور وے ہمسے نلڑ سکینگے ہم انپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت
نے اسوقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی
طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اُنکو
فتح کیا ق عائشة اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری ۱۲۵۳
اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو ان مین سے ازل مین
آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملا ہی اور الفت والا ہوا اور جو اُنمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا
اور بھٹکا رہا ف یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اُنکی استعدادین رکھین سو جن روحون
مین اس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی پھوٹے پھٹکے
رہے + کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ + اور یہی سبب ہو کہ ولی سے ولی اور شیطان سے شیطان پیدا ہوتا ہو شعر حسن ز بصرہ بلال از
حبش صہیب از روم + ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی ست م ابو موسیٰ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ ۱۲۵۴
لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسیٰ اور ابی بن کعب سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے
سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسیکے مکان مین جانے کا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے
تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اُس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہو کہ آدمی
اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہو تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا م جابر اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ ۱۲۵۵
وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے
کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان مارنا طاق ہو یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان
طاق ہو اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہو یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے
تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے
کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہو ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ ۱۲۵۶
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ

ثابت ہوا اُسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اُسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی

۱۲۴۹ خ عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اُسکے بیٹے عبد الرحمن پاس بھیجون اور اُسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکر کے سواے خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ مین اُسکو اپنی خلافت لکھ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نمانینگے سواے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اُنکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اُنکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سواے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سواے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اُنکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی

۱۲۵۰ م اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اُسکے ساتھ اُسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اُس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال آنکہ وہ اُسکو حلال نہین کیونکر اُس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اُسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اُسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اُسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اُسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اُسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اُسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اُسکو غلام بنانا اور اُس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تاکہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے

۱۲۵۱ م جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت وہب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہانتک کہ مجھکو

اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی
اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین بسبب حکم کے سارے
عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو اُنمین
ہی سو سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدمؑ پر اترین اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت ادریسؑ پر
اور دس حضرت ابراہیمؑ پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہی قرآن کے سواے اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ اُنپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے
منسوخ ہین اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتابون
کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرون کا یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو اپنی کمال رحمت سے آدمیون کی
طرف بھیجا تا کہ انکو نیک راہ بتلاوین اور انکا دین اور دنیا سنوارین اور انکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ انکی راستی مین کوئی
عاقل آدمی شک نہ لاوے وے سب گناہون سے پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی
مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہون کھانا بقصد نتھا بھول چوک تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب
پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس
کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھے وے تمام ہمارے
حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے
اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھکنا
اور مردونکا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب
چیزین حق ہین انمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر
سے ہی بدون اُسکی خواہش نہ پتی ہلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہی کہ اُسکے سبب سے انسان تعریف
یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے
کہ عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہی کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلیٰ درجہ تو یہی کہ
عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنیٰ درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہی اسکو
مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی
ادب چھوڑے یا ادھر ادھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی کہ وہ ہاتھ یا نون ہلاوے یا نظر کو اُٹھاوے معلوم
ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری کو

تحفۃ الاخیار از تعلیم مشارق الانوار

اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ لَہٗ لِجِبْرَئِیْلَ حِیْنَ جَاءَہٗ عَلٰی صُوْرَۃِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ
تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ
عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ
رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو
اسکی گواہی دے کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمدؐ خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھے اور زکوۃ دیوے
اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اُسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرتؐ نے جبرئیل
سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اُنھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی
حقیقت بتلائیے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اُسکے فرشتون کو اور اُسکی کتابون کو اور اُسکے پیغمبرون کو
اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت
فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اُسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھے
نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا
پوچھنے والے سے اُسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اُسکے
نشانے ہی تبلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان
جنین تو انکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادون کی
کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑا بیان باندھینگے
عمارت مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے **ف** پوری روایت اس حدیث کی
یون ہی کہ عمر فاروق نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اُسپر کچھ
سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اُسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہانتک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے
ملا کر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ ای محمدؐ مجکو اسلام کی حقیقت تبلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
عمر فاروق نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا
کون تھا مین نے کہا کہ خدا اور اُسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے
کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام
ہی یعنے سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے
سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول
اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت
کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی

ہوجاوے خداہی کے واسطے علم حدیث پڑھین و دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعیؒ سے روایت ہو کہ اس حدیث کو دین
مین ستر جگہہ دخل ہو مراد کثرت ہو یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہو عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث
(۱۲۵۸) اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم م اَبُوْ اَیُّوْبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُہَیْنَۃُ وَغِفَارُ
وَاَشْجَعُ وَمَنْ کَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مَوَالِیَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلَاہُمْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہو میرے دوستدار ہین اور لوگ
اور خدا اور خدا کا رسول اُنکے دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھ قومون کی فضیلت کا بیان ہو کہ ایمان کی
(۱۲۵۹) سچی ہین اور محبت کی پوری ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً وَّالْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ خ وَ اَیَۃٌ م
وَسَبْعُوْنَ وَرِوَایَۃُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْسِتُّوْنَ عَلَی الشَّکِّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہو ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہو
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہو اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین
جیسے حلم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اُسکی شاخین ہین اور حیا نہین
بڑی عمدہ شاخ ہو اسواسطے کہ شرع مین حیا اُس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو بیقرار کر دیوے
یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہو اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سواے خدا اور رسول کے اُنکو
کوئی نہین گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہو ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہو سو اگر
کافر مین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اُسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک
(۱۲۶۰) ہوجاتی ہو م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا
اور حکمت بھی یمنی ہو ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن
کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اُس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے اِس حدیث مین بڑی فضیلت ہو
(۱۲۶۱) اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ
اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَّلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہو بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور
(۱۲۶۲) کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اُسکا چپ رہنا بھی اجازت ہو ق اَنَسٌ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف
کے لوگ مقدم ہین ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہو کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اُسکو پیا اور آپ کے بائین
طرف صدیق اکبر تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمرؓ فاروق نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے
حضرت نے اُس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہو کہ اول اُسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف
(۱۲۶۳) کا داہنی طرف والے سے افضل ہو ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعانؓ سے روایت ہو کہ

اخلاص کو احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور گاہے اسلام اور ایمان
کو ایک کہتے ہین اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری
کو شریعت اور تصفیۂ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور
کلام اور تصوف پر ہی سو اس حدیث مین حضرت نے تینون مقام کو بیان فرما دیا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان
ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ
اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش
بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح
ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی گمراہی ق عمرؓ [illegible] ۱۲۵۷
اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ
اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَّتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی جو اُسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور
ثواب کے لایق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب
پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسیکی طرف
ہوئی جسکے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے
جسکا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت
کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت
دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اُسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن
بدون خالص نیت کے اُسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض
خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ اور نہین تو اُسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات
مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت
کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے
مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور
کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات
بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریا کاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے
محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سرے سے نیت درست

تحفة الاخیار در ترجمہ مشارق الانوار

کہ خدا کی مار اگر، جاویگی یعنی اُسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو ست کہہ سو وہ عورت ٹھم گئی اور ہٹی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ شاید
یہ پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اُسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اُسنے پانچوین گواہی بھی دی
حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اتبلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین
شریک بن سحما کا نطفہ ہی سو اُسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اُترچکا ہوتا تو مین اِس عورت کو
۱۲۶۸ حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اُسکے قرینہ موجود ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جمھائی شیطان کے اثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے جمھائی لیوے تو چاہیے کہ اُسکو دبا ڈالے جتنا کہ اُس سے ہو سکے
۱۲۶۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک
عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اُسکو خبردار کردے
۱۲۷۰ اور مرد سبحان اللہ کہہ کے ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ فِیْ مَرَضِهٖ
اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِیْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی یہ حضرت نے سعد سے فرمایا جبکہ
اُنہنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت
نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہو گئے صرف
اُنکی وارث ایک لڑکی تھی تب اُنھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ
۱۲۷۱ وصیت درست نہین ہی خ اَبُوْرَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابورافع
سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ ترحقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہ
۱۲۷۲ بکے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اُسکو نہین مول لے سکتا اُسکو حق شفعہ کہتے ہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن
مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسی مین داخل ہین کہ اُنکی
۱۲۷۳ آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اُسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور
دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دورنہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت
۱۲۷۴ متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤنگھات کا نام ہی ف یعنی لڑائی صرف شمشیرزنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے
۱۲۷۵ شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہین خ اَبُوْسَعِيْدٍ
بْنُ الْمُعَلّٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِیْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابوسعید بن معلیؓ سے

۱۲۶۴ ق اَلْبَرَكَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خو سے نیک عمدہ خوبی ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے

۱۲۶۵ ق اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تھوکنا گناہ ہی اور اسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اوتار ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

۱۲۶۶ ق حَكِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَ بَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَ
اِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَیْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور
مول لینے والا مختار ہین جبتک کہ دونون جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ انکو اختیار ہی یہان تک کہ جدا ہوتے پھر اگر وے سچ بولے
اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو انکو اس خرید فروخت
مین برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو انکی خرید و فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جبتک کہ بائع اور
مشتری اسی جگہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہی چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ
کوئی دونون مین سے اٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمد کا اور
امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو اس حدیث مین امام شافعی
کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی
برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی یہی سبب ہی کہ اب سوداگرون اور دکان دار کے مال مین برکت
نہین رہی کہ جھوٹھ اور دغا بازی بہت رائج ہوگئی

۱۲۶۷ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَیِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ لَمَّا قَذَفَ
امْرَاَتَهُ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاوےگی
تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جبکہ اسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوۃ مین عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا
گواہون سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو
بھلا اس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیفائدہ ہی تو ہلال نے کہا مین قسم
کھاتا ہون اسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا وے آیتین اتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے
بچیگی سو جبرئیل آترے اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اترین کہ جو لوگ عیب لگا وین اپنی جورو ونکو اور شاہد نہون انکے
پاس سوا اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون
کہے کہ خدا کی لعنت اس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مرد وہ
مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہی اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اسنے بموجب حکم کے گواہی دی
اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلا شک خدا کو معلوم ہی کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہی تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہی پھر
ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اسنے اسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اسکو روکا اور کہا کہ

فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد ہی جسنے گھوڑے کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر انکو لنبی رسّی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وہ اپنی اس رسّی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہانتک کہ پہونچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اُس مرد کے واسطے اُتنے احسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسّی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دو بار زقند مار گئے تو اُس مرد کے واسطے انکی ٹاپون کی مٹی اور انکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر گذرے سو اُس مین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اُنکے پلانے کا نہ قصد کیا ہو تو بھی اُسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اُنکی سوداگری سے فائدہ اُٹھاوے اور لگانے سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہی نہ بھولا یعنی انکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفون کو انکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عدت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اُسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اُس مین دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور برائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی

۱۲۸۴ م حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجّال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اُسکے ساتھ باغ اور آگ ہی سو حقیقت مین اُسکی آگ تو باغ ہی اور اُسکا باغ آگ ہی یعنی اُسکا نظر بندی کا کارخانہ ہی

۱۲۸۵ م ابْنُ عُمَرَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی کئی طرح سے اوّل تو یہ کہ اگرچہ مؤمن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہی تو اُسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دو چند ہوتا تو اُسکے نسبت دنیا قیدخانہ ہی اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اُسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہی بلا خوف عیش کرتا ہی جس طرح دنیا کو پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اُسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو بہشت کے برابر ہی

۱۲۸۶ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف نیکبخت

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی ف قرآن مین خدا نے حضرت
کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہی
اُسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اُسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورۂ فاتحہ دوبار سے کم نہین پڑھی جاتی اور اُسکا نزول بھی
دوبار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام اس سورت مین

١٢٧٦ مجمل موجود ہین ق عَائِشَةُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اُسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن
یہ علاج اُس تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہوا اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ

١٢٧٧ عرب کا ملک گرم ہی اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اُسکو حمّٰی یومی کہتے ہین ق اَنَسٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ

١٢٧٨ خَيْرٌ كُلُّهٗ بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سواے خوبی کے کچھ نہین لاتی

١٢٧٩ ف یعنی حیاے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اُسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہی

١٢٨٠ جتنی شرم زیادہ اُتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اُتنا ایمان کم م اَبُوْ مُوْسٰى اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ
طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے
مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اُسمین داروغہ اور
خان ساماں بھی شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کُنمنا وے وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ

١٢٨١ مالک تو دلاتا ہی اور اُس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہی اُسکے برابر دوسرا بخیل نہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ
وَالْعِنَبَةِ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمَةُ وَالنَّخْلَةُ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو
درختون سے ہی کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی
لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ

١٢٨٢ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سواے اُنکے اور کیسکی شراب حرام نہین ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت
کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر
اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے

١٢٨٣ غافل نہون ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ
وَلَوْ اَنَّهٗ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ لَهٗ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ

بخاری مین انس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے
ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا کی
کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ سابق مین گذری
۱۲۹۱ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت
۱۲۹۲ نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا
مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابوقتادہ رضسے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے
دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے
بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی
نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ
۱۲۹۳ خود ظاہر تھی کچھ اسکے بیان کی حاجت نہین ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ
مَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین اٹکا ہی
کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اُس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے
۱۲۹۴ اسکو ادا کیا تو اُسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اُسکو ناتا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ
لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اُسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروی ہوا اور جو سواری
کرے اور دودھ پیے اُسپر خرچ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اُسکا دودھ پینا دانے گھاس
کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اُنکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہین
درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروی ہی
ویسے ہی اُسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اُسکا مالک پر لازم ہی
۱۲۹۵ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ
لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی
کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اُسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابوہریرہ رضنے کہا مجکو گمان پڑتا ہی کہ
حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نچھوٹے اور جیسے روزہ
رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے
انکی خبرگیری کرے اور اُنکا کام کاج کر دے اُسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہی اس
۱۲۹۶ حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ

عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہو کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہو اُسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو
سنبھالتی ہو اپنے آرام پر خاوند کی آرام کو مقدم رکھتی ہو تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہو **شعر** زن خوب و خوش سیرت
و پارسا ✤ کند مرد درویش را بادشاہ ✤ اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہوگئی **شعر** زن بد در سرائے
مرد نیکو ✤ ہمدرین عالم ست دوزخ او ✤ ۱۱۸۷ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا
رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم مین تمیم داری سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہو دین خیرخواہی کا نام ہو دین خیرخواہی کا نام ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی
کا نام دین ہو حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اُسکے رسول کی اور اُسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانو
کی **ف** اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اُسکا ایمان لاوے اور اُسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اُسکے حکمون کو
بجا لاوے اُسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اُسکی تصدیق کرے اُسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور
قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اُسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اُسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے
متشابہ کا ایمان لاوے اُسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں کی خیرخواہی
یہ کہ شرع کے موافق اُنکی اطاعت کرے اُنکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اُنکو فائدہ پہونچاوے اُنکو
رنج ندے نیک کام سکھلاوے بدکامون سے روکے اور اُنکے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہو ۱۲۸۸ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلذَّهَبُ
بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اُتنا دوسرا اور چاندی بکے
چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اُتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہو ۱۲۸۹ عُمَرُ اَلذَّهَبُ
بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ
رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوٰى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری
اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہو مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہو
سے بیاج ہو مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہو مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہو مگر دست
بدست نہین اور ایک روایت یون ہو کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہو مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہو مگر
دست بدست نہین **ف** یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت
تو یہ کہ ایک ہی جنس کو بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اُس مین شرط یہ ہو کہ اُسی وقت دست بدست بدلے وعدہ
نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہو اور دوسری
صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اس مین شرط یہ ہو کہ دست بدست ہو اسمین
کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہو اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل
لیوے تو یہ بیاج ہو ہرگز درست نہین ۱۲۹۰ اَنَسٌ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

فِيْهِ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سواے موت کے کلونجی
مین ہر بیماری کی دوا ہو ف طب کا قاعدہ یہ ہو کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث
کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہو اسواسطے کہ گرم خشک ہو یا کہ بخاصیۃ گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون
کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہو کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو
دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہو حال آنکہ کاسنی سرد ہو اور اسی طرح خوب کلان تپ کو مفید ہو
گرمی سے ہو یا سردی سے حال آنکہ اُسکا مزاج گرم ہو جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہو کہ
شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہو بلغم کو کاٹتی ہو اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہو اور بسون اور چھیپون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہو اور
سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہو اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہو اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہو
اور اگر اُسکو بھون کے پوٹلی باندھکر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر درد سر کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے
کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اُسکو ناک مین ڈالے تو ابتداے نزول
یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اُسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جاوے
اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گردے کی پتھری کو گرا دے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اُسکے دھوئین سے
کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے فائدے ہین یہانتک تو طبیبون کی عقل پہونچی باقی اُسکے فائدے خدا ہی
خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَ ۱۳۰۳
صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین
ایک تو وہ جو وبا مین مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر
دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اُنکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلیٰ
قسم کا وہی شہید ہو جو جہاد مین مارا جاوے م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم ۱۳۰۴
سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف
صحیح بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور
ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا
انتیس دن کا ہوتا ہو اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہو ف حضرت نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اُٹھا کر تین بار اشارہ کر کے
فرمایا کہ مہینا کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہو اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین انتیس بھی
ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ پھر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس
دن کا ہوتا ہو تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا
کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہو خواہ تیس دن کا مہینا ہوا اور خواہ انتیس دن کا ہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِیْ حُبِّ ۱۳۰۵
اِثْنَيْنِ فِیْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہو دو چیز کی

نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰی اَحَدُکُمْ نَھْمَتَهٗ مِنْ وَّجْھِهٖ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَھْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اُس طرف سے
کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت
سفر کرنا مکروہ ہی کہ اُس مین سراسر تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہان نہ ٹھہرے کہ اس مین
گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہوا ور جورو لڑکون کے حق نہ تلف

۱۲۹۷ ہون ق اِبْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا
اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی توان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث مین موجود ہی جیسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ

۱۲۹۸ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اُسکا ہمسایہ بد ہو م اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِیْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰی وَاَبْرَأُ
وَاَبْرَأُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا
اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ

۱۲۹۹ اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلٰثَةٍ فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ
شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ کَیَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْھٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا ہی
تین چیز مین ہی سینگی کے کھچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف
اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی

۱۳۰۰ تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِیْمَا لَمْ یُقْسَمْ وَاِذَا وَقَعَتِ
الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اُس مین ہی جسمین تقسیم
نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑگئین اور راہین جدا ہوگئین تو شفعہ نرہا ف شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے
ایک گھر کے دو شریک ہون اور اُنمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اُسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا
اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اُسکے لینے مین اُسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو
شفعہ ہی اور ہمسایگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علٰحدہ ہوا اور راہ اُسکی جدا ٹھہری
تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب

۱۳۰۱ کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نرہا خ اَبُوْھُرَیْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاویگی
قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت

۱۳۰۲ نرہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اُنکے پوجنے والے شرمندہ ہون اُنکا زوال اور نقصان دیکھکر ق اَبُوْھُرَیْرَةَ اَلشَّاۃُ اِنْ

کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہو کہ ٹلتا نہیں میں کہان سے اُسکو کھلاؤن یا کہین سے
حرام مال لیکر اُسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہو سو ایکدن تو مقدور بھر عمدہ کھانا
تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اُسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ
خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین خ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ بخاری مین اسامہ ١٣١١
بن زید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ ١٣١٢
لِکُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہو ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین
وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے
نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہو م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ١٣١٣
اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے
یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہو م اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ ١٣١٤
وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْہَانٌ وَالصَّبْرُ
ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَكَ اَوْ عَلَیْكَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُہَا اَوْ مُوْبِقُہَا مسلم مین ابو مالک اشعری سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہو اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہو اور سبحان اللہ اور الحمد للہ
دونون کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہو اور نماز نور ہو اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل
ہو اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین چپ رہنا روشنی ہو اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہو اگر اُسپر عمل کیا
یا تجھپر الزام کی حجت ہو اگر اُسپر عمل نکیا ہو ہر ایک آدمی صبح کرتا ہو سو اپنی جان کو بیچتا ہو یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہو
سو اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہو اگر نیک عمل کیا یا اُسکو ہلاک کرتا ہو اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا
کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہو سو ظاہر بدن کی طہارت غسل اور وضو سے آدھا ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی
صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی رہے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا
سبب ہین روکتی ہو یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمات مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچیگا اور خیرات
کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اُسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہو اور نہین
تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا ہو اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے
نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ١٣١٥
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت
مین ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِیْ ہِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ بخاری ١٣١٦
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہو جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہو
ف امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا موجب حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہو م مَعْقِلُ بْنُ ١٣١٧

محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی
محبت نہایت بڑھ جاتی ہو مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ؂ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہو کہ دنیا
کو جی سےنہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہو اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہو کہ
میری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہو طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی ق

۱۳۰۶ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک
ہو ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اُدھر سے نکلے اُس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اُسنے کہا میرے پاس سے
ٹل جایئے تیرے وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسینے اُس سے کہا یہ تو حضرت تھے
تب تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مین نے آپ کو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپکا حکم مانتی ہون
اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداے مصیبت صبر کا وقت ہو اور اُسی صبر کا شرع مین ثواب
اور اعتبار ہو اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہو ایماندار ہو یا کافر تو اُس صبر کا کچھ اعتبار نہین

۱۳۰۷ م ابو ہریرۃ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَّا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہون کا اُتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو
دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اُسکے معاف کرنے
پر اُسکی بخشش موقوف ہو ق

۱۳۰۸ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہو ف پوری روایت اسامہ سے یون ہو کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت
نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مین نے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہو نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین
آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر سب وہان پہونچے جسکا مزدلفہ نام ہو تو آپنے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اُسکے ساتھ عشا کی
نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ با وضو رہنا مستحب ہو اگرچہ اُس وضو سے نہ نماز پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور
عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہو سب اماموں کا ق

۱۳۰۹ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہو یعنی گناہون سے پناہ ہو ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچا ہو
اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق

۱۳۱۰ اَبُوْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیُّ اَلضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَّجَائِزَتُهٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَلَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ
مُّسْلِمٍ اَنْ یُّقِیْمَ عِنْدَ اَخِیْهِ حَتّٰی یُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ یُؤْثِمُهٗ قَالَ یُقِیْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَیْءَ لَهٗ یَقْرِیْهِ
بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اُسکا تکلف ایک رات اور ایک
دن ہو اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہانتک کہ اُسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہو
کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اُسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اُسکے پاس ٹھہرا رہا اور اُسکے کچھ نہو جس سے
وہ اسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحبخانہ محتاج ہو اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اُسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے

بال اُکھاڑنا **ف** یعنی ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی
اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اُسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہر ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا
پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت
کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھون کے کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹک رہے
اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہان کی گندگی
دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اُسترے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اُکھیڑنے
کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو وہی
جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک
کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا ۱۳۲۵ عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ عَمْرٍو اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی
قسم کھانا **ف** یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا
کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے
کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے
چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہین اول جھوٹھی گواہی دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت
لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا
تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی لچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ
سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمانون کو لازم ہی کہ ان گناہون سے
نہایت ڈرتا ہی جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی
جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہی ۱۳۲۶ اَبُوْ ذَرٍّ
اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی **ف** کالے
کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر موذی کرتا ہی اسی واسطے اسکا
قتل کرنا درست ہی **ق** ۱۳۲۷ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی **ف** یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اسکو دعا دیدے کہ خدا
تجکو اور کہین سے دلا دے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کردے
بشرطیکہ خلاف شرع نہو **ق** ۱۳۲۸ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہی اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہی **ف** یعنی جس طرح حضرت موسیٰ

يَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین
ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اُسوقت کی عبادت کا

١٣١٨ ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین
اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہی بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی
کرے تو اُسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے

١٣١٩ مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نچاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ
لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اُتار ہی درمیان کے
گناہون کا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور رفیقون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی

١٣٢٠ مقبول حج گناہون کو اس طرح کھودیتا ہی کہ آدمی بہشتی ہوجاتا ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہی ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مین نے
تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر اُسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اُسکے مرجانے کے اُسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور

١٣٢١ یہی مذہب ہی امام اعظم کا ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر کی

١٣٢٢ چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ہی ملک کا ق اَبُوْسَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَسْتَنَّ وَاَنْ يَمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس
حدیث کے کہتے کہ جمعے کا غسل واجب ہی لیکن اکثر امامون کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی
اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے
حال آنکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی

١٣٢٣ اور نہایت بہتر ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ
فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون
مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو انکی
عادت بتلائی کہ اونٹ والے بد مزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری

١٣٢٤ غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی
کی پیدائشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے

شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اٹھاتا ہی ق ۱۳۳۳ اَبُوْھُرَیْرَۃَ
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار
دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت کی بنیاد کہ اُسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ف یعنی جیسے عمارت مین
مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ
ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی ق ۱۳۳۴ جَابِرٌ وَّابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ
اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہی اور کافر
سات انتڑیون مین کھاتا ہی ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی جب اُسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اُسکا پیٹ بھرا دوسرے
دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہوگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا
مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی کہ جانور کی طرح اُسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی
ق ۱۳۳۵ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْمُؤْمِنُ یَغَارُ وَاللّٰہُ اَشَدُّ غَیْرًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار غیرت دار ہوتا ہی
اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے ظاہر باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنی بدکامون پر
طیش آنا ایمان کا مقتضا ہی بے غیرتی ایمان کی شان نہین ق ۱۳۳۶ عَائِشَۃُ اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ
وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اُسکی زبان مین
اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اُسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا ف یعنی
جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اُسکو بے تکلف پڑھتا ہی اُسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین اُن فرشتون کے
ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین چلتی باوجود محنت کے اُس سے حروف نہین ادا ہوتے
تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اُسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ
کہ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی ق ۱۳۳۷ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ
کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین
کچھ گناہ تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اُس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور جھنجلاوے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ
ق ۱۳۳۸ عَلِیٌّ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ
فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا
وَمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

وقت مین منّ اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بدون جوتے بوئے زمین سے تمتی ہی پھر

۱۳۲۹ اُسکا فائدہ فرمایا کہ اُسکا پانی آنکھ کی دُھند کا مٹا ہی چنانچہ یہی فائدہ بو علی سینا نے قانون مین لکھا ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مار یگا وہ اسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی

۱۳۳۰ م اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی ... کے واسطے گردن اٹھایا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والون کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے

۱۳۳۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اُسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی

۱۳۳۲ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کڑا ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کر تو اُسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا و لیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اُسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور بُرے کام کے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایمان دار کے کہ اُس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سُست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہی گو اُسکا ایمان قوی ہی اور اُسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو نسبت دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی یعنی ایمان دار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اُسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر نہ تھک رہے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا سو اُسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر ...

تحفة الاحباب ترجمہ مشارق الانوار

نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اُسکا گناہ اُسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے ف
یعنے اگر وہ شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اُسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے
کہ اسی نے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک
ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت
١٣٤٣ افضل ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اُسپر ظلم کرتا ہی نہ اُسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا
١٣٤٤ تو اُسپر ظلم کرنا یا اُسکو بلا مین پڑا رہنے دینا اُسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا
سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
بخاری اور مسلم مین برا بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی
کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون
کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمان دارون کو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت
١٣٤٥ بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل
مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق
١٣٤٦ مارے نہ چھڑا دے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اُسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اُسکو کہتے ہین کہ مسلمان
کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی
١٣٤٧ اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی ق عُمَرُ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا نِيْحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے سے میت پر
عذاب اُس صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اُسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ
١٣٤٨ باوجود قدرت کے منع نکرے م جابرؓ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ
١٣٤٩ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِّهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
اُنکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر اُنکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو اُن

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور
سو جو اُسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی
خدا نہ قبول کریگا اُس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو اَمان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان بھی اَمان مین
کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی اَمان کو توڑے سو اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا
اُس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور
دوسری روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگا وے اپنے باپ کے سوائے غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو
اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اُس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ف یعنی
جیسے مکے کی حرم مین زیادتی اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر
کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر اُسکی رعایت واجب ہو گئی جو اُسکی اَمان کو توڑے اُسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور
آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو اُنکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست
۱۳۳۹ نہین کہ شاید اُنکو رنج ہو اور عداوت پیدا ہو م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً
عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا
اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اُنکے واسطے بہتر ہی اگر اُنکو بوجھ ہو
نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو بُرا جان کر مگر کہ خدا اُسکے عوض اُس سے بہتر کو اُسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینہ کی کڑی بھوک
پر اور اُسکی تکلیف پر مگر کہ مین اُسکا شفیع یا اُسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث یون ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والون کو مدینہ
چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اُس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا
پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف و رنج سہیگا اُسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی
۱۳۴۰ اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہی خ اَنَسٌ اَلْمَدِیْنَةُ یَاْتِیْهَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ یَحْرُسُوْنَهَا فَلَا یَقْرَبُهَا
الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو
۱۳۴۱ فرشتون کو پاویگا کہ اُسکی چوکیداری کرتے ہین سو اُسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اُسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت
رکھتا ہی ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اُسنے
کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اُسکے رسول کی محبت
۱۳۴۲ رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو م اَنَسٌ
وَّاَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ۔ مسلم مین انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

بخاری اور مسلم کی حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ وتر کی تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب ہی قت وتر کا آخر شب
١٣٥٣ ہی جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو ق عَایِشَۃُ اَلْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اُسی کا ہی جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اُسکا
١٣٥٤ وارث آزاد کرنے والا ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اُس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اُسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار بیاہا
١٣٥٥ ہو تو اُسکو سنگسار کرنا چاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹھی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی ف یعنی تجارت مین
جھوٹھی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اُسکی سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ
خدا اُسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اُسکو جھوٹھا جانکر اُس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت
١٣٥٦ راستی مین ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ
١٣٥٧ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اُس صورت مین ہی جبکہ مدعی کو گواہ نہ ملین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف یعنی قاضی نے جس مطلب
کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مین نے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مین نے دل مین کچھ اور ارادہ کر لیا
تھا تو اُسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اُس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

فصل

١٣٥٨ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّمَا کی لفظ ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا
الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی
نماز مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھ کے جوان مردون کو بدخیال نہ آوے
١٣٥٩ معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ
اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو
١٣٦٠ چھڑا دیگا اللہ اُسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اُسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے م جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَ
يُرْوٰى اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اُس سے
اُتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جبتک کہ انہین نہ پلٹ آوے
١٣٦١ ف اگر غلام بھاگ گیا کہ حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا اور اگر حلال نہین جانتا تو کافر نہین ہوا اُسنے کفران نعمت کیا م اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اُسی مین ہی آخر

لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اسمین نہ آجاوے **ف** یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونیکا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونیکی ہو اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت انمین پیدایشی ہوتی ہو جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہو بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نوراً علی نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہو جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہو جیسے عمر فاروقؓ اور خالدؓ اور عکرمہؓ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہو وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہو مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہو اسواسطے کہ اسکو سرداری کی طمع نہین اور جبکہ اسکو سردار بنایا

١٣٥٠ تو خوب جان فشانی کرتا ہو **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ ان مین پاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق **ف** یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب

١٣٥١ **ہ** اَبُو مُوسٰى اَلنُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہو یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہو جاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہو کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

١٣٥٢ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہو پچھلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہو اور یہی حدیث انکی دلیل ہو اور امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہو علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہو عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ سے اور جامع الاصول مین

لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اُسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کاثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہو اسواسطے کہ آخرت کاثواب باقی ہو اور دنیا کا فانی ۱۳۶۵ جَابِرٌ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ یَعْنِیْ جَدْیًا اَسَكَّ مَیِّتًا فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَیْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَیًّا كَانَ عَیْبًا فِیْهِ اَنَّهُ اَسَكُّ فَكَیْفَ وَهُوَ مَیِّتٌ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَیْكُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا تم سے کون چاہتا ہو کہ یہ بھیڑ کا بچہ مُردہ چھوٹے کان والا اُسکو ایک درم کے بدلے ملے پھر اُسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اُسمین عیب تھا کہ اُسکے کان نہایت چھوٹے ہین سوا ب تو بھلا کیونکر نا چیز نہو کہ اُسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہو ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل و ناپاک ہو ۱۳۶۶ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَیُّكُمْ یَذْكُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ قَالَهٗ لَمَّا تَذَاكَرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہو وہ وقت جبکہ چاند نکلا تھا جیسے ٹھیکرے کا کنارہ یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپسمین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوتی ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہو چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہو فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّ ہو ۱۳۶۷ اَنَسٌ اَتٰی رَجُلٌ عَبْدُ اللّٰهِ فِیْكُمْ یَعْنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَهٗ لِلْیَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالُوْا اَخْیَرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا قَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہو تم مین عبد اللہ بن سلام یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد اللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہو اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہو اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبد اللہ مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اسکو اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت بُرا ہو اور بُرے کا بیٹا اور اُنکو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ ابن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ ف عبد اللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوے تب تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال اُنسے دریافت کیجیے تو سچ بتلادینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد اللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا اول اُنھون نے اُنکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہو گئے تو اُسیوقت بدل گئے یہی معمول ہو اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جبکہ اُسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اسپر طعن اور

اور جس بستی والون نے خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اُسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جا کر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اُسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین

۱۳۶۲ خ عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ نَفَرٍ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَ ثَلَاثَةٌ قَالَ وَ ثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اتمام ہی

۱۳۶۳ خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اُسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اُسکا مال تو وہی ہی جو اُسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اُسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی جو اپنے کام مین آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اُسکو اُسکے وارث اورونگے اسکے کچھ کام نہ آیا

۱۳۶۴ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اُسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اس طرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو
گرتی ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی ٤٢ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ
قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّ
زَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ
حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ
عَلَیْهِ ثُمَّ یُطْرَحُ فِی النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے
کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری اُمت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی
جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال آنکہ اُسکو گالی دی اور اُسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اُسکا
مال کھا گیا اور اُسکی خونریزی کی اور اُسکو مارا سو اُسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اُس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا
سو اگر قصور ادا ہونے کے قبل اُسکی نیکیان ہوچکینگی تو اُن مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو اس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر
وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان
کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون کے گناہ گردن
پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد
اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ٤٣ عَنْ عُمَرَ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ لِیُعَلِّمَکُمْ دِیْنَکُمْ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا
جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس
آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہوچکا ٤٤ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّمَا اَنْتُمْ
فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی
ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم
اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اُسکا سبب
یہ ہی کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی
کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین
اور پیغمبرون کی اُمتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دم بدم خوشی
ترقی ہو ٤٥ عَنْ عُمَرَ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ

۱۳۶۸ تسبیح کرنے لگتے ہین م ابْنِ عَبَّاسٍ اَیُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّیْٓ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی هَابِطًا مِّنَ الثَّنِیَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ ثُمَّ اَتٰی عَلٰی ثَنِیَّةِ هَرْشٰی فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِیَّةُ هَرْشٰی قَالَ كَاَنِّیْٓ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَآءَ جَعْدَةٍ عَلَیْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَّهُوَ یُلَبِّیْ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہو اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہو حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون موسیٰ کو کہ اُترتا ہو ٹیلے سے اور اُسکی بلند آواز ہو خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللهم لبیک یعنی اے میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلی پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہو اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہو حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متّٰی کو سُرخ اونٹنی گنجان روئین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہو اُنکی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہو اور وہ بھی اللهم لبیک کہہ رہا ہو ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اُنکی روحونکو واقعی دیکھا **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے

۱۳۶۹ سرے پر استفہام کا ہمزہ ہو ق مَالِكُ بْنُ بُحَیْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہو کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہو ف صحیح مسلم مین عبداللہ بن مالک سے روایت ہو کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہو اور مؤذن اقامت کہتا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ

۱۳۷۰ بن مالک ہو اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہو م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْٓ اَخِیْ مَآ اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ اِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہو کہ غیبت کیا چیز ہو اصحاب نے کہا خدا اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اُسکو برا لگے اُسیکا نام غیبت ہو لوگون نے کہا بھلا فرمایئے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مین نے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہو جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اُسکی غیبت کی اور اگر اُسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اُسپر بہتان باندھا ف یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہو اور اگر جھوٹی بات ہو تو اُسکا نام بہتان ہو خلاصہ یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہو خواہ اُسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اُسکے قول اور فعل کا خواہ اُسکے دین کا خواہ اُسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہو لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو

۱۳۷۱ اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہو اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہو م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُّمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَهُوَ یَهْوِیْ فِی النَّارِ اَلْاٰنَ حِیْنَ انْتَهٰٓی اِلٰی قَعْرِهَا **قَالَهٗ** لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ مین ابتک اُترتا چلا جاتا تھا یہانتک کہ اُسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب ایک دھما کا سنا ف

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست نہین ہو جبتک کہ تو اُس
دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھلے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہو یہ حضرت نے رفاعہ کی
عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت
میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو مین نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مین نے اُسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ
یعنی نامرد ہو تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جبتک کہ دوسرا
خاوند اس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِیْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِیْلُ ۱۲۷۹
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنْهَا وَاَلْیَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے
اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت
ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اُسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس
لایق نہین کہ اُسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو
خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ق اَبُوْبَکْرَةَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ ۱۲۸۰
عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْیَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْاَقْرَعِ
بْنِ حَابِسٍ حِیْنَ قَالَ اِنَّمَا بَایَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَّمُزَیْنَةَ وَجُهَیْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور
بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اُنکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہو اُس
ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ وے قوم یعنی اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قوموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے
اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اُسنے حضرت سے یون کہا تھا کہ تجسے تو حاجیون کے چوٹون نے بیعت کی ہو یعنی اسلم اور
غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات تھی
اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ
مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان
جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہو جو دین پر چلے
اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
جامی ٭ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ق اَنَسٌ اَرَاَیْتَ اِنْ مَّنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَ بِمَ یَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْهِ بخاری اور ۱۲۸۱
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے مال کو
حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا خ اَبُوْ اُمَامَةَ اَرَاَیْتَ حِیْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِكَ اَلَیْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ ۱۲۸۲
فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ

بِوَلَدِهَا قَالَهُ بِوَلَدِهَا قَالَهُ حِينَ رَاَى امْرَأَةً مِّنَ السَّبْيِ تَسْعَىٰ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَ
فَالْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت
پھینکنے والی ہو اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہو خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکیگی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر
بہت زیادہ ہو اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ
دوڑی جاتی ہو جب اُسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اُسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اُسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث میں
۱۲۷۶ بیان ہو وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہو م اَبُو هُرَيْرَةَ اَتُرِيدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا
كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ
قَالَهُ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ
فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تم سے پہلے کتاب والون نے
کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سُنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سُنا اور مان لیا ای رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین
اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہو یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اتری کہ خدا ہی کا ہو
جو کہ آسمانون اور زمین مین ہو اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہو یا اُسکو چھپاؤ اُسکا حساب خدا تم سے کریگا تو صحابہؓ نے
کہا کہ ہمکو اول اُن کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہم پر یہ آیت اتری
اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب
ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے
حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے ارشاد پر
عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اُتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اسی قدر جتنا اُسکو اختیار ہو یعنی اب خیالات
اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہو کہ سب علما کا یہی مذہب ہو کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہو عزم اُس
۱۲۷۷ ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو خ اُمُّ سَلَمَةَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ
قَالَهُ لِامْرَاَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہو کہ شیطان کو اُس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اُسکو نکالا ہو یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ
کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مرگئے تب کوئی عورت انکو
رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہو اب رونے اور پیٹنے
شیطان کو پھر اس گھر مین نہ داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہو
۱۲۷۸ مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہائے ہائے مچانا ق عَائِشَةُ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ
وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَاَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے

مٹا دیتا ہی **ف** یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہلانے سے بدن پر میل نہین رہتا اسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے
لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل ور اپنے
رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے **ق** جابرؓ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ ۱۳۸۶
فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوٰى قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا **قَالَهٗ** لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِيْنَ جَآءَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اُسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ اور اُنکو پڑھ لے اور دوسری
روایت یون ہی کہ اُٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور اُنمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سُلیک غطفانی سے فرمایا جبکہ
وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سُلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت
تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہیے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ ۱۳۸۷
کہتا ہی **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے
اُٹھ کھڑے ہوئے جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام
اُنکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اُسکے ہاتھ لنبے تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت
نے فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اُسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین تب
حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے
آگے بڑھ کے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر
امام کو شک پڑے تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا
کلام نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی نے کہا ہی کہ اُس وقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ
ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ اول اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی
پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ
کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ
اُس وقت کا ہی جبکہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ ۱۳۸۸
رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ
بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ **قَالَهٗ** لَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
تجھکو تکلیف دیتے ہین تیرے سر کے کیڑے مین نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ
یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ ان تین چیزون سے کون چیز اول حضرت نے

قَدْ غَفَرَ لَکَ حَدَّکَ اَوْ ذَنْبَکَ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اُسنے کہا درست ہو یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارئیے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہو پھر حضرت نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اُس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارئیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اُسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہو اسی واسطے حضرت نے اُسکی مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اُس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھل کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اُسپر حد مارتے **ق**

۱۳۸۳ اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ ھٰذِہٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِّنْھَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یون ہو کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہو کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب حدیث کا یہ ہو کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہو اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہو کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اُسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق**

۱۳۸۴ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْہِ اَکَانَ یُؤَدّٰی عَنْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّکِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اُسکو تو ادا کرتی بھلا اُسکے اوپر سے ادا ہوتا اُس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ما کی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ما مر گئی اور اُسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اُسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہو وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہو اور یہی مذہب ہو اسحق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہو کہ جو مر جاوے اور اُسپر روزے ہون تو اُسکا وارث اُسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہو کہ زندگی مین کسیکی بدلے روزہ رکھنا تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی **ق**

۱۳۸۵ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسیکی دروازے پر ندی ہو کہ وہ اُسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اُسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اُسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہو پانچ نمازون کا کہ اُنکے سبب سے حق تعالی گناہون کو

ف پوری روایت یون ہو کہ حضرت فاطمہ آنحضرت کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو انکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اُسوقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عایشہؓ نے یہ پیغام پہونچایا اُسیوقت حضرت اُنکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضےٰ اور حضرت فاطمہ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اُٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرت نے حضرت فاطمہؓ کو لونڈی نہدی اور یہ ذکر الٰہی سکھلایا اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہو کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اُسکی ماندگی نرہے م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جسمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر کے چلے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہؓ سے روایت ہو کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اُسکو تپ تھی مین نے اُسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مین نے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہو لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اُسکی قسم کو سچا کردیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اُجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہو ف یعنی بہشت غریب زور مسلمانون کا مقام ہو اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہو جو بہشت کا طالب ور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نبنے اور جو بہشت کی پروا نرکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے م زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْئَلَهَا مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہو جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اُس صورت مین افضل ہو جب اُسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اُسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اُنکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہو کہ میرے بعد وے لوگ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو واقدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اُنمین ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اُسکو جگہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اُس سے شرمایا یعنی اُسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو مُنہ موڑا تو خدا نے بھی اُس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقدؓ سے پوری روایت یون ہو کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اُن مین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اُن مین سے ایک نے

۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸

(حاشیہ: [illegible])

فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین **ف** معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوئیں تکلیف

١٣٨٩ دیوین تو بالون کو منڈاوے اور کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہو **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابو ہریرۃؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہو کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قدوالین موٹین گھر مین پاوے ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا

١٣٩٠ تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اسکے حق مین بہتر ہو تین گابھن اونٹنیون بڑی قدوالی موٹیون سے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہو اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے **ف** اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو

١٣٩١ پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہو یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہو **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَيُرْوٰى وَيُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہو اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اُسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاوین یعنی اگر وہ نیک ہو یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہو **ف** سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوتین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہو تو سو کا وہ چند ہزار ہوا **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے

١٣٩٢ سرے پر الا ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرۃؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہو کہ دجال کانا ہو اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہو اور

١٣٩٣ مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا **م** اَبُوْ ذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ **قَالَهٗ** لَهٗ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے

١٣٩٤ بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان وبحمدہ ہو یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا **ق** عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ **قَالَهٗ** لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہو سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار اور الحمد پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب کہ انھون نے لونڈی خدمتگار مانگی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اَلْبُخَارِیُّ وَلٰکِنْ لَھُمْ رَحِمٌ اَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو
کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت
زیادہ کی ہی مگر انکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اُسکو تروتازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص
کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اُسکو معین کرنا کہ اُسکا فلانا نام ہی پھر کچھ ضرور نہین
ہی چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اُسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور
فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اَلَا اِنَّ الْاِیْمَانَ ھٰھُنَا وَ ۱۴۰۴
اِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ
فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ
ایمان تو ادھر ہی اور مقرر کرا پن اور دلون کی سختی اُن لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے
شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اُنکی تعریف کی
اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اُنکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے
پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے
کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اُسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اسی کی طرف واقع ہو ھ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ۱۴۰۵
اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ قَالَہٗ عَلَی الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَاَ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ
مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد
تیراندازی ہی یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف
قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اُسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا تمکو حکم کرتا ہی تیراندازی ہی تیراندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ
دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اُنکی بھی مار ہی دور سے ق
اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ ھِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ اَنْ یُّنْکِحُوْا ابْنَتَھُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا ۱۴۰۶
اٰذَنُ لَھُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَھُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَھُمْ اِلَّا اَنْ یُّحِبَّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَیَنْکِحَ ابْنَتَھُمْ
فَاِنَّمَا ابْنَتِیْ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا رَابَھَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا بخاری او مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح
کر دیوین سو مین اُنکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اُنکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اُنکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا
یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اُنکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج
دیتی ہی جو اُسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اُسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے
نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ
نہین کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اُٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے

حلقے مین مکان خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا سبکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اُسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اُسکو
عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہرچند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہ نہ دیکھی
تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہے
۱۳۹۹ اور دور بیٹھنا ہرچند جائز ہے لیکن ثواب مین کمتر ہے اور وہان سے جا کر چلے آنا گناہ ہے م اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ
بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا
اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
ہان مین تبلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہون کو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ
یہ تو ضرور تبلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے
وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اُسکو کہتے ہین کہ دارالاسلام کی حد پر
چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین
کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا
کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا
۱۴۰۰ یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِمَّنْ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ يَعْنِيْ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماتا جس سے فرشتے
شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفانؓ سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیق اور فاروق کے
روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ
۱۴۰۱ خ اَبُوْ بَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ
مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَ
شَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان
مین تمکو تبلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ تبلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا
اور ما باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اُٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی
خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہانتک کہ مین نے کہا
۱۴۰۲ کہ حضرت نہین چپ ہونگے م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا ہان مین تبلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے ق
۱۴۰۳ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَادَ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

تدبیر سے خدا نے مجکو انکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی **م** حُذَیْفَۃَ ۱۴۱۰
بْنِ الْیَمَانِ اَلَا رَجُلٌ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَہُ اللّٰہُ مَعِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **قَالَھَا** ثَلٰثًا لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ مسلم
مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اُسکو قیامت
مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا **ف** جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ
کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اُس وقت حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت
نہوئی پھر حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اُٹھ اور اُنکی خبر لا تو مجکو اب کچھ عذر نہ رہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور
حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑیو جب مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین
ہون جب مین وہان پہونچا تو مین نے ابو سفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مین نے چاہا کہ ایک تیر اُسکو مارون لیکن حضرت
کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرت کو اُنکی خبر پہونچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اُڑھایا مین
گرمی پاکر صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت
ہوئی **م** جَابِرٌ اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ ۱۴۱۱
حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اُس عورت پاس نہ رہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اُسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو **ف** بیگانی
عورت پاس دو کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری
عورت پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا **خ** اِبْنُ عُمَرَ ۱۴۱۲
اَلَا مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے **ف** حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے
تھے سو اُسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اُسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین **م** جُنْدُبُ بْنُ ۱۴۱۳
عَبْدِ اللّٰہِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا
الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو
لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین
نہ بنائیو مین تمکو اس سے منع کرتا ہون **ف** قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی
بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر
عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی **فصل** اس حدیث مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر الم ہی **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ ۱۴۱۴
اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنَیْکَ حَظًّا وَّلِنَفْسِکَ حَظًّا وَّلِاَھْلِکَ حَظًّا فَصُمْ
وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَّلَکَ اَجْرُ تِسْعَۃٍ وَّیُرْوٰی فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ
ھَجَمَتْ عَیْنَاکَ وَنَفِھَتْ نَفْسُکَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کیا

اُسکا نکاح موقوف کردیا اگر کوئی کہے کہ شرع میں تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اُسکا جواب یہ ہی
کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اُسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین
اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے
۱۴۰۷ نکاح جائز نہوا ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهَا لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی
سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے
انکو بٹھلایا اور اُن سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اُنکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی
کی پھر تو وے ہنسنے لگین مین نے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کرسکتی
پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مین نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اُسکی بین تمکو قسم دیتی ہون کہ اُس سرگوشی کا حال مجھے
بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل
ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دوبار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی
پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین
تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہوے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار
۱۴۰۸ ہوے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ
الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اُسکے سبب سے یعنی زبان کے
کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو گئے اور حضرت
کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ سعد بن
عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت کا رونا
دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے نوحہ کرنا
اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا
۱۴۰۹ سبب ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ
يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت
کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنی سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اُتارا برائی والا سو قریش عداوت
کے سبب سے حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس

فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مدینے کی طرف **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سُلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افلا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ ۱۴۱۹

تَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی اگلی استون کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوٰة اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ۱۴۲۰

قَالَهٗ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہ ہون یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون نے کہا آپ کیون اتنی تکلیف اٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہی **ف** حضرت شب قدری اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اُٹھاتے ہین آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اسکی شکر گزاری واجب ہی اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ ۱۴۲۱

مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهٗ يَشْكُوْ اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ دَخَلَ حَائِطَهٗ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمے مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہی کہ تو اسکو بھوکھا رکھتا ہی اور ہمیشہ اس سے محنت لیتا ہی حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اسنے آواز کی اور اسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے **ف** جب اونٹ رویا تو حضرت نے مہر سے اسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ

مجکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون انکھون کا حصہ ہی یعنی حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نرکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سو بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اس دن کے سواے نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون ہی کریگا تو دونون تیری انکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان ف عبد اللہ بن عمرؓ و اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے انھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہوتے ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ برا نے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو انکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضایع ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

۱۲۱۵ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا ان آیتون کو جو اس رات کو اتری ہین انکے برابر کسینے کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یے دونون سورتین بے نظیر ہین

۱۲۱۶ ابو هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہ جاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اس وقت ہوتا ہی جب کہ اسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا

۱۲۱۷ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو انھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کر دیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اسکو پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھ کم کر دیا حضرت نے اسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے انکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے

۱۲۱۸ اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قَالَ لَا بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبرؓ سے کہا اپنے نکلنے کے بعد

ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور نیک بات تبلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اسمین بھی اسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب اسنے شہوت کو حلال مین رکھا تو اسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین ف یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا ثواب حاصل ہی یہانتک کہ جماع مین بھی ثواب ہی اور جماع مین ثواب اسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد کی اس سے امید رکھے م ابو سعید اَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ

١٤٢٦

رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَّا اُوتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین اسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو مین اسکے سبب سے ضرور اسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے ف بعضے لوگ جماع کے شوق اور روکی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد مین نہ شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اسکی سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہی کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ اکثر جماع مین مشغول رہتا ہی ق ابو ہریرۃ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ قَالَهٗ لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

١٤٢٧

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین یہ حضرت نے اس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب مین اکثر لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے م عائشۃ اَوَمَا شَعَرْتِ

١٤٢٨

اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتی کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اسپر عمل نہین کرتے یہانتک تو صرف مسلم کی روایت ہی اور روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا یہانتک کہ مکے مین مول لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے مین پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے اور موسم مین پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اوتارنے مین تردد تھا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا

میرا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانو
۱۴۲۲ پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق **ق** اَنَسٌ اَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا
فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا **قَالَهٗ** لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اُسکے اونٹون مین تو پاؤ اُنکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرت
نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا **ف** آٹھ آدمی اُس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے اُنکو جلندر تھا حضرت کے
اونٹ چرائی پر مدینے سے باہر تھے اُنکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہو
تو چرانے والے کو مارکے اونٹون کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اُنکے ہاتھ پانون کٹواتے اور آنکھون مین سلائیان
پھروائین اور اُنکو میدان مین ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مرگئے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ
۱۴۲۳ اور او ہی **ق** اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے اُسکو دنیا مین اُسکے دونون پانون پر چلایا وہ قادر نہین اسپر
کہ قیامت کے دن اُسکو اُسکے منہ کے بل چلاوے **ف** ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت مین
کافر منہ کے بل چلینگے یہ کس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پانون مین چلنے کی طاقت دی وہ منہ مین
۱۴۲۴ بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین **ق** اَنَسٌ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ
اسکی گواہی نہین دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی
اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اُسکے دل مین اُسکا اعتقاد نہین یعنی وہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین پیٹھے یا یون فرمایا کہ اُسکو دوزخ کھاوے **ف** حضرت کے اصحاب
منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے
توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اُسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اُسکو سمجھ لیگا ہمکو اُسکی تفتیش
۱۴۲۵ کچھ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی **ق** اَبُوْذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً
وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةً
وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةً وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ
لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ لَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ
لَهٗ اَجْرٌ **قَالَهٗ** لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ
وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
خدا نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور

کرنا نیسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی ص

۱۴۳۳ اَبُو سَعِیدٍ اَمَا اِنِّی لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَّکُمْ وَلٰکِنَّهٗ اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِی اَنَّ اللّٰهَ یُبَاهِی بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ **قَالَهٗ** حِیْنَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا اَجْلَسَنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ مسلم مین

ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مین نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اُسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اُسکی تعریف کرتے ہین کہ اُسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اُسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اُسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہی کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرمابھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خدا فخر کرتا ہی یعنی اُنکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

۱۴۳۴ ق سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **قَالَهٗ** لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰی غَزْوَةِ تَبُوْکَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین یہ حضرت نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل جان کے اُنکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضیٰ کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہوچکا

۱۴۳۵ د عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ **قَالَهٗ** لَهٗ حِیْنَ قَبَضَ یَدَهٗ عَنِ الْبَیْعَةِ فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ یُّغْفَرَ لِیْ مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہی یہ حضرت نے عمرو بن عاصؓ سے کہا جبکہ اُسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اُسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جب کافر مسلمان ہوا تو اُسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہرچند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ حج سے

کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہوگیا اگر مین یہ حال جانتا تو مکے مین قربانی خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اتارا مین بھی اتار

۱۴۲۹ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَمَا ہی **ق** جَابِرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ

قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی تو جب اپنے

گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کر کے

جہاد مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے

نکاح کیا ہی مین نے کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے

فقط آب ریزی منظور نرکھنا اور تو سفر سے آتا ہی کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر

۱۴۳۰ کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو **ق** مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ

قَالَہٗ لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار

ہو تو اگر اس لونڈی کو اپنے ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہؓ سے فرمایا جب کہ انھون نے

ایک لونڈی آزاد کی **ف** حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین انھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو

یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ ہی

۱۴۳۱ م اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ

الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا **قَالَہٗ** غَدَاةَ لَيْلَةِ

التَّعْرِيْسِ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ

تقصیر نہین تقصیر تو اُس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے

اُسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اُس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون

نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے

لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سوئے

اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول

حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھکے قضا کی نماز پڑھی اصحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث

۱۴۳۲ فرمائی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا

الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَيُرْوٰى لَا يَسْتَنْزِهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان دونون پر عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اُن دو سے ایک تو چغلی کے واسطے

آمد و رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا **ف**

حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونون قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہینگی تو خدا کی تسبیح

کرینگی اسکی برکت سے اُنکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب اڑ مین کرنا یا لہذا

اپنے امام کے قبل سر اُٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا
یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اُسپر امام کی اطاعت واجب ہی

۱۴۴۰ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مَثَل ہی **ق** ابو ھریرۃ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعْفِيَ اَثَرَهُ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اُسپر زرہ کشادہ ہوکر یعنی چوڑی ہو جاتی ہی یہانتک کہ اُسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اُسکے دونون ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اُسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسینے اُسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی

۱۴۴۱ **م** ابو موسیٰ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اُس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی

۱۴۴۲ **م** جابرؓ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہو وہ ساوے پانچ بار ہر روز اُسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی

۱۴۴۳ **خ** النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا اَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَاِنْ اَخَذُوا عَلٰى اَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی مثل جو خدا کی حدون پر ٹھہرا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اُن حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اُس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اُسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب اُنھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون

۱۴۳۶ صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہین واللہ اعلم م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجکو ضرر نکرتے یہ حضرت نے اس مرد سے کہا تھا جسنے کہا تھا یارسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اُسنے مجکو رات کو کاٹا ف معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی

۱۴۳۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہوجاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہوا ور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت مین اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے اُس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم مین اَمَا وَاَبِيْكَ کی روایت ہی ف ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی بخاہے زندگی کی امید ہو اور نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اُس وقت نہ کسیکو دیگا تو بھی مال اُسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنی وارثون کو

۱۴۳۸ ق اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ قَالَهٗ لِاَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزنؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جبتک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہوگی پھر خدا نے یہ آیت اُتاری کہ پیغمبر اور ایماندارون کو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اُنکے قرابتی ہون حال آنکہ اُنپر ظاہر ہوچکا ہی کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑنا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخرکو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا ہوتے تھے اسواسطے حضرت کو اُنکی مغفرت کی بہت آرزو تھی

۱۴۳۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہی کہ خدا اُسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اُسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے ف یعنی جو

مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوتا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک ہو جاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اُسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اُسکو بلا سے نہ چھوڑا وے اُسکے ایمان مین نقصان ہی

۱۴۴۸ م ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهٖ مَرَّةً وَإِلَى هٰذِهٖ مَرَّةً مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اُس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اُسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ اُدھر کا

۱۴۴۹ م جَابِرٌ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدَيَّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل اُس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوس مین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون تمھاری کمر گاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑانے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی

۱۴۵۰ ق جَابِرٌ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زَادَ مُسْلِمٌ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اُس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اُس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مین نے پیغمبرون کو ختم کیا ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اُسکا جلوہ گر ہوتا

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر آیاکم اور ایاک ہی

۱۴۵۱ ق أَبُو سَعِيدٍ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو اپنے تئین راہون کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہان کی بغیر نشست کے نہین رہتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ

اُنکی خواہش پر چھوڑ اُیعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہونے یعنی ڈوبے اور اگر اُنکے ہاتھ پکڑلیے تو اوپر والے
خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اُنمین سے گناہون
اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے
نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے
راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر
یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہو اسواسطے کہ بُرے کام جب کثرت سے ہوتے تو اُسمین سبکی بربادی ہو ق

۱۴۴۴ ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہو کہ اگر اُسکے مالک نے باندھے رکھا تو اُسکو اپنے قابو مین
بندر رکھا اور اگر اُسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہو کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا

۱۴۴۵ ق اَبُوْ مُوْسٰى مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ
لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا
طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور
مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہو ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہو کہ اُسکی
بو بھی اچھی اور اُسکا مزہ بھی اچھا اور اُس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے
کی سی مثل ہو کہ اُسمین بو نہین اور اُسکا مزہ میٹھا ہو اور اُس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہو دونا روے کی سی مثل ہو کہ اُسکی بو
اچھی اور اُسکا مزہ کڑوا اور اُس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہو کہ اُسمین بو نہین اور مزہ اُسکا
کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اُسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا
اثر لوگون کو پہونچتا ہو اُسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہو اور جو مومن کہ قرآن خوان
نہین اُسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہو مگر باطنی نہین کہ اُسکا اعتقاد
۱۴۴۶ درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اُسکا اچھا نہ باطن ق جابرؓ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ كُلَّمَا الرِّيْحُ فَقُوْ
مُرَّةً وَّتَقَعُ اُخْرٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہو کہ اُسکو ہوا ہلاتی ہو تو کبھی اُٹھتی ہو اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہو کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہو
یہانتک کہ جڑ سے اکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہو ہوا سے کم جھکتا ہو اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہو
جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا و مصیبت مین گرفتار رہتا ہو تو اُسکے گناہون مین تخفیف ہوجاتی ہو
اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہو اور اگر ہوتی تو ثواب سے محروم ہو یعنی مومن کو لازم ہو کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اُسکو خدا کا احسان
۱۴۴۷ سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا
اشْتَكٰى بَعْضُهٗ تَدَاعٰى سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندارون کی

تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا اگر تنگی اور بھوک میں بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہے یہ سوال ہین انعام نہین حضرت نے جو دودھ دینے والی جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جب کھانا بقدر ضرورت موجود ہوا سکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اسکا ذبح کرنا حرام ہے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہے **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ

۱۴۵۸ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَکَ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ بخاری اور مسلم مین برار بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے برار بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب انھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا **ع** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّةِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ

۱۴۵۹ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا یُصَدِّقُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہے جسکی ایک مرد کے سوا اسکی امت مین کوئی تصدیق نکرنیوالا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہین واسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ الْاَنْبِیَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّلَیْسَ بَیْنِیْ وَ

۱۴۶۰ بَیْنَهٗ نَبِیٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی بہ نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین جدی جدی ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ہین تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قریب تر ہون میرے اور اسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت انکی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

۱۴۶۱ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون انکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہے اور جو مال چھوڑے تو اسکے وارثون کا حق ہے **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت کا ابتداے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہے تو حضرت اسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت

حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے

۱۴۵۲ ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاۗءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتہ دارون کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دارون کا عورت پاس جانا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دارون کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین

۱۴۵۳ خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹھی بات ہی ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہی

۱۴۵۴ ق اَنَسٌ اِیَّاکُمْ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بد دعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی

۱۴۵۵ م اَبُوْ قَتَادَۃَ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو گھٹاتی ہی ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مین نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہرچند آدمی دھوکھا کھاتا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اُس مال مین برکت نہین رہتی

۱۴۵۶ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ خ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور طے کے روزون سے صرف بخاری کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہی یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو طے کے روزون سے بچو طے کے روزون سے ف وصال اور طے کا روزہ اُسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ بھی نکھاوے معلوم ہوا کہ طے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہو تو حرام ہی

۱۴۵۷ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ قَالَہٗ لِاَبِی الْھَیْثَمِ بْنِ التَّیِّھَانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابو ہریرہ سے یہ روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو اُنھون نے کہا کہ بھونک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اُنکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیق اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ

اورحضرت یوشع اورحضرت داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے
حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ ای پہلوان تو جاہ وجلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت
پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ
میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جبتک آفتاب باقی رہیگا اُسکا
دین اور مبارکی اور اُسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند آیا
اگرچہ نصاری کو ناپسند ہوا اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہین کہ یے دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے
کہ عیسیٰ نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اُنپر پہلوان اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یے دونون بشارتین ہمارے حضرت کی
نبوت پر صاف دلیل ہین ۱۴۶۶ س سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى
مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا ضامن کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین
جیسے یے دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف ف یعنی یتیم کے پرورش
کرنے والے اور اُسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے
اِنمین ان دو انگلیون کو فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہی ق عَائِشَةُ دُوْنَكُمْ ۱۴۶۷
يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ قَالَهُ يَوْمَ عِيْدٍ لِلسُّوْدَانِ وَكَانُوْا يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو ای ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے
کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکے دی سب اولاد ہین روایت ہی
کہ عید کے دن حضرت عائشہؓ کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھری گدکے کی کثرت خصوصاً ایسے
مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی ق عَائِشَةُ عَلٰى رِسْلِكَ فَإِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ يُؤْذَنَ لِيْ ۱۴۶۸
قَالَهُ لِأَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہرجا اسواسطے
کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت
سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین آئے
اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوائے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا
ق صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حُیَیؓ سے روایت ہی ۱۴۶۹
کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حُیَی ہی ف صحیح بخاری مین پوری روایت
یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے
بات چیت کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اُن سے یہ حدیث فرمائی

یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وے قرض ادا
کرنے مین غفلت نکرین ۱۴۶۲ م ابو ھریرۃ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین
پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ پہلا مین ہون ف یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندے ہو کے نکلینگے سو اول میری
قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اُسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسٰی نے ہمارے حضرت کی سرداری
کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی
وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت
دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اُسکا یقین نہین اور قیامت مین
جبکہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکرسکینگے اُس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت
مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہو جاویگی ۱۴۶۳ م جابرؓ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی
هٰٓؤُلَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی قَتْلٰی اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے
دن یعنی جنگ اُحد کے شہیدون پر ف جنگ اُحد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین
دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اُسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین اُنکی خالص
شہادت کا گواہ ہون ۱۴۶۴ ق جریرؓ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَی الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر ۱۴۶۵ م ابو موسٰی اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ
وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَفِیْ اَطْرَافِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ وَلَمْ یَذْكُرْ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ مسلم مین ابو موسٰی
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور حاشر ہون اور مقفی ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمۃ
ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمہ ہون اور اُسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین ف حضرت نے
اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے
لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپ کے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اُسکے ہاتھ
پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اُسکی اُمت کی توبہ مقبول ہی اور نبی المرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی
اور نبی الملحمۃ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلا دے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے
بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور
آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی نہین کی اُسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد
چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اُسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک
معیوب نہین تا کہ اور لوگ اُسکی صحبت سے نہ خراب ہون چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اُسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تا کہ باقی اعضا سڑنے سے بچین
علاوہ اُسکے توریت اور زبور کو نصاری حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسٰی

تُطِيقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم کرو
جو تم کرسکو اسواسطے کہ خداکو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہانتک کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عائیشہؓ سے بخاری مین روایت ہی
کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اُسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُسکو پکڑ لیتی حضرت گھر مین
آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مین نے اُس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہی
۱۴۷۶ کہ خوشی سے ادا ہو اُسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین گھٹاتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو خ م عَائِشَةُ
عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عائیشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائیشہؓ اپنے
اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا
حضرت عائیشہؓ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فصل اس حدیث مین وے حدیثین ہین جنکے
۱۴۷۷ سرے پر لام ہی ق جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے
۱۴۷۸ کہا ف حضرت نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اُنکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی م اَبُوْمَسْعُوْدٍ
عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ
مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اُس اونٹنی کے عوض سات سو
اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اُسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین
نذر ہی م جَابِرٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی ف یعنی حقیقت
مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین
۱۴۸۰ مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہ مطلق نہین اثر کرتی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ
لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اسکی عہد شکنی کے ف جھنڈے سے مطلب
۱۴۸۱ یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا وَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً
لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اُسکو
وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاءاللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کو ف
ہر چند پیغمبرون کی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اُنکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین
نہین سو حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن دن مین اُنکے کام آوے
اس حدیث سے حضرت کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی **شعر** ای مسلمانون کرو شکرِ خدا ✤ تمنے پایا مصطفےٰ سا پیشوا ✤ دیکھو کیا
۱۴۸۲ تم پر تھا رحم مصطفےٰ ✤ حول محشر کا بھی سامان کرگیا ✤ تمکو اب لازم ہی اُسکی پیروی ✤ دور کردو بدعتون کی گمرہی ✤ خ مَعْنُ بْنُ

یعنی یہ میری بی بی ہی اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین
بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہی جیسے خون مین ڈرا کہ تمہارے دل مین

۱۴۷۰ کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر
کر دیوے تاکہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون ف اَبْشِرُوا عَلٰی رِسْلِكُمْ اَعْلِمُوا وَاَبْشِرُوا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي
هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَهٗ حِيْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ بخاری و مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا کا تمپر احسان ہی کہ تمہارے سوا کوئی انسان اور
نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی مین کسینے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اُسوقت
فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تمپر احسان ہی

۱۴۷۱ کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اُسوقت تمہارے شریک نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَيْكَ السَّمْعَ
وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے
اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنی حاکم جو حکم کرے اُسکی اطاعت واجب ہی خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش
اور اس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اُسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین

۱۴۷۲ اطاعت حاکم کی نہین ھ ثَوْبَانُ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَهٗ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی
کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اُسکے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اُسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹا وے یہ
حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اُنھون نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلایئے

۱۴۷۳ جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ
فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكِلَابَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کُتّے کا
قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ اول حضرت
نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہانتک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اُسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے

۱۴۷۴ کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ اَكُنْتَ
تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابرؓ نے کہا پھر مین نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے
حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین ف جابرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک منزل مین اُترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چُن چُن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ

۱۴۷۵ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا

حسن مشہور تھا اُسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو بہکاتی ہون اور اُسکا تقوی سب کھوتی ہون سو وہ بدکاری کے لیے جریج کے پاس گئی اور بنی ٹھنی [illegible]
اُسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانیوالے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چراتا تھا اُسنے اُس سے بدکاری کی
جب لڑکا پیدا ہوا تو اُس بدکار عورت نے کہا یہ جریج کا لڑکا ہی جبکہ تو سب بنی اسرائیل جریج سے بد اعتقاد ہوئے اُسکو عبادتخانے سے نکال لائے
اور عبادتخانہ گرادیا اور اُسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا
لڑکا بھی پیدا ہوا کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اُسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے
پاس آیا اور اُسکے پیٹ مین اُنگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ
جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنادین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنادو
سو اُسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی کہ اُسکی مانے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اُس
لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نکرنا پھر اُسکی مانے ایک عورت کو دیکھا کہ اُسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اُسنے
کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑکے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی
اسواسطے مین نے تیرے خلاف دعا کی (ق) اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ
قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَأْنِ سَارَةَ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو سوا تین بار کے دو باتین
خدا کے مقدمے مین ایک اُنکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ اُنکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین
ف حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اُنکی عید کا جب دن آیا تو اُنھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین
حضرت ابراہیم نے بموجب اُنکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اُٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمھارے
اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دل کے رنج کو بیماری کہا اور جب کہ قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانے
مین جا کر سب بتونکو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتونکو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم نے
کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی [illegible] لوگ بڑے بت کی نہایت
تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی [illegible] سبب [illegible] واسطے حضرت ابراہیم نے
اُسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک شام سے ہجرت کرکے مصر کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول
تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اُسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اُسکو چھوڑتا تو حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارہ
کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تمکو بلاوے اور تمسے پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت
سچ تھین اور ظاہر مین جھوٹ تھین (ق) ابن عباس لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيْهِ يَعْنِيْ لِاَهْلِ مَكَّةَ
حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مسلم مین ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نتھا اُنکے پاس اُن دنون
اناج اور اگر ہوتا اُنکے پاس تو دعا کرتے اُسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی اُنکے لیے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بی بی سے اُنکی

یَزِیْدُ لَکَ مَانَوَیْتَ یَا یَزِیْدُ وَلَکَ مَا اَخَذْتَ یَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجکو
جو تونے نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تونے پایا ای معن **ف** یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیدے
وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور بیجا
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اُسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی
مذہب ہی امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ یا بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ

۱۴۸۳ دینا ضرور نہین **خ** عَائِشَةُ لٰکِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
تمکو افضل جہاد مقبول حج ہی **ف** بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل
عبادت دیکھتے ہین اگر فرمایئے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اُنکے حق مین

۱۴۸۴ مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول حج وہ ہی جسمین گناہ نہین **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین **ف** یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور

۱۴۸۵ دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَکِسْوَتُهٗ وَلَا یُکَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا یُطِیْقُ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہی اور اُس سے کام نکروائے مگر جتنی اُسکو

۱۴۸۶ طاقت ہو **ق** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِیْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ
میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون **فصل** اس حدیث مین وے حدیثین ہین جنکے

۱۴۸۷ سرے پر لم بالون ہی **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ [illegible] نہ باقی رہی پیغمبری سے سوائے بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب
نے کہا بشارت دینے والی چیزین کون ہین [illegible] نے فرمایا کہ نیک خواب **ف** نبوت کا علم غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے

۱۴۸۸ علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریق [illegible] اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ [illegible] لَمْ یَتَکَلَّمْ فِی الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ
عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَصَاحِبُ جُرَیْجٍ وَبَیْنَا صَبِیٌّ یَرْضَعُ بخاری [illegible] روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کسی نے جھولے اور گود مین بولا سوائے تین لڑکون کے ایک [illegible] جریج [illegible] لڑکا اور تیسرا لڑکا اس حالت مین
کہ دودھ پیتا جاتا تھا **ف** یعنی شیر خوارگی کی حالت [illegible] تین [illegible] حضرت عیسی کا بولنا تو قرآن مین مذکور ہی
کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اُنکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ [illegible] بنی اسرائیل مین جریج ایک عابد تھا
عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ [illegible] ماں وہان آئی [illegible] جریج کو پکارا جریج [illegible] سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اسکی ماں پھر
دوسرے دن پھر اُسکی ماں اُسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اُسکے پکارنے سے نہ بولا اُسکی ماں نے یون بددعا دی کہ الٰہی یہ نہ مرے
جبتک حرام کار کسبیون کا منہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا

فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہو کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا نکھاوے یہ غیبت مین داخل نہین

۱۴۹۴ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِی شَیْءٍ قَالَهٗ لِلْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِیْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون و مال کا حال تو یہ ہو کہ مجکو اُس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جبکہ وے مسلمان ہوئے

ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اُنکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اُنکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہرچند کہ کافرون کا مال مباح ہو مگر اُسی شرط سے کہ غلبہ ہوا اور عہد شکنی نہوا اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اُسکی امان مین رہے تو اُسکا مال چرانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین

۱۴۹۵ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَّسَارِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَّمِیْنِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهٗ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰی تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تو نے اپنے بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وے راہین جو تو نے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہو کہ وہ شہیدونکا مقام ہو اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہو اور وہ رسّی تو اسلام کی رسی ہو تو اُسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک

ف عبداللہ بن سلام رضؓ سے روایت ہو کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھے کہا اُٹھ سو اُسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اُسکے ساتھ چلا تو مین نے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مین نے اُنمین چلنے کا ارادہ کیا اُسنے کہا اُنمین مت چل کہ یے کافرون کی راہین ہین پھر مین نے داہنی طرف راہین دیکھین تو اُس مرد نے کہا کہ اُدھر چل مین اُدھر چلا تو ایک پہاڑ مین نے دیکھا اُسنے کہا اُسپر چڑھ سو مین نے کئی بار اُسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اُسکے ساتھ آگے چلا تو مین نے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اُسکے سرے پر ایک رسّی تھی بطور دستگی کے اِس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مین نے کہا کیونکر مین اُسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہو تو اُسنے مجکو چڑھا دیا مین نے سرے کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مین نے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۹۶ ق یَعْلَی بْنُ اُمَیَّةَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَهٗ بِالْجِعِرَّانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصْفَرٌّ لِحْیَتُهٗ وَرَاْسُهٗ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰی بخاری اور مسلم مین یعلی بن اُمیّہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہو اُسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبّے کو تو نکال ڈال پھر اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہو یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اُسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اُسکی داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اُسپر جبہ تھا سو اُسنے کہا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہو تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہو یا نہین

گذران کا حال پوچھا اُنھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اسد کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہی کہا گوشت
فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپ نے یہ سُنکے دعا کی الٰہی اسد برکت دے اُنکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۴۹۰ فرمایا کہ اُن دونون مین اُن پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اُسمین بھی دعا کرتے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ
قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اُسکا عمل نہین داخل کرنے کا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ حضرت
نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے **ف** یعنی بدون
رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل
۱۴۹۱ اُسکا اثر اور نتیجہ ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لما ہی اَنَسٌ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ
مَا شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَّا يَتَمَالَكُ مسلم مین
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پُتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اُسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اُسکا پڑا رکھنا
چاہا تو شیطان نے اُسکے گرد گھومنا اور اُسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اُسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہی
کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوکھ مین بیقرار ہوجایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا **ف** بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پُتلا دنیا مین
بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پُتلا بہشت مین اور بعضے
کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پُتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس
حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نہ تھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سکو ایک
حیرت تھی جب شیطان نے پُتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوکھ مین اسکو اپنی جان پر قابو
نرہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اُسکو مجھپر تفضیل دمی تو مین اُسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجھکو اس پر اختیار دیا تو اُسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا
۱۴۹۲ **ق** جَابِرٌ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ
اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجھکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین
کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مین نے اُنکو اُسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین
۱۴۹۳ اُسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اما ہی **ق** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَمَّا
اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَّا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ **قَالَهُ** لَهَا لَمَّا
طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بخاری اور
مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اُتارتا یعنی بہت
مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اُسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ
جبکہ اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اُسکو نکاح کا پیغام دیا **ف**
فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث

اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ایا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے ھر ابو سعید اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا
وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا
فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا
عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اُسمین نہ مرینگے نہ جیینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ انکو دوزخ کی
آگ لگیگی اُنکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ انکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے انکو بے دم کر دیا یہانتک کہ جب جل کے
کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ کے تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے
پھر حکم ہوگا ای بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنی کافر
جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ انکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ
مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے
م زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا
تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَ
اَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ
كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون
عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اُسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال
ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اُن دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی
سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اُسکو چمٹ جاؤ یعنی اُسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین
مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو
خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اُسکو
چمٹ گیا اور جسنے اُسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اُسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی
رسّی ہی یعنی اُسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اُسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اُسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف روایت ہی کہ
ہجری نویں سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اُس مقام پر پہونچے جسکا غدیر خم نام ہی
تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے
اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین بٹتی تھین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور

١٥٠٠

١٥٠٠

ف راوی سے روایت ہی کہ مین نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت وحی اُترنے کے وقت
دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکے کے پاس ہی اُترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اُسنے پوچھا
کہ یا حضرت اُس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہوا ور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت
اُسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اُترنا شروع ہوا عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مین نے
حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرا نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اُتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی
جسنے مجسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اُسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت
۱۴۹۷ کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلٰثَ اَكُفٍّ وَقَالَ
الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا وَّ اَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا قَالَهٗ حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا
فَاِنِّيْ اَغْسِلُ رَاْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون
اپنے سر پر تین انجل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ
حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو
اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہی عرب مین
۱۴۹۸ اکثر نہار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے انجل کو ذکر کیا ق عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ
اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کردیا
اور مجکو برا لگا کہ لوگون پر فساد اٹھاؤن ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اُسکا قصہ پانچوین
باب مین مفصل ہو چکا جب اُسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عایشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اُس جادوگر کو سزا
دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہرچند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اُسنے
۱۴۹۹ کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا نہ لیا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ
السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ
وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهٗ بِهَا حِيْنَ سَاَلَهٗ عَنْهَا
قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی
نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی
بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب
عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ
بن سلام کو اُسوقت جواب دیا جب اُنھون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتون کو پوچھا ف عبد اللہ بن سلام
مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین حضرت
سے دسے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوا سے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمایئے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کونسی ہی

رَقِیْبًا ۝ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْھَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین آیتین اُتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اُسی سے اُسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اُن دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمہارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اُسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک حضرت نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مُضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو اُنکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یے لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہرے تو اِن پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ مٹھی اول درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اُس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اُسکو ملیگا اور جو بدراہ نکالیگا تو سبکا عذاب اُسپر پڑیگا ۝ جابرؓ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہی اور نہایت بُرے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی ف یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اُسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہین ۝ خ ابن عباسؓ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَّضُرَّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْہِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہوئے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اُسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اُنکے بدکارون سے درگذر کرے ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ اُنکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور اُنکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی

۱۵۰۴

۱۵۰۵

اہل بیت کی تعظیم جتا دی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اُسمین سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اُسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت وے رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اُنہین بھی بہتا ماموں زادون کو بہکتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوائے اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا تو گویا اُنکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوائے اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین

۱۵۰۱ ق اَلْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يعنى وَفْدُ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکمؒ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مین نے یہ ٹھہرایا ہی کہ اُنکے جورو لڑکے جو قیدی ہین اُنکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اُسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے تو اسکو ہم بدلا دیوین اُس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اُسپر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ

ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اُنکی شکست ہوئی اُنکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہوگیا جب وے لوگ مسلمان ہوتے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہی اور اگر کسیکو نہ دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اُسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے آخر سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیدیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی

۱۵۰۲ م جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

الی قولہ ۱۲

حاشیہ: نصب بیت ... اہل سنت ...

حاشیہ: تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

دن کے بعد اُنکی توبہ قبول کی اور آیت اُتاری اور جھوٹے منافقون کی فضیحتی مین ور آیتین اُترین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر تنگی مین خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

۱۵۱۰ م اَلْمِقْدَادُ اِحْدٰی سَوْاٰتِكَ يَا مِقْدَادُ قَالَهُ لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰى اَنْ وَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ بِشُرْبِهٖ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم مین مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مقداد تیری بدخوؤن سے ایک بدخو یہ بھی ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہانتک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی سبب سے **ف** اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا ماہذہ الاَرْحَمَةُ کے بیان مین

۱۵۱۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو چیزین لوگون مین ایسی ہین جو اُنکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مُردے پر نوحہ کرنا **ف** یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی

۱۵۱۲ ق اَبُوْمُوْسٰى جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز اُنمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز اُنمین ہی سب سونے کی ہی اور اُس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوائے ایک جلال کی چادر کے کہ اُسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین **ف** اس حدیث مین وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ و مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ ۔ کا بیان ہی

۱۵۱۳ م اَبُوْهُرَيْرَةَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ اُنکو مین نے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اُنکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دُمین کہ اُنسے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین سر اُنکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اُسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اُسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے **ف** یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نہ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین یعنی اُنکا ایسا لباس ہی جسمین بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جال کی کُرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی اس واسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کُھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا

۱۵۱۴ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ

اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اُسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگر چہ اِصرار حد مارنے کا گناہ کرین تو اُنپر
حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور اُسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد
چوراوے تو اُسکا ہاتھ کاٹون خ

۱۵۰۶ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا
اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلب سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایکمرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو
مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اُس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ
مین اُنکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اُسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اُنکے دلون مین بے پرواہی
اور خیر ڈالی ہی اُنھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی ف حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا
پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو
رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگونکو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون ق

۱۵۰۷ عَائِشَۃُ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَۃُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِیْئَۃً فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ
بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِیْ اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری
اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عایشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات
پہونچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور
اُسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اُسکی توبہ قبول کرتا ہی اُسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی
ف جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہوچکا خ

۱۵۰۸ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ یَعْنِیْ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تمھارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ
صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہوگیا تھا صدیق دامن اُٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہوگئی ق

۱۵۰۹ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْكَ
قَالَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اُٹھ یہان تک کہ خدا
تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے
ساتھ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھا کر حضرت
کو راضی کرلیا جب کعب سے پوچھا تو یے سچے مسلمان تھے اُنھون نے کہا کہ یا حضرت مین نے سواری خرید کی تھی اور سامان
سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حقتعالی نے اُنکی راستی کی برکت سے بچایا

سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت
١٥١٩ نامناسب ہی م ابوذر ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قال
فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات قال ابو ذر خابوا وخسروا من هم يا رسول الله قال
المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص
ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور انکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور انکو گناہون سے پاک نکریگا اور انکو عذاب
دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور انکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنے والا جو
١٥٢٠ احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھاکر ق ابو موسی ثلثة لهم اجران
رجل من اهل الكتاب امن بنبيه وامن بمحمد والعبد المملوك اذا ادى حق الله وحق مواليه
ورجل كانت عنده امة يطؤها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها
فله اجران بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو
اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور
اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اسنے اسکو ادب سکھلایا
سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھلایا اور اسکو شرع کے حکم بتلاکے سو اسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا بعد اسکے
١٥٢١ اس سے نکاح کرلیا تو اسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا م ابو قتادة
ثلثة من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة احتسب على الله
ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب على الله ان يكفر
السنة التي قبله مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا
روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ مٹاویگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹاویگا
ف مصابیح مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہی حضرت نے فرمایا
کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا
١٥٢٢ شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اسکو سال بھر کے روز یکا ثواب ملیگا م ام سلمة ثلث للثيب
وسبع للبكر مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کواری
عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین رہے
١٥٢٣ اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا ق انس ثلث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب
اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم

۱۵۱۵ خ ابْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کر کے دین سے مفلس رہ جاتے ہین

۱۵۱۶ م اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اُس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو اُن نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجّال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہوگی ایمان بالغیب باقی نرہا اسواسطے اُس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا

۱۵۱۷ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهٗ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِ مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور اُنکو نہ دیکھیگا اور نہ اُنکو گناہ سے پاک کریگا اور اُنکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہووے اور مسافر کو اُس پانی سے روکے اور دوسرا وہ جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اُس سے خدا کی قسم کھائی کہ مین نے اُس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اُسنے اُسکو سچا جانا اور حال آنکہ اُسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اُسنے جھوٹھی قسم کھائی اور تیسرا وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اُسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اُسکو کچھ دیا تو اُسنے عہد پورا کیا اور اگر اُسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اُسنے عہد نہ پورا کیا ف بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ گناہ ہی کہ اُس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین

۱۵۱۸ م اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اُنکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اُنکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اُنکو سخت مار ہوگی ایک بُڈھا حرام کار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو روکنے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے ف ہر چند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین بُرا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بیموقع ہی کہ باوجود پیری کے حرام کاری

[illegible] مشارق الانوار

فرمایا کہ نہین مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اُسنے کہا کیا
میرے اوپر اُسکے سواے بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اُس سے زکوۃ کا
ذکر کیا تو اُسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سواے بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا
وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر
یہ سچا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ مراد کو پہونچا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اُسکے
باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی ف حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اُسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا
اور یہ جو اُسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب
نہین کہ فرض کے سواے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اُسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق
حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اُسکے بعد منسوخ ہوئی ق عَائِشَةُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ ۱۵۲۷
كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین
ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا ف جب مکے مین انکا مار ڈالنا درست ہوا تو
اور جگہہ بطریق اولی اُنکو قتل کرنا درست ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ ۱۵۲۸
اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ
اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللهَ وَ
رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ
عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا
جس دن اُسکے سایے کے سواے کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُمنگ
جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے واسطے
مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین
تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے
سو اُسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اُسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اُسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ
کیا اُسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اُسکی دونون آنکھین یعنی
خوف الہی سے روپا م عَائِشَةُ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ ۱۵۲۹
الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي
وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین
پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب موچھہ کترانا دوسری ڈاڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک

ان یقذف فی النار بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہی ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا ہو

۱۵۲۴ عن ابی مالک الاشعری اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن الفخر بالاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ مسلم مین ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین نہ مانے کفر کی رسمین ہین جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینہ کو چاہنا ستارون سے یعنی نچھت کی تاثیر سے مینہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقۃ یہ کفر کی رسمین اس امت مین تمام عوام مین جاری ہین اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی اللہ پناہ مین رکھے

۱۵۲۵ ق عن عبد اللہ بن عمرو اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاہد غدر واذا خاصم فجر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہوگی ان چارون سے تو اس مین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہانتک کہ اسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اسکے پاس امانت رکھیے تو اسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسرے یہ کہ جب قول و قرار کرے تو اسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو اور زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لایق تو یہ تھا کہ ان بد کامون سے بچتا پھر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اسکو منافق فرمایا

۱۵۲۶ ق طلحۃ بن عبید اللہ خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قالہ لرجل سالہ عن الاسلام فقال ہل علی غیرہن فقال لا الا ان تطوع قال وصیام شہر رمضان فقال ہل علی غیرہ فقال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوۃ فقال ہل علی غیرہا فقال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وہو یقول واللہ لا ازید علی ہذا ولا انقص منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ویروی افلح وابیہ ان صدق او دخل الجنۃ وابیہ ان صدق بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سواے اور بھی نماز ہی تو حضرت نے

فضیلت ایمان اور بیان اسکی شیرینی اور بیان محبت خدا و رسول

نشانیان جاہلیت کی جو امت مین رہینگی

نشانیان نفاق کی چار خصلتین

منافق دو قسم کے ہین اعتقادی اور عملی

اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح مین حنظلہ سے روایت ہے کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مین نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا ہے حضرت نے فرمایا کیونکر ہے مین نے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجانا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر

غفلت بجہان اگر نبودے ❊ از عمر دمے بسر نبودے

ق اَنَسٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَیْنِ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اُسکو فرمایا خ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّقَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ یَعْنِیْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے م اَبُوْ ذَرٍّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَکَوَاکِبِہَا اَلَا فِی اللَّیْلَۃِ الْمُظْلِمَۃِ الْمُصْحِیَۃِ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْہَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ یَشْخَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَۃَ مَاءُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے تارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان رکھو جیسے تارون کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو اُن سے پیے پیاسا نرہے آخر تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اُس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اُس سے پیے پیاسا نرہے اُسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اُسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب کہ ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِیْ کَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَۃُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین ہانکونگا کچھ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاؤ گے جبتک ایمان نلاؤ گے اور پورے ایماندار نہوگے جبتک آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اُسکو کرو تو آپسمین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کرو اپنے مسلمان لوگون مین ف

۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸

صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اُکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلّی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہو کہ دسوین چیز شاید کلّی کرنا مراد ہو

۱۵۳۰ خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعِدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اُن سب سے اعلیٰ اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینا ہو کہ اُسکا دودھ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اُن چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اُسکے وعدے کو سچّا جان کر مگر کہ خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین اُن چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہو بلفظ وَالَّذِي

۱۵۳۱ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ وَّلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ نہ سُنیگا مجکو کوئی اس اُمت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اُسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانے والا دوزخیون سے ہوگا ف امت دو قسم ہو ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اُسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہو ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولیٰ ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہونچی ہو تو وے لوگ معذور ہین اُن سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا

۱۵۳۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اُسکے نزدیک دوست تر ہوگا اُسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال ہو کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین

۱۵۳۳ م حَنْظَلَةُ الْاُسَيْدِيُّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ اگر تم سدا بنے رہو اُسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین رہو تو البتہ تمسے مصافحہ کرین تمھارے فرشتون پر اور تمھاری راہون مین لیکن

اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی
لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ
عنقریب ہی کہ اُتریگا تم مین ای مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گراویگا جزیہ
کو او کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اُسکو قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت
عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹاوینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو
کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اُنکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے
اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے
ایمان نہ لاوینگے تو اُنکو قتل کرینگے ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطٰنُ 1544
سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَایَةُ سَعْدٍ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا قَالَهٗ
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہر گز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اس راہ مین
جو تیری راہ کے سواے ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابوہریرہؓ کی روایت مین قط کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین
کچھ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق کے حق مین فرمائی ف مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروقؓ نے حضرت کی
خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہی تھین جب عمر فاروقؓ کے
آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ
کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمہاری آواز
سُنی تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروقؓ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے
نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تجسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن
اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہین سکتے حرام کام کا سو کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ
ڈرتے ہین عمر فاروق کو حضرت کے وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اُن سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال
سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس
حدیث سے عمر فاروق کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین ہو سکتی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ 1545
یَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰی عَلَیْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو
لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اُسپر غصے رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اُس سے راضی ہو وے ف یعنی عورت
کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین
جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ 1546

یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت
حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعاے خیر ہی یعنی خدا
تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اُس سے
محبت کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہین ہو سکتی
اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اُلٹا زمانہ ہو گیا ہی
کہ جہالت اور غرور کے سبب اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور
۱۵۳۹ خیر خواہی کی چیزان الٹون کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی خ ابُوهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ
حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری
جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہوےگا جبتک کہ مین اُسکے نزدیک اُسکے بیٹے اور اُسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہوجاؤن
۱۵۴۰ ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے م اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسایے سے یا یون فرمایا کہ
۱۵۴۱ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی م ابُوهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ
عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهٗ
لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہانتک
کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت
اور صدیق اور فاروق بھوکھ کے سبب ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث
۱۵۴۲ فرمائی یعنی پوچھ ہوگا کہ نعمت کو طاعت آلہی مین صرف کیا یا معصیت مین م اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لِتَضْرِبُوْنَهٗ
اِذَا صَدَقَكُمْ وَلِتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اُسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اُسکو
چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا
ف جنگ بدر مین جب حضرت کا لشکر اُترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا
پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابو سفیان اور اُسکے لوگ کہان ہین اُسنے کہا کہ مین انکو نہین جانتا لیکن ابو جہل وغیرہ تو فلانے مقام پر
ہین تو اصحاب اُسکو مارنے لگے اُسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اُسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار
اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ مجکو ابو سفیان کی خبر نہین لیکن ابو جہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اُسکو پھر مارا اور حضرت
۱۵۴۳ نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی ق ابُوهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ

فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غفلت **ف** یعنی روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہوجاؤ اس حدیث مین خبر ہی ان فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا

۱۵۵۲ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے جو اسکو جھانکیگا تو اسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ مین آجاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی ان فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہین تو کم کوشش کرنے والا اسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی

۱۵۵۳ **ق** اَبُوْحُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ **قَالَهٗ** بِتَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابوحمید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلیگی تو اسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک میں فرمایا **ف** نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک میں گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اسکو آندھی نے اڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا ملک طی اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی

۱۵۵۴ **ق** عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص العقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اتریگا انکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم ان سے ملو تو انکو قتل کرو سو البتہ انکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضیٰ نے قتل کیا

۱۵۵۵ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ اُنَاسٌ يُّحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور رہنا تم ان سے **ف** اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ امامون کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین **فصل فی المضارع** اس فصل مین وے حدیثین ہین

مَرَّۃً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی

۱۵۶ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ وَاللہِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللہِ وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھ دے محمد بن عبد اللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اسکے سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا

۱۵۷ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَاللہِ لَاَنْ یَّلَجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ فَرَضَ اللہُ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نے اسپر فرض کیا ہی ف یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہونچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل

۱۵۸ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَ اَبُوْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیُّ وَاللہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے اور ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اسکو رنج دینا حرام ہی

۱۵۹ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللہِ لَوْلَا اللہُ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا وَالْمُشْرِکُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا بخاری اور مسلم مین برا بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ملین یعنی لڑائی کے وقت نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم انکی بات کو نہین مانتے ف سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے بنا کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مین ہی

۱۶۰ م عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمْ اَرَضُوْنَ وَیَکْفِیْکُمُ اللہُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْھُوَ بِاَسْھُمِہٖ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت

بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے خوابون کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو
شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے **ف** شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب
مین دیکھا کسینے تیئیسوین کسینے پچیسوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر
ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے انھین آخر کوئی تو ہوگی **متفق**
۱۵۶۰ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَرَاکُمْ یَا بَنِیْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِیْهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ حِمًی بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے انکی طرف
التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رستہ
۱۵۶۱ کے گرد حرم اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاكٍّ فِیْهِمَا
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے
لایق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے کے ساتھ نہ شک لانے والا ان دونون مین مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین **ف** یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت مین اسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل
۱۵۶۲ ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے **خ** اَنَسٌ اُوْصِیْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْهِمْ
وَبَقِیَ الَّذِیْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے
ادا کر چکے جو انپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہی انکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو انکے نیکو کار سے اور ٹال جاؤ انکے
۱۵۶۳ بدکار سے **ف** یعنی سوائے حدود کے انکی خطاؤن پر کو نہ پکڑو **م** عَائِشَةُ تَأْخُذُ اِحْدٰكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ
فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰی رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْهَا الْمَاءَ
ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا **قَالَهُ** لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِیْنَ سَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِیْضِ مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین جوش
کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہانتک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے
یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اس سے پاکی حاصل
کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اسنے حیض کے
۱۵۶۴ غسل کی کیفیت پوچھی **ف** بیر کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فایدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے **ق** جَابِرٌ
تَبْكِیْهِ اَوْ لَا تَبْكِیْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰی رَفَعْتُمُوْهُ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اسکو رو یا مت رو ہمیشہ اسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہانتک کہ
تمنے اسکی لاش کو اٹھایا مراد عبداللہ ہین جابر کے باپ **ف** جابر کے باپ عبداللہ جنگ احد مین شہید ہوئے کا فرون نے

۱۵۵۶ جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہو م انس آتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہو سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہو کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجھسے پہلے

۱۵۵۷ ق ابن عباس امرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم وانہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لایق بندگی کے نہین خدا کے سوائے اور محمد رسول ہو اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدوا اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب کہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہو

۱۵۵۸ م ابن عباس ابکی للذی عرض علی اصحابک من اخذہم الفداء لقد عرض علی عذابہم ادنی من ہذہ الشجرۃ قالہ لعمر بعد یوم بدر مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا انکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروق سے جنگ بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے ان کے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپ کو جھٹھلایا اور آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلایئے تاکہ مین بھی رووُن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہو کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی انکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے مین وحی نہوتی تھی تو حضرت اسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا

۱۵۵۹ ق ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

یعنی لیلۃ القدر

قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ
خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ
مِنَ الْعَرَبِ فَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ
عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا
هَبَطْتُهَا فِي الْاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا
اِسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا وَطَعَنَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ
فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا
اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَ
اَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مین نے تمکو کسواسطے
جمع کیا ہی اصحاب نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مین نے جمع کیا خوشی سنانے
کو نہ ڈر سنانے کو ولیکن مین نے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اُسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور
مجھے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اُس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجّال کی خبر سے اُسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ
شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اُنسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی
سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے
پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا انکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اُسکا آگا پیچھا دریافت
نہوتا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اُسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اُسنے
کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اُسنے مرد کا نام لیا تو ہم
اُس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے تو یکایک اُسمین بڑا
قدآور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اُسکے دونون ہاتھ گردن کے
ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اُسنے کہا تم تو قابو پا گئے
میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار
ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آلگے تیرے
اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نجانتے تھے
اُسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اُس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہو سو اُسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اُسنے
کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اُس سے ڈرے کہ
کہین بھوت پریت نہو پھر اُس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اُسکا حال تو پوچھتا ہی اُسنے کہا

اُسکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اُنکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اُٹھا کر دیکھنے کا
ارادہ کیا اُنکو لوگون نے منع کیا اُسنے مین عبداللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اُس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اتنی ہی اُسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی

١٥٦٥ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا مومن کا زیور جہانتک پہونچتا ہی
وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہانتک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی

١٥٦٦ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یون
فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہانتک پہنچ جاویگی

١٥٦٧ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دورخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک منہ لیکر اور جاوے ان لوگون پاس دوسرا منہ لیکر ف
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ
کرکے سنی بنے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دشمنون سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے اُسکے آگے اُسکی سی

١٥٦٨ ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ
تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ
ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ
كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ
قَالَتْ اَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالُوْا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا
مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا
وَاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ
عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ
فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَأْنَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ
كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَ
مَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا
مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ
اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ
قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ
قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ

قَالَ لَهُ رَجُلٌ قَالَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا
کھلا دے اور سلام کرے اُسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا
حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور
معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی کہ حق ہی اسلام
۱۵۷۱ کا اور محبت کا سبب ہی **م** نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَةَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ
تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُهُ اللّٰهُ مسلم مین نافع بن عتبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے
سو خدا اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجّال سے سو خدا اسپر فتح دیگا **ف** جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اُسکے بعد ایران اُسکے بعد روم اور دجّال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑی **خ**
۱۵۷۲ اُمُّ سَلَمَةَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ
قتل کریگا **ف** جنگ خندق مین حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جبکہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان
مین جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا
۱۵۷۳ لشکر باغی تھا اور اُس وقت مین امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ یَحْلُبُ
اللِّقْحَةَ فَمَا یَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰی فِیْهِ حَتّٰی تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ یَتَبَایَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا یَتَبَایَعَانِهِ حَتّٰی تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ
یَلُوْطُ حَوْضَهُ فَمَا یَصْدُرُ حَتّٰی تَقُوْمَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجاویگی اور
حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اُسکے منھ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی
سو وے خرید فروخت نہ کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اُسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا
کہ قیامت آجاویگی **ف** اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اُس سے غافل نہ رہین اسواسطے کہ قیامت ہونیکی
کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے
۱۵۷۴ بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جبکہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے **م** اَلْمُسْتَوْرِدُ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَکْثَرُ النَّاسِ مسلم مین مستوردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اس حال مین
کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین
۱۵۷۵ کے حاکم ہوجاوینگے **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَیَجِیْءُ
الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ وَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا
قُطِعَتْ یَدِیْ ثُمَّ یَدَعُوْنَهُ فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیگی
زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانین قیامت
مین زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مین نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا

مین اُسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی تہنے اُس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اُسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ
نہ پھلیگا اُسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اُس دریا کا تو پوچھتا ہی اُسنے کہا کہ کیا اُسمین پانی ہی لوگون نے
کہا اُسمین بہت پانی ہی اُسنے کہا البتہ اُسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اُسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون
حال اُس چشمے کا پوچھتا ہی اُسنے کہا اُس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اُس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے
اُس سے کہا ہان اُسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اُسکے پانی سے اُسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے
کہ اُسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اُترا مدینے مین اُسنے کہا کیا اُس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اُسنے کہا
کیونکر اُسنے اُنکے ساتھ کیا ہمنے اُسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے گرد پیش کے عرب پر سو اُنھون نے اُسکی اطاعت کی اُسنے
اُن سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اُسنے کہا خبردار رہو کہ البتہ یہ بات اُنکے حق مین بہتر ہی کہ اُسکے تابعدار ہون اور
البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب ہی کہ مجکو اجازت ہو
نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گاؤن کو مگر کہ مین اُسمین اترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے
اور مدینے کے کہ اُنکا جانا مجپر حرام ہی یعنی منع ہی جبکہ مین چاہونگا کہ اُن دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے
پڑھ آویگا ایک فرشتہ اور اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اُسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اُسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اُسکی
چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکورا دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر
دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اُس چیز کے جو مین تمکو دجال
اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار رہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف
وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام
دریاے شام یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید اُسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس
مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اُسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال مشرق سے آویگا بیسان
اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قیامت کے
۱۵۶۹ | قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا م انس تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا
مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی آنکھ
اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی اے ابراہیم
ہم تیری جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوۃ مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم
نکلنے لگا تو حضرت کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور
روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ
۱۵۷۰ | کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی ق ابن عمر تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا
خَيْرًا مِنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ
خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے
بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آو عیش و آرام کی طرف آو کشایش روزی کی طرف اور حال آنکہ مدینے کا رہنا بہتر ہو اُنکے واسطے
اگر وے ہون بوجھ والے اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہو کہ نہ نکلیگا مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اُسکے
عوض اُس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہو کہ نکال ڈالتا ہو پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہو بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک مین
کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حال آنکہ اُنکے حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسایگی
چھوڑین دنیا کے واسطے وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ ۱۵۸۱
مَنْ رَّاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ
صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا
وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اُنسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہو جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ
ہان تو فتح ہو جاویگی اُنکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اُن سے پوچھینگے کہ کوئی ہو تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے
کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اُنکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اُنسے پوچھا جاویگا کہ ہو کوئی تم مین وہ شخص
جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اُنکی فتح ہو جاویگی ف اس حدیث سے
بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اُنکی برکت سے فتح نصیب ہوگی وَ عَنْ عُمَرَ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ ۱۵۸۲
عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا
بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر مین والے گروہون کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے
اُسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اُس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہو اُسکی ایک ما ہو کہ اُسکا وہ بڑا خدمتگار
اور نیکوکار ہو اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اُسکا سچا کر دیوے سو اے عمر اگر یہ تجسے ہو سکے کہ وہ تیرے
واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو ف اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین مین
ہین صحابی نہین ہر چند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ما کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر
ہوتے اپنے سال وفات مین عمر فاروق حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمھارے ساتھ ہین ایک
پیرمرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہو لیکن میرا ایک بھائی ہو اُسکا نام بھی اویس ہو مگر وہ
شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہو ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہو عمر فاروقؓ نے کہا کہ تو ہمکو اُنسے ملاویگا اُسنے کہا ہان جلیے

سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مین نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اُس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اُسمین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہان

۱۵۷۶ جو آدمی مال کو لیوے ق اَبُو سَعِیْدٍ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَّتَکَفَّؤُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَکْفَأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اُسکو اُلٹے پلٹیگا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اُلٹا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہو کر غذائی صورت ہو جاویگی بہشتیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب و غریب مزے دار میوے نکلتے ہین اگر

۱۵۷۷ تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یَعْنِی الْمُحَصَّبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُترینگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین ہمقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اُس مکان مین جسکا مُحَصَّب نام ہے ف قبل ہجرت کے جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین اور اُنسے کسی چیز کی خرید و فروخت نکرین یہانتک کہ وے تنگ ہو کر حضرت کو اُنکے حوالے کر دیوین چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے اُن مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد و پیمان سے باز آئے بعد اُسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہونچے تو اُسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اُترینگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس مکان مین اُترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون

۱۵۷۸ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَاْتِی الشَّیْطٰنُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَہٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہے کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ کہتا ہے کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہانتک اُسکو پہونچاوے تو اُسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور ترک رہے ف یعنی جب اُسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہے

۱۵۷۹ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ یَھْلِکُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اُسکا ہوگا مدینے کا یہانتک کہ کوہ اُحد کے پیچھے اُتریگا پھر فرشتے اُسکا مُنھ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جا کر ہلاک ہو جاویگا

۱۵۸۰ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّہٖ وَقَرِیْبَہٗ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ وَالْمَدِیْنَۃُ

امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اُسکے گھر مین اُسکی مسند پر بدون اُسکی اجازت کے
ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہو اُسکے بعد قاری اُسکے بعد متقی اسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین
قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ
قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسلئے
فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا م اَنَسٌ یَبْقٰی مِنَ الْجَنَّۃِ مَا شَاۤءَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْقٰی ثُمَّ یُنْشِئُ اللّٰہُ لَھَا ١٥١٥
خَلْقًا مِمَّا یَشَاۤءُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اُسکے
باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اُسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہی
کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اُسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا
م اَنَسٌ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَھُوْدِ اِصْبَھَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْھِمُ الطَّیَالِسَۃُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی ١٥١٦
کہ حضرت نے فرمایا کہ دجّال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی ان پر سیاہ چادرین ہونگی ق اَنَسٌ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ
ثَلٰثَۃٌ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اُسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو
پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اُسکا عمل اُسکے ساتھ رہجاتا ہی ف اس حدیث کا
مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اُنمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست
جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اُس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا
دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس
مصیبت مین ساتھ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اُسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط
دوست پاس گیا اُسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا
جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اُسنے کہا خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے
بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہونچا دیتے ہین اور کمتر
دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اُسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی
کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چرا دین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن
کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی شعر مال اولاد تری قبر مین
جانے کے نہین ٭ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین ٭ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ٭ کیا قیامت ہی کہ تو
اُس سے خبردار نہین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاھَا اِلَّا الْعَوَافِیْ وَاٰخِرُ مَنْ یُّحْشَرُ ١٥١٨
رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَۃَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَۃَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِھِمَا فَیَجِدَانِھَا وُحُوْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ خَرَّا
عَلٰی وُجُوْھِھِمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر

کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ اسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی
جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروقؓ نے انکو سلام کیا اُنھون نے جواب دیا عمر فاروقؓ نے نام پوچھا
اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہی عمر فاروقؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین مین ہین سب تو عبداللہ ہین اپنا وہ نام
بتلاؤ جو تمھاری ما نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروقؓ نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمھارا اپنا
بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروقؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی
نے جواب دیا کہ کبھی مین نے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور
مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمھارے روبرو مجکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا
کیا نام ہی علی مرتضیٰؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے
پھر یون کہا کہ ای امیر المومنین ای علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر
فاروق نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مین نے سُنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے
غار ہین انکو سوائے دُبلے اور بھوکھے لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اسکے عمرؓ
فاروق اور علی مرتضیٰ اُنسے رخصت ہوئے **ف** اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضیٰ پر فضیلت نہین
ثابت ہوسکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہین ہوسکتا اور صرف دعا کروانے سے افضلیت ثابت نہین ہوتی
اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے
مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی

۱۵۱۳ م جَابِرٌ يَأْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ
وَلَا يَتَمَخَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالْحَمْدَ كَمَا
يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جائے ضرور
جا دینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن انکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت انکو الہام ہوگی
تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا انکو سانس کا الہام ہوتا ہی **ف** یعنی بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی
طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس
لینے پر موقوف ہی اسی طرح اس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا

۱۵۱۴ م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ
بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا
يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے
جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اُنمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ
قرارت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون
تو امامت کرے جسنے اُنمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اُنمین بڑی عمر والا امامت کرے ورنہ

أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ يُسْمَعْ سَلْ
تُعْطَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ
وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ
وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ آتِيهِ الرَّابِعَةَ أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ وَذَكَرَ مُوسَى الَّذِي تَقَدَّمَ هُوَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ
الْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک
ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کروا وین اپنے رب کے پاس تا کہ ہم اس مکان سے راحت پاوین
تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت
اور تجھمین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اُنھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تا کہ ہمکو راحت
دیوے اس مکانکی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی اُس خطا کو جو اُس سے ہوئی سو
شرماویگا اپنے رب سے اُس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اُسکو بھیجا سو وے
لوگ نوح علیہ السلام پاس آینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اُس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے
رب سے اُسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وے لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے
کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اُن سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اُسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ
موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اُسکو توریت دی سو وے لوگ موسیٰ پاس آوینگے تو موسیٰ کہیگا مین اس
مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اُس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اُسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسیٰ
روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اُسکا باپ نہ تھا سو وے لوگ عیسیٰ روح اللہ
پاس آوینگے تو عیسیٰ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اُسکی اگلی
پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وے سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو
اجازت ملیگی سو مین جبکہ اُسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم
ہوگا ای محمد اپنا سر اُٹھالے کہہ سُنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اُٹھاونگا تو
مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازا در
مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوتی تو مین اُتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا
پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین کرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ اپنا سر اُٹھالے
ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اُٹھاونگا سو
تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی

پر نرہین سگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونے والون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے وے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر ہانکی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینہ مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہانتک کہ جب وے ثنیۃ الوداع پہونچینگے تو وے دونون منہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہو کہ قیامت کے قریب مدینہ اجاڑ ہوجاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہو مدینے کے پاس

1589 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھجاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تو خدا اُنسے پوچھتا ہو حال اگرچہ وہ تمھارا حال اُن سے زیادہ تر جانتا ہو کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اُنکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اُنکو ہمنے نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دو بار بدلی ہوتی ہو اور بندون کا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہو سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اُسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہو **شعر** گر وزیر از خدا بترسیدے ٭ ہمچنان کز ملک ملک بودے

1590 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہوجاویگا زمانہ اور کم ہوجاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوٰۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہو حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد فرمائین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہوجاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہوجاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے

1591 **ق** اَنَسٌ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاِذَا

مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ اِيْمَانٍ مَّكَانَ خَيْرٍ بخاری اور
مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک جو کے برابر
نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ
کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجاے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی
یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا
ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے بید محبت اور بید بغض اور ذکر الٰہی کی محبت اور علما کی محبت اور شہید ہونے کی اور
۱۵۹۷ برادر پروری اور ترک حسد اور غرور وغیر ذلک نحو اَبُوْ سَعِيْدٍ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَّظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ
دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا بخاری
مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اُس پل پر جو دوزخ اور
بہشت کے درمیان ہو تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اُن حق تلفی اور ظلمون کا جو اُنکے درمیان دنیا مین
ہوئی تھی یہانتک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اُنکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اُسکی قسم جسکے قابو مین
محمد کی جان ہو کہ اُنمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور آشنا ہوگا ف
اس حدیث مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے
پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے
۱۵۹۸ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِّثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے
۱۵۹۹ ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْٓءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَآءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اُنکے
۱۶۰۰ منھ جیسے چاند روشن ہوتا ہو چودھوین رات کو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةً وَّاحِدَةً
مِّنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ مسلم مین ابو ہریرہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار
وے ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے
۱۶۰۱ ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین یہ مضمون صاف آیا ہو ق اِبْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ
كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو

تو مین اتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار
مین حضرت نے فرمایا کہ پھر مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی
جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی مشرکین اور کافرین آور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار
اپنے رب پاس آونگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا اور موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعض روایات مین ہی ف معلوم
ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے
اور ہم گنہگارون کو اُس قہر کے مقام سے بچاوینگے اُس وقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور
شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت
نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سواے حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہین ہر چند انبیا
اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سواے
ہمارے حضرت کے کوئی قدم نرکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر یزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور
پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اُس ماہرو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ✦ دلبر بھی ہین پر اور
دلبر کچھ اور ہی ✦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ۞ اَبُوْ مُوْسٰى
يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ
وَالنَّصَارٰى فِيْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اُن گناہون کو اُنکے معاف کردیگا اور اُن گناہون کو
یہود اور نصاری پر رکھ دیویگا راوی کہتا ہی کہ میری دانست مین یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے
ہی یعنی ابو موسیٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور
نصاری سے سخت تکلیفات پہونچے اور اُنھون نے صبر کیا واللہ اعلم ق اِبْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ
مِنَ النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا ہی دودھ پینے سے
جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے
رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ
ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا
کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نرہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقہ
کے ہاتھ سے کعبہ شریف خراب ہوگا اُسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی ق جَابِرٌ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل
ہونگے ق اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ

حاشیہ (ہندسے): ۱۵۹۲ — ۱۵۹۳ — ۱۵۹۴ — ۱۵۹۵ — ۱۵۹۶

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۱۶۰۷ اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو ھر اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ
تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ
صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے
ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی
اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان
سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑھے کی کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر
اسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے
۱۶۰۸ برابر ہی اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گزاری مین کفایت کرتی ہین ح اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ
وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز
پڑھتے ہین سو اگر انھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر انھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی
اور انپر بے اتفاقی کا عذاب ہی ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب
شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر انھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے
کہ تمکو اسکی خبر نہین مگر انپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دے اور مقتدیون کو اسکی
۱۶۰۹ خبر نہو تو انکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اسکا وبال پڑیگا ق اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ
الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ
اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا
آسمانون کو قیامت کے دن پھر انکو داہنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے بادشاہان گردن کش
کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اسکی قدرت کی
تمثیل ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سرداران اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے
۱۶۱۰ جینے مین اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ
عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے قیامت کے دن یہانتک کہ انکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے
منھ مین داخل ہوگا یہانتک کہ انکے کانون تک پہونچیگا ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اسکی
گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک اور بعضون کے منھ تک پسینا پہونچیگا
۱۶۱۱ ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہی تجکو خون بہا نہ ملیگا

بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین پھر اُٹھیگا ایک پکارنے والا اُنکے درمیان مین پھر پکاریگا ای بہشتیو اب تمکو موت
نہین اور ای دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی جس مکان مین کہ ہی **ف** اس حدیث سے معلوم
کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا نہین جو جہان رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے
۱۶۰۲ ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین مین رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الٰہی تیرے غضب سے پناہ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ
اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین
میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے **ف** یعنی اُنکے نامہ اعمال صرف اُنکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت و شنید
۱۶۰۳ نہوگی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا
بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ما پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم
کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلّو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور
حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر
اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ نے اُس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے
اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ما اُسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ
۱۶۰۴ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **قَالَهٗ** حِيْنَ
سَمِعَ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَلَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا
پر اُسنے صبر کیا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سُنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ
انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی **ف** جنگ حنین مین بہت مال غنیمت مین آیا تھا حضرت
نے مکے کے نو مسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد بے دین نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا
حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسٰی پر تہمت ہوئی تھی کہ اُنھون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا
زخمی کر کے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اُنکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ
۱۶۰۵ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانون پر نہ پیغمبرون کو تہمت سے چھوڑتے ہین نہ اُنکے آل اور اصحاب کو **ق** عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ
لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا **قَالَهٗ** حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
اسپر رحمت کرے البتہ اُسنے تو مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلا دی جو مجسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس
آیت کو مین نے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ عبداللہ بن یزید
۱۶۰۶ انصاری کو سُنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى
الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو

ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال
دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو
مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نرکھے کہ اُسکو غیر اوڑاتے ہین ھ اَبُو ھُرَيْرَةَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي ١٦١٧
وَاِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ
لِلنَّاسِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اُسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے
ہین جو کھایا سو مٹا یا یا کہ پہنا سو گلایا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کو ذخیرہ کیا اور اُسکے سوا سے تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے
واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے اُسکو کچھ فائدہ نہین ھ اَبُو ذَرٍّ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ ١٦١٨
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَعْفُوْ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا
تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ
لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اللہ عز و جل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اُسکو اُسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک
بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اُسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلا لیے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت
برابر تو مین اُسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اُس سے دو ہاتھ کے لنبا و برابر قریب ہو جاؤنگا
اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اُسکی طرف مین جھپٹا آؤنگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اُسنے
میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ لگایا ہو تو مین اُس سے ملونگا اُسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین
کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ق اَبُو سَعِيْدٍ يَقُولُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ١٦١٩
وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ
قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ
لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۔ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ
مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ
وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ
الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی
خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اُنکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا
فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اُس وقت
ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیوےگی اور تو دیکھے گا لوگون کو بیہوش اور رہ جاوے

ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اُسنے اپنا ہاتھ اُسکے مُنھ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت
گر پڑا اُسنے اپنے دانت گرانے کی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اُسکو
الزام دیا کہ ایک تو اُسکا ہاتھ چباڈالا اونٹ کی طرح پھر اُس سے خون بہا چاہتا ہی اُسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ
کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ ایسی صورت مین کچھ بدلا نہین ق

۱۶۱۲ اَبُو هُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ
رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ
اِنْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَآ اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَّقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اُسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہی یہ
حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اُسکو اُتار لیا اور اُسکو پھینک دیا
جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اُسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اُسنے کہا خدا کی قسم مین اُسکو
کبھی نہ لونگا اور حال آنکہ حضرت نے اُسکو پھینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو
قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق

۱۶۱۳ عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ نِ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ
الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وے جبکہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اُنکے اگلے پچھلون کو زمین مین
دھسا دیویگا اور قیامت مین اُٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال
ہوگا حضرت عایشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اُنکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک
ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہونا ہی لیکن آخرت مین
جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا

۱۶۱۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت
کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ

۱۶۱۵ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ
الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو
کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے
تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اُنکے آگے آنے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی
اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے
آگے ہونے سے نماز نہین جاتی

۱۶۱۶ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَّكَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَآ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ
اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم مین عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے
مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا

۱۶۲۴ مراد ہون واللہ اعلم ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَّھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ
آگے ہوچکا ھ ۱۶۲۵ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا
اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَنُوْدُوْا
اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنیوالا
کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ ہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش و رچین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہی اس
خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے
ف فرشتہ بہشت مین یہ پکارکے بہشتیون کو سناویگا کہ بے دغدغہ ہوجاوین ق ۱۶۲۶ حُذَیْفَۃُ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ
فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا
مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَّلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ
اَحَدٌ یُّؤَدِّی الْاَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَّجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَہٗ مَا اَظْرَفَہٗ
مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اسکے دل سے تو ہوجاویگا اسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اسکے دل سے تو ہوجاویگا اسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکا دے سو اسپہ آبلہ پڑجاوے سو وہ تجکو پھولا دکھہ پڑیگا حالانکہ اسمین کچھہ نہین پھر لوگ خرید فروخت
کرینگے یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہانتک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہانتک نوبت
پہونچیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حال آنکہ
اسکے دل مین ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی
کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے انکی بھی نیت
بدل جاویگی کچھہ امانت داری انکے دل مین نرہیگی حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت سے مین نے دو باتین سنین سو ایک تو مین
دیکھہ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردون کے دلون کے اندر اتری
سو انھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری بات حضرت نے
۱۶۲۷ ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ
یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ

اور حال انکہ وہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات
پانی کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے
اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے
فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے
کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید
رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین
میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمھاری شکل اور امتون مین جیسے بال کی شکل سیاہ بیل کی کھال مین
یا کہ جیسے داغ کی شکل گدھے کے ہاتھ مین **ف** یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج
ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین
ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللّٰهم صلّ وسلّم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی
اور پچھلا مضمون تغلین بجاتا ہی ایمان کے دو پر ہین خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نہ بے ڈھنگ
۱۶۲۰ امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے **ق** اِبْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ
اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے
لوگ رب العالمین کے واسطے یہانتک کہ ڈوب جاویگا بعضہ آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک **ق**
۱۶۲۱ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ
بخاری اور مسلم مین جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ[۱۲] سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ
مین نے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف**
ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت
کے چارون خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین
کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہی اس واسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سواے علی مرتضی اور امام حسن کے کسی
۱۶۲۲ امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی **م** اِبْنُ عُمَرَ يَكُوْنُ
كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص
۱۶۲۳ کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا **ف** وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی **م** جَابِرٌ يَكُوْنُ فِيْ
اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهٗ عَدًّا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری
امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اسکو نہ گنیگا شمار کرکے **ف** اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت
مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروق مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انھون نے ہاتھون سے لپ بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدی

تینون مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندھے **فَصْلٌ فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع مجہول ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ (٦٣٤) فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اُن مین دوسرے سے بڑا ہی سو مین نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اُرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ (٦٣٥) مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً اَمُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کعبے کے پاس ہون تو مین نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اُسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اس مرد نے اُن بالون مین کنگھی کی ہی تو اُن سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسینے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مین نے یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اُسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کسینے کہا یہ مسیح دجّال ہی **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ اُنھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اُن کے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجّال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجّال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اُن دونون مسیحون کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان پہچان لیوین دھوکھا نکھاوین **م** اَلْمِقْدَادُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى (٦٣٦) قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہانتک کہ اُنسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اُنمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اُسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اُنمین سے بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اُنمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اُنمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی منھ مین گھس جاویگا **ف** اس میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی **م** حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا (٦٣٧) عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ

پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہو کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ مین اُسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہو
تاکہ مین اُسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اُسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اُسکی رحمت کا نزول ہی
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اِس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت
خواب غفلت مین کٹتا ہی شعر ہر شبے از ہر نوای بوالفضل سکندر اناؤ ج جباری نزول تو زجای خود چو مرد بے ادب
برنگیری گام فیروزو نہ شب ۱۶۲۸ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ
مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونے کے گنج سے کھل جائیگا
سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اُسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا
اُسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اُس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہو دنیا لیکر
کیا کریگا ۱۶۲۹ ہر اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ
فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابو ہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہو اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اُنکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دُم صبح کرینگے خدا کے غضب مین
اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین
۱۶۳۰ عن اَبِيْ سَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ
مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہو کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے
پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیان پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگیگا فسادون کے سبب سے ف
یعنی فساد کے وقت مین گوشہ گیر بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چراکھا
۱۶۳۱ بہتر ہو ق اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اُس مین دو خصلتین ایک مال
پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہی ق
۱۶۳۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَّبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک
کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اُنسے گوشہ گیری کرین
تو بہتر ہی ابو ہریرۃؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اُنکے نام لے دون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد مین ف
اس حدیث مین حکومت بنی اُمیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسینؓ کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینے مین
۱۶۳۳ یزید کے لشکر نے شہید کیے ق اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ
وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھین
مدینے والے ذی الحلیفہ اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

یُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے
اُسکے مال کے سبب سے اور اُسکے حسب نسب کے سبب سے اور اُسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اُسکی دینداری کے سبب سے
سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت
انھین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال
اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہی اور اُسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری
۱۶۴۱ کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نورًا علی نور ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِہٖ فَیَدُوْرُ بِھَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰی فَیَجْتَمِعُ اِلَیْہِ اَھْلُ النَّارِ
فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَیْسَ کُنْتَ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ بَلٰی کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْہِ
وَاَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْہِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے
دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اُسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو اُنکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد
گھومتا ہی تو جمع ہونگے اُسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بدکامون سے
نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اُسکو نکرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود
۱۶۴۲ کرتا تھا ف اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی ق اَنَسٌ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِكَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ
لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ
بُؤْسًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیاداروں مین آسودہ تر اور خوش عیش تر
تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اُس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا
کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے
سخت تر تکلیفون مین ہا تو اُس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور
رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی ف
یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اُسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین وآرام
۱۶۴۳ کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ یُؤْتٰی بِجَھَنَّمَ
یَوْمَئِذٍ لَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَجُرُّوْنَھَا مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اُس دن یعنی قیامت کو اُسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ
ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچتے ہونگے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوسے کرور اور چار ارب ہوئے
۱۶۴۴ باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا ھُوَ ق جَابِرٌ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ

مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ اَلْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ
مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت
ایک ایک لکڑی پردرپے سامنے آتی ہی سو جو دل کہ ان فتنون کو پلایا گیا تو اُسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اُن
فتنون کی انکار کی تو اُسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اُسکو
کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا
کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی
یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا
دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جو دل ہین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اُسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین
پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل سنے اُنکا کچھ دھیان نکیا اور آپکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اُسکو نیک بد
کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچا رہتا ہی م

۱۶۳۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے
کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اُسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے
درمیان اور اُسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہانتک
کہ آپسمین صلح کر لیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین
دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین

۱۶۳۹ ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہو گا یمن کا ملک تو آوینگے ایک
قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین
بہتر ہی اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہو گا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو
اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین بہتر ہی اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہو گا عراق کا ملک
تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے
حق مین بہتر ہی اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی ف یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق
مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اُنکے حق مین بہتر نہین

۱۶۴۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ

توسنے اپنی امت کو پیغام پہونچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سنا دیا ہی تو اُسکی اُمت سے
کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہونچایا تھا تو اُسکی اُمت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا
نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوی کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمدؐ اور اُسکی اُمت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی
دوگے کہ مقرر نوح نے اُنکو پیغام پہونچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل
اُمت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب
امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت
شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی اُمت کہیگی کہ اُمت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی کیونکر سند
ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہرچند ہم تمھارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے
زیادہ ترکسکے کلام کی سند نہین **ق** ۱۶۵۰ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اُس وقت تک مقبول ہوگی جبتک
کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مین نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اُسنے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا مین اسطرح شتابی کرنا
ایسی بے ادبی ہی کہ اُسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد نہ دعا
قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہی
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اُسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اُسکے عوض آخرت مین
ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **م** ۱۶۵۱ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ
مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہین سوائے قرض کے **ف**
یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علما نے کہا ہی کہ قرض سے
مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** ۱۶۵۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ
يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو
ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی **خ** ۱۶۵۳ عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ
مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اُسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا
حج مین **ف** نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اس نالے مین پہونچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تمتع سے

عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اُٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ

۱۶۴۵ ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر ق اَنَسٌ یُجَاءُ بِالْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ لَهٗ اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ

مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَهٗ اِنَّکَ کُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ

بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اُس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو

اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اُس سے کہا جاویگا تجھسے تو اس سے

بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی تجھسے تو اتنا بھی نہو

۱۶۴۶ آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہو ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ وَرَاهِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی

بَعِیْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا

وَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار

اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار

اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین دوپہر کو آگ اُنکے ساتھ ٹھہر جاویگی

جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اُنکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اُنکے ساتھ جہان وے صبح کرینگے

اور شام کریگی اُنکے ساتھ جہان وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام

۱۶۴۷ ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِیْلَ لَیْسَ فِیْهَا

مِنْ حَدِیْثِ سَهْلٍ اَوْ غَیْرِهٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے

دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار نرہیگا چٹیل

میدان ہو جاویگا اور بعضون نے کہا ہو کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہو

۱۶۴۸ اُنکے سوا یا کسی اور شخص کا ق اَنَسٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰهِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ

اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِیْ فِیْهَا فَیُنْجِیْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے

دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اُنمین سے ایک شخص منھ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ تو نے

۱۶۴۹ مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اُسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اُسکو نجات دیگا خ اَبُوْ سَعِیْدٍ یُدْعٰی نُوْحٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ

وَسَعْدَیْکَ یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیَقُوْلُ

مَنْ یَّشْهَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

لِتَکُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا

کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا ای میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ

زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے پلایا **ف** روایت ہی عبد اللہ بن عباس رض سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے
اور حضرت کے پیچھے اُسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اُسامہ کو دیا پھر حضرت
نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اُسپر ترغیب دلانا مستحب ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ ١٦٥٧
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے
اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی
عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ مین ١٧ فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے
ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی
نشان ہی میرے عہد کا تمھارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اُسنے خدا کا عہد توڑا فقط
بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین
اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ
کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے
بالکل جدا ہو گئے انھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا **ق** اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ١٦٥٨
ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ
فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید
ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اُسکو فتح
نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اُسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہوا اور
اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یے تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح
مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اُسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے
فرمائی پھر اُسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اُنکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے
اُنکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہی
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ ١٦٥٩
رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ
اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ
لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہ پھر اُسنے کہا کہ الٰہی

حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اُتارے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے ق

۱۶۵۴ اَبُوذَرٍّ جَاءَنِیْ جِبْرِئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اُسنے مجھ بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابو ذرؓ نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے ق

۱۶۵۵ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ وَخَطَّ لَکَ التَّوْرَاۃَ بِیَدِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے سو کہا موسیٰ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہو تونے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تونے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمھارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہو کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہو اور الزام دیتا ہو اُس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسیٰ سے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہو کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہو کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تونے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہو کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہو اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تونے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہو اُس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدمؑ موسیٰؑ سے ف یہ گفتگو حضرت موسیٰؑ کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہو اور بے ادبی شیطانی کام ہو شعر بندگی نبود بجز عجز و ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب ٭

۱۶۵۶ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ کَذَا فَاصْنَعُوْا قَالَہٗ لِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِیْنَ سَقَوْہُ النَّبِیْذَ عَلٰی زَمْزَمَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبدالمطلب کی اولاد سے یہ فرمایا کہ جب اُنھون نے حضرت کو

از ترجمہ مشارق الانوار

يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا
اُس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی
خدا کا اُس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ اُحد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا
اور چہرۂ شریف پر کھرونچا لگا اور اونٹھ پر زخم آیا علی مرتضی پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اسی لڑائی مین حضرت نے اُبی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جا کر اسی زخم کے صدمے سے مر گیا

١٦٦٤ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ
فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي
اشْتَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا
لِيْ غُلَامٌ وَّقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اُسکی
زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے مین نے تو تجھسے
زمین مول لی تھی اور تجھسے مین نے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مین نے تو تجھسے زمین
اور جو اُسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو سے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے
پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اُسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے
کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اُسنے کہا تم دونون اس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اُس مال کو اُن دونون پر خرچ کرو
اور اُن پر خیرات کرو **ف** اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اُنکو خوش نیت دیکھا تو
١٦٦٥ اُنمین رشتہ داری مناسب جانی اور اُس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَاْتَ
بَعْضًا قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے
بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُسنے
کہا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اُسکو اپنے انجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی
اور بعضا کم اور مین نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اُسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اُسکو
پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے
کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبرؓ نے
کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قرآن ہی اور اُسکی شیرینی اور جو لوگ انجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان
ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا تجکو اُسی کے سبب سے
اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپ کے بعد آپ کا خلیفہ اُسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ
کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت اب فرمایئے کہ مین نے ٹھیک تعبیر کہی یا نہین

میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اُسنے جانا کہ اُسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو
معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اُسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہی
کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اُسنے جانا کہ اُسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو اُسنے
گناہ کیا تو اُسنے کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اُسنے جانا کہ اُسکا
ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مین نے تجکو بخشا عبد الاعلیٰ اس حدیث کے ایک راوی نے
کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جو بار بار گناہ کرکے آدمی توبہ کرلگا
اُسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **نظم**
باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ❊ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ❊ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ❊ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ❊ لیکن
شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اُس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اُس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف
زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو
نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے

۱۶۶۰ **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَلَا یُشْرَكَ بِهٖ شَیْئًا **قَالَ** لَهٗ حِیْنَ سَاَلَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ اَرْسَلَكَ یَعْنِیْ اللّٰهُ
مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور
اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا
جب کہ اُسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتداے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف
تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اُسنے کہا پیغمبر کیا
حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اُسنے کہا کس واسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُسنے کہا کسنے کسنے تمہارا
ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابوبکر صدیق اور بلال نے پھر اُسنے کہا مین بھی تمہارا ساتھ
دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر لیٹ جا
جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو

۱۶۶۱ **ق** حَكِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَیْرٍ **قَالَ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین
حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اُس نیکی پر جو تجھسے آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام رض سے وا ہیتا
کہ مین نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مین نے نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور
گردن آزاد کرنا سو اُسکا اُسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب
ضائع نہوگا

۱۶۶۲ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ **قَالَ** لَهٗ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین براء بن
عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رض کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ
کمال ہی

۱۶۶۳ **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رَبَاعِیَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی رَجُلٍ

تحاجت ويروى احتجت النار والجنة فقالت هذه يدخلني الجبارون والمتكبرون وقالت هذه يدخلني الضعفاء والمساكين فقال الله لهذه انت عذابي اعذب بك من اشاء وقال لهذه انت رحمتي ارحم بك من اشاء ولكل واحدة منكما ملؤها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ مین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ مین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی ہی ف دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانون کو وہی سزا دیویگا اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب اور جزا دیویگا حق تعالی نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الہی ہو اور بہشت مظہر رحمت الہی ہو

١٦٧٠ ابن مسعود ترب يداك اتشهد اني رسول الله قاله لابن صياد مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہوچکا کہ ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اسکو کچھ حال معلوم ہوجاتا تھا جب حضرت نے اس سے یہ حدیث فرمائی اسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون کہ تم عرب کے رسول ہو

١٦٧١ ابو هريرة تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة ان اعطي رضي وان لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش طوبى لعبد اخذ بعنان فرسه في سبيل الله اشعث راسه مغبرة قدماه ان كان في الحراسة كان في الحراسة وان كان في الساقة كان في الساقة ان استاذن لم يؤذن له وان شفع لم يشفع بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ منہ کے بھل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور الٹا ہوگیا اور اگر اسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامنے ہو اسکے سر کے بال بکھرے اور اسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہین رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اسکو اجازت نہ ملے اور اگر کیسکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو ف اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہو لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب اس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہوسکتی شب و روز اسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نرہا دنیا کا بندہ ہوگیا عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو نہایت پسند ہو

١٦٧٢ ابو هريرة تكفل الله لمن جاهد في سبيله لا يخرجه من بيته الا الجهاد في سبيله وتصديق كلماته ان يدخله الجنة او يرده الى مسكنه بما نال من اجر او غنيمة بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہوگیا ہو خدا اسکا جسنے اسکی راہ مین جہاد

مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف بعضے علما نے کہا کہ ہرچند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت
سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم یون کہتے ہین کہ بعضی
۱۶۶۶ عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم م اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ
لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا
وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اُنکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن
ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن تبلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا
ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین
جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اُن لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا
ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم
اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی
فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدایش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے
کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اُنکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے
فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اُنکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح قیامت مین امت محمدی اُنپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے
فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی
۱۶۶۷ امتین پچھلی ہوجاوینگی ق جَابِرٌ م اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینے کے
سردار تھے جنگ اُحد مین شہید ہوئے اُنکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے
۱۶۶۸ کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین ق اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِيْ طَلْحَةَ
وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے
ابو طلحہ اور ام سُلیم کے حق مین کی ف اُم سُلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مرگیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے
تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اُنھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے
کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ
نے کہا کہ اُنکی چیز دینے مین کچھ عذر نچاہیے تب ام سلیم نے کہا تمہارا بیٹا مرگیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے
کہا تب حضرت نے اُنکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا اُنکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا
۱۶۶۹ حضرت نے اُسکا عبداللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ

بحساب ہوا اسی سبب سے کافروں کو جلد نہیں پکڑتا اور آخرت میں ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگاروں کی مغفرت
ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہے سو بھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہے ۱۶۷۵ م أَبُو هُرَيْرَةَ جَفَّ
الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ وَتَمَامُهُ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک
ہو چکا قلم اُسپر جسکا تو ملنے والا ہے اور اس حدیث کی تمامی یہ ہے سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ سے خصی ہونے کو ف
ابوہریرہ نے کہا کہ یا حضرت میں جوان ہوں اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤں تاکہ زنا اور حرام سے بچوں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت میں ہونا ہے سو قلم تقدیر اُسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے آگے کچھ
تدبیر نہیں چلتی ۱۶۷۶ م أَبُو قَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ قَالَ لَهُ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً
مسلم میں ابوقتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری محافظت کرے اُسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت
نے ابوقتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب کہ ابوقتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا ف حضرت نے
خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے
اور ابوقتادہ انصاری کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت چونکے معلوم ہوا کہ ابوقتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرت نے
اُسکے حق میں یہ دعا کی ۱۶۷۷ ق أَبُو هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَزَادُوْهُ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ آدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اُسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے
کہ جا سلام کر اُن فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے
تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے
جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے
فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے
بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوش نما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے
چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک
کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش
کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہے کہ اُسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں ۱۶۷۸ م أَبُو هُرَيْرَةَ
خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ
وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ
الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اُسمیں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا

کیا نہ نکلا ہو اُسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہو کہ یا اُسکو بہشت مین داخل کریگا یا اُسکو اُسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھر لاویگا ف یعنی خالص اللہ کے واسطے غازی کا خدا ضامن ہو کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر مین آیا دونو صورت مین اُسکا بھلا ہو

۱۶۷۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ الرَّبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آیا تو اُسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اُس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا سو اُسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اُسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اُسکی آنکھ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور کہہ تو زندگی چاہتا ہو سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو جتنے بال ہونگے اتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہو موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہو تو ابھی سہی اے میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اُس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ سے کنارے کی طرف ہو سرخ ٹیلے کے پاس ف اس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰ نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اُسکا جواب یہ ہو کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اُسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسیٰ نے ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہو روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہو کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہین اسواسطے اُسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہو کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ق

۱۶۷۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اتارا سو اُسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہانتک کہ جانور اپنا کھر اُٹھا لیتا ہو اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اُسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون

پایا ایک کو یا دونوں کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کر کے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور انکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہی

۱۶۸۳ **عن** اَبِیْ بَکْرَۃَ زَادَكَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ **قالہ** بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکر یا یہ حضرت نے ابو بکرہؓ سے فرمایا **ف** حضرت رکوع مین تھے ابو بکرؓ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نجاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کر کے رکوع مین شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے

۱۶۸۴ **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَۃٍ جَانِبٌ مِّنْھَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْھَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَغْزُوَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْھَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ یَرْمُوْا بِسَھْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْھَا الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُھَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَھُمْ فَیَدْخُلُوْنَھَا فَیَغْنَمُوْنَ فَبَیْنَمَا ھُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ اِذْ جَاءَھُمُ الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَّیَرْجِعُوْنَ **مسلم** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے سنا ہی ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطینیہ ہی حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑینگے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰقؑ کی اولاد سو جب اس شہر کے پاس آوینگے تو اتر پڑینگے سو ہتیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اس شہر مین گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی

۱۶۸۵ **ق** عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا **قالہ** یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا انکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی

رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش مین دن کی پچھلی ساعت مین مابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اُسوقت جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی چنانچہ یہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہی

۱۶۷۹ م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اُسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اُسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہین اُسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین

۱۶۸۰ خ اَنَسٌ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے **ف** مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم گرمی کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا

۱۶۸۱ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ عَیْنِیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اُس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اُسنے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسکے سواے کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مین نے جھوٹا جانا **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمان نہین ہوتے جب اُسنے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اُسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے

۱۶۸۲ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ کِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور بڑھاپے مین

حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہولے
پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج
زکوٰۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی
بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین ۱۶۹۱ غَارَتْ اُمُّكُمْ بخاری مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ رشک کیا یعنی جھل کی تمھاری مانے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین
کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اس کھانے کو پیالے مین سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے
اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اُسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہو کہ حضرت عائشہ کے
گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدایشی چیز ہو خصوصاً سوتون مین
شرع مین اسپر پکڑ نہین اسی واسطے حضرت نے بھی اُنپر کچھ غصہ نکیا ق ۱۶۹۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ
لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ
سُقُفَهَا وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّيَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا
مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ
فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُهٗ بِيَدِ رَجُلَيْنِ
اَوْ ثَلٰثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ
بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا
فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے
تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اُسنے
صحبت نہین کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اُسکی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے
ساتھ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اُنکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے
وقت یا قریب عصر کے اُس گانون مین پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہو اور مین بھی حکم بردار ہون الٰہی سورج کو
میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہوگئی حضرت نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی جو غنیمت
پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلادے تو اُسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہو تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اُن لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گروہ مین
چوری ہو تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اُس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھ سے
چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین چوری ہو تمنے چرایا ہی سو اُنھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اُسکو غنیمت کے مال مین رکھا
اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اُسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ

۱۶۸۶ | اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑہی ہی خ اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَیْهِمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے خیرات کینے کو فرمایا سو مین نے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی

۱۶۸۷ | ق اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی پیٹ جھوٹھا ہی ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُسنے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اُسکو شہد پلا اُسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اُسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اُسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہو گیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اُس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اُسکا بھائی نجانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا

۱۶۸۸ | ق عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا یعنی عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اُسکو سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والون کی دو بڈھیان مراد ہین جو حضرت عائشہ پاس آ[illegible] ت [illegible] ون نے کہا کہ قبر والون کو انکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیان آئین اُنھو مجکو عذاب قبر کی خبر دی مین نے اُنکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون

۱۶۸۹ | خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یُّدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اُن لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پا کر بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہو

۱۶۹۰ | ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا یَسِیْرًا وَّاُجِرَ كَثِیْرًا قَالَهٗ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی النَّبِیْتِ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اُسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت نصاریٰ کی ایک قوم ہی اُس قوم کا ایک آدم

کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے باز ہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اُس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چوٹا اُسکے سبب سے چوری سے باز رہے ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسی طرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

۱۶۹۶ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مر جاوے تو اسکو جلا ڈالیو پھر اُسکی آدھی راکھ خشکی مین بکھیر یو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اُسکا تہ ما سے کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اُسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اُسکے لوگون نے وہی کیا جو اُسنے اُنسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اُسمین خاک تھی اُسنے جمع کر دی اور دریا سے حکم کیا اُسنے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اُس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اُسنے کہا ای رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اُسکو بخش دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہی

۱۶۹۷ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِّصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ اَدْرَكَ لِحَاجَتِهٖ وَيُرْوٰى تِسْعِيْنَ وَيُرْوٰى سَبْعِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گھومونگا یعنی اُنسے صحبت کرونگا کہ اُنمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اُس سے کہا کہ کہلے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اُن سو عورتون پر گھوما سو اُنمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اُسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا اور ایک روایت مین سو عورت کے بدلے نوّے عورت کا ذکر ہی اور دوسری روایت مین ستّر ف جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان ؑ نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین نفع ہو اور نفسانی حاجت نہ تھی مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ

۱۶۹۸ ق اَبُوْ بَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيْبًا بخاری اور مسلم مین ابوبرزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اُسکو قتل کیا یہ میرا ہی مین اسکا یہ میرا ہی مین اسکا ف جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اُنکی لاش پڑی ہی تب حضرت نے اُنکی فضیلت مین یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اُنکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اُسکے قبر مین دفن کیا

۱۶۹۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ

خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے
حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعے کے دن خدا نے اُنکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح
ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشعؑ نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور بیانے والے جانورون کے
مالکون کو اسواسطے ساتھہ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو اُنسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال بے تعلق لوگون
سے خوب ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونیکی
۱۶۹۳ غنیمت کا مال لینا اُنکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا ھ جابرؓ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اُنھون نے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا خ
۱۶۹۴ اِبْنُ عَبَّاسٍ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ اُنکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کبھی تیرون سے
فال نہین لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا
تیسرا تیر خالی تھا سو جب اُنکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اُن تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھہ مین
آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اُس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی دو تصویرین ہین اور اُنکے ہاتھہ مین بھی فال کے تیر ہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ
اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر بدون ڈاڑھی کی بناتے ہین اور امام قاسم کی
ساچق اور غوث الاعظم کی مہندی نکالتے ہین حالانکہ اُنکو خوب معلوم ہی کہ یہ صریح افترا ہی وے بزرگ ان خرافاتون سے پاک تھے
۱۶۹۵ ق ابو هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ
تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ
فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا
سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ وَّعَلٰى سَارِقٍ
فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ
مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اُسکو حرام کار عورت کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ
گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اُس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات
کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اُسکو مالدار کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اُس مرد نے
کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اُسکو چوٹے کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ
ذکر کرنے لگے کہ چوٹے کو صدقہ ملا تو اُس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چوٹے کی خیرات پر تو اُس سے خواب مین

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
دلیل امتناع ساچق امام قاسم و مہندی غوث الاعظم

مِن خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُطْبِقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اُسنے لکڑی کی دو کھڑاوُن بناکر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اُسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اُسکو نہ پہچانا سو اُسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جنکا شعبہ نام ہی اُسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اُس عورت کے اشارہ کرنے کی تمثال دی **ف** عورت نے کھڑاوُن اسواسطے پہنی تا کہ لنبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اُسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہین **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ ١٧٠٣ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اُن مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اُسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اُنکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اُنسے پوچھنے والا ہی اُنکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اُنکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اُس سے خدا سمجھ لیگا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ ١٧٠٤ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْأَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اُسکو باد خلنے کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسیٰ ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اُنکے کپڑے کو تو موسیٰ علیہ السلام اُسکے پیچھے دوڑے کہتے ہوے کپڑے چھوڑ ای پتھر میرے کپڑے چھوڑ ای پتھر یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو تو کوئی عیب اور بیماری نہین پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہانتک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہی خدا اُسکو شرمندہ کرتا ہی اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ ١٧٠٥ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً وَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ

اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے
کسی پیغمبر کو کاٹا تو اُسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اُس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے
ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہی
حال آنکہ اُنمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک
درخت کے سایے مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اُنکو کاٹا حضرت موسیٰؑ نے چیونٹیون کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا
۱۷۰ کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یادِ خدا کرتی تھین کیون جلا دیا ن عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَ
لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران
بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اُسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اُسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اُسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس تھا
استنے مین یمن کے لوگ آئے سو اُنھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے
پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی استنے مین کسینے مجسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہوگئی
اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے
کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اُسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس
عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اُسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اُس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین
کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے
۱۷۱ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا
ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ
دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اُنکے ساتھ اُنکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک
عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے
کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داوٗدؑ کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اُنھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو
دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داوٗد پاس آئین اور اُنسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو
آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اُس بڑی عورت کا ہی
یعنی اب مین دعویٰ نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا ف حضرت سلیمان نے چھوٹی
عورت کو اسواسطے دلایا کہ اُسکو درد آیا اُسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا
ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر
۱۷۲ عمل کرے ھر اَبُوْسَعِيْدٍ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ

تحفۃ الاحبا در ترجمہ مشارق الانوار

نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اُسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اُسکو وے لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ مین نماز پڑھ لون پھر جب
وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اُسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا
کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اُسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے
تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اُسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اُنھون نے بنا دیا اور
کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اُسکی ماں نے کہا کہ الٰہی
میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اُس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اُسکو دیکھا تو یون کہا کہ
الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماکی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت
اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مُنھ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا
اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ
کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا وکیل ہی تو اُس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اس لڑکے نے دودھ
پینا چھوڑا اور اُس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہ ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی تو اُسکی سر لونڈی ماں نے
کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی
کو لیکر نکلے اور وے اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے
کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین
کہ تو نے حرام کیا اور حال آنکہ اُسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حال آنکہ اُسنے چوری نہین کی تو اسواسطے
مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین
نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةُ بْنُ
الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **قَالَهٗ** مُنْصَرَفَهٗ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین
سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر
پیادہ سلمہ ہی یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف** ذی قرد ایک چشمہ ہی یا گانون کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری
صحابی ہین حضرت نے اُنکی سپہ گری اور اُستادی کی تعریف فرمائی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُوْلُ
لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس
جانا تو اُس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو
خدا نے اُس سے درگذر کی **ف** یعنی بعد موت کے اُسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا
خدا اُسکو نہین تنگ کرتا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی
کا کام کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے

١٧٠٦
١٧٠٧
١٧٠٨

بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت إن شئتم لأفتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت إليها فأتت راعيا كان يأوي إلى صومعته فأمكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فأتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم قالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال أين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى أصلي فصلى فلما انصرف أتى بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من أبوك قال فلان الراعي قال فأقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا أعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من أمه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت أمه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي وأقبل إليه فنظر إليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم أقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه بإصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت أمه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر إليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت أمه حلقي مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الأمة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال إن ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وإن هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اُسنے ایک عبادت خانہ بنایا اُسی مین رہتا تھا سو اُسکے پاس اُسکی ما آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اُسکی مانے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ما پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اُسکی ما پاس اُسکے آئی اور وہ نماز مین سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا ای رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اُسکے پاس پھر آئی سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری مان پکارتی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی مانے یون کہا کہ الٰہی اُسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا منھ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اُسکی عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اُسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اُسکے سامنے آئی تو جریج نے اُسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اُسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اُس عورت نے اُسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اُسنے اُس سے صحبت کی تو اُسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اُس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اُسکے پاس آئے اور اُسکو اُسکے عبادتخانے سے اُتارا اور اُسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اُسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اُنھون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے

اُسنے اُس درویش کو قتل کیا سو اُسنے اُسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اُس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی
تو اُسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اُسنے کہا کہ اُس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اُسکی توبہ
مقبول ہو سکتی ہی تو اُس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین
تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اُنکے ساتھ اور
نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بُری زمین ہی سو وہ شخص اُس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اُسکو موت نے
لیا تو جھگڑنے لگے اُسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے
دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اُسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اُنکے پاس ایک فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اُسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اُسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص
جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہی سو اسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اُسکو اُسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدھر کا
اُسنے ارادہ کیا تھا تو اُسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ
تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی
زمین کی طرف سرکا یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے ہٹ کر اُدھر قریب ہو گیا ف اس حدیث
سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوتے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اُس سے ہجرت کرنا
مستحب ہی تاکہ بد یارون کی صحبت پھر اُسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اُنکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے
فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے
خالص دل سے توبہ کی اُدھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا م صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ
لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي
طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ
فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي اَهْلِي وَاِذَا خَشِيتَ
اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ
اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ
اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ
لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا
تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ سَائِرَ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ
قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي قَالَ اِنِّي لَا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا
يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا
كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

۱۷۰۹ حق مین نہ ہو تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے ق عَائِشَةُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ
عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِيْ بَلْدَةٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ
مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ قَالَهُ لِعَائِشَةَ
حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا خدا
اسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اس وباکو ایمان دارون کے واسطے رحمت کرڈالا جو بندہ کہ
کسی شہر مین [illegible] وبا پڑی ہوا اور وہ وہین ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے
جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اسکو نہ پہونچیگا تو اسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت
عائشہ رضہ سے فرمائی جب کہ انھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی
رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مرجاوے تو وہ شخص
شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اس شہر
۱۷۱۰ مین آنا نچاہیے ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ
فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین
جندب بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا
تو اسنے چھری کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے
۱۷۱۱ اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مین نے اسپر بہشت حرام کی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً
وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا
فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ
اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ
بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا
نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ
جَاءَ تَائِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ
اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ
اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى
هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اسنے لوگون سے پوچھا کہ روئے زمین
پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اسکے پاس گیا سو اسنے
کہا کہ اس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اسکی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو

پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اُسکو یہ حال تبلایا تو درویش نے اُس سے کہا ای بیٹا تو مجھسے افضل ہی تیرا مرتبہ یہانتک
پہونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ تبلائیو اور اُس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے
اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سُنا اور وہ
اندھا ہوگیا تھا تو اُسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ میرے یہان ہی وہ سب تیرے واسطے ہی اگر تو مجکو چنگا کردیوے
لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہی سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ
تجکو چنگا کردیگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اُسکو چنگا کردیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اُسکے پاس
بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اُس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کردی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ
نے کہا میرے سواے بھی کوئی تیرا مالک ہی مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اُسکو پکڑا سو ہمیشہ اُسکو
مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے لڑکے کو تبلادیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہونچا کہ
تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ویسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اُس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا
نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ نے اُس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے درویش کو تبلادیا سو وہ
درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اُسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش
کی چاند پر رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اُس سے کہا کہ اپنے دین سے
پھر جا سو اُسنے نمانا سو اُسکی چاند پر آرہ رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اُس سے کہا کہ
اپنے دین سے پلٹ جا سو اُسنے نمانا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف
لیجاؤ اور اُسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاے تو بہتر ہی اور نہین تو اُسکو
ڈھکیل دو سو وے اُسکو لیگئے اور پہاڑ پر اُسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو اُن کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو
پہاڑ نے اُنکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے
ساتھیون کا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ
اور اُسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اُسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خیر نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو تو وے
لوگ اُسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو اُنکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اُنکو لیکر ناؤ اوندھی ہوگئی تو وے لوگ ڈوب گئے
اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچایا
پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو تبلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اُسنے
کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے
اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ
نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی پر دیا پھر اُسنے اُسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے
اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اُسکو تیر مارا سو اُسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا

قصۂ اصحاب الاخدود

فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَیْ بُنَیَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ قَالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِی اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ
حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِیءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهِ
فَشَقَّهُ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِیءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ
اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ
فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَاءَ يَمْشِیْ اِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ
فِیْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ
فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِیْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ
فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِیْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّتَصْلُبُنِیْ
عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِیْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِیْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِیْ فَاِنَّكَ
اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِیْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ
السَّهْمَ فِیْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِیْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ
فِیْ صُدْغِهٖ فِیْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ
فَاُتِیَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ
بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ النِّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَقْحِمُوْهُ فِيْهَا اَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا
حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا صَبِیٌّ لَّهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اصْبِرِیْ فَاِنَّكِ
عَلَى الْحَقِّ مسلم مین صہیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اُسکا ایک جادوگر تھا سو
جب وہ بڈھا ہو گیا اُسنے بادشاہ سے کہا کہ مین بڈھا ہو گیا ہون سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اُسکو مین جادو سکھلاؤن
تو بادشاہ نے اُسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اُسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اُس لڑکے کی آمدرفت کی راہ مین حضرت عیسیٰ کے
دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اُسکے پاس بیٹھتا اور اُسکا کلام سنتا سو اُسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا
تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اُسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اُسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر
مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے
مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ
وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اُسنے لوگون کو آمدرفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون
کہ جادوگر افضل ہی یا درویش افضل ہی سو اُسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو
جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلین پھرین پھر اُسکو مارا سو اُسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے

۱۷۱۶ مقر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو تھے خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ يُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يعنے سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ اَلْيَوْمُ الْمَلْحَمَةِ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے و لیکن یہ دن تو وہ ہو جسمین خدا کعبے کی تعظیم کروایگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہو آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہو یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عایشہؓ سے ہو وی حضرت سے روایت کرتین ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہو کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابو سفیان اور حکیم او بُدَیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہونا کہ وہ مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباس اُسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا عباس بتلاتے جاتے تھے ابو سفیان کہتا تھا مجکو اِن لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یے انصاری لوگ ہین اُنکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خونریزی کا دن ہو آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اُسنے کہا ابو سفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نو مسلم لوگون کو دلاسا دیا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ ۱۷۱۷ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اُسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا و محنت کش عرب کا آدمی کمتر اُسکے برابر لڑائی مین چلا پھرا حضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اُنکی تلوار کا پیلا اُن کے زانو پر لگ گیا تھا سو وے اُسی صدمے سے مرگئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اُس تلوار کا پیلا اُنھین کے زانو پر پڑا اُسی صدمے سے وے مرگئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اُنکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اُس سے آدمی مرجاوے تو اُسکی موت حرام نہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى ۱۷۱۸ بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہو کہ جو سُنے اُسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہو کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہو کہ جو سُنے

ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے
ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسینے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر پہر آیا یہ
اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لاچکے سو پادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی
اور اُسنے اُنکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اُسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے
کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اُسکے ساتھ اُسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تاکہ
خندق مین نگرے تو لڑکے نے اُس سے کہا اے ما تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہی **ف** اس حدیث مین اہل حق اور اہل باطل
اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصّے کو حق تعالیٰ نے سورۃ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ مین مجمل بیان
فرمایا ہی حضرت نے اُسکو مفصل بیان کیا **م** ١١٧١ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ
فَذَاكَ مسلم مین معاویہ بن حکم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی
لکیر اُنکی لکیر سے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہی **ف** معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی
حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اُنکے پاس مت جایا کرو پھر مین نے کہا کہ بعضے
لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ کفار عرب کا
دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو
لکیرین رہ جاتین تو اُس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اُسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اُس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اُسکے موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے
نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اُس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین ہوسکتی
تاکہ اس خط اور اُس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات
بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور اُسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور
نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **م** ١١٧٢ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی
پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اُسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اُسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود
آسمان زمین سے مقدم ہی **م** ١١٧٣ جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهٗ لِعَبْدٍ لِّحَاطِبِ بْنِ
اَبِیْ بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
تو جھوٹا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا
ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اُنپر دوزخ حرام

١٧٢٣ مر بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ
بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن حُصَیب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے
وہ لونڈی تجکو پھر ملی یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ مین نے اپنی ماکو لونڈی صدقہ دی تھی اور میری ما مر گئی
ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق اِبْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَاهَا ١٧٢٤
اللّٰہُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِيْ حَيَّةً خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے اُسکو تمھارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اُسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب پر منا کے مقام مین نکلا تھا
ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ ہم منا کے غار مین تھے حضرت پر وہان سورۂ مرسلات اتری ہم اُسکو یاد کرتے تھے
اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل مین گھس گیا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہو

فصل فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ

١٧٢٥ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہو ق عَائِشَةُ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ
بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَأَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب مین دکھلائی گئی تین
رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہو مین نے تیرا چہرا کھولا تو کیا
دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہو تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے
نکاح مین آویگی ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوگی تو مقرر
١٧٢٦ نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا مر اَبُوْهُرَيْرَةَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ
بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا وَيُرْوٰى فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجکو جگا دیا تو مین اُسکو بھولا یا گیا اور دوسری روایت
یون ہو کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اُسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو ف یعنی طاق راتون مین ق
١٧٢٧ جَابِرٌ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ
مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ
وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوتی دھاک سے مہینا بھر کی
راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہو سو جس مرد کو میری
امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو
حلال نہ تھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا
ف یعنی ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا

اُسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی
مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کرلیوے ہرگز

۱۷۱۹ زبان پر نہ لاوے ق اَبُوْمُوسیٰ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃَ امْرَأَۃِ
فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون سے
مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہین ہوئی ف یعنی اگلی امت مین یہی دو عورتین
باکمال ہوئین اسواسطے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہو

۱۷۲۰ ھر اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِیْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَهَا وَدِیْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِیْنَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَۃَ شَهِدَ عَلٰی ذٰلِكَ لَحْمُ
اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَدَمُهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو رو کیگا اور شام کا
ملک اپنے مُدی اور دینار کو رو کیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو رو کیگا اور ہو جاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤگے
تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤگے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہو ابوہریرہؓ کا گوشت اور
خون یعنی اسمین کچھ شک نہین ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہو جسمین غلہ کو ناپتے ہین اور اردب ایک پیمانہ چوبیس صاع کا ہوتا ہو اس
حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہو کہ ان ملکون کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نکریگی جیسے اسلام

۱۷۲۱ سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جاویگا ھر اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ
الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِیْهِ رَبِّیْ عَلَیْهِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْهِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اٰنِیَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ
فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی
مجھپر ایک سورت اُتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر
مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہو سو ہمنے کہا کہ خدا اور اُسکا رسول ہی
خوب جانتا ہو حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہو کہ میرے رب نے اُسکا مجھسے وعدہ کیا ہو اُسپر بہت خیر ہو کوثر حوض ہو جسپر میری امت
گذریگی اُسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا بعض ... ہٹایا جاویگا تو مین کہونگا اے میرے رب یہ تو میری
امت سے ہو تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اُسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد

۱۷۲۲ مرتد ہوگئے صدیق اکبرؓ نے اُنکو مارا وے لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہین ق اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ
نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ بخاری اور
مسلم مین ابومسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہو روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اُترا سو اُسنے میری امامت کی تو مینے
اُسکے ساتھ نماز پڑھی مین نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی مین نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اُسکے
ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تا کہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین

۱۴۳۴ کہ آیندہ کی خبر دی ق اِبْنُ عُمَرَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاۗءِ الزَّکٰوةِ وَصِیَامِ
رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰکَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیُرْوٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاۗءِ الزَّکٰوةِ
وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر
بنی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمرؓ سے
کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے کہا نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مین نے حضرت سے سنا ہو یعنی
اول روزہ بعد اُسکے حج اور دوسری روایت یون ہو کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہو اسکی گواہی کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق
نہین او رمحمد اُسکا بندہ اور اُسکا رسول ہو اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا

۱۴۳۵ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَرِوَایَةُ الْقُضَاعِیِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھکی گئی اور توپی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی
اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے
۱۴۳۶ خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہو ق عَاۗئِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِی الْخَمْرِ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیپار حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہین
۱۴۳۷ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ حُرِّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی لِسَانِیْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام کیا گیا
میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہو ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اُنکی دلیل ہے
۱۴۳۸ م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ
یُخَالِطُ النَّاسَ وَکَانَ مُوْسِرًا وَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ یَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا
عَنْهُ مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اُسکی نیکی کچھ بھی نہ پائی
مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے مین سختی نکرین خدا نے
۱۴۳۹ فرمایا کہ ہم اُسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سوای فرشتو اُس سے درگذر کرو خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ
الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا او سہج ہو گیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تھے
تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چلتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہو ایسی جلدی
۱۴۴۰ زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے م عَاۗئِشَةُ
خُلِقَتِ الْمَلٰۗئِکَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَاۗنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اُس سے جسکا تمسے قرآن
۱۴۴۱ مین بیان ہوا یعنی مٹی سے خ اَنَسٌ دُفِعْتُ اِلَی السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ

یہود و نصاریٰ کو سواے عبادتخانے کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا اُمت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین اول حضرت کے سواے کوئی پیغمبر شفاعت نہ کر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین ہوا بجز حضرت کے ق

١٧٢٨ اِبْنُ عَبَّاسٍ أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اورمسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہو سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہو کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون ف نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہو ق

١٧٢٩ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَجَابِرٌ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ بخاری اورمسلم مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہانتک کہ وے لا الہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہو اور اُسکا حساب خدا کے ذمے پر ہو ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُسکا جان اور مال لینا حرام ہو لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اُس سے خدا حساب کریگا دلون کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین ق

١٧٣٠ اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ بخاری اورمسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مجکو اُس بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھا دیگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اُسکو یثرب کہتے ہین اور اُسکا عمدہ نام تو مدینہ ہی بُرے لوگون کو مدینہ نکا دیتا ہو جیسے بھٹھی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہو ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا ق

١٧٣١ اَنَسٌ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى بخاری اورمسلم مین انس اور سہل بن سعدؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہو ایجیسے یے دونون حضرت نے اپنی دونون انگلیون کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہین حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا ق

١٧٣٢ اَبُوْهُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اورمسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہانتک کہ مین اُن زمانے والون سے ہوا جن سے ہوا ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے ق

١٧٣٣ جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہونچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آگئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہو

تحفة الاحیا در ترجمہ مشارق الانوار

ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ
بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ
نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوأۃ کے مرد اور دیکھا مین نے
عیسی بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسی سے زیادہ ترمشابہ عروہ بن مسعود ہوا اور مین سنے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ ترمشابہ تمھارا صاحب ہو یعنی خود حضرت اور مین سنے جبرئیل علیہ السلام کو
دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ ترمشابہ دحیہ بن خلیفہ ہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ ۱۴۷۶
اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّ
اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل
ہوئی اور پیغمبرون پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال
حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا
ف جوامع الکلم اُسکو کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطالب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے
معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارھوین حدیث مین
گذرا لیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور اُسمین پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہو کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی
عنایت ہوئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ ۱۴۷۷
لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوائے چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا
جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اُسکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل
اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا
دودھ نہین پیتا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا ۱۴۷۸
الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو انھون نے حکم
بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوتے چوتڑون کو کھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہو ف بیت المقدس یا اریحا کے
دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے
کھسلا اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا ۱۴۷۹
وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی
پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے م اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ ۱۴۸۰

فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرة المنتہیٰ کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مین نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تو نے پیدایشی دین پایا ف معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا

۱۷۴۲ ھر اَبُوْهُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اُسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اُسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اُسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی

۱۷۴۳ ھر اَبُوْذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابوذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مین نے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مین نے پایا کھنکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دابی جاوے ف راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر

۱۷۴۴ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ هٰؤُلَاءِ اُمَّتِيْ قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اَلْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مین نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہو سو مین نے کہا ای جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مین نے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہو جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے ہین نہ اُنپر حساب ہو اور نہ عذاب مین نے کہا اسکا کیا سبب ہو جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین بدن داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہو لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہو ف جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لاتے ہونگے وہی قیامت مین اُسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اُسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہو بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہو لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اُسوقت مین داغنا بھی درست ہو

۱۷۴۵ ھر جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

١٧٥٦ پھر تین برس وحی بند رہی اُسکے بعد سورۂ مدثر اترا ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ جَآءَتْ هٰذَا لَكَ قَالَہٗ لِاَبِیْهِ مَخْرَمَةَ یَعْنِیْ قَبَآءً مِّنْ دِیْبَاجٍ مُّزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہو جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اس وقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین

١٧٥٧ م اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذِهِ الْغُمَیْصَآءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے جوتی کی چپ سُنی مین نے پوچھا یہ کون ہو فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصا ہو ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں

١٧٥٨ خ سَمُرَةُ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ بخاری مین سمرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے آج کی رات دو مردون کو دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اُنھون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مین نے اس سے بہتر کبھی نہین دیکھا اُن دونون مردون نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہو ف یہ حضرت نے خواب مین دیکھا

١٧٥٩ خ اِبْنُ عُمَرَ رَاَیْتُ امْرَاَةً سَوْدَآءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ مَهْیَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَآءَ الْمَدِیْنَةِ نُقِلَ اِلٰی مَهْیَعَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ مین جا کر اتری سو مین نے اُسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہو وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی

١٧٦٠ خ عَائِشَةُ رَاَیْتُ جَهَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَاَیْتُ عَمْرًا یَجُرُّ قُصْبَہٗ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَیَّبَ السَّوَآئِبَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اُسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا اور اسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنیکی اسی نے رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا

١٧٦١ م اَنَسٌ رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْمَا یَرَی النَّآئِمُ کَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہو جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہو تو مین نے اسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہمکو بلندی ہو دنیا مین اور نیک انجام ہو آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہو ف حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہو کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھیے

١٧٦٢ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَآئِبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین عمرو بن عامر خزاعی کو

مسلم مین انس رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مین نے اُسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا
ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اُنکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اُنکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِی الْحِکَایَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَکَلِّمِ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ماضی متکلم کی لفظ

۱۷۵۱ ق اَنَسٌ اَتَیْتُ عَلٰی نَھَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ الْکَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین
انس رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اُسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مین نے
جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہو جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہو ۱۷۵۲ م اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَأْذَنْ
لِیْ وَاسْتَأْذَنْتُہٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَھَا فَاَذِنَ لِیْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے
اجازت مانگی کہ اپنی ماکی مغفرت مانگون سو مجکو اجازت نہ دی اور مین نے اجازت مانگی کہ اُسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت
کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماکی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت
کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہو اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہو پھر حضرت نے
اپنی ماکی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اُسکا جواب یہ ہو کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی ہر چند اورون کو
مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابو طالب کے
عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ۱۷۵۳ ق ابْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ
اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مین نے اُسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اُسکے اکثر
لوگ عورتین دیکھین ف محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین
اور عورتین اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین ۱۷۵۴ خ اَنَسٌ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ بخاری
مین انس رض روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمسے سواک کرنے کی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک مین غفلت اور
سستی نکرو سواک کی عادت ڈالو ۱۷۵۵ ق جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَھْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِیْ
فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ
فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَاِذَا ھُوَ عَلَی الْعَرْشِ فِی الْھَوَاءِ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ فَاَخَذَتْنِیْ رَجْفَةٌ شَدِیْدَةٌ فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ
دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللہُ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ مین مین نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب مین اپنا اعتکاف پورا کرچکا تو مین نالے کے اندر اترا
تو مجکو کسینے پکارا تو مین نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائین دیکھا تو مین نے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسینے پکارا تو مین دیکھنے لگا
سو مین نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسینے پکارا تو مین نے اپنا سر اٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہو سو مجکو سخت
کپکپی نے لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مین نے کہا مجکو اوڑھاؤ تو اُنھون نے مجکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ
مدثر اتارا یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے خوف دلا ف حضرت پر اول اقرا کی سورت اتری

قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مین نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اُسکو
قبول کیا اور دوسرا سوال مین نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اُسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مین نے یہ کیا اُنکی
آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اُسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا
کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہو گئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا **ق**

۱۷۶۷ اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ یَعْنِیْ قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ
لِلّٰهِ كَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اُسکے واسطے آسمان کے
دروازے کھولے گئے اُس مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اُسنے اللہ اکبر کبیرًا والحمد للہ کثیرًا وسبحان
اللہ بکرۃً واصیلًا کہا ابن عمر نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مین نے حضرت کو یہ کہتے سنا **ف**
یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے **ق**

۱۷۶۸ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ
هٰؤُلَآءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ **قَالَهٗ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا اُن عورتون سے جو میرے پاس تھین
سو اُنھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین ہو گئین یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین
باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تھین جب عمر فاروقؓ آئے تو اُنکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی **ق**

۱۷۶۹ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ
الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ
دَخَلَهَا النِّسَآءُ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے
پر سو اُسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر
دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اُسکی داخل ہونے والی عورتین
تھین **ف** دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے
پر روکے جاوینگے **ق**

۱۷۷۰ عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ **قَالَهٗ** لَهَا وَخَبَرُ اَبِیْ زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهَا فَقَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰی عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا یَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَیْئًا
قَالَتِ الْاُوْلٰی زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَاْسِ جَبَلٍ لَّا سَهْلٍ فَیُرْتَقٰی وَلَا سَمِیْنٍ فَیُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِیَةُ زَوْجِیْ
لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِیَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ
اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِیْ كَلَیْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَّلَا قُرٌّ وَّلَا مَخَافَةَ وَلَا سَاٰمَةَ قَالَتِ
الْخَامِسَةُ زَوْجِیْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا یَسْئَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِیْ اِنْ
اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا یُوْلِجُ الْكَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِیْ

۱۷۶۳ دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہو دوزخ مین اُسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا **ق** اَبُوْمُوْسٰی رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھْلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَ رَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْنَدَہٗ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَہُ الْبُخَارِیُّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اُس زمین کی طرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہو اور مین نے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اُسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ اُحد مین پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اُسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ اُحد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی **ف** یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہو ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہو لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہو

۱۷۶۴ **خ** اِبْنُ عُمَرَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبِطٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے عیسٰی اور موسی اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسی تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہو اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد **ف** حضرت نے ان بزرگ کو معراج مین دیکھا یا خواب مین

۱۷۶۵ **ق** جَابِرٌ رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ ھٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابو طلحہ کی جورو نظر پڑی اور مین نے جوتی کی چپ چپ سُنی تو مین نے کہا یہ کون ہو تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہو اور ایک مین نے محل دیکھا کہ اُسکے صحن مین ایک عورت ہو تو مین نے کہا کہ یہ کسکا محل ہو فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہو سو مین نے چاہا کہ اُسکے اندر جاؤن تو اُسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو مین پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا

۱۷۶۶ **ف** اس حدیث مین اُمّ سلیم جنکا رمیصا اور غُمیصا لقب ہو اور بلال اور عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہو **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَلَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَلَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَلَّا یَجْعَلَ بَاْسَھُمْ بَیْنَھُمْ فَمَنَعَنِیْھَا مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے

[Margin note, rotated: [illegible] الرجال رز رجال مستاروق الاذان ۔ خواب انبیا حق باشد ... [illegible] ... کشف اولیا]

را خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے والا یعنی قداور بڑی
راکھ والا یعنی سخی ہی اُسکا بار چیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی توراکھ بہت نکلتی ہی اُسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافر خانے سے یعنی بردا
ور سخی ہی اسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک افضل ہی میری
س تعریف سے اُسکے اونٹون کے بہت شتر خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اُسکے یہان اونٹ بہت
بح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شتر خانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح
ہونے کا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سُنکے اونٹون کو اپنے ذبح
ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہی سو واہ کیا خوب ابو زرع ہی اُسنے زیور سے
میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجکو موٹا کیا اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان
بہت چین مین رہی مجکو اُسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اُسنے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور
کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اُسنے مجکو با عزت اور مالدار کر دیا سو اُسکے پاس مین بات
کرتی ہون تو مجکو بد نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنے پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون
ماں ابو زرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابو زرع کی اُسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابو زرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابو زرع
کا اُسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اُسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہی بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب
بیٹی ابو زرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کے رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی
اسواسطے اسکی سوت اُس سے جلتی ہی لونڈی ابو زرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کر کے
اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اُٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا
گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اُسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اُسکی گود مین دو انارون سے
کھیلتے تھے سو ابو زرع نے مجکو طلاق دیا اور اُس عورت سے نکاح کیا پھر مین نے اُسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا
عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اُسنے مجکو چوپائے جانور بہت دیے اور اُسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اُسنے
مجسے کہا کہ کھا اے اُمّ زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے
چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہی ف جب حضرت
عایشہ رضی نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے عایشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابو زرع ام زرع کا
محسن تھا ۱۷۷۱ ق ابو موسیٰ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ قَالَهٗ لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرت نے قوم اشعریون کے
چند لوگون سے فرمایا ف ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ
واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے حضرت نے
پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی

عیایاء او غیایاء طباقاء کل داء له داء شجک او فلک او جمع کلا لک قالت الثامنة زوجی المس مس
ارنب والریح ریح زرنب قالت التاسعة زوجی رفیع العماد طویل النجاد عظیم الرماد قریب البیت
من الناد قالت العاشرة زوجی مالک وما مالک مالک خیر من ذلک له ابل کثیرات المبارک قلیلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ایقن انهن هوالک قالت الحادیة عشرة زوجی ابو زرع فما ابو زرع
اناس من حلی اذنی وملأ من شحم عضدی وبجحنی فبجحت الی نفسی ووجدنی فی اهل غنیمة بشق
فجعلنی فی اهل صهیل واطیط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح و
یروی اتقمح ام ابی زرع فما ام ابی زرع عکومها رداح وبیتها فساح ابن ابی زرع فما ابن ابی زرع مضجعه
کمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیها وطوع امها وملء کسائها
وغیظ جارتها جاریة ابی زرع فما جاریة ابی زرع لا تبث حدیثنا تبثیثا ولا تنقث میرتنا تنقیثا ولا
تملأ بیتنا تعشیشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقی امرأة معها ولدان لها کالفهدین یلعبان من
تحت خصرها برمانتین فطلقنی ونکحها فنکحت بعده رجلا سریا رکب شریا واخذ خطیا واراح علی نعما
ثریا واعطانی من کل رائحة زوجا وقال کلی ام زرع ومیری اهلک قالت فلو جمعت کل شیء اعطانیه
ما بلغ اصغر آنیة ابی زرع بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا
ہون جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق مین یہ حضرت نے حضرت عایشہؓ سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عایشہؓ
کی روایت سے یون ہی کہ گیارہ عورتین بیٹھین سو انھون نے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندون کی خبرین کچھ بھی نہ
چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہی کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہی کہ
اُسکو لے لیوے یعنی نالایق اور بے حقیقت ہی دوسری عورت نے کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون
خبر کے چھوٹ رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہی مجھسے بیان نہوسکیگا اگر بیان کرون تو اُسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون
تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا دبلا ہی اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو اُدھر ڈالی جاؤن نہ رولی دیوے
نہ پھیرا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب مین اُس
زمین کا نام ہی جسمین مکہ ہی وہان کی رات مشہور ہی پانچوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہے
اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے
کہا میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور
نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سواے کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ
خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا
سب جہان بھر کے عیب اُسمین موجود ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون مروڑے آٹھوین
عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش اور اُسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی یعنی

ہوگیا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت مین آوینگے منہ اور ہاتھ پانون روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پرانکا پہنچا ہون سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ تر کونسا فخر ہوگا کہ حضرت نے انکو اپنا بھائی فرمایا **مصرع** معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست ٭ **فصل ھَل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ہل ہے

١٧٧٦ **ق** جریرؓ ھَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ اَیِ الْکَعْبَةِ الْیَمَانِیَةِ الشَّامِیَةِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریرؓ سے روایت ہے کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اُسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اُسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اُسکو ڈھایا اور اُسکے پاس جن کافرون کو پایا مارا پھر آکر اُسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعاے خیر کی

١٧٧٧ م انسؓ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ قَالَ یَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّیْ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ شَهِیْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِیْنَ عَلَیْكَ شُهُوْدًا فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ فَیُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْكَلَامِ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اُسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہین دے چکا ہے ظلم سے یعنی تونے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اُسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہے اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اُسکے منہ پر پھر حکم ہوگا اُسکے ہاتھ پانون سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اُسکے بدکامون کو ظاہر کرینگے پھر نہر بے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پانون سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمھاری ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمھارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو

١٧٧٨ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ ھَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِیْلٌ مَّنْزِلًا بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے **ف** اُسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجة الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مین نے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اترینگے اپنے مکان مین یا علیؓ کے یا جعفر طیارؓ کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضیؓ جب حضرت نے مکے سے حبش مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اُس وقت تک ایمان نہ لاے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا

کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اُسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مین نے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی

۱۷۷۲ ق اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِآكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ یَعْنِی الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا نہین اور نہ اسکا حرام کرنے والا ف بچنہ سوسمار یعنی گوسے حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہو جو حضرت نہین کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوسے حلال نہین مکروہ ہو امام شافعی کے نزدیک حلال ہو

۱۷۷۳ م اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسیٰ پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر نکلا جس رات کہ مجکو معراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس ایک منزل ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید

۱۷۷۴ م بُرَیْدَۃُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمھارا جی چاہے اور منع کیا تھا مین نے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیا کرو مت پیو نشے والی چیز کو ف ابتداے اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اُس سے دنیا سرد ہوتی ہو موت اور آخرت یاد پڑتی ہو حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جب کہ اسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی

۱۷۷۵ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَھْرَیْ خَیْلٍ دُھْمٍ بُھْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَہٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہو کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھیں اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق تمھارے برابر کون ہو سکتا ہو اور ہمارے بھائی وے لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین موجود نہین تو اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اُن لوگون کو جو ہنوز موجود نہین سو حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پنچ کلیان گھوڑے ہون یکرنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون

هذه امكنتنا حتى ياتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فياتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم
فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من يجيز ولا يتكلم
يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان
هل رايتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم
ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ
الله من القضاء بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار
من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم
باثر السجود تاكل النار من ابن ادم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد
ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو اخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي رب اصرف وجهي عن النار
فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان
تسال غيره فيقول لا اسالك غيره فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فاذا
اقبل على الجنة وراها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول يا رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له الست قد
اعطيت عهودك ومواثيقك لا تسالني غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب
يدعو الله حتى يقول له فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسال غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله
من عهود ومواثيق فيقدمه الى باب الجنة فاذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فراى ما فيها
من الخيرة والسرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اي رب ادخلني الجنة فيقول الله الست
قد اعطيت عهودك ومواثيقك الا تسال غير ما اعطيت ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي
رب لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله منه فاذا ضحك الله منه قال
ادخل الجنة فاذا دخلها قال الله تمنه فيسال ربه ويتمنى حتى ان الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى
اذا انقطعت به الاماني قال الله لك ذلك ومثله معه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہی چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین اصحاب نے کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا
بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہی سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو صحابہ
نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسیطرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس
چیز کی بندگی کر رہا ہو تو اُسکا ساتھ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب
کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اُنکے ساتھ جاویگا
اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اُسمین منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اُس صفت مین جو اُسکے

۱۷۷۹ درست ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاۤءِ ظَهْرِيْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی ہے خدا کی قسم مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پشت سے ف جماعت مین بعضے نومسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا

۱۷۸۰ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَہٗ لَمَّا اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جھانکا تھا ف اس حدیث مین اُن فسادون کی خبر ہے جو مدینے مین حضرت کے بعد ہوتے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال

۱۷۸۱ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَہٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجسے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل تبلائیے جو جہاد کے برابر ہو ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہین ممکن

۱۷۸۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاۤءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ قَالَہٗ لِرَجُلٍ اَعْمٰى حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَسَاَلَہٗ اَنْ يُّرَخِّصَ لَہٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت اندھے مرد سے کہا جب کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانیوالا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اُسنے چاہا کہ حضرت اُسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اُسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اُسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے

۱۷۸۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ

کہ خدا اُس سے راضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالے
اُس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہانتک اُسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اُسکو
یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اُسکی سب ہوس اور خواہشین ہو چکینگی حق تعالی فرماویگا
تیرے یے سب سوال پورے ہوئے اور اُسکے ساتھ اتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الٰہی قیامت
مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار
کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اُسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جسطرح
کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اُسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی ہر چند آدمی کی عقل
یہان حیران ہی لیکن اُسکی قدرت سے سب آسان ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ
فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
فِي سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا
كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ
وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى
قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ
يَلْقَى الثَّانِيْ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ
وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى اَيْ رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ
اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَ
بِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ
اَلْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ
لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ
وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے
دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے
دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اُسکی جسکے قبضے مین
میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج
کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے
بندے بھلا مین نے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور
اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے
فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ ہم بھی تجکو بھولتے ہین

۸۴

اعتقاد کے مخالف ہی سو فرماویگا آمین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجہسے پناہ مین رکہے ہم اس مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب آہپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پہر حق تعالی اُس صفت مین ظاہر ہوگا جو اُنکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اُسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکہا جاویگا تو مین اور میری امت سبسے پہلے عبور کرینگے اور سوا پیغمبرون کے اُس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا قول اُس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جہاڑ کا نام ہی اُسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکہے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے آنکڑے بہی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سواے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر جلا سے کہینچ لیوینگے اُنکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا اور بعضا اَدہ مُوا نجات پاویگا یہانتک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سے اُسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اُنکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اُنکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا دیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بہنے پہر اُنپر آب حیات چہڑکا جاویگا تو اُس سے وے جم اُٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خودرو دانہ جم اُٹھتا ہی پہر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے پیچہے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مُنہ دوزخ کی طرف سے پہیر دے کہ اُسکی بدبو نے مجکو تنگ کر دیا اور اُسکی لپٹ نے مجکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہانتک کہ خدا اُسکا دعا کرنا چاہیگا پہر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اُسکے سواے تو کچھ اور بہی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سواے کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اُسکے مُنہ کو دوزخ کی طرف سے پہیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اُسکو دیکہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پہر کہیگا ای میرے رب مجکو آگے بڑہا وے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سواے مجہسے اور سوال نکریگا تیرا بُرا ہوا ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہانتک کہ حق تعالی اُس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کردون تو اُسکے سواے تو اور کچھ بہی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نمانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اُسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کہڑا ہوگا تو تمام بہشت اُسپر نمود ہو جاویگی سو اُسکو نظر آویگا جو کچھ اُسمین نعمت اور فرحت سے ہی تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پہر کہیگا ای میرے رب اب مجکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا بُرا ہوا ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہانتک

علی رأسه بفهر أو بصخرة فیشدخ به رأسه فإذا ضربه تدهده الحجر فانطلق إلیه لیأخذه فلا یرجع
إلی هذا حتی یلتئم رأسه وعاد رأسه کما هو فعاد إلیه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا
إلی نقب مثل التنور أعلاه ضیق وأسفله واسع یتوقد تحته نار فإذا اقترب ارتفعوا حتی کادوا
یخرجون وإذا خمدت رجعوا فیها وفیها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی
أتینا علی نهر من دم فیه رجل قائم وعلی شط النهر رجل بین یدیه حجارة فأقبل الرجل الذی فی النهر
فإذا أراد أن یخرج رمی الرجل بحجر فی فیه فرده حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیه بحجر فیرجع کما
کان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی انتهینا إلی روضة خضراء فیها شجرة عظیمة وفی أصلها
شیخ وصبیان وإذا رجل قریب من الشجرة بین یدیه نار یوقدها فصعدا بی الشجرة فأدخلانی
دارا لم أر قط أحسن وأفضل منها فیها رجال شیوخ وشباب ونساء وصبیان ثم أخرجانی منها
فصعدا بی الشجرة فأدخلانی دارا هی أحسن وأفضل لم أر قط أحسن وأفضل منها فیها شیوخ
وشباب فقلت لهما إنکما قد طوفتمانی اللیلة فأخبرانی عما رأیت قالا نعم أما الرجل الذی
رأیته یشق شدقه فکذاب یحدث بالکذبة فتحمل عنه حتی تبلغ الآفاق فیصنع به إلی یوم القیامة
والذی رأیته یشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه باللیل ولم یعمل فیه بالنهار یفعل
به إلی یوم القیامة والذی رأیته فی النقب هم الزناة والذی رأیته فی النهر آکل الربوا والشیخ الذی رأیته
فی أصل الشجرة إبراهیم والصبیان حوله فأولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار
الأولی التی دخلت دار عامة المؤمنین وأما هذه الدار فدار الشهداء وأنا جبرئیل وهذا
میکائیل فارفع رأسک فرفعت رأسی فإذا فوقی مثل السحاب ویروی مثل الربابة البیضاء قالا ذاک
منزلک فقلت دعانی أدخل منزلی قالا إنه بقی لک عمر لم تستکمله فلو استکملته أتیت منزلک

بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی سو کہا کہ نہین حضرت
نے فرمایا مگر مین نے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مرد دونون کو کہ میرے پاس آئے سو اُنھون نے میرے دونون ہاتھ
پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اُسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہی اُسکو
بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اُسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اُسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جُڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُن دونون مردون نے
کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہانتک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اُسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اُس سے اُسکے سر کو
کچلتا ہی تو اُسکو جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اُسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہانتک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی
کہ اُسکا سر جُڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ مرد اُسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون
نے کہا آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے اُسکا منہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اُسکے نیچے آگ جل رہی ہی

جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مین سنے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اُس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مین نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اُس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرماویگا دیکھ یہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت سنے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اُسکے منھ پر مُہر ہوگی اور حکم ہوگا اُسکی ران سے کہ بول تو اُسکی ران اور اُسکا گوشت اور اُسکی ہڈیان اُسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اُسکا عذر باقی نرہے اُسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے

١٧١٥ ق اَبُو بَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا اَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ بخاری اور مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب سنے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت سنے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب سنے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت سنے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب سنے کہا کہ ان کے سوا ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت سنے فرمایا ولیکن مین تو جُلَیبیب کو تلاش کرتا ہون سو تم بھی اُسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیزا ور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت سنے یہ حدیث فرمائی پھر جب جُلَیبیب کی لاش ملی تو حضرت سنے اُنکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہی اسکا خم

١٧١٦ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے ملتی ہی تو اُنکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اُنکو ناچیز اور ذلیل مت جانو

١٧١٧ ق سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ

سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اُسکی قبر مین اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین **ف** انسؓ سے روایت ہے
کہ ہم حضرت کی بیٹیؓ کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اُسکا افضل ہے جسنے
اُس رات کو صحبت نکی ہو **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ ١٧٨٩
الَّتِيْ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اُس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے
چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اُس عورت کو نہ قبول کیا پھر اسکا نکاح دوسرے
شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے **م** اَلشَّرِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ١٧٩٠
اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ **قَالَهٗ** لَهٗ مسلم مین شرید بن سویدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت
کی شعر یاد ہے یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا **ف** مصابیح مین شرید سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرتؐ کے
پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہے مین نے کہا کہ ہان یاد ہے مین نے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا
اور پڑھ مین نے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مین نے تیسری پڑھی اسیطرح سو شعر مین پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ
زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اُسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اُنکو سُنا پھر فرمایا کہ اُسکی
زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حُبِّ دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تو ہی
دا فشان ہوتی ہاے پر دل کی سیاہی نہ گئی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا **قَالَهٗ** ١٧٩١
لِرَجُلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ
اَوَاقٍ فَقَالَ لَهٗ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيْكَ وَ
لٰكِنْ عَسٰى اَنْ نَبْعَثَكَ فِيْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ عَبْسٍ وَّبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُسکو دیکھ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہے یعنی چھوٹی
یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اُسنے
کہا مین اُس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اُس سے نکاح کیا اُسنے کہا ایک سو ساٹھ درم
پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس
تو نہین جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہے کہ تجکو ہم کسی دوڑ مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی
قوم پر دوڑ بھیجی اور اُس مرد کو اُسمین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اُسکو دیکھ لیوے تاکہ آخر کو
افسوس نکرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے
مقدور سے زیادہ مہر نباندھے اسی واسطے حضرتؐ نے اُسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اُسکا نباہ کر دیا **ق** اِبْنُ عُمَرَ هَلْ ١٧٩٢

سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اُسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہانتک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو
اُسکے اندر ہو جاتے تھے اور اُسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہانتک کہ خون کی نہر پر پہونچے اُسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اُسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین
سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اُسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اُسکے مُنھ مین پتھر مارا سو اُسکو ہٹایا
جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اُسکے مُنھ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مین نے کہا کہ
یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اُسمین ایک بڑا درخت تھا اور اُسکی جڑ مین
ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اُسکے آگے آگ ہی وہ اُسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون
مرد مجکو اُس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا
اُسمین مرد ہین بڈّھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اُنھون نے اُس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لیگئے
سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اُسمین
بڈّھے اور جوان ہین سو مین نے اُن سے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب تبلاؤ مجکو جو کہ مین نے دیکھا ہی اُنھون نے
کہا کہ ہان ہم تبلاتے ہین اُس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹی باتین
بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اُس سے سیکھ کر اور ون سے نقل کرتے تھے یہانتک کہ سارے جہان مین جھوٹھ
مشہور ہو جاتا تھا تو اُسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکا تو نے دیکھا تھا کہ اُسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی
جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو اُسپر عمل نکیا یہی
عذاب اُسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکھا
وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اُنکے گرد ہین سو
لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمان والونکا
مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اُٹھا سو مین نے اپنے سر کو اُٹھایا
تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اُنھون نے
کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مین نے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اُنھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے
ابھی اُسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عُمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا **ف** اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی
غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اُسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصًا رات کو تہجد مین اور
اُسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین
اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوائے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی خ اَنَسٌ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ ١٢٨٨
لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری نکی

شیعہ اس مقام مین عمر فاروقؓ پر طعنہ کرتے ہین کہ اُنھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن
کفایت کرتا ہی اُسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم کا قصور ہی عمر فاروقؓ پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اُس وقت
حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰؓ بھی اُنمین شامل تھے اور حضرت نے سب جانب مین سے
کاغذ مانگا تھا اگر عمر کاغذ نہ لاتے تھے تو علی کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سواے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے
دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن
حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسواسطے
کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو
دوسرے وقت اُسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اُنھین کو لکھتے
اور یہ جو عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اُسکو یہ مطلب نہین کہ سواے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت
نہین بلکہ اُسکا یہ مطلب ہی کہ سکے بعد قرآن مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اُتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا ہون اب کوئی
تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرت کو عین شدت
بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیرخواہی ہی اسواسطے کہ
دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے
بلاوے تو شاگرد بخیال اُسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین یہ سراسر محبت اور دل سوزی ہی شعر چشم بد اندیش
کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر ✤ ق عَایِشَةُ اِئْذَنُوْا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَةِ وَ ۱۷۹۶
یُرْوٰی بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَةِ یعنی رَجُلَانِ اسْتَاذَنَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی
کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اُسکو آنے دو سو بُرا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین بُرا
آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین بُرا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور بُرا بیٹا ہی ف مختصر
عایشہؓ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے اُسکو اجازت دی
اور فرمایا کہ بُرا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اُس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
مین نے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اُسکو بُرا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اُس سے اخلاق کیے تو حضرت نے
فرمایا کہ اے عایشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن
جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اُسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بد ذات آدمی کی عزت
اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ
اُسکا حال سنکر عبرت پکڑین ق عَایِشَةُ اِئْذَنِیْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ یعنی اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ بخاری اور ۱۷۹۷
مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ اَفْلَحْ اَبُو قُعَیْس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اُسکو آنے دے
اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نمانے ف حضرت عایشہؓ سے

وَ بِمَا تُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ **قَالَهٗ** لَمَّا وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمھارے رب نے وعدہ کہا
پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ بدر کے کوئین پر
کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے
اُنکی لاشون کو تین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی **فَصْلٌ فِیْ فِعْلِ الْاُمُوْرِ** اس فصل مین وے حدیثین ہین
۱۲۹۳ جنکے سرے پر فعل ہی امر کا **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِئْتَمُّوْا بِیْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین جو تمھارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف
پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور
دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا صحابہ
۱۲۹۴ کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تا کہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین **ق** عَلِیٌّ اِئْتُوْا رَوْضَةَ
خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا **قَالَهٗ** لِعَلِیٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَيُرْوٰى اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى
تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ **قَالَهٗ** لِعَلِیٍّ وَاَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اُسکے پاس خط ہی سو اُس سے اُس خط
کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے علی مرتضیؓ اور
ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہانتک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ **ف** یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیجاتی تھی
۱۲۹۵ حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر خط چھینوا لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُوْنِیْ
بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا **قَالَهٗ** فِیْ مَرَضِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے واسطے نوشتہ لکھ دون تا کہ اُس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بہکو
یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی
بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اُسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران
نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے زبان کیا بند
ہوگئی ہی اُسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین
اب مین مشغول ہون اُس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اُنکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو
عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد
نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباسؓ سے
دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے
پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف**

نماز میں تاخیر مستحب ہی تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں حدیثیں امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلیں ہیں ق کعب بن ۱۸۰۳
مالک اَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ قال له بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خوش ہوا فضل ن سے جو تجھپر گذرا جیسے کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک
میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اُنپر پچاس دن عتاب رہا جب اُنکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہی جس دن اُس سے خدا راضی ہو ق عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَ ۱۸۰۴
اَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰہِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ
کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ وَیُرْوٰی وَتُلْهِیَکُمْ کَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم میں
عمرو بن عوف سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہوا ور امید رکھو اُسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی تو قسم
خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہیں ولیکن میں تمپر خوف کھاتا ہوں دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتوں پر
کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اُنھوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے اُنکو ہلاک کیا اور دوسری
روایت یہ ہی کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اُنکو غفلت میں ڈالا ف بحرین سے ایکبار حضرت کے پاس
مال آیا اُسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ کے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ مال کی خبر
سنکے آئے ہو انصار نے کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت
مال کا فساد ارشاد فرمایا ق عَائِشَةُ اَبْشِرِیْ یَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰہُ فَقَدْ بَرَّاَکِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی ۱۸۰۵
کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کر دی ف جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور
اُنکی پاکدامنی میں قرآن اُترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِیْ ۱۸۰۶
بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ میں اُس سے
استنجا کروں اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد بہتر ہی اور ہڈی
اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اسی طرح کوئلے سے م اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْیَضَ سَبِطًا قَضِیَّ ۱۸۰۷
الْعَیْنَیْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَکْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ
مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اُس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب
آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھونگر والے بال پتلی پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک
بن سحما کا ہی ف ہلال بن اُمیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اُن دونوں میں جدائی کر دی
اُسکی جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب ایک لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک سے
مشابہ ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اُسپر جاری نہو گیا ہوتا تو میں اُس عورت پر کچھ کام کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور
حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہو گا خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِیْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ اُتِیَ النَّبِیُّ ۱۸۰۸

روایت ہی کہ مین نے ابوقعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابوقعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اُسنے گھر مین آنے کی اجازت مانگی مین نے کہا واللہ مین اُسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابوقعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ اُسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مین نے یہ حال حضرت سے عرض کیا اُس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسیواسطے حضرت عایشہؓ فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اُسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین

۱۷۹۸ کہ وے محرم ہوگئے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل وعیال کا دینا فرض ہی اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے

۱۷۹۹ مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہی م جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ وَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهٗ لِاَبِيْ مَذْكُوْرِ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اُسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر تیرے اہل وعیال سے بچے تو اپنے رشتہ دارون کو دے سو اگر تیرے رشتہ دارون سے بھی بچے تو اِس طرح اور اُس طرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابومذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اُسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اُسنے یون کہا تھا کہ جب مین مر جاؤن تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اُسکے پاس اُس غلام کے سوائے کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے اُسکا آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اُس انصاری کو دئیے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل وعیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ

۱۸۰۰ درویش ق اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهٗ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَلْنَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اُن عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین اُنکا نام زینب تھا ابوالعاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تھین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی اور داہنی طرف مین وضو کے

۱۸۰۱ مقامون کو یعنی منھ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق اَبُوْ ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ قَالَهٗ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈھا ہونے دے ٹھنڈھا ہونے دے یا کہ یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہی

۱۸۰۲ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی جوش سے ہی ف یعنی گرمی کی موسم مین ظہر کی

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وے
کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اُس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی
اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوندوالی
ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اُنکو عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے گئے
اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اُس وقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوا اٰخِرَ ۱۸۱۶
صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین
پچھلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اُٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو اُسکو لازم ہی کہ وتر کو
عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَجِيْبُوْا ۱۸۱۷
هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول
کیا کرو جب کہ اُسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ ۱۸۱۸
عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ **قَالَهُ** لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ
حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
روک رکھو ابو سفیان کو پہاڑ کے نکڑ پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ حضرت نے عباس
بن عبدالمطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروۃ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عایشہؓ سے ہی **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا **م** اَلْمِقْدَادُ ۱۸۱۹
اُحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کو مُنھ مین خاک
جھونکو یعنی کچھ نہ دو **ف** یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اُنکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا
قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ حضرت
کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اُسمین ثواب تھا بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین
اُس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے
کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ
م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین ۱۸۲۰
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا
پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا **م** اَبُوْ قَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَيْكَ مِيْضَاتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ **قَالَهُ** لَهٗ سَحَرَ ۱۸۲۱
لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تھامبے رہ اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال
ظاہر ہوتا ہی یہ حضرت نے اُس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا **ف** صبح کو حضرت نے
یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اُسی برتن سے پانی اُبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر

ثُمَّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی ثُمَّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کے بیٹی رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا کرے تو بہن پھاڑے پھر خدا کرے تو بہن پھاڑے پھر خدا کرے تو بہن پھاڑے ف اُمّ خالد سے روایت ہو کہ
حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اُنمین ایک چھوٹی سیاہ لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسکو پہناؤنگا اصحاب
۱۸۰۹ چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ
مَنْ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو
ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوٰۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا ق
۱۸۱۰ عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے
۱۸۱۱ کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا
اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا
جو آدمی کہ لوگون کی راہ مین جاے ضرور پھرے یا اُنکے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جاے ضرور
۱۸۱۲ پھر نا ایذا رسانی کا سبب ہو اسواسطے لوگ اُسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس رضی سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہو اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ مین اپنے پس پشت
سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے
۱۸۱۳ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰی فَمَا
عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین اُنس رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اے اُحد تجھپر تو پیغمبر ہی ہو اور صدیق اور دو شہید
اور دوسری روایت مین یون ہو تجھپر تو سواے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور اُحد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابوبکر
صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت اِن اصحاب کے ساتھ اُحد کے پہاڑ پر تھے سو اُسکو جنبش ہوئی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہو کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی
۱۸۱۴ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہو جنبش پہاڑ کی ازراہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اُسکو مشرف کیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَجِبْ
عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت کہ حضرت نے
فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اُسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے
۱۸۱۵ حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اُسکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ
الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے

حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اُنکے مُنھہ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابیطالب کی عورتون کے جب کہ اُنھون بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہم پر غالب ہو گیتین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اُنکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کر کے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اُنکو جا کر باز رکھ اُسنے جا کر منع کیا عورتون نے نمانا اُسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح تین بار حضرت نے اُسکو بھیجا اُسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہم پر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر غصّہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی

۱۸۲۷ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِي عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ قَالَهُ لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهُ فِيْ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اُن کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تھی ف ایک مرد آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین نے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اُسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اُسنے کہا مجکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اُسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرت نے اُس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اُسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علما نے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اُسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُسکی محتاجی دیکھکر اُسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے

۱۸۲۸ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مین نے تجکو اُس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کروانے کے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا ہی اُسکا مہر باقی قصہ مفصل ہو چکا

۱۸۲۹ ق عَايِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابو جہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابو جہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اُسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا ف ابو جہم نے باریک سیاہ کملی چوکھنٹی جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اُسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اُسکو پھیر دیا اور اُسکے عوض موٹی کملی منگوائی تا کہ اُنکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹا دے اُسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ سفر دھیان بٹاتا ہی

۱۸۳۰ ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ

آسودہ ہوگیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا ۱۸۲۲ ح جَابِرٍ اَخْبِرْ ذٰلِكَ
اِبْنَ الْخَطَّابِ قَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهُ بِقَضَاءِ دَيْنِهِ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے
خطّاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق کو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہوجانے کی حضرت کو خبر دی
ف جابر کے باپ جنگ اُحد مین شہید ہوئے اُن پر بہت قرض تھا جتنا خرما اُنکے باغ مین ہوا اُنھین چاہا کہ قرض خواہون
کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اُنھون نے نہ قبول کیا جابرؓ نے حضرت سے سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اُنھون نے
نمانا حضرت نے جابرؓ سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابرؓ نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے
ڈھیر کے گرد گھومے اور اُسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابرؓ سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع
کیا یہانتک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابرؓ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اُسی طرح پر تھا کچھ
کمی اُسمین نہوئی جابر نے کہا حضرت سب قرض ادا ہوچکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی
خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابرؓ نے عمر فاروق کو خبر دی اُنھون نے
کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اُسی وقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی ۱۸۲۳ ق عَائِشَةَ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ
اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے
بھائی کو تاکہ مین اُنکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا ایک
کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تھا
کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہے
کہ صدیق اکبر خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اُنھین کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم
ہوا کہ سواے صدیق اکبر کے کیسی کی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی ۱۸۲۴ ق عَائِشَةَ اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا بخاری اور
مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو ف حضرت عایشہؓ
نے کہا کہ یارسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو
ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اُنھون نے
ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے
۱۸۲۵ ق اَنَسٍ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے
وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف یعنی رکابی کے بیچ سے نکھائے
اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ۱۸۲۶ ق عَائِشَةَ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ یعنی نساء
جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین

لِسَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْهِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ
اَرْضِعِیْهِ قَالَتْ وَکَیْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ کَبِیْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ
اَنَّهٗ رَجُلٌ کَبِیْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلادے سالم کو تاکہ تو
اُسپر حرام اور نا جائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو
کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے مُنھ پر کچھ کراہت سے دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے
تب حضرت نے فرمایا تو اُسکو اپنا دودھ پلادے اُسنے کہا اور کیونکر اُسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے
جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین نے جانا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین
جو تجکو حیرانی ہی کسی برتن مین کر کے پلادے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اُنکو اُسکے اندر جانے سے گمان آتا تھا
اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیرخوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہی جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین
ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہو م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِرْکَبْ اَیُّهَا الشَّیْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكَ ۱۸۳۶
وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہوے ای بڈھے اسواسطے کہ خدا تجسے اور
تیری نذر سے بے پروا ہی ف حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اُسکے دونون بیٹے
اُسکو تھامے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اُسکا کیا سبب ہی لوگون نے کہا کہ اُسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہی خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ جب
طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین م جَابِرٌ اِرْکَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْهَا حَتّٰی تَجِدَ ظَهْرًا یَعْنِی الْبَدَنَةَ ۱۸۳۷
قَالَهٗ حِیْنَ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْهَدْیِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہولے قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اُسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اُس وقت درست ہی جب کہ تو مضطر
ہوا اُسکی طرف یہانتک کہ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ کسینے بیت اللہ جانے والی قربانی
کا مسئلہ پوچھا ق اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قَالَهٗ حِیْنَ رَاٰی جَارِیَةً فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ ۱۸۳۸
فِیْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک
کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی کے مُنھ پر زردی
دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسماے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی
لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اُسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین م جَابِرٌ اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ ۱۸۳۹
فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو
اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی ف عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت
تھی اسواسطے حضرت نے اُنکو یہ تعلیم کی خصوصًا اُنکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہننے کے
آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ ۱۸۴۰

اَمَا اَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا قَالَهٗ صحابۃ لیلۃ التعریس اِذَا اَتَتْ الْمَزَادَتَیْنِ

بخاری اورمسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پیا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو کھلا اور دریافت کرلے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نہ تھا اصحاب نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اُنھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لادے چلی جاتی ہی اُسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہانتک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور وے پکھالین اُسی طرح پانی سے لبریز تھین پھر حضرت نے فرمایا

۱۸۳۱ کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اُسکو دیے تب حضرت نے اُس عورت سے یہ حدیث فرمائی ق المسور بن مخرمۃ اِرْجِعْ اِلٰی ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اُسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہو کہ مین بھاری پتھر اُٹھانے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اُسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اُسکو لے گیا تب حضرت نے یہ حدیث

۱۸۳۲ فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی ق عمر اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰی قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰی مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا

۱۸۳۳ سو اُسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی اندک خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہی ق ابن عباس اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّیْ كُتِبْتُ وَيُرْوٰی اكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِیْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین ق ابو هریرۃ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری [illegible] مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی ف حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اُس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اُسنے نماز پڑھی پھر اُسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھ آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اُٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اُٹھایا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے

۱۸۳۵ یا نماز باطل ہوتی ہی یا مکروہ ق عائشۃ اُدْعُوْهُ تَحْرِيْجٌ عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَيْفَةَ قَالَ

ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہون اُس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اُس حالت مین ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیگا

۱۸۴۵ ق وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهُ لِسَلَمَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ مسلم مین وائل بن حجرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ اُن پر فرض ہی جسکا بوجھ اُنپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اُس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اُن سے سمجھ لیگا

۱۸۴۶ ق اُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اُسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور پادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمھارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اُسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ بدظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اُسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اُسکو سردار بنایا

۱۸۴۷ ق عَائِشَةُ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اُس لونڈی کو مول لے پھر اُسکو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو حضرت عایشہؓ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اُسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اُسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اُسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین

۱۸۴۸ ق اَبُوْ مُوْسٰى اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيْهِ قَالَهُ لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیوا اور اپنے مُنھ اور سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اُس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابو موسی اور بلالؓ سے فرمایا ف حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہے قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا

۱۸۴۹ خ اَبُوْ مُوْسٰى اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا بخاری مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہی

۱۸۵۰ ق اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا وَاشْهَدُوْا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهُ عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم منیٰ مین تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو

مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ کَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَکْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور سقر پسلی مین زیادہ ٹیڑھی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اُسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اُسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اُسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اُنکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اُسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اُس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناچھوار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اُسکی رعایت ہرگز نچاہیے ف

۱۸۴۱ | اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَی الْخَیْرِ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ ذٰلِكَ کَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِکُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اُسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اُتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی

۱۸۴۲ | قَ الزُّبَیْرُ اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اُسکے بعد جو اُسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۸۴۳ | م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اُسْکُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ وَعَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَیُرْوٰی اِهْدَاْ وَعَلَیْهِ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر تو سواے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اُس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص تھے اور دوسری روایت یون ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اُسپر ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر تھے ف ابو بکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہین سواے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہوئے چنانچہ اور یہ حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی

۱۸۴۴ | م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَّاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ یَعْنِیْ بِسَیِّدِکُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اُس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار سے مراد سعد بن عبادہ ہو ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اُنھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اُسکو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی بزنا کا دعوی اُسی وقت

١٨٥١ | اور جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اسکو تلاش کرکے دیکھے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اُنکے اہل وعیال کی طرف جھک پڑون اور ان لوگون کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہمسے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین تو ہم انکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین اُنکا نقصان ہے ف حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا اجماع کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم انکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اُن سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا

١٨٥٢ | م اَنَسٌ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِيْ بِالْحَائِضِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت مین صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے

١٨٥٣ | ق اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِيْ سُجُوْدِكُمْ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھون کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے

١٨٥٤ | ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَهٗ لِعَائِشَةَ فِيْ سَبِيَّةٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام عائشہ اُس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہے یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق مین فرمایا

١٨٥٥ | خ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَّاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گن رکھو چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہونی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دیجاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہو گا پھر تمھارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے آوینگے اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف عمر فاروق کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن

توحضرت نے آنکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمدؐ نے جادو
کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہو ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہو تو سارے جہان کو تو نہین سحر کیا ہو گا پھر ہر طرف کے
مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا
تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہو شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہو بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہو چنانچہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضیٰ اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت
روایت ہو اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہو چنانچہ سورۂ قمر مین حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آ لگی قیامت اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند اور اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ بڑا مضبوط
دائمی جادو ہو حق تعالیٰ نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آئندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ
جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہو بعضے جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر
مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے پیش نظر ہو جاتا ہو اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہو اسکا جواب یہ ہو کہ اہل زمین سے
یہ بھی منقول نہین کہ اس رات کو سب لوگ برابر دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے
کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہو اور بعضے ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین
بلکہ کُری شکل ہو یعنی گول صورت ہو سب روے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہو سکے اور یہ بھی ہوتا ہو کہ بعضے وقت
بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہو انھین وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف
خبر ہی معلوم ہوتا ہو کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر انپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ
تعجب نہین حال آنکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اُنکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف
شق القمر کے کہ اسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا
امر تھا کہ نہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سنا اگر اس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی ہو گا تو اپنی غلط الحس اور خطاے بصری
سمجھکر اسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہو گا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے
اور آرام کا وقت ہو اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل المکث سے غافل رہنا کچھ بعید نہین
اور اکثر یہ ہوتا ہو کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور
حال آنکہ اکثر عالم اُنسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہو قرآن اور حدیث اور اُن لوگون
کی روایت سے جو اُس وقت مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہو عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین
بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اسکا جواب یہ ہو کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع
آیا تو چہ مرغی و کدامت پر و بال ست ؏ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہو کہ عقل ناقص سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہو جانا
مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری عقل خام مین آتا ہو جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اسیکا
نام ہو جہان عقل حیران ہو مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ

بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے
شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پھرتے فرمایا
ف حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کردین جب
حضرت وہان سے پلٹے توراہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہانتک کہ حضرت کی چادر اُتار لی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوائے نبی کے بشر سے
ممکن نہین ۱۸۶۲ **م** عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ
اِنَّ اللّٰہَ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلٰی ھٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ
لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْلَمَسَّتْکَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر ای
ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اُس سے زیادہ تر خدا تجپر قادر ہی تو مین نے کہا
یارسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی **ف**
ابو مسعود سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مین نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ابو مسعود دریافت کر
مین نے غصے کے سبب سے خیال نکیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین
مین نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی
تجپے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اُسکا انجام دوزخ ہی ۱۸۶۳ **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِہٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا
اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَہٗ لِلْیَھُوْدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جانو
کہ تمہاری زمین اللہ اور اُسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال
پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اُسکے رسول کی ہی **ف** یہود بنی نضیر مدینے کے قریب
رہتے تھے اُنھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اُنکو چند روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اُٹھانے کا اسباب
اُٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اُنکے مکانات اور باغات
حضرت کے تصرف مین آئے ۱۸۶۴ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ
عَلٰی ھٰذِہٖ یَعْنِیْ عَاتِقَہٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر
ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اُترتا یہانتک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف** حضرت عباس زمزم کی بابت
حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر
مین یہ کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اُسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا ۱۸۶۵ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ
لِمَا خُلِقَ لَہٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا
جسکے واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے

مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمانؓ کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد
حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث

۱۸۵۶ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِیْ اَوْلَادِكُمْ وَفِیْ رِوَايَةِ الْاُقْلِيْشِیِّ بَيْنَ
اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور اقلیشی کی روایت
یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب

۱۸۵۷ نہین ه عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ اِلْاَشْجَعِیُّ اِعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف بن
مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہین منترون مین جب تک کہ اسمین شرک کا
مضمون نہو ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ انمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے کلوا ہی
اور لونا چماری اور باسکھ دیو اور ہنومان کی دہائی ہوتی ہی اور اسیطرح وے منتر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید

۱۸۵۸ انمین بھی شرک ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا
وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِیْ لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور
مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اسکی تھیلی اور باندھنے
کے تاگے کو مشہور کر پھر اسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے
پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اسکا مالک طلب کرتا آوے تو اسکو دے ف یعنی جو شخص
روپیہ یا اشرفی پاوے تو اسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اسکو حوالے کرے اور نہین تو سال بھر کے بعد

۱۸۵۹ اپنے خرچ مین لاوے لیکن اسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ه اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ
طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اسنے کہا کہ یا حضرت
مجھکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانون کو آرام ہو

۱۸۶۰ تجھکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی ه جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا
مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ
ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اس سے اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی
ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے
وقت اس سے علیحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اسکے وہ شخص پھر آیا اور اسنے کہا کہ یا حضرت

۱۸۶۱ اسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا مین نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا ه جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ فَلَوْ كَانَ لِیْ عَدَدُ
هٰذِهِ الْعِضَاةِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا قَالَهٗ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ

کرین سو اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اُنسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اُنسے قبول کر اور اُنکے قتال سے
باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور اُنکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے
تجسے چاہین کہ تو اُن سے خدا کا اور اُسکے رسول کا عہد کرے تو اُنسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکرو لیکن اُنسے اپنا اور
اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور
خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے تجسے چاہین کہ تو
اُنکو خدا کے حکم پر اُتارے تو اُنکو خدا کے حکم پر نہ اُتار و لیکن تو اپنے حکم پر اُتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اُنکے مقدمے مین
تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اُسکے سردار سے یہ حدیث
فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی
١٨٦٩ نہین معلوم ہو سکتی **ق** اُمّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ
ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي بخاری اور مسلم مین اُمّ عطیہ سے
جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم
اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت
پاؤ تو مجکو خبر کرو **ف** حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اُنکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا
١٨٧٠ سنت ہی **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ
يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اُسکو پانی
اور بیر کے پتون سے اور اسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اُسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اُسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اُسکو قیامت
مین اُٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک مُحرِم گر مر جاوے تو اُسکے خوشبو لگانا اور اُسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی حدیث
١٨٧١ اُنکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک مُحرِم اور غیر مُحرِم سب برابر ہین **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَ
طَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً قَالَهُ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قبول کر لے باغ کو اور اُسکو چھوڑ دے طلاق دے کر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیس کی
جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا
بُرا جانتی ہون یعنی میرے اور اُسکے موافقت نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اُسنے تیرے مہر مین دیا ہی اُسکو پھیر دیگی
اُسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خُلع درست ہی یعنی عورت سے
١٨٧٢ طلاق دینے کے عوض مین مال لینا **م** ابْنُ عُمَرَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ

۱۸۶۶ یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا عن اَنَسٍ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَهٗ حِيْنَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِسَمْنٍ وَّتَمْرٍ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پھر ڈال دو اپنے گھی کو اُسکے برتن مین اور خرما کو اُسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اُس وقت جب ام سلیم کے گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے تو درست ہی پر اُسکی قضا لازم ہی

۱۸۶۷ ق جَابِرٍ اِغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِيْ قَالَهٗ لِاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسما بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وے محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین

۱۸۶۸ م بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت مین چوری نکیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اُن سے تین چیز کی درخواست کر سو اُنمین سے جس بات کو مانین تو اُن سے قبول کر اور اُنکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اُن سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اُن سے قبول کر اور اُنکے قتال سے باز رہ پھر اُن سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اُنسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے تو اُنکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اُنپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اُنسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اُنپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہی اور اُنکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اُسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد

اِلیٰ سَبْعِ مِائَةٍ وَنَحْنُ فِی اَلْفَاً وَخَمْسِ مِائَةٍ بخاری مین خذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاو میرے واسطے انکو
جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہو کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت
یون ہو کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہو کہ پندرہ سو تھے ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَاماً مِّنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدِمُنِیْ ۱۱۷۸
قَالَہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تا کہ
میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلیٰ رَجُلٍ ذَکَرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے ۱۱۷۹
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہو ف فرائض
مقرری حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین بفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو
فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجیے اور انکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اُسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل
علم فرائض مین موجود ہو خ مَیْمُوْنَۃُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَکُلُوْا سَمْنَکُمْ بخاری مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ۱۱۸۰
فرمایا کہ نکال کے پھینک دو چوہے کو اور اُسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مر گیا
حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اُس صورت مین ہو کہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی
ناپاک ہو گیا ق کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ اَمْسِکْ عَلَیْکَ بَعْضَ مَالِکَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ ۱۱۸۱
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہو یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف
کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اُنپر پچاس روز نہایت غتاب رہا جب اُنکی توبہ قبول
ہوئی تو خوشی کے مارے اُنھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اَمِیْطِیْ عَنَّا ۱۱۸۲
قِرَامَکِ فَاِنَّہٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ فِیْ صَلَاتِیْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے
نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اُسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عائشہؓ نے
رنگین پردہ جسمین تصویرین تھین گھر مین لٹکایا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبَغْ ۱۱۸۳
نَعْلَیْهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلیٰ صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِکَ یَعْنِیْ مَا اَبْدَعَ
مِنَ الْبُدْنِ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک
نہ جا سکے اُسکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اُسکو ذبح کر پھر اُسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اُسکو اونٹ کے کوہان پر رکھ دے
اور تو اُسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے
ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے اُسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اُسکو قربانی جان کے نکھاوین او محتاج
لوگ کھاوین م جَابِرٌ اِنْزِعُوْا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْ لَا اَنْ یَّغْلِبَکُمُ النَّاسُ عَلیٰ سِقَایَتِکُمْ لَنَزَعْتُ مَعَکُمْ مسلم مین ۱۱۸۴
جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آب کشی

فَاِنَّھُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰی مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین ف یعنی اُن دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اُنکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے

۱۸۷۳ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ‏ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے آگے قرآن پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اُترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مین نے سورۂ نسا پڑھا یہانتک کہ مین جب اُس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اُس وقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لا دینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لا دینگے تو مین نے اپنا سر اُٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مین نے سر اُٹھایا سو مین نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین ف حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور فرط شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ اُنکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سُننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سُننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی

۱۸۷۴ م اَبُوْ اُمَامَةَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ مسلم مین ابو امامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشوا دیگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون یعنی سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطار صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اُسکا لینا برکت ہی اور اُسکا چھوڑنا پچھتاوا ہی اور اُسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا

۱۸۷۵ ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے تو اُس سے اُٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرارت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھجاوے

۱۸۷۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو

۱۸۷۷ خ حُذَيْفَةُ اَلتُّسُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مِائَةٍ وَّيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّ

تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار

یہ ہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہی م عَایِشَةَ اُهْجُوا قُرَیْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَیْهَا مِنْ رَشْقٍ
عایشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے
ف یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ
وَجِبْرِیْلُ مَعَكَ قَالَهٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب ؓ سے روایت ہی کہ حضرت
ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہی یعنی اُسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے
۱۸۹۳ فرمایا م اِبْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا
۱۸۹۴ کرو ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہی م اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ كَافِرًا وَّیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ كَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ
بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا مسلم مین ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادون سے پہلے
ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت
مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا
دنیا کے مال سے ف اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین
۱۸۹۵ ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکین سو کرلیوے م اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ
اَحَدِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرلو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے
دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیریگی چھٹے اپنی موت
جو اپنی ذات کو خاص ہی ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کرلو قیامت سے پہلے سارے عالم مین
۱۸۹۶ دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا م اَبُوْ ذَرٍّ بَشِّرِ الْكَانِزِیْنَ بِكَیٍّ فِیْ ظُهُوْرِهِمْ یَخْرُجُ مِنْ
جُنُوْبِهِمْ وَبِكَیٍّ مِّنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ یَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق وَیُرْوٰی بَشِّرِ الْكَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ اَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ
حَلَمَةِ ثَدْیَیْهِ یَتَزَلْزَلُ مسلم مین ابو ذر ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے
کی انکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلیگا اور انکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا انکے ماتھون سے نکلیگا بخاری
اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم
کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہانتک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے
مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہانتک کہ اُسکی دونون چھاتیون کی نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھرتھراویگا ف
۱۸۹۷ یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ
وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی

غلبہ اور ہجوم کرینگے تو مین بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباسؓ سے فرمایا خ
١٨٨٥ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُومًا اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ
ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اُسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا
بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اُسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اُسکو ظلم سے روک یہی اُسکی مددگاری ہو م
١٨٨٦ حُذَيْفَةُ اِنْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ وَلِاَبِيْهِ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم اُن کافرون سے قول کو پورا کرین گے اور اُنپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگین گے
یہ حضرت نے حذیفہ اور اُنکے باپ سے فرمایا ف حذیفہؓ سے روایت ہو کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح
ہوئی تھی اُسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا
کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جاکر پلٹ اوینگے
اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نلڑینگے ہمنے اُن سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٨٨٧ معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہو اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا
اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ نظر کیا کرو اُنکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اُنکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہو کہ نہ حقیر جانوگے
خدا کی نعمت کو جو تمپر ہو ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اُنکو خیال کیا کرو تا کہ
خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اُنکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور
١٨٨٨ ناحق رنج ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے
طور پر یہانتک کہ جب تو اُنکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اُنسے اسلام درخواست کر اور بتلا اُنکو جو اُنپر خدا کا حق واجب ہو دین
اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضیٰ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث
١٨٨٩ فرمائی ق عُمَرُ اَوْفِ بِنَذْرِكَ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ
اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے کفر مین نذر مانی تھی
کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہو کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف
١٨٩٠ معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہو بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر اگرچہ ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوف کے
زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہو اُنھون کہا کہ مینے نکاح کیا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر

بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق نے کہا کہ ا نکو
غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اُس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر
وضو کر کے سو رہے تا کہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے م ابو هریرة وعائشة توضؤا مما مست النار مسلم مین ابو ہریرہؓ ۱۹۰۷
اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا
اب اسپر حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز
پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا م ابو هريرة حفوا الشوارب واعفوا اللحى مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۹۰۸
فرمایا کہ خوب کترائو موچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف موچھ کترانا اور ڈاڑھی رکھنا واجب ہی اور موچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈانا
یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق غیرت دے خر ابن عباس حجي عنها ارايت لو كان على امك دين ۱۹۰۹
اكنت قاضية قالت نعم قال اقضوا الله فالله احق بالقضاء بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ما کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ما پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا
کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لایق ہی ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ما نے حج
کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مر گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظمؒ کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اُسنے
حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اُسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو تو مستحب ہی
ق عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني قاله لضباعة بنت الزبير لما ارادت ان ۱۹۱۰
تحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر لے اور یون کہ
الٰہی جہان تو مجکو روک دیوگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاوے گی وہین مین احرام اوتارونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیر کی
بیٹی سے فرمایا جب کہ اُسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھکے حج کو جاوے اور راہ مین بیمار ہو جاوے
یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اُتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے م عائشة حولي هذا فاني كلما ۱۹۱۱
دخلت فرايته ذكرت الدنيا يعني سترا كان فيه تمثال الطائر قاله لها مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اُتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اُسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہی مراد وہ پردہ
جسمین چڑیون کی تصویرین تھین یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ف یہ پردہ اُس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا
حرام نتھا ق عبد الله بن عمرو خذوا القران من اربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وابي بن كعب سالم ۱۹۱۲
هو مولى ابي حذيفة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے
سیکھو عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم سے اور معاذؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے سالم وے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تھے
ف حضرت کے وقت مین یے چارون اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے انکی استادی سند کر دی
تا کہ لوگ ان سے سیکھین م عبادة ابن الصامت خذوا عني خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا البكر بالبكر جلد مائة ۱۹۱۳
ونفي سنة والثيب بالثيب جلد مائة والرجم مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو

آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین ف یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب
اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتداے اسلام مین بنی اسرائیل کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے
منع کیا تھا اسواسطے کہ انکی روایات پر اعتماد نہین مبادا نو مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب دلون مین اسلام کا
مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی گویا حق کا
اور تایید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون انکو خرافات جاننا چاہیے

۱۸۹۸ | ھ ابْنُ عُمَرَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو

۱۸۹۹ | شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین ھ عَائِشَةُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی

۱۹۰۰ | پچھلی دس راتون مین ف یعنی طاق راتون مین ھ ابْنُ عُمَرَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
أَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین

۱۹۰۱ | یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین ق ابْنُ مَسْعُودٍ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحری کھانے مین برکت ہے یعنی ثواب اور قوت صوم ق

۱۹۰۲ | حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ
قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہے کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اُسکو کل لاتا تو مین اُسکو قبول کرتا اور
اب تو مجکو اسکی حاجت نہین تو نپاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت ہوگی
سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اُس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو

۱۹۰۳ | ق أَبُو مُوسَى تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا بخاری
اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے
کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اُن اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی رسی
سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے

۱۹۰۴ | تاکہ قابو مین رہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ
الْأَعْدَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے

۱۹۰۵ | اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت م أَبُو مُوسَى
تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ
کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار

۱۹۰۶ | توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے ق ابْنُ عُمَرَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ

مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹکڑا کپڑے کا مُشک سے آلودہ پھر اُس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتہ مین مُشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تا کہ خون کی بدبو دفع ہو ق عایشۃُ خُذِی مِن مَّالِہٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا یَکْفِیْكِ ۱۹۲۰
وَیَکْفِی وَلَدَكِ وَیُرْوٰی خُذِی مَا یَکْفِیْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَہٗ لِھِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَۃَ امْرَأَۃِ اَبِیْ سُفْیَانَ
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہوسکتا ہی کہ اُسکی نادانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اُسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اُسکا حق خاوند پر فرض ہی ق ابن عباسؓ ۱۹۲۱
دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ وَاُوْصِیْکُمْ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَھَا فَاُنْسِیْتُھَا ھٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہی اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین اُنکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اُسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی ف اسکا بیان قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا خ ابو ھریرۃ دَعُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ اِنَّمَا اَھْلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ سُؤَالُھُمْ ۱۹۲۲
وَاخْتِلَافُھُمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجسے سوال کرنا چھوڑو جب تک کہ تمکو چھوڑون اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی استون کو تو اُنکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون تو اُس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اُسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہوسکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہانتک کہ اُسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو جو تمھارے حق مین بہتر ہی اُسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی ق جابرؓ دَعُوْھَا فَاِنَّھَا مُنْتِنَۃٌ یَعْنِیْ دَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ اَیْ قَوْلَ الْاَنْصَارِیِّ حِیْنَ کَسَعَہُ الْمُھَاجِرِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ ۱۹۲۳
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اُس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہوگئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہوگئے حضرت نے یہ شور سُنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی پُکارنا بُلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اُن دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ

خطائے اجتہادی از جوہ شمار دادی

مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اُن عورتون کی راہ کر دی کواری کو کوارے کے ساتھ سَو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا
اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سَو کوڑے اور سنگساری ف قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید
یہانتک کہ مرجاوین یا اُنکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی کے
اور امام احمدؒ کے مذہب مین یہی ہی کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اُسکی حد یہ ہی کہ کوڑے بھی مارے اور
شہر بدر بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سَو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہی کوڑون کے
ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اُنکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی
۱۹۱۴ اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حال اُنکا کہ اُنکو کوڑے نہین مارے م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوْا مَا
عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُتار لو جو کہ اُس اونٹنی پر ہی
اور اُسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہی ف حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سُنی پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ فلانی
عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اُسپر چڑھنا کیا ضرور اُسپر سے
اُسکا اسباب اُتار لو اور اُسکو چھوڑ دو اِس کلام سے حضرت نے اُس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے
۱۹۱۵ معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین م اَبُوْ سَعِيْدٍ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَالِكَ يَعْنِيْ مَا تَصَدَّقُوْا
بِهٖ عَلٰى مُصَابٍ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذَالِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ قَالَهٗ لِغُرَمَائِهٖ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اُسکے سوائے کچھ تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے بیچ
اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے مول لینے والون نے اپنی مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب
کہا کہ اُسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نتھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت
قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہی کہ محتاج قرض دار کی طرف سے کچھ قرض
۱۹۱۶ دلواکے باقی قرض کو معاف کرا دیوے ق عَائِشَةُ خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اتنے کرو جتنے تمسے ہو سکین اسواسطے کہ خدا ثواب
دینے سے نہین اُداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اُداس ہو ف یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے
۱۹۱۷ دل نہ اُداس ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ
يَعْنِيْ ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے
حق مین فرمایا کہ لے اُسکو سو وہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیریے کے واسطے
ف یعنی اگر تو اُسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا ق جَابِرٌ
خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَاءً كَانَ فِيْ غَزَالَةٍ لِلْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم میں
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری کی چھاگل
۱۹۱۹ مشک مین تھا ق عَائِشَةُ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِسْكٍ وَتَوَضَّئِيْ ثَلٰثًا فَتَطَهَّرِيْ بِهَا بخاری

بن اُبَیّ کی **ف** مدینے مین عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اُسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق رضی نے اُسکے
قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جانکے سلمان ہونے سے
وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا **ق** اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ دَعْھُمَا فَاِنِّی اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ ۱۲۸
یَعْنِی الْخُفَّیْنِ **قَالَہٗ** لہٗ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو رہنے دے اور مت اتار اسلیے
کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزی کو یہ حضرت نے مغیرہ رضی سے فرمایا **ف** مغیرہ رضی سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے
ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہی مین نے کہا کہ ہان پھر سواری سے اُترے مین نے پانی ڈالا حضرت نے وضو
کیا مُنھ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اُتارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اُتارنے کی کچھ حاجت نہین مین نے وضو کرکے انکو پہنا تھا **م** عَائِشَۃُ دَعِیْھَا وَھَلْ یَکُوْنُ الشَّبَہُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِکَ ۱۲۹
وَاِذَا عَلَا مَاؤُھَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَہَ الرَّجُلُ اَخْوَالَہٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَھَا اَشْبَہَ اَعْمَامَہٗ مسلم مین حضرت
عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوتی
عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہی اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی
اپنے چچون سے **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے
تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ نے اُس عورت سے کہا تیرا بُرا ہو کیا عورت کو بھی احتلام
ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا **خ**
سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۱۳۰
کہ تیراندازی سیکھو ای اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیرانداز تھا **ف** چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون
نہین تیراندازی کرتے اُنھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اُس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے
ساتھ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد
ہین تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہی **ق** جَابِرٌ سَمِّ ابْنَکَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **قَالَہٗ** بخاری اور مسلم مین ۱۳۱
جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھ **ف** جابر رضی سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک
شخص کے بیٹا پیدا ہوا اُسنے قاسم نام رکھا پھر اُسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق**
عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۳۲
فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اُس طرف سے کھا جو تیرے قریب ہو **ف** عمر بن ابی سلمہ رضی سے
روایت ہی کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہی **ق** اَنَسٌ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ ۱۳۳
حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو **ف** کنیت اُسکو کہتے ہین جسمین اب کی لفظ ہو جیسے

۱۹۲۴ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑدو اُسکو اور اُسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا
بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین
پیشاب کر دیا اصحاب نے اُسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہو یہان
پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے
دور ہوجاتی ہو ق

۱۹۲۵ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اُسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہو یہ حضرت نے اُس مرد سے
فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہو ہر حالت مین بہتر ہو اور بیحیائی طرح طرح
معیوب ہو ق

۱۹۲۶ اَبُو سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ
يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ
فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ
ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ
ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ بخاری اور
مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ دو ور دور کر سو مقرر اُسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی اپنی نماز کو اُنکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے
اُنکے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر
پار ہو جاتا ہو اُسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اُسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اُس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے
پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اُس قوم
مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا اُس قوم کی پہچان یہ ہو کہ اُنمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت
کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیٰؓ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہو کہ جب
لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اُسنے
حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضیٰ نے اُس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا اُسی نشان کا
آدمی اُس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا ق

۱۹۲۷ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ
مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ قَالَهٗ لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ دو ورنہ مار کر لوگ یہ گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہو یہ
حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون یعنی عبد اللہ

عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف رکھ
کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اُس وقت آفتاب کو کافر سجدہ
کرتے ہین ف عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مین نے حضرت سے نماز کے وقت
پوچھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت
تو اسواسطے منع ہی کہ اُس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اُنکی مشابہت نچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکنے
ہی جلال کا وقت ہی خ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ قَالَہٗ لِعِمْرَانَ بخاری
مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہوکر اور اگر تجھسے نہو سکے تو بیٹھکے پھر سو اگر بیٹھکے
بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی میں نے
حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ کھڑے خواہ بیٹھے
خواہ لیٹے ق عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ
كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو
مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اسکو
سنت مؤکدہ نجانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی ق خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ غَطُّوا
بِهَا رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ يَعْنِي مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ بخاری اور مسلم مین خباب
بن ارتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس کملی کو اُسکے سر کی طرف ڈالو اور اُسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو یعنی مصعب
بن عمیر کے جبکہ وے جنگ اُحد مین شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهٗ
قَالَہٗ لَہٗ يَعْنِي سَيْفًا اسْتَوْهَبَهٗ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو رکھدے
جہان سے تو نے اُسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اُٹھائی اور حضرت سے مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر دے م عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ
ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ
قَالَہٗ لَہٗ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن میں درد
ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اُسکی قدرت کی
اُس چیز کے شر سے جسکا مجکو غم اور خوف ہی ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ مین نے اپنے درد و
بیماری کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مین نے اُسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی ق أُمُّ سَلَمَةَ

ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم انکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہی
کہ حضرت بازار مین تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اسکی طرف متوجہ ہوئے اُسنے کہا کہ یا حضرت مین نے آپکو
نہین پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح
قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین
موجود ہی ق اَنَسٌ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی ۱۹۳۴
کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہی م اَبُو هُرَيْرَةَ سِيرُوا هٰذَا ۱۹۳۵
جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے آگے اصحاب نے کہا یا حضرت آگے کون ہین حضرت نے فرمایا
کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ نمود ہوا جسکا
جمدان نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اُس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہی اسی طرح خدا کی
یاد کرنے والے بھی اُسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے لوگ
وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہین یاد الٰہی اُنکے گناہون کے بوجھ کو اُتار ڈالیگی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے
آوینگے م عَلِيٌّ شَقَقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِي ثَوْبَ حَرِيرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ ۱۹۳۶
دُوْمَةَ قَالَهُ لَهُ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰىهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ
حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس ریشمی کپڑے کو پھاڑ ڈال اور اوڑھنیان بنا کر اُن عورتون مین
تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی
سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین تھے ہین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ما تیسری فاطمہ
امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ انکو حلال ہی
م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ ۱۹۳۷
بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ
بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهُ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ
حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ
لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب کہ آفتاب نکلے
یہانتک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہی تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اُس وقت
کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر
ہوتے ہین یہانتک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نرہے پھر اُس وقت نماز موقوف
کر اسواسطے کہ اُس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُس وقت

ابو القاسم کنیت
فضیلت ذکر
تحفۂ حریر وغیرہ

قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکھے کو اور خبر و عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہو اور اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہو **م** ابوهريرة قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله **قاله** لعلي يوم خيبر ۱۹۵۰

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہو پھر جب اُنھون نے یہ کیا تو بچے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اُنکا خدا پر ہو یہ حضرت نے علی مرتضیؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اُسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا اُن سے حساب کر لیگا ہمکو ظاہر کا حکم ہو **م** ابوهريرة قاربوا وسددوا مسلم ۱۹۵۱

مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اُسکی کچھ تاثیر نہو **م** جويرية زوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم قربيه فقد بلغت محلها يعني عطاما من شاة اعطيته مولاتها من الصدقة مسلم مین حضرت جویریہؓ حضرت کی بی بی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس گوشت کو میرے پاس لاؤ اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی **ف** حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہو وہ حاضر ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نتھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اسکو درست ہوگئی **م** طارق بن ۱۹۵۲

اشيم قل اللهم اغفرلي وارحمني وعافني وارزقني فان هؤلاء تجمع لك دنياك واخرتك **قاله** لرجل قال يارسول الله كيف اقول حين اسئل ربي مسلم مین طارق بن اُشیمؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اللهم اغفرلي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الٰہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت اور چین مین رکھ اور مجکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کرون **م** سعد بن ابي وقاص قل لا اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العالمين لا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني وعافني شك الراوي في عافني **قاله** لاعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني كلاما اقوله مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا مالک ہو اُسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہو خدا جہان کا مالک نہ گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہو اُس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین پھر مجکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھ فرمائیے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو روزی دے اور مجکو ۱۹۵۳ ۱۹۵۴

مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَهُ لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَكِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہو کر یہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف
۱۹۴۴ معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو
۱۹۴۵ خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے م جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ
لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِیْ كَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن
اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہی کہ اُسمین وبا اُترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا
پاتی ہی اُسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانونِ اول مین اُسکا
بچاؤ کرتے ہین ف کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اُس رات کو
معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اُس فصل مین ہوا کرتی ہو
۱۹۴۶ لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے ق جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ
وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ
عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور منھ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گُل کیا کرو چراغ کو اسواسطے
کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے
اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ
لگ جاتی ہی ف حضرت نے اس حدیث مین آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے
۱۹۴۷ فائدے ہین م جَابِرٌ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ ڈالو
اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکے مین ابو قحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے انکی ڈاڑھی اور سر کے بال
نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا
کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ
۱۹۴۸ درست نہین واللہ اعلم خ اَبُوْهُرَيْرَةَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ يَصِلْ سَنَدَهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بخاری
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند
نہین بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اُسکی صحبت منع فرمائی خ
۱۹۴۹ اَبُوْمُوْسٰی فُكُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ بخاری مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ

نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہو کہ قیام افراطِ تعظیم کے واسطے مکروہ ہو اور اہل علم اور دین کی تکریم
(۱۹۶۱) کے واسطے درست ہو عہ اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَہٗ حِیْنَ دَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ صحیح
مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو اُس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہو یہ حضرت
اُس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اُنکو قتل کرو اسواسطے کہ اُنکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہو
(۱۹۶۲) کہ اُسکا عوض بہشت ہو ق اِبْنُ عَبَّاسٍ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیَ التَّنَازُعُ وَیُرْوٰی عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور
مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور
دوسری روایت یون ہو کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ف حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا لاؤ
بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
(۱۹۶۳) ہو چکا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ کِخْ کِخْ اِرْمِ بِھَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ وَیُرْوٰی لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ قَالَہٗ لِلْحَسَنِ
بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حِیْنَ اَخَذَ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوٰۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہو کہ ہمکو زکوٰۃ
حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن سے فرمایا جب کہ اُنھون نے زکوٰۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اُٹھالی اور اپنے منھ مین رکھ لی
(۱۹۶۴) ف حضرت امام حسن اُس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوٰۃ کا مال حرام ہو ق جَابِرٌ
کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ یَعْنِی الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اُس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت کے روبرو
پکا ساگ آیا اُسمین لسن کی آئی حضرت نے اُسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے مین
تو اُسنے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لسن کھانا ہرچند حلال ہو مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے
(۱۹۶۵) اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہو اور اُنکو اسکی بو سے نفرت ہو ق اِبْنُ عُمَرَ کُلُوْا فَاِنَّہٗ حَلَالٌ وَّلٰکِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ طَعَامِیْ یَعْنِی الضَّبَّ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہو ولیکن وہ ہماری
خوراک نہین ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسینے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہو تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حلال ہو لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہو امام شافعی
اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہو اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہو اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اُنکے نزدیک حکم ابتداے اسلام مین
(۱۹۶۶) تھا ق اِبْنُ عُمَرَ کُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِیْ ثَلٰثًا ھٰذَا حَدِیْثٌ مَّنْسُوْخٌ بِمَا ذُکِرَ مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہو چنانچہ
(۱۹۶۷) اسکا حکم ہم آگے کر چکے ہین ق اِبْنُ عُمَرَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحَابِ
الْقُبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو
قبر والے مردون مین گن رکھ ف عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی

عافیت مین رکھے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت
۱۹۵۵ پاس آیا تو اُسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون م حُذَيْفَةُ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا
بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَهُ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ اے حذیفہ اُس قوم کی ہمارے پاس
۱۹۵۶ خبر لے آ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا م حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَهُ صُبْحَةَ لَيْلَةِ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ اُو سونے والے یہ حضرت نے حذیفہؓ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق مین
کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے
بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھایا اُنکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے
۱۹۵۷ باب مین گذرا خ اَبُو سَعِيدٍ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود
پڑھو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے
۱۹۵۸ برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
بخاری اور مسلم مین ابو حمیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اُسکی بیبیون پر اور
اُسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اُسکی بیبیون پر اور اُسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک
۱۹۵۹ تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہی م اُمُّ سَلَمَةَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَهُ لَمَّا حِينَ
مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اُسکو یعنی خاوند کو اور
اُسکے بعد مجکو اُسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے
اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اُنکو یہ تعلیم کی حق تعالی نے دعا قبول کی حضرت سے اُنکا نکاح ہوا
۱۹۶۰ ق اَبُو سَعِيدٍ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی
تیری تجویز پر راضی ہو کر اُترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اُنھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اُنکا
قلعہ گھیرا تھا وے لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرت
نے اُنکو مدینے سے بلایا جب وے آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اُنکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ
اُس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور
علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے
اُنکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک دوسرے کے واسطے

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھونکو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ
او قیام میں مختلف نہو نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑجاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے
قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اسکو خبردار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ
صف مین کھڑے ہون ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اس جگہہ دوسرا شخص نہین کھڑا
ہوتا تھا م ابو سعید لیبعث من کل رجلین احدھما والاجر بینھما یعنی فی الجھاد قالہ لبنی لحیان حین بعث ۱۹۷۴
الیھم بعثا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور
ثواب دونون مین برابر ہو یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو
جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرینگے ثواب دونون کو برابر ملیگا ق عایشہ مروا ابا بکر یصلی ۱۹۷۵
بالناس بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکرؓ سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے ف
حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اُنسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو
عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سوا اپنی حیات مین ابوبکر صدیقؓ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہو خلافت کا گویا حضرتؐ
اُنکو اپنا ولیعہد کیا خ ابن عباس مرہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومہ یعنی ابا اسرائیل بخاری مین عبداللہ ۱۹۷۶
بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے
ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہو اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہو نذر مانی ہو کہ
روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اُسکی اجازت
دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے م
ابن عمر مرہ فلیراجعھا ثم لیدعھا حتی تطھر ثم تحیض حیضۃ اخری فاذا طھرت فلیطلقھا قبل ان یجامعھا ۱۹۷۷
او یمسکھا فانھا العدۃ التی امر اللہ ان تطلق لھا النساء مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
اُس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اُسکو اپنی جورو بناوے پھر اُسکو حیض سے پاک
ہونے دے پھر دوسرا حیض اُسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اُسکو طلاق دیوے
اور چاہے اُسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہو جسکا خدا نے حکم کیا ہو کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے ف
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ مین نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت
خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہو اُسکو فقہ مین طلاق بدعی
کہتے ہین سنت یہ ہو کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اُسکو طلاق دیوے ق سھل بن سعد مری ۱۹۷۸
غلامک النجار یعمل لی اعوادا اکلم الناس علیھا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اُسپر مین لوگون سے
کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اُس سے منبر کی فرمایش کی

حاشیہ: امام کے قریب اہل علم کا کھڑا ہونا — امامت ابوبکر صدیقؓ — غیر مشروع نذر کا ادا نکرنا

اور عبداللہ بن عمر یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی
حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین
موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا
اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہو اسی طرح مومن کو لازم ہو کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر
اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مردون مین شمار کر یعنی پریشانی اور
تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہو اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہو **شعر** چو آہنگ رفتن کند جان پاک
چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک ؛ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہو اللہ ہماری آنکھین کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے

۱۹۶۸ آمین **خ** م اَبُو اَیُّوبَ کِیلُوا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ بخاری مین ابوایوب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج
تمھارے لیے اُسمین برکت ہوگی **ف** یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے

۱۹۶۹ اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم **م** اَبُو سَعِیْدٍ
لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردون کو لا الہ الا اللہ **ف**
یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تا کہ مرنے والا بھی سُنکے کہے اور یون نہ اُس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید

۱۹۷۰ بدحواسی سے انکار کر بیٹھے **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لِیَأْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِہٖ فَاِنَّ ھٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیْہِ الشَّیْطَانُ **قَالَہٗ**
غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو
سو مقرر یہ منزل ہو کہ اُسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا **ف** جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب
حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہو شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکے

۱۹۷۱ اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے **ق** عَائِشَۃُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَیُرْوٰی فَلْیَقْعُدْ
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور
چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہو کہ اُسکو بیٹھ رہنا چاہیے **ف** انسؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہو لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہو کہ جب تہجد کی
نماز مین سُست ہو جاتی ہین تو اُسکو تھام لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہے

۱۹۷۲ **م** جَابِرٌ لِیُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْکُمْ فِیْ رَحْلِہٖ **قَالَہٗ** فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ فِیْ سَفَرٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینھ برسنے کے دن سفر مین فرمایا **ف** معلوم

۱۹۷۳ ہوا کہ مینھ کے عذر سے جماعت مین نہ حاضر ہونا درست ہو **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ
یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پھر اُنکے بعد وے لوگ ہوا کرین جو اُن سے میل رکھتے ہون پھر
وہ لوگ جو اُنسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم مکروہ

حدیث سے علی مرتضی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی خم اَبُوْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ ۱۹۸۴
فِی الْقُرْاٰنِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری مین ابوسعید بن معلیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورت
سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہی ف مراد سورۂ فاتحہ ہی چنانچہ ساتوین باب مین مذکور
ہوچکا ھر اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا ۱۹۸۵
طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ کا کہنا
میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہی جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہی ھر اَلزُّبَیْرُ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَہٗ ثُمَّ ۱۹۸۶
یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَھَا لِیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِھَا
خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْئَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے
پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اُسکو بیچے تا کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت مین
کہ اُسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اُسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اُسکو دیوین یا نہ دیوین ف یعنی لکڑیان
بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین سلے یا نہ ملے ھر اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ۱۹۸۷
لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اُسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہی اُسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی ھر اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ۱۹۸۸
لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا مسلم مین ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہانتک کہ اُسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اُسکے حق مین بہتر ہی اپنے پیٹ کو
شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش
ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر
سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سُنے ہین لیکن حق
مضمون کے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاہُ اَرْضَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا بخاری ۱۹۸۹
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اُسکے
حق مین اُسپر معین محصول لینے سے ف باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہوچکا خم سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ ۱۹۹۰
یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ
اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور
دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جب کہ اُنکو جنگ خیبر مین علمدار کیا ھر اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَنْ تُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ ۱۹۹۱

چنانچہ اُسنے بنایا تھا حضرت اُسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرتکو اسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوا لیجئے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرت نے منبر بنوایا

۱۹۷۹ م عَايِشَةُ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَہٗ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتنے مجھے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے ف گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑہتی تھین اسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اُس وقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اُٹھا لیوے تو درست ہی حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی

۱۹۸۰ خ عَايِشَةُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَہٗ حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهٗ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اُس بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اُن مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا

۱۹۸۱ ق اَنَسٌ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتنے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

الباب العاشر

۱۹۸۲ یہ دسوان باب ہی اسکے اول مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہی م عُمَرُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اُسمین کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدا اسلام ہی تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظمؓ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکھا

۱۹۸۳ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَہٗ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتنے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اُس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہی اور خدا اور رسول اُسکو چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب چرچا کیا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوتے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علیؓ مرتضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اُنکی آنکھین آئی ہین حضرت نے اُنکو بلایا اور لب مبارک اُنکی آنکھ پر لگائی اُسی وقت صحت ہوگئی پھر حضرت نے اُنکو علم دیا خدا نے اُنکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس

کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ہی کہ جس طرح پاتے ہین سمیٹتے ہین گویا موت اور قیامت سے خبر نہین ہر اَبُو هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ

١٩٩٦ روایت ہی مسلم مین ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑ یگا کہ بلا سبب اور بیجہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہوجاتی ہی دہلی اور لکھنؤ کے بانکون مین صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال کر ڈالتے ہین خم اَبُو سَعِيدٍ

١٩٩٧ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہی کہ اُنکے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم ق

١٩٩٨ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ اَلشَّكُّ مِنْ أَبِي حَازِمٍ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھانبے اُنکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اُنکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہوکر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اُنکے چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق اِبْنُ مَسْعُودٍ

١٩٩٩ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ إِلَيْهِمْ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہانتک کہ جب مین اُنکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اُنکو دون تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ ای میرے رب یے تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اُنھون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ نو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین خم اَنَسٌ

٢٠٠٠ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب سے جو اُن سے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اُنکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اُنکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یے لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اُنکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا

إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک حقدارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا
۱۹۹۲ کہ اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لیوے ق أَبُو سَعِيدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت
بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی انکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ
کہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یہود نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال
چلوگے ف فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج
ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم ظاہر ہی یہود نصاری کے قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے
۱۹۹۳ ایسے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی ہرگز نہین سوجھے ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ
لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو
خدا پھوٹ ڈالدیگا تمھارے دلون مین ف یعنی جماعت کی صف برابر نہونے کا یہ اثر ہی کہ آپسمین اختلاف پڑجاویگا اور تکرار
۱۹۹۴ ہوگی تو رنج ہوگا ق ابْنُ مَسْعُودٍ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ
عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ
الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ
لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا
بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندہ کے
توبہ کرنے سے اُس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اترا اسکے ساتھ سواری تھی اسپر
اسکا کھانا اور پانی تھا سو اُس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال مین جگا کہ اسکی سواری جا چکی تھی سو
اُسنے اسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اُسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اُسنے کہا اب دل پلٹ چل اسی مکان مین جہان
مین تھا سو وہین سو رہون تا اینکہ مرجاؤن سو اُسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اسکی
سواری موجود ہی اسپر اسکا زادراہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش
ہوتا ہی جو اپنی سواری اور زادراہ پاکر خوش ہوگیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضاے الہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے
۱۹۹۵ کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہی خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا
أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ
آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اُسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حلال

کر چلتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کہ مجھسے
کہتا ہی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہی ف بخاری
مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو دیکھا کڑکڑاتے جاڑے مین وحی آتے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا
پھوٹ نکلتا تھا ۔ م ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ قَالَهُ لَهٗ مسلم مین ۲۰۰۹
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اُٹھادے اور میرے
بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرت نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود حضرت کے خادم
تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبد اللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی
تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین ہرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور
جب کہ مین تجکو منع کرون اُس وقت آنا درست نہین خم اَيُّوْبُ اَرِبَ مَالَهٗ ق تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّ ۲۰۱۰
تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوب سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے
جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہوجیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری او مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو
فرمایا کہ نامراد ہوجیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اُسکے
ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قایم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے
اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل تبلایئے جو بہشت سے مجکو قریب
کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اُسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح
بات کو اس دلیری سے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے
دوری حاصل ہوتی ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا ۲۰۱۱
وَفِيْ رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ اَيْمَاءَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی
ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مین نے یہ کہا اور خفاف
بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عُصَیّہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی
الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑے ایمان لائے حضرت نے
اُنکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عُصَیّہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اُنھون نے حضرت کے
اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اُنکو بددعا دی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ۲۰۱۲
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی ف یعنی
جس جانور کے نوکدار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا

۲۰۰۱ کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے ھر اَبُو ھُرَیرۃ لَیَنتَھِیَنَّ اَقوَامٌ عَن
رَفعِھِم اَبصَارَھُم عِندَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّمَاءِ اَو لَتُخطَفَنَّ اَبصَارُھُم مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اُٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اُنکی نظرین چھین
لی جاوینگی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اُٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالی مکان سے پاک ہی
۲۰۰۲ ھر اَبُو ھُرَیرَۃَ لَیَنتَھِیَنَّ اَقوَامٌ عَن وَّدعِھِمُ الجُمُعَاتِ اَو لَیَختِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِھِم ثُمَّ لَیَکُونُنَّ مِنَ الغَافِلِینَ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اُنکے دلون پر مُہر کر دیگا پھر بیشک
وے غافلون مین ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مُہر ہو جاتی ہی اور جب غفلت ہوئی
تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اُسکا ترک کرنا ہرگز درست
۲۰۰۳ نہین ھر اَبُو ھُرَیرَۃَ لَیُھِلَّنَّ ابنُ مَریَمَ بِفَجِّ الرَّوحَاءِ حَاجًّا اَو مُعتَمِرًا اَو لَیَثنِیَنَّھُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسے بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ کریگا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اُترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے
اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینے اور مکے کے درمیان **فَصلٌ فِی اَنوَاعٍ شَتّٰی** اس فصل مین
۲۰۰۴ بہت قسم کی حدیثین ہین ق اَبُو ھُرَیرَۃَ اٰیَۃُ المُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخلَفَ وَاِذَا اؤتُمِنَ خَانَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ
۲۰۰۵ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اسکے پاس امانت رکھیے تو چورا وے ق اَنَسٌ اِبنُ اُختِ القَومِ
مِنھُم بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اُسی قوم مین داخل ہی ف یعنی
جب کوئی قریب وارث نباقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی ف اِبنُ مَسعُودٍ
۲۰۰۶ اَجَل اِنِّی اُوعَکُ کَمَا یُوعَکُ رَجُلَانِ مِنکُم قَالَہٗ فِی مَرَضِہٖ حِینَ قَالَ ابنُ مَسعُودٍ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّکَ
لَتُوعَکُ وَعکًا شَدِیدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت
ہوتی ہی جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپ کو تپ مین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اُتنی مجھپر ہوتی ہی تو زیادہ
بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ سبب ہی کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اتنا ثواب
۲۰۰۷ زیادہ ق اَبُو ھُرَیرَۃَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احد
۲۰۰۸ ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اُس سے محبت رکھتے ہین ق عَائِشَۃُ اَحیَانًا یَاتِینِی مِثلَ صَلصَلَۃِ الجَرَسِ وَھُوَ
اَشَدُّہٗ عَلَیَّ فَیَفصِمُ عَنِّی وَقَد وَعَیتُ مَا قَالَ وَاَحیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ المَلَکُ رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِی فَاَعِی مَا یَقُولُ قَالَہٗ
حِینَ سَاَلَہُ الحَارِثُ بنُ ھِشَامٍ کَیفَ یَاتِیکَ الوَحیُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر موقوف ہو جاتی ہی جب کہ مین یاد

٢٠٢٠ آیا ہی کہ ہمارہ سو اصحاب تھے ق اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اُنکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہی ف انس رضی سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اُسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اُسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس رضی یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

٢٠٢١ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَہٗ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رضی سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون ف یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی

٢٠٢٢ م انس اَنْتِ هِيَہْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ قَالَہٗ لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جیو یہ حضرت نے اُس یتیم لڑکی سے فرمایا جو اُم سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نتھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہوچکا

٢٠٢٣ م ابن مسعود اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادت مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا

٢٠٢٤ ق ابو سعید اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ قَالَہٗ لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَہٗ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ تو مین سود ہی ایسا نکیا کرو لیکن جبکہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارے خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اُسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضی سے فرمایا جبکہ وے حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہین اور بلال رضی نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اُنکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اُسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اُسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضایقہ نہین

٢٠٢٥ م نبیشہ اَلْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰہِ مسلم مین نبیشہ رضی سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الہی کے دن ہین ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کو ایام تشریق کہتے ہین یہی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید الضحی اور ایام تشریق مین

٢٠٢٦ ق عایشہ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا قَالَہٗ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل

اور جنیریا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام
کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوک دار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسا

۲۰۱۳ سو حلال ہی هر عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ اِمْرَأَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ یُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِهٖ
مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک اور کس لیے
مار یگا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے اخیر مین اسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعا اور عقلاً مناسب نہین کہ جسکو

۲۰۱۴ پاس لٹاے اسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہی هر عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ
یَضْحَكُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کب تک ہنسیگا اور
جس چیز کو خود کرتا ہی ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اسپر کیا ہنسنا

۲۰۱۵ معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین کہ بے ادبی ہی اور دوسرے کو شرمندگی هر اَبُو حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ
تَعْرُضُ عَلَیْهِ عُوْدًا قَالَهٗ لَهٗ حِیْنَ اَتَاهُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مسلم مین ابو حمیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو
نہ ڈھک دیا اگرچہ اسپر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا اور
حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نچاہیے تاکہ کوئی چیز اسمین نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اسپر لکڑی کو رکھ دیوے

۲۰۱۶ اَبُو هُرَیْرَةَ اُمَّتِی الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
میری امت کے منھ اور ہاتھ پانون روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی

۲۰۱۷ سو قیامت مین روشن ہو جاویگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَهٗ لِزَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور
۲۰۱۸ براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہی خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ
اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَکِتَابِهٖ وَهِیَ لِیْ حَلَالٌ قَالَهٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ لَهٗ
مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی
نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی خدا کے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنی عایشہ مجکو حلال ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے
جب کہ اپنے ساتھ حضرت عایشہؓ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا حضرت مین تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث
اسی طرح مرسل آئی ہی یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عایشہؓ کی روایت
وے حضرت سے نقل کرتے ہین ف ابی بکر صدیق نے حضرت عایشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی
فرمایا کرتے ہین سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہی اس سے

۲۰۱۹ حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہی ق جَابِرٌ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَهٗ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ
وَکَانُوْا اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے
یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف اس روز اصحاب نے موت پر
بیعت کی تھی یعنی میدان مین ٹکڑے ہو جاینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے انکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

سو اُسنے چاہا کہ اپنے خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے
کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے باہر نکلنا درست ہی ھ عَائِشَةَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ مسلم مین حضرت (۲۰۲۱)
عایشہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر مین خرما نہین اُسکے لوگ بھوکے ہین اُنکو آسودگی نہین ف یہ
حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اُنکی غذا اکثر خرما تھا ھ جَابِرٌ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (۲۰۲۲)
مسلم مین جابر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف
یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اُسمین کچھ فاصلہ نرہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے
امام احمد اور اسحق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا
اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑہے اُسکو مارنا اور
قید کرنا چاہیے تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی یا صورت ترک
نماز کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم ہی کہ اُسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جان کے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد
ہوجاوے ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ مسلم (۲۰۲۳)
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان
نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑہے یعنی واجب نہین ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ تِلْكَ الرَّوْضَةُ (۲۰۲۴)
رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ
قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام
کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک یہ
حضرت نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اُنھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون
اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اُسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہو چکا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ (۲۰۲۵)
تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ قَالَهٗ لِاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ
حِيْنَ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ
يَنْفِرُ مِنْهَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے
اور اگر تو پڑھے جاتا تو صبحکو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اُنسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اُسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ وے
سورہ کہف پڑھتے تھے اور اُنکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اُسید کو ایک بدلی نے چھپا لیا اور اُسمین چراغ روشن
تھے تو دمبدم بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اُنکا گھوڑا اُس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اُسید حضیر کا
لڑکا اُنکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوئی
صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین کسی کو
نظر نہین آتے ھ عَائِشَةُ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهٖ فَيَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ (۲۰۲۶)

کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اُس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عایشہ کو سبسے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سبنے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی ۱۵

۲۰۲۷ | اَبُو قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماکا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضیٰؓ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضیٰ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام برحق علی مرتضیٰ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا ۱۵

۲۰۲۸ | اِبْنُ مَسْعُودٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْكَذِبُ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات سنے اسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اُسکے کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسیواسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ پھٹک کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالیٰ اُنکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اسکی سند نپاوے

۲۰۲۹ | اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَهٗ لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فایدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فایدہ دینے والا ہی اور مین نے سنا جو تونے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو اسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین ایسا مضمون کی آیت اتری کہ نیکو کاری نہ حاصل کر سکوگے جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اسکو مین نے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اُنکی تعریف کی اور اُس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینہ مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اُسکا پانی نہایت شیرین تھا حضرت اکثر وہان تشریف لیجاتے تھے اور اُسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہی کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین خرچ کرے

۲۰۳۰ | مرحبا بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا قَالَهٗ لِخَالَةِ جَابِرٍ قَدْ طَلُقَتْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین سو توڑلے اپنے خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اسکو طلاق ملا تھا

بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورہ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کریگی ف ایکشخص نے
حضرت سے کہا کہ یا حضرت مین سورہ اخلاص یعنی قل ہو الله سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ٥ ٢٠٩٠
بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ
يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے انکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھربار کے کام خدمت مین رہے پھر اُنکی عورت سے خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اُسکے نیک عمل سے جو چاہیگا
سو لیگا پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہی ف یعنی اسکو چھوڑ جانے [illegible]
قَالَ ابْنُ عُمَرَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَهُ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابن ٢٠٩١
عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹا ہی تجکو اس عورت پر کچھ
قابو نہین ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اُسنے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا چکے تو بیدہ مار کر
جدا ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دو مین ایک مقرر جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ ثابت نہوا پر قیامت
مین خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجکو اب اُسکے دیے مال پر دعوا نہیں
نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا اور دور ہی [illegible] ٢٠٩٢
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار
پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک الله کہنا ٥ [illegible] ٢٠٩٣
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا
اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین یا رسول الله حضرت نے
فرمایا کہ جب تو اس سے ملے تو اُسکو سلام کر اور جب تجکو دعوت دے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے [illegible]
نصیحت چاہے تو اُسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد لله کہے تو اُسکا جواب دے یعنی یرحمک الله اور جب بیمار ہو
پڑے تو اُسکو جا کر پوچھ اور جب مر جاوے تو اُسکے جنازہ کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ [illegible] حدیث
مین چھ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چھ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اُسکو فرمایا
کبھی چھ کبھی کم و زیادہ ٥ ابو ہریرہ حَقٌّ اللهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ [illegible] ٢٠٩٤
لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حق ہر مسلمان پر یہ ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھوے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ

قَالَهُ لَمَّا حِيْنَ قَالَتْ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہی سو اسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اُسمین اور سو جھوٹھ
زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عایشہؓ سے کہا جب کہ اُنھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اُسکو ہم
سچ پاتے تھے **ف** عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اُن سے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے
دین اسلام مین حکم ہوا کہ سواے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہین اُن سے حال دریافت کرنا
درست نہین حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اُسکا کیا سبب ہی کہ اُنکی بات سچ بھی ہوتی ہی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اُسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اُسکی گفتگو کرتے ہین
شیطان اور جن وہان جاکر سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ
ملاکر لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اُسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہین
٢٠٢٧ اور اُنکی اکثر جھوٹی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ
قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهٖ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ
رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو
محض ایمان ہی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اُسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی
اپنے دل مین پاتا ہی اور اُسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو
بھی صرف مسلم نے روایت کیا **ف** مشکوۃ مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت
ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اُنکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین
کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے
دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے
شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہی لیکن مومن پر سواے برے خیال ڈالنے کے
اُسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اُسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ
٢٠٣١ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی م رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ مسلم مین
رافع بن خدیجؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا
کسب پلید ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظم کے نزدیک
حلال ہی تو اُنکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اُسکی قیمت حرام ہی اور خرچی
بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اامون کے
٢٠٣٩ نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ نجاست سے خالی نہین م اَنَسٌ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ

اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عایشہؓ نے عرض کی کہ یا حضرت
میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیےگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ۲۰۵۱
وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے
اور اونٹ والون مین ہے اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غمخواری بکری والون مین ہے ف اکثر فساد
مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس
اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا ہے
اَبُوْهُرَيْرَةَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۲۰۵۲
فرمایا کہ بہت لوگ پریشان مو سے غبار آلودہ دروازون پر سے ڈھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین
تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے بُرے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے
اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو انکی خاطر داری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کسی مسلمان
بظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد مگر یہ بھی نچاہیے کہ خلاف
شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون
کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور
گمنامی حق تعالی کو پسند ہے خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ ۲۰۵۳
أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین
دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمھارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے
تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے
ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی م
سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَإِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ ۲۰۵۴
رِزْقُهٗ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے
کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اُسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اُسکی روزی اُسپر جاری
رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے
سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا م عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے ۲۰۵۵
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے نماز فجر سے کمتر ہے ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے
حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے م الْمُغِيْرَةُ ۲۰۵۶
بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا انکا پچھلا ہے

۲۰۴۵ ہر ہفتے میں غسل کرے ایک دن یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہی ھر جابرٌ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور اُنکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا گابھن کرنے کے واسطے اور محتاجون کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہی ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب یا کوئین پر اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کے دیتے

۲۰۴۶ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہی پانی اُسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اُسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہی اور اُسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اُس حوض سے پانی پیے کبھی اُسکو پیاس نہ لگے ف ہرچند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اُسکو پیا کرینگے

۲۰۴۷ م اُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ام الدرداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول ہو اُسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہی کہ آمین اور تجکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہی یعنی جو تونے نیک چیز اُسکے واسطے مانگی اُسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی

۲۰۴۸ م اَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تونے جہاد مین خرچ کی اور ایک دینار تونے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تونے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تونے اپنے گھر والون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب اسمین ہی جو تونے اپنے گھر والون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہی فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہی لیکن اگر اُسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب زیادہ تر ثواب پاوے

۲۰۴۹ م عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان ہی اُسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اُسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اُسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھوک تھکا دے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاصؓ سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرأت کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ ڈالتا ہی ف یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اُسکا خنزب لقب ہی پھر اُسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اُسکا ولہان لقب ہی

۲۰۵۰ خ عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال

پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہوا اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون سو
مجلو بخش دے مقرر یہی ہو کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سواے تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اسی دن شام سے پہلے
مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہوا اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہو **ف** اللہم سے
الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین داخل ہو
۲۰۶۲ اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوْالْحِجَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج **ف** امام احمد نے اس حدیث کا مطلب
یون کہا کہ ایک سال مین یے دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور بعضے
کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہو اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہو واللہ اعلم **م**
۲۰۶۳ عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ عمر فاروق سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہو کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہو سو اسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز
کا قصر سفر مین چاہیے **ف** سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہو یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہو
تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو نمانیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہو امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین
۲۰۶۴ م زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
صلوۃ الاوابین اس وقت ہو جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین **ف** یعنی چاشت کے وقت ریتیل گرم ہوتی ہو
بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وے ہر طرف سے بھاگ کے اونٹون کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت
نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہو اوابین ان
۲۰۶۵ عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الہی کی طرف جھکا رہتا ہو **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ
وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے
۲۰۶۶ افضل ہو **خ** اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ
اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے اور ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہو یہ ابو سعید کی روایت ہو اور عبد اللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے کا
۲۰۶۷ ذکر ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً
وَّذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللهُ
بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
مرد کی نماز جماعت مین اسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہو یعنی پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہو کہ جب

پانی پینے مین ف یعنی ساقی کو لازم ہی کہ اول اور پیاسے مسلمانون کو پلا دے پھر سب کے بعد آپ پیے اسی طرح ہر حاکم
۲۰۵۷ اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو
گالی دینا گناہ ہی اور اسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہی ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریحا کفر ہی
۲۰۵۸ اور نہین تو کبیرہ گناہ ہی م اَنَسٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ وَيُرْوٰى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ اَفَلَا قُلْتَ
اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم
مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب
خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے
یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اسکو شفا بخشی ف حضرت
ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو نے
کچھ دعا تو نہین کی ہی اسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجکو آخرت مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد
مجھپر کر لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہی نہ آخرت مین دنیا کی تکلیف
۲۰۵۹ تو نے اپنے منھ سے کیون مانگی پھر اسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی خ اُمُّ سَلَمَةَ سُبْحَانَ
اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا
عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج اترے
ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگا دے یعنی تا کہ تہجد پڑھین بہت عورتین
دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین با عزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت ام سلمہ سے
روایت ہی کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین
۲۰۶۰ نمود ہوئے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو
۲۰۶۱ خ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ
وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین شداد بن
اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لایق بندگی کے نہین سوائے
تیرے تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری

وَاِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمھارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے
شریر گھوڑا ادھر دم اپنی دم ادھر اُدھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے
پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اُسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اُٹھاکر داہنے بائین کے
لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اُٹھانا منع کیا ق اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ ۲۰۷۴
مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا
ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین ام قیس بنت محصنؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماری
شفا ہی اُنمین سے ایک ذات الجنب ہو یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے
ف عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی
دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون کو نہین مذکور
کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہی
اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے بخار کو مفید ہی
لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا
عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور کھانسی اور
دمہ اور غشی اور سر د خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ ۲۰۷۵
وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اُسکو اچھا لگے یا بُرا مگر اُس صورت مین کہ جب
گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اُسکو حکم ہو تو اُسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نچاہیے ف خوشی اور
ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ ۲۰۷۶
لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر
فرشتے مقرر ہین اُسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ خُزَاعَةَ ۲۰۷۷
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ ہی ف یعنی خزاعہ
کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین یہ لوگ بنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا حضرت نے اُسکو
بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا ص اَبُوْ اَيُّوْبَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ ۲۰۷۸
خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین صبح
یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اُس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اُسکو ثواب باقی ہی اور دنیا

آدمی سنے وضو کیا بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سواے نماز کے اُسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ
نہ چلیگا مگر کہ خدا اُس ڈگ کے سبب سے اُسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اُسکی جہت سے اُسکا گناہ دور کریگا یہانتک کہ مسجد مین آئے
پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اُسکو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار مین گذرے گی وہ نماز مین
شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اُسکو دعا کرتے ہین جبتک کہ اُس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھیگا
فرشتے کہتے ہین الٰہی اُسپر رحم کر الٰہی اُسکی مغفرت کر الٰہی اُسکی توبہ قبول کر اُسپر برحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اُس شرط پر ہی جبتک کہ
مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دیوے جبتک مسجد مین دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے ان تینون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے
پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہوا اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہی پھر حضرت نے اُسکا
سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف
اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے
۲۰۶۸ بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہی تنہا نماز پڑھنے مین یے امور حاصل نہین ق اِبْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى
فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین
ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعتا
۲۰۶۹ افضل ہی اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
۲۰۷۰ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے ٹہوکے کے سبب سے ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ
ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت اُحد کے
پہاڑ برابر ہوگا اور اُسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا
۲۰۷۱ تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے م جَابِرٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ
وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی اور
دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کھانے مین دوسرے
بھوکھے بھائی مسلمان کو شریک کرلے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو
۲۰۷۲ پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکھا رہے اور دیکھا کرے م صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ
لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ وَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا
لَّهٗ مسلم مین صُہیب بن سنانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا امر اُسکا ہر حال اُسکے واسطے بہتر ہی
اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سواے مومن کے اگر اُسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اُسکے حق مین بہتر ہوا اور اگر اُسکو رنج اور
تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اُسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت
زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ
۲۰۷۳ خوشی مین اُسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ عَلٰى مَا تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ

طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ
فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ مسلم مین نواس بن سمعان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے
اوپر دجال کے سواے کا خوف مجکو زیادہ ہی یعنی دجال کے سواے مجکو تمھارے حق مین اور فسادون کا زیادہ خوف ہی اگر دجال
نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تسے پہلے مین اُسکو الزام دونگا اور تمکو اُسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین
موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اُسکو الزام دیگا اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان
گھنگرالے بالون والا ہی اُسکی آنکھ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اُسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک
کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اُسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتین اوسپر پڑھے تحقیق وہ نکلیگا شام اور
عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اٹھاویگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو اصحاب
بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اُسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اُنمین سے ایک دن ایک سال
کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمھارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ
سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اُس دن مین بقدر
اُسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اسی طرح اُس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ
اور اُسکی شتاب روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اُڑاتی ہی سو وہ ایک قوم
پاس آویگا تو اُنکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اُسکا ایمان لاوینگے اور اُسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا
اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو آنکے مواشی آینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ
تھن ہوکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کی طرف بلاویگا
تو وے اُسکے قول کو اُسپر رد کرینگے یعنی اُسکی بات نمانینگے تو اُنکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اُنپر قحط اور خشکی پڑیگی اُنکے ہاتھون مین
اُنکے مالون مین سے کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اُس سے کہیگا کہ اپنے خزانے نکال تو وہان کے
مال اور خزانے ظاہر ہوکر اُسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑے مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان
مرد کو بلاویگا تو اُسکو تلوار سے ماریگا سو اُسکو قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہی پھر اُسکو زندہ کر کے بلاویگا
سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی
اترینگے سفید منار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے
تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اٹھاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسی اترینگے
اور اُسکو اُنکے دم کی بھاپ لگے گی سو وہ مر جاویگا اور اُنکا دم پہونچیگا جہانتک اُنکی نظر پہونچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے
یہانتک کہ اُسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اُسکو قتل کرینگے پھر عیسی بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو
خدا نے دجال سے بچا لیا تھا تو عیسی اُنکے چہرون کو سہلاوینگے اور اُنکو اُنکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین
ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسی کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اُنکے لڑنے کی طاقت نہین ناچار

۲۰۷۹ فانی هر جابر غلظ القلوب فی اهل المشرق والایمان فی اهل الحجاز مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دلوں کی سختی مشرقی لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے ف مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت لوگ تھے عرب میں حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے

۲۰۸۰ م النواس بن سمعان عیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسه والله خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه طافیة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن فمن ادرکه منکم فلیقرأ علیه فواتح سورة الکهف انه خارج خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد الله فاثبتوا قلنا یا رسول الله وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول الله فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره قلنا یا رسول الله وما اسراعه فی الارض قال کالغیث استدبرته الریح فیاتی علی القوم فیدعوهم فیؤمنون به ویستجیبون له فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذرى واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزک فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل یتهلل وجهه ویضحک فبینما هو کذلک اذ بعث الله المسیح ابن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الا مات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسی ابن مریم قوم قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم فی الجنة فبینما هو کذلک اذ اوحی الله الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور ویبعث الله یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلهم علی بحیرة طبریة فیشربون ما فیها ویمر اخرهم فیقولون لقد کان بهذه مرة ماء ثم یسیرون حتی ینتهوا الی جبل الخمر وهو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض هلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابهم الی السماء فیرد الله نشابهم مخضوبة دما ویحصر نبی الله عیسی واصحابه حتی یکون راس الثور لاحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی الله عیسی واصحابه فیرسل الله علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی الله عیسی واصحابه الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فیرغب نبی الله عیسی واصحابه الی الله فیرسل الله علیهم طیرا کاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حیث شاء الله ثم یرسل الله مطرا لا یکن منه بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکها کالزلفة ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابة من الرمانة ویستظلون بقحفها ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس فبینما هم کذلک اذ بعث الله ریحا

جان او لڑکے اور ہمسایے ہین اُسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتانا اور برے کام سے روکنا دور کرتا ہی ف یعنی اگر
آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسائے کے حق مین کچھ قصور یا ناانصافی ہو جاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی ھ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرٍ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبد اللہ بن جابر ۲۰۸۲
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اُسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا
ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش
رکھے تو درست ہی منع وہی ہی جو بے حاجت ہو ھ اَبُو مُوسٰى وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى ۲۰۸۳
سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسی اور انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی
فضیلت باقی کھانون پر ف ثرید اُس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا
سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اُنکی
فضیلت حضرت نے بیان فرمائی ھ جَابِرٌ كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهُ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین ۲۰۸۴
جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف
ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اُسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اُسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا
سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اُسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ فِى الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ۲۰۸۵
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوائے موت کے ف یعنی سب سرد اور بیماریون کی
کلونجی دوا ہی باقی اُسکی تفصیل ساتوین باب مین گذری ق اَبُو هُرَيْرَةَ فِى كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰى اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے ۲۰۸۶
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا
بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین اُسکو پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر ھ جَابِرٌ فِيمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ ۲۰۸۷
وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اُسمین
دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اُونٹون پر پانی لاد کر سینچا جاوے اُسمین بیسوان حصہ زکوۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اُسکی
زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اُسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی ھ جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اِتَّخَذُوا ۲۰۸۸
قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیون پر انھون نے اپنے پیغمبرون کی
قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نہ کرے ق اَنَسٌ قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ ۲۰۸۹
مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيهِ مِنَ الْاَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے
حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اسمین آبخورے ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر ف
ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ ۲۰۹۰

لیجا سے وہ مسلمان نہ دن کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اُنکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اسمین ہوگا اور اُنکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہانتک کہ اُس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہو یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا اُنکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور آنکے اصحاب گھرے رہینگے یہانتک کہ اُنکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اُسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اُن یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اُنکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے ایک جان کا سا مرنا ہو پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اُسکے اصحاب زمین پر اُترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اُنکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین اُنکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اُسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اُنکو اُٹھا لیجاوینگے اور اُنکو پھینک دینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اُنکا اس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اُسکے چھلکے کو چھتہ سا بنا کر اُسکے سایہ مین بیٹھینگا اور دودھ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گائے ایک قبیلہ کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اُنکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور سب بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین پھرینگے گدھون کی طرح سو اُنپر قیامت قائم ہوگی ف ایک روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اُسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہو اہل ایمان کو بچاویگا پھر اُسکی نشانیان بتلائین اور سورہ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے سرے کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہو پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اُسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اُسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اُنکی کثرت اور شوکت پھر اُنکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اُسکے داؤ مین آتا ہو اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہو اہل ایمان کو لازم ہو کہ جب کسی کا فر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اُسکا ہرگز اعتقاد نکرے اُسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامت اُسکا نام ہو جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بیدین فاسق سے ہو اُسکو استدراج کہتے ہین

۲۰۸۱ ق حُذَیفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ مرد کا اُسکے گھر والون کے حق مین اور اُسکے مال اور

فَاِن اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ قال لہ لہ بخاری مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا
کریگا اُس وقت جب کہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ
وقت مین پڑھینگے مین نے کہا اُس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر
تو جماعت کی نماز اُنکے ساتھ پاوے تو اُنکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے
ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئے خم اِبْنُ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ اَنْتَ ۲۰۹۷
يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا
وَشَبَّكَ اَصَابِعَهُ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ
وَتَدَعُ عَوَامَّهُمْ قہم بخاری مین عبد اللہ بن عمرو یا عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا
ایگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اُن مین پھوٹ پڑ جاویگی
تو وے لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اُنکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھونکی انگلیان قینچی کر کے عبد اللہ
بن عمرو نے کہا سو اُس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اُسکو لیجیو
اور بری کو چھوڑ دیوا ور خاص اپنے حال پر متوجہ ہو نا اور اُنکو اُنکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور دنیا کے
سبب لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی
کرتا رہے اور عوام سے بیخبر ہو ۲۰۹۸ عُمَرُ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ
لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَهُ لِاَحَدِ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُوْدِ خَيْبَرَ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ
اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ مسلم مین فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت
تو خیبر سے نکالا جاویگا تجکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے
کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروقؓ نے اُنکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر
فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا
کہ اُنکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالو گے حال آنکہ تمھارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروقؓ
نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمھارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے
یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا عمر فاروق نے کہا ای دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اُنکو شام کی
طرف نکال دیا اُن بستیون مین جا کر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہی م عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا ۲۰۹۹
وَيُرْوٰى كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ دَعْهَا عَنْكَ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَجَاءَتْ اَمَةٌ
سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ
کہتی ہی کہ مین نے تم دونون کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اُس عورت کو
اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اُسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک

وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلٰی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو
حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین اُنکا کوئی مددگار نہین سوا
خدا اور رسول کے ف یے قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے اُنکی فضیلت
٢٠٩١ بیان کی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین اُس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پھاڈے کو دیکھتا ہون کہ اُسکے پتھر پتھر کو اکھاڑتا ہو ف قیامت کے قریب ایک
٢٠٩٢ حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا م عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہو جو قسم کا کفارہ ہو ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہو کہ دس محتاجون کو
٢٠٩٣ دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
کِلَاکُمَا قَتَلَہٗ یَعْنِیْ اَبَا جَھْلٍ قَالَہٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن عوفؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اُسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے
فرمایا ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث
فرمائی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ لَتَلْتَھِبُ عَلَیْہِ نَارًا اَخَذَھَا مِنَ الْغَنَائِمِ یَوْمَ خَیْبَرَ
لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ قَالَہٗ لِعَبْدٍ لَّہٗ اِسْمُہٗ رِفَاعَۃُ وَیُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِی الْقُرٰی مَقْفَلَہٗ مِنْ خَیْبَرَ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ وہ کملی تو اُسکے
بدن پر بھڑک رہی ہو آگ سی اُسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا
رفاعہ نام تھا اور لقب اُسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک
بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پہونچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اُسکی
تعریف کی کہ اُسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین
جل رہا ہو جب لوگون نے یہ سُنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا
٢٠٩٥ آگ کا تسمہ ہو یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجکو جلاتا ہو م جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ کَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّی وَیُرْوٰی
مُدَلَّلٍ فِی الْجَنَّۃِ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے یا جھک
رہے ہین ابودحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہو کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اُنکا توڑنا نہایت
آسان ہو ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ
اگر تو اُسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اُسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابودحداح نے وہ درخت
ابولبابہ سے مول لیکر اُس یتیم کو دیا جب ابودحداح مرگئے حضرت نے اُنکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس
٢٠٩٦ حدیث مین اشارہ ہو کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہو خ اَبُوْ ذَرٍّ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْكَ
اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا

فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وے لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اُن مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے
اہل وعیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمناے دیدار مین اپنے اہل وعیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا **شعر**
جب احمد ہو سراپا ایمان ⁂ جان و مال اُسکی جھلک پر قربان ⁂ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ ۲۱۱۵
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہو اصحاب نے کہا
یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماباپ کو بھی گالی دیتا ہو حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہو کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اُسکے باپ کو گالی
دیتا ہو اور یہ اور کسیکی ماکو گالی دیتا ہو تو وہ اُسکی ماکو گالی دیتا ہو **ف** یعنی جب کسیکے ماباپ کو گالی دی تو وہ بھی اُسکے ماباپ کو گالی دیگا
تو حقیقت مین اپنے ماباپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ ۲۱۱۶
فَرَسِهٖ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَطِيرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ اَوْ رَجُلٌ
فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِي خَيْرٍ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب
لوگون کی زندگانی سے اُس مرد کی زندگانی بہتر ہو جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامنے ہوئے ہو دوڑتا پھرتا ہو اُسکی پیٹھ پر جب کہ
شور یا گھبراہٹ سنتا ہو دوڑ پڑتا ہو اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہو یا اُس مرد کی زندگانی بہتر
جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر اُنھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہو نماز کو قائم
رکھتا ہو اور زکوۃ دیتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سواے اسکے **ف**
حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین
ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہو فراغت سے عبادت ہو سکتی ہو لیکن گوشہ گیری اُس وقت
مین بہتر ہو کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا
افضل ہو چنانچہ اور حدیث مین آیا ہو کہ لوگون مین رہنا اور اُنکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہو **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ ۲۱۱۷
مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ
الْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ
اِثْمَ الْاَرِيسِيِّينَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُونَ كَتَبَهُ اِلٰى قَيْصَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہو محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہو اُسپر سلام ہو
جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور
تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر
تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی

کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اُسکا عقیقہ سنت ہی تو بہاؤ اُسکے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۱۱ م کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً مسلم مین کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین اُنکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وے الفاظ یہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ و تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۲ ح اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاؤُهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہی سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مین نے تمھاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اُنھون نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دین **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اُنکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اُنکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہووین تو اُنکے مال اور آدمیون کو پھیر دیوین جب اُنکے آنے مین دیر ہوئی تب حضرت نے اُنکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اُسکے وے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُنھون نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اُنکے جورو لڑکے پھیر دیے

۲۱۱۳ خ ر اِبْنُ عُمَرَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَّتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اُنکو کوئی نہین جانتا سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہی لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینھ کب آویگا **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اُسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کر لین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اُسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہو سکتا۔ یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اُسکے ایمان مین خلل ہی

۲۱۱۴ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

کہ اُنکو تغیر نہین ہوتا اور مین نے تجسے پوچھا کہ اُسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا
ہی کہ اُسکو ترقی ہوتی ہی یہانتک کہ کمال کو پہونچتا ہی اور مین نے کہا کہ اُسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی
اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتے ہین اور مین نے
پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے پوچھا کہ
ایسا دعوی اُسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسینے دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ
شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اُسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتاتا ہی ہم نے کہا
ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچین ہین تو بیشک وہ نبی ہی
اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ
جانتا کہ مین اُس تک پہونچ سکونگا تو مین اُسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو مین اُسکے قدم دھوتا اور البتہ
اُسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو
اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہمارا
اخراج ہوا تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہی سو جبسے مجکو یقین ہو گیا تھا
کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے
ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اُن سے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری
چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے
اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اُنکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمھارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش
جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اُن لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ
نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اُسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہوا
ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی
کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس
اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمھارا کیا خوب دین ہی
تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ
شاید کہین اور ہوگا اور اُسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو
تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا
اُسکے بیٹے نے اُسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق اور حضرت عثمانؓ کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور
نرہا اسلام ہو گیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے
کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے

تو اُنکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور
تم خدا کے سوائے کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اُسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضونکو
خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے منھ موڑین تو اُنسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم
الہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت صلعم
حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا
سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اُسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اُس وقت مین آیا تھا
ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کو پیغمبر جانتا ہے کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے
پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہے مین نے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ
کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے
کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اُسکو جھٹلا دیوا ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور
ہونے کا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہے مین نے کہا
ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہے بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مین نے
کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اُسکو لگی ہے مین نے کہا کہ نہین بادشاہ
نے کہا کہ سردار لوگ اُسکے تابع ہوتے ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب اُسکے تابع ہوتے ہین بادشاہ نے کہا اُسکے ساتھی
بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مین نے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اُن مین سے اُسکے دین سے
پھر بھی جاتا ہے ناخوش ہوکر مین کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہے مین نے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی
کا حال پوچھا کیا ہے مین نے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اُسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا
بھی کرتا ہے مین نے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اُس سے صلح ہوتی ہے ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہے ابو سفیان نے
کہا واللہ اتنی بات کے سوائے کوئی اور بات کو مین نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے
آگے بھی کیا ہے یا نہین مین نے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دو بھاشیے سے کہا کہدے کہ مین نے اسکا حسب اور نسب پوچھا
تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے
ہین مین نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے
پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہے اور مین نے اُسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے
کہا غریب ہین سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اُنکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے
ہین اور مین نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اُسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہے تو نے کہا کہ نہین تو مین نے جانا کہ جو کبھی
آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مین نے تجھے پوچھا کہ اُسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر
پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے

اطمینان ہوجاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اُسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اُسکے ساتھ چلا جاتا **ف** حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسیواسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اُنکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہے کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اُس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نتھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب برآری حضرت یوسف سے نہوئی تو اُسنے اُنکو قید کروایا تہمت لگاکر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اُنکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے کے ساتھ نگئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نہ نکلے مین اتنا توقف نکلنے مین نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا

٢١٢٢ **م** اَبُوْ ذَرٍّ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ **قَالَهٗ** حِیْنَ سَاَلَهٗ هَلْ رَاَیْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہے مین اسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ ابو ذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کیا دیکھا تھا **ف** یعنی اسکی ذات پاک کر نور جلال کے پردے ہین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان

٢١٢٣ **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ وَیْحَ عَمَّارٍ یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو اُنکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وے لوگ اُسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے **ف** جب علی مرتضیٰؓ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت و نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے

٢١٢٤ **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ وَیْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِیْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلِبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ یَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَیْئًا **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِیٍّ سَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اُنکی زکوۃ دیا کرتا ہے اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اُنکو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہے اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اُنکا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجون کو دیتا ہے اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہے سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نگھٹا ویگا یہ حضرت نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جبکہ اُسنے ہجرت کا حال پوچھا **ف** قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہے اُسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اُسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکلیفین

نصرانی بادشاہون نے عیسیٰ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریحاً حق پوشی اور ناانصافی ہے

۲۱۱۸ م حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَّ مِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَّ مِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ اُن مین سے تین فتنے ایسے کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اُن مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اُن مین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی
ف یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجّال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۲۱۱۹ ق اَبُو هُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ سے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگون سے اُنہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

۲۱۲۰ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار پادشاہ بنے تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت میرے گھر مین سوکر ہنستے جاگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہو کر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اُن غازیون مین شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اترکے سواری سے گر پڑین اور مر گئین

۲۱۲۱ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّ لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کرنے کے لائق ہین جبکہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردون کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجکو اُسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہے کہ میرے دل کو

حال آنکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہووے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہین ف حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اُس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اسکی ترقی ہی یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالم گیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی

۲۱۳۱ م ابی سعید هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِيْ يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اُسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین سو دجال اُس مومن کو خوب زدوکوب کرواکے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اُسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اُسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اُسکو کسیکے مارنے جلانے کی طاقت نہو گی پھر دجال اُسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اُسکو آگ مین ڈال دیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ مین ہی اور حال آنکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی

۲۱۳۲ خ ابن مسعودؓ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا قَالَهٗ حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اُسکی موت ہی جو اُسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی امید و آرزو ہی اور چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اُس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اُسنے کاٹا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ چوکھونٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اُسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس طرح سے ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہی اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہ عالم ہی کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہی آدمی بکمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہی

۲۱۳۳ ق عائشةؓ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهٖ عِنْدَ نَقْلِهِ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِ مَسْجِدِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اُٹھانا افضل ہی نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاکتر ہی حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہی کہ اسمین دنیا کی فلاح ہی اور اسمین آخرت کی

اُٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اُس سے
ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اُسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولی کرتا ہوگا

۲۱۲۵ ق اَبُو بَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَالَهُ مِرَارًا بخاری اور مسلم مین
ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہاے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی
یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہو کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے
بے نصیب رہا

۲۱۲۶ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ اَحَدٌ يَعْنِي اَبَا بَصِيرٍ
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی ماکی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا
ہی کاش اسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے
تو حضرت اُسکو حوالے کر دین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو دے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر
قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح توڑایا چاہتا ہی اور
جنگ کروایا چاہتا ہی باقی قصہ ابو بصیر کا پچھلے باب مین گذرا

۲۱۲۷ م جَابِرٌ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ
وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ
مین نے نہ انصاف کیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا
حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا

۲۱۲۸ ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی
ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ اُنھون نے وضو کیا اور اُنکی ایڑیان خشک رہ گئین تھین وہان
پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نہ رہنے پاوے

۲۱۲۹ ق اَبُو هُرَيْرَةَ وَيْلٌ
لِّلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کوچون کو دوزخ سے یعنی اگر
وضو مین کوچین خشک رہینگے تو دوزخ مین جلینگے ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا
وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا گناہ ہی کہ اُسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی
آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو غلط ہی قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی

۲۱۳۰ ق زَيْنَبُ بِنْتُ
جَحْشٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ
الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا
كَثُرَ الْخُبْثُ بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اُس بلا سے
جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اُسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ
بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اُس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور

فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھنا چاہے
رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے نہ روزہ رکھنا چاہے سو نہ رکھے **ف** عاشورہ محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہے اُسکا روزہ فرض نہین سنت ہے
۲۱۳۹ حضرت نے اُسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہین **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ يَعْنِيْ
بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری مین اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے **ف**
جب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے
مُضَر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین ہے اور بعضی کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو قرابت ہے
۲۱۴۰ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے مین برابر ہے **ف** آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو
اونٹ اور انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب
۲۱۴۱ انگلیون کی برابر ہے چھوٹی ہون یا بڑی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِيْ شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ
مَيْتَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے اُسکی کھال کیون نہ لی سو اُسکو تم پاک صاف
کرتے پھر اُسکو اپنے کام مین لاتے یعنی حضرت میمونہ کی مردہ بکری **ف** حضرت میمونہ کی بکری مرگئی اسکو گھورے پر ڈال دیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہے موت سے کھال حرام
۲۱۴۲ نہین ہوتی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہے کہ مدینے مین
حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اُنپر لعنت کرے کیا وے
لونڈے ہونگے ابو ہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو انکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا **ف** یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان
خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے
عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اُسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے **ق**
۲۱۴۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میری امت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جبکہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اُسکا قابو نہ چلیگا **ق**
۲۱۴۴ اَبُوْ ذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ
اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ
مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ
بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰيهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰيهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بخاری اور
مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہے رب کعبے کی تو مین نے
کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین

ق ٢١٣٤ دو نسخہ
خ عایشۃ ھٰذا ان شاء اللّٰہ المنزل قال حین برکت ناقتہ عند موضع المسجد بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت سنے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ آپ کی اُونٹنی مسجد کی جگہ پاس
بیٹھ گئی ف حضرت سنے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس سنے درخواست کی کہ
حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت سنے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی
بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہو وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت سنے یہ حدیث فرمائی ابوایوب انصاری کا گھر وہان سے قریب تھا

٢١٣٥ حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی خ ابن عباس ھٰذا جبرئیل اخذ براس
فرسہ وعلیہ اداۃ الحرب بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہو اپنے گھوڑے کا سر تھا
ہوا اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جبکہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت سنے

٢١٣٦ یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا م العباس بن عبد المطلب ھٰذا حین حمی الوطیس قالہ یوم
حنین مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہو کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا
بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت سنے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور

٢١٣٧ فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کی شکست ہوئی ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ھٰذا فلان وّ
ھم من قوم یعظمون البدن فابعثوھا لہ یعنی رجلا من کنانۃ قال یوم الحدیبیۃ لکفار قریش دعونی اٰتیہ یعنی النبی
صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم فلما اشرف علیہ قال فلما اشرف مکرز بن حفص قال ھٰذا مکرز بن حفص وّھو رجل
فاجر وکان قال ایضا لھم دعونی اٰتیہ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
فلانا شخص ہو اور یہ اُس قوم سے ہو جو قربانی کے جانورون کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو سامنے کرو یعنی
قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو تو مین اُسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر
جبکہ وہ شخص نمودار ہوا تب حضرت سنے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت سنے فرمایا یہ مکرز بن
حفص ہو اور یہ [illegible] ذات مرد ہو اور مکرز سنے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اُسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے
پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نتھا قربانی کے اونٹ حضرت کے
ساتھ تھے اصحاب احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پہونچے تو کفار قریش سنے حضرت کو مکے مین داخل
ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص سنے کفار سے
کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت سنے قربانی کے اونٹ اُسکے روبرو کروائے تاکہ اُسکو
یقین ہو کہ سواے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جبکہ یہ شخص پلٹ گیا تو اُسنے کفار قریش سے کہا کہ یے لوگ تو زیارت ہی کرنے کو
آئے ہین قربانیان اُنکے ساتھ ہین پھر کفار قریش سنے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور

٢١٣٨ ہو چکا ق معاویۃ بن ابی سفیان ھٰذا یوم عاشوراء ولم یکتب اللّٰہ علیکم صیامہ وانا صائم فمن احب منکم
ان یصوم فلیصم ومن احب منکم ان یفطر فلیفطر بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہو کہ حضرت نے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہو کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اُسکے گوشت سے کچھ باقی ہو تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اُسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اُس مردہ مچھلی کے حق مین فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اُسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اُسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اُسکے اضطرار کے سبب سے اُسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوے اور پانی پر اُترا وے تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہو **ف** حَسَن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اُنکی امیدون کو اپنی قدرت سے برلاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اُسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن چھ سو بائیس ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دکھلادے کہ اُسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہو تو رات کو ایک نیند کے بعد مین نے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہو تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہان حلال ہو تو مین نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اُنکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہین جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجکو گالی دی اور اُن لوگون نے مجکو عیب لگایا تو مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہو تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اُسکی لفظین مجکو یاد نہین رہین ولیکن اُسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اُن لوگون سے بیان کی جو اُسکو نہین قبول کرتے یعنی نااہلون کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہو گالی دینے کے برابر پھر حضرت اُن لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اُنکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مین نے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اُنھین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اُداسی نہین پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہو اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلون کے روبرو کرنا بے ادبی ہو مشتاق دیندار سے کہے نااہل کے روبرو ضایع نکرے **ق**

اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِي اَبَا طَالِبٍ ۲۱۴۷

بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہو اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اس واسطے دوزخ مین اُنپر کمتر کا عذاب ہوا **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِي لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى ۲۱۴۸

بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اُسکے حق مین صدقہ ہو اور ہمارے واسطے

پھر داوے سے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ
تو کم ہین جو اونٹ اور گائے اور بکری کے مالک ہین اور انکی زکوٰۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہوکر
آوینگے اسکو چھیدینگے اپنے سینگون سے اور اسکو روندینگے اپنے کھرون اور کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور
پھر لپٹ آوینگے اسی طرح کو بیچارہ روندا کرینگے یہانتک کہ آدمیون مین فیصلہ ہوچکیگا ف ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت کعبے کے
سایہ مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تو یہ حدیث فرمائی یعنی قسم رب الدار توکم ہین اکثر بخیل ہونے مین نہ زکوٰۃ دیوین
نہ محتاجون کی خبر لوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب انکی زیادہ کاری ثابت ہوگی خ ابو هريرة انها من طعام
۲۱۴ ه
الجن وانه اتاني وفد جن نصيبين ونعم الجن فسألوني الزاد فدعوت الله لهم ان لا يمروا بعظم ولا
بروثة الا وجدوا عليها طعاما قال ابو هريرة قال له لا تأتني بعظم ولا روثة فقال ما بال العظم
والروثة بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہی اور اسکا حال
تو یون ہی کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو انھون نے مجسے کھانا مانگا تو مین نے
انکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرت نے ابوہریرہؓ سے فرمایا جبکہ
حضرت نے ان سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہی ف ابوہریرہؓ
روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تاکہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لا تب مین نے اسکا
سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے
انکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی انکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہوجاتی ہی اسکو انکے
جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا [illegible] ابي عبيدة بن الجراح [illegible] رزق اخرجه الله
۲۱۸
لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا قال ابو عبيدة فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
منه فاكل قال له في حوت ميت رماه البحر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب حقق الله سبحانه
آماله وصدق برهانه اني اخذت مضجعي ليلة الاحد الحادية عشرة من شهر الربيع الاول
سنة اثنين وعشرين وستمائة وقلت اللهم ارني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه وآله وسلم في المنام
فانك تعلم اشتياقي اليه فرأيت بعد هجعة من الليل كاني والنبي صلى الله عليه وآله وسلم في مشربة
في نفر من اصحابي اسفل منا عند درج المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميت رماه البحر
احلال هو فقال هو وهو يتبسم الي نعم فقلت وانا اشير الى من باسفل الدرج فقل لاصحابي
فانهم لا يصدقوني فقال لقد شتموني وعابوني فقلت كيف يا رسول الله فقال كلاما ليس يحضرني
لفظه وانما سماه [illegible] عرضت قولي [illegible] الى من لا يقبله ثم اقبل عليهم يلومهم ويعظهم فقلت صبيحة تلك
الليلة وانا اعوذ بالله من ان اعرض حاشية بعد ليلتي هذه الا على الذين يحكمونك فيما شجر بينهم
ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما مسلم مین ابو عبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب
بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن چھونا بے وضو درست نہین ہی اور حدیث قدسی کا چھونا
درست ہی خم انس اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے ٢١٥٣
فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مین نے اپنے بندے کو اُسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اُسکی جاتی رہین پھر اُسنے
صبر کیا تو اُنکے عوض اُسکو مین بہشت دونگا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اُنکا کھو جانا اُنکی روشنی کا کم ہونا اُسپر
نہایت شاق ہی جب اُسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اُسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا ہی
اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ٢١٥٤
حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اُسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اُسکو میرا ملنا
بُرا لگا تو مجکو بھی اُسکا ملنا بُرا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا
مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی خم اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا ٢١٥٥
تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ بِاَسْرَعَ بخاری مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اُسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون
اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اُسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے
دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اُسکے پاس اُس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی
طرف متوجہ ہوتا ہی اُسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اُسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اُسپر آسان کر دیتا ہی اس حدیث مین
نیک کامون کی ترغیب ہی جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی م اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ ٢١٥٦
فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اُسکو اُسپر مت لکھو اور اگر اُسنے اُس کا کام
کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اُسنے نیکی کا قصد کیا اور اُسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اُسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف
سبحان اللہ کیا اُسکی رحمت اپنے بندون پر عجیب ہی کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا
اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اُسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے
قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اُسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اُسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے
اُس بدکام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اُسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اُسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش
نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوف الٰہی کے کسی اور سبب ظاہر ہونے سے باز رہا تو بیشک ایک گناہ
لکھا جاویگا جیسے کسینے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اُسی
رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اُسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی ق
اَبُو هُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ٢١٥٧

تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اُسکو زکاۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے

۲۱۴۹ اُسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اُس نے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے ھ حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیُّ

هِیَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ قَالَ لَهٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَجِدُ بِیْ قُوَّةً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار

کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہوا اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اُسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت

نے حمزہ سے کہا جب کہ اُسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے

ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے

۲۱۵۰ نر کھنے مین آدمی کو اختیار ہے ھ اَبُوْ مُوْسٰی هِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ یَعْنِیْ سَاعَةَ الْجُمُعَةِ

مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف

بہت احادیث مین ثابت ہے کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہے کہ اُسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمین اختلاف ہے

کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اُن مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت اُس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہانتک کہ

نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبداللہ

بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم

۲۱۵۱ سفر السعادت کی شرح مین موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اسکو دیکھے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَمِیْنُ اللّٰهِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُهَا نَفَقَةٌ

سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِهٖ وَعَرْشُهٗ

عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِهِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ اَوِ الْفَیْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی

قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہے خرچ کرنا اُسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اندیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا

دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اُسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین کم کیا اور

حال آنکہ یہ فیض اُس وقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہے یا یون فرمایا کہ فیض

۲۱۵۲ کسیکو اُٹھاتا ہے اور کسیکو جھکاتا ہے ف یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَمِیْنُكَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُكَ

بِهٖ صَاحِبُكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُصَدِّقُكَ عَلَیْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا

اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی

مدعی کی مراد پر قسم کھا دے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ

فِی الْکَلِمَاتِ الْقُدْسِیَّةِ الَّتِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ

گیارھوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی

حدیثین لایا ہے قدسی حدیث اُسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہے کہ

فائدہ: ... الانوار [margin note, partly illegible]

روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش
ہوگا خم اَبُوْ ذَرٍّ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَعَلٰی عِبَادِیْ اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ۲۱۶۳
فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف
یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اُسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ ۲۱۶۴
بِجَلَالِیْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین
وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میرے عظمت اور جلال کے سبب سے آج اُنکو سائے مین رکھونگا اپنے سائے مین جس دن
کوئی سایہ نہین میرے سائے کے سواے ف یعنی جو آپسمین بیدمحبت رکھتے ہین اُنکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی
ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اُنکی محبت پاک ہو وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے
سائے مین ہونگے خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ ۲۱۶۵
اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا
مین مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو
بیچا سو اُسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اُس سے پورا کام کروالیا اور اُسکی مزدوری نہ دی
ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر م اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَسَمْتُ ۲۱۶۶
الصَّلٰوةَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ
مین نے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھ اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے ف پوری روایت یون ہی
کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ
میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب
ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ
بندے کو اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے
بندے کے واسطے ہی یعنی سورۃ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے
واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورۃ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَذَّبَنِیْ ۲۱۶۷
ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَيْسَ اَوَّلُ
الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو جھٹلایا اور اُسکو
یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اُسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اُسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا
جیسے اُسنے اول بار مجکو بنایا اور حال آنکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر
اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور

ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتاہی کہ مین نے تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور
نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا **ف** یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ
۲۱۵۸ | اُنکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے **مصرع** چہ نسبت خاک را با عالم پاک ❊ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ
عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا
فرماتاہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے
غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اسکو اور اُسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون **ف** یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے
واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتاہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا
۲۱۵۹ | اُسمین کچھ بھی لگاؤ نہو **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتاہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور
مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی **ف** پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی
اُسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اُسکو اُس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اُسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اُسکا
ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے
حاصل ہو اور یہ نہین کہ گنا ہون پر تو اڑ جاوے اور یون سکے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین
۲۱۶۰ | بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا **ق**
اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ الصَّوْمَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتاہی کہ روزہ
میرے ہی واسطے ہی اور مین اُسکا بدلا دونگا یعنی اُسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا **ف** روزے کو خدا نے اپنی طرف
اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نموداری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار
ظاہر نکرے تو اُسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک
۲۱۶۱ | نہین اسواسطے کہ اُنکو بھوک پیاس نہین جسکو روکین **م** اَنَسٌ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا
هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتاہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ
کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہانتک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** یعنی اس امت کے
بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچا دینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اُسکے برابر کوئی حماقت نہین
اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اُسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا
محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی
مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب ❊ حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے
۲۱۶۲ | **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَرِحَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتاہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جبکہ اُسنے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا **ف**

مشکوٰۃ (حاشیہ): [illegible]

متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت الٰہی سے بندے پر سایہ ڈالا تو اُسکو خدا کے سوائے کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی اور بجز رضاے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اُسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جس مین خدا کی مرضی نہو اُس سے نہین ہو سکتا آنکھہ کان ہاتھہ پانون مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین سب اُسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سُنے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اُسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اُن وقتون مین جو فرض سے خالی ہین تشفّی اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اُن خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر اُسکا یہ حال ہو جاتا ہی کہ **شعر** ہمہ گوشم تا چہ فرمائی ✤ ہمہ چشیم تا نظر آئی ✤ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اُنکا غلط گمان ہی اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہی وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین خ ابُوھُرَیْرَۃَ مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سواے ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جبکہ مین نے اُسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اُسنے ثواب کے واسطے صبر کیا

ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماباپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا استاد مرگیا اور اُسنے صبر کیا تو اُسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا خ اَنَسٌ وَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَھَانَ لِیْ وَیُرْوٰی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُہٗ عَلَیْہِ بخاری مین انس اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اُسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین اُسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اُسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اُسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر **ف** ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر کچھہ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسے مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوک اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت اداے فرض سے افضل نہین یعنے جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اُنکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اُسکو لازم ہی کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت کے

حال آنکہ مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اُسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی
مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہے نصارا

۲۱۶۸ کہتے ہین عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے **م** عَیَاضُ بْنُ حِمَارٍ کُلُّ
مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِیْنِهِمْ
وَحَرَّمَتْ عَلَیْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ یُّشْرِکُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ مین نے بندے کو دیا سو حلال ہے اور مین نے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل
دین پر نہ جھکے اور البتہ اُنکے پاس شیطان آئے سو اُنکو اُنکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اُنپر حرام کیا جو مین نے اُنپر حلال کر دیا تھا
اور شیطانون نے اُنکو بتلایا کہ میرے ساتھ اُس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مین نے کوئی دلیل نہین اتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور
کفار کسیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا
معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اُسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ کے فاتحہ

۲۱۶۹ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَنْبَغِیْ
لِعَبْدٍ لِّیْ وَیُرْوٰی لِعَبْدِیْ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہین یون کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی
قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اُنکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر

۲۱۷۰ نہین ہو سکتا **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْکَوْکَبُ وَبِالْکَوْکَبِ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے
منکر نہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینھ تو خدا برساتا ہے

۲۱۷۱ اور نادان لوگ اُسکو تارے اور نحوست کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ
بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ
یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہے یہانتک کہ مین اُسکو چاہنے لگتا ہون تو مین
اُسکا کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہے اور اُسکی آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور اُسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہے اور
اُسکا پانون ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہے اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اُسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اُسکو پناہ
مین رکھون **ف** اس حدیث مین اُس مقام کا بیان ہے جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اُسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانون کا حافظ ہو جاتا ہے گناہون سے
اُنکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اُسکے کان اور آنکھ اور پانون سے بھی زیادہ تر

پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی خدا فرماویگا
کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھ اگر تو اُسکو پانی پلاتا تو اُسکا ثواب میرے پاس پاتا
ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اُنکی احتیاط اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال آنکہ
وہ مقدس ذات سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اداے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ۲۱۷۸ عن ابی ذر یا عبادی
کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم
یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب
جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان
اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو
ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی
لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص
ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ثم اوفیکم ایاھا
فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مین نے راہ بتلائی تو مجسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب
بھوکے ہو مگر جسکو مین نے کھلایا تو مجسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین نے پہنایا تو مجسے لباس
مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجسے مغفرت مانگو
کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ
پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے
برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی
سے کچھ نہ گھٹاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجسے
اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اُسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اُس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر
جیسے سوئی گھٹاتی ہی جبکہ اُسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے
بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو اُن اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا
پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اُسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اُسکے سواے بُرا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سواے
کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اُسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت
اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کرمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا کے تمھارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا
مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے

کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہیں کہ فرض نماز مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی

٢١٧٤ جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے تبلانے کو دو دو پہر پڑھین ہ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَنْ ذَا الَّذِی یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّی قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو وہ کون ہو جو مجھپر قسم کھاتا ہو کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اسکو تو مین نے بخشا اور تیرا عمل اکارتھ کیا ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اسنے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اسکے نیک عمل کو خدا برباد کرڈالتا ہو اور جسپر اسنے قسم کھائی اسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہو سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکا کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے

٢١٧٥ کہ شاید اسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے ہ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ اس سے بڑا کون ظالم ہو جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہو ذرہ یا جو برابر

٢١٧٦ بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ہ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین بھی تجکو یاد کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہو یہی سبب ہو کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہو اور اسراف ناپسند ہو سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال کو اڑانا جیسے ناچ رنگ

٢١٧٧ مین یا نمود کے مقام مین ہ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک ہو یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہو خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مین نے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہو خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم کے بیٹے تجسے مین نے

معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو خ ابو امامۃ الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا ۲۱۸۲
کان یقولہ اذا رفع مائدتہ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اسکی کچھ حاجت نرہے ای ہمارے رب توہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب انکا دسترخوان اٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی م ابن عمر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ۲۱۸۳
سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطوعنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل وروا عبد اللہ بن سرجس ایضا وزاد الحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو مین نہ کر سکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہو جاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھ ہی اور گھربار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے اور مال اور گھربار کی بری الٹ پلٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہی کہ الٰہی تیری پناہ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمر واذا رجع ۲۱۸۴
قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی اور جب حضرت سفر سے پلٹے تو اُس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اسی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکرگزار ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اسی نے ف اسمین اشارہ ہی جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بےمطلب بھاگ گئے تھے ق انس اللھم ۲۱۸۵
اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کان ھذا اکثر دعائہ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہی اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہی اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہین اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے م ابو ھریرۃ اللھم اٰت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر ۲۱۸۶
من زکٰھا وانت ولیھا ومولاھا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اسکی

گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سبکے سب پیغمبر کے برابر متقی ہوجاؤ تو اُسمیری
سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابو جہل اور فرعون کے برابر ہوجاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا کے
بیحساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان
فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا ۲۱۷۹
قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّلَا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ
سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَیْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰی یَكُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِكُ
بَعْضًا وَّ بَعْضُهُمْ یَسْبِیْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی
چیز کا حکم کرتا ہون تو اُسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مین نے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اُنکو مین
عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالونگا اور اُنکے سواے اور کسی دشمن کو اُنپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اُنکی جڑ بیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ
اُنپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جاوکرین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک
کرین اور بعضے اُنکے بعضون کو قید کرین ف یعنی قضا وقدر مین یہ ٹھن چکا ہی کہ اُمت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا
قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مرجاوین نہ ایسے کافرون پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کرڈالین ہرچند چنگیز خان
اور ہلاکو کے وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہو گئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس
امت مین آپس کا اختلاف اور شر اور فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِیْ جَوَامِعِ الْاَدْعِیَۃِ

بارھوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین
لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا کی ہو دوسرے
یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور
دعاؤن کو سیکھے ق عَائِشَۃَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً ۲۱۸۰
لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ اِذَا اشْتَكٰی اِنْسَانٌ مَّسَحَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سختی کو لیجا ای آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسا شفا دے
جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اُسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب
سے سقما تک فرماتے ق خر اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَهٗ عِنْدَ اِسْلَامِ غُلَامٍ یَهُوْدِیٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ ۲۱۸۱
وَكَانَ یَخْدُمُهٗ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اُسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے
یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت
کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اُسکے دیکھنے کو گئے اور اُسکے سرھانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اُسنے اپنے
باپ کی طرف دیکھا اُسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث

سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہو نہ بچاؤ کا مکان ہو مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتابت کا ایمان لایا جو تونے اُتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی ھم سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین ۲۱۹۳

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر اُنکو صحت حاصل ہوئی ھم اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ ۲۱۹۴

اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہو اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہو اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہو اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کردے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہو ھم اَلْمِقْدَادُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ ۲۱۹۵

وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اُسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اُسکو جو مجکو پلاوے ف جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ۲۱۹۶

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا ف جب کفار قریش اور قوم مُضَر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لادین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ انھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی مر عَلِیٌّ وَّ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ ۲۱۹۷

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ مسلم مین علی مرتضیٰ اور حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہو جیسے تونے اپنی ذات کی خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ ایک رات مین نے حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین یہ دعا کرتے تھے

ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مسلم مین ۲۱۹۸

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہو جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے

ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهٗ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ۲۱۹۹

فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینھ کو برسا الٰہی ہمپر مینھ کو برسا الٰہی ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف

پرہیزگاری اور اُسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کرڈال توہی اُسکا بہتر پاک کرنے والا ہے اور توہی اُسکا کارساز اور مددگار ہے
ف جو چیز آخرت مین ضرر کرے اُس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقوی ممکن نہین اسواسطے
حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی خم زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ ۲۱۸۷ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَھُمْ مِنْھُمْ یَعْنِی الْاَنْصَارَ بخاری
مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق مین دعا کی کہ الٰہی انکے تابعدارون کو انھین مین کر دے ف انصا
نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاوین تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو
لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق اَنَسٌ ۲۱۸۸ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ بخاری اور
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر اُسکی دونی جو تو نے مکے مین برکت کی ہے ف حضرت
ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطن فیض ہے ق
اَبُوْھُرَیْرَۃَ ۲۱۸۹ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے
اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف یعنی اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے
کہ کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور
حضرت کے بعد حضرت کی بیٹیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اُسی کتاب مین حضرت عایشہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن مین دونون وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا خم اِبْنُ عَبَّاسٍ ۲۱۹۰
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ
نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے
دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی
اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کرڈال مجھکو سراپا نور ف روشنی
سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہے تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش
جہت سے مجکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے خم عَایِشَۃُ ۲۱۹۱ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا یَعْنِیْ
عَبَّادَ ابْنَ بِشْرٍ قَالَہٗ حِیْنَ تَھَجَّدَ فِیْ بَیْتِ عَایِشَۃَ فَرَفَعَ صَوْتَہٗ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ بخاری مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عبّاد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت
نے حضرت عایشہ رضہ کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی ف اس
حدیث مین ترغیب ہے تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
۲۱۹۲ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ
اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان تجکو سونپی اور منھ کو تیرے

الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر **ف** حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈاوے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوتے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اُنمین سے بعضون نے توبموجب حکم کے اپنے سر منڈوائے اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے وے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوائے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انھون نے حکم بجانے مین کیون تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے

۲۲۰۵ **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ **قَالَهٗ** حِیْنَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو بخش اور اُسپر رحم کر اور اُسکو عافیت اور آرام دے اور اُسکا گناہ معاف کر اور اُسکی عزت سے مہمانی کر اور اُسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اُسکو دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اُسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اُسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے چھانٹتا ہے اور بدل دے اُسکو گھر اُسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اُسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اُسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اُسکو بہشت میں اور بچا دے اُسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی **ف** اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اُس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے اس میت کے ہوتا

۲۲۰۶ **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اُس چیز کو جسکو تو مجسے زیادہ تر واقف ہے اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے **ف** ہرچند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے

۲۰۷ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا **ف** مصابیح مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے

۲۰۸ **ق** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی دَعَا بِهٖ

ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے
اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر مین
بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اُٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب
نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے
اور راہین بند ہوگئین دعا کیجیے کہ خدا مینھ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اُٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے
ہمپر آب نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینھ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا

۲۲۰۰ ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا م اُمِّ سَلَمَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ
فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ
مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اُسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اُسکے
بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اُنکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخش دے ہمکو اور اُسکو اے رب العالمین اور اُسکی قبر کو کشادہ
کر اور اُسمین روشنی کردے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے

۲۲۰۱ اُنکے واسطے یہ دعا کی م عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہو اس دعا مین بشارت ہو مغفرت کی

۲۲۰۲ اُنکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق اَبُوْ مُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ
مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَ
اَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو
جسکا عبید نام ہو الٰہی قیامت کے دن اُسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا رکھ ابو موسیٰ نے کہا مین نے
کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اُسکو عزت والے
مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین
تیر لگا اُسی زخم سے وے مر گئے مین نے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرت
میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہو

۲۲۰۳ ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے

۲۲۰۴ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے
فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا

بِهٖ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہو
کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے تیرے تو میرا رب ہو مین تیرا بندہ ہون مین نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار
کیا سو میرے سب گناہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوائے تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوئین نہین ہدایت کرتا بہتر
خوؤن کو سوائے تیرے اور ہٹا دے مجسے بری خوؤن کو نہین ہٹاتا بری خوؤن کو سوائے تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر
ہون اور نیکی بالکل تیرے ہاتھون مین ہو اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قائم ہون اور تیرے ہی طرف پھر آنیوالا ہون
تو بڑی برکت والا ہو اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی
کے پڑھتے تھے یعنی اللہم سے اتوب الیک تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللہم سے عصبی
تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مین نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے
میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے
من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہو آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے
اندر ہو اسکے برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللہم سے
احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی مین نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے
چہرے نے اسکو جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی اور اسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہو سب بنانیوالون
سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہم سے الا انت تک فرماتے تھے
یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مین نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مین نے چھپایا اور جو مین نے کھولا اور جو مین نے زیادتی
کی اور اسکو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر دانا ہو تو آگے کرتا ہو جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہو جسکو چاہتا ہو تیرے سوائے کوئی بندگی
کے لائق نہین ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بد کام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور
بدی کا خالق خدا ہی ہو لیکن بندگی کا ادب یہ ہو کہ بدی کو اسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلاب
۲۲۱۳ والخنزیر نہین لاتے اور حال آنکہ ان سب کا خالق وہی ہو حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین عن ابن عمر
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ
اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ اَمَرَ بِهٖ رَجُلًا اَنْ يَقُوْلَهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اسکی زندگی اور موت ہو اگر تو نے اسکو زندہ رکھا تو اسکو
اپنی امان مین رکھ اور اگر اسکو مارا تو اسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو
۲۲۱۴ تبلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑھا کرے ق ابوهريرة اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ
بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش
بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانون کو الٰہی سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال

عِنْدَ وَ فَاتِہٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو
بلند رتبہ رفیقون مین یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور

۲۲۰۹ بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہی ق اُمِّ سُلَیْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَ وَلَدَہٗ وَ بَارِكْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ
دُعَاءٌ بِہٖ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اُسکے مال
اور اُسکی اولاد مین اور اُسکے لیے برکت کر جو تو نے اُسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالکؓ کے واسطے دعا کی ف انس بن مالکؓ
حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اُنکی ماں نے یعنی ام سلیم نے اُنکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح مین روایت ہی کہ ام سلیم نے
حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہی کہ حضرت
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اُسکو بھر دیا جب حضرت نے اُسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے
یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اُنکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس برس تک
زندہ رہے اور ایک سو بیس اُنکے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرے مین اُنکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اُنکی بھیڑ بکریاں
۲۲۱۰ اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے
کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی
اُسوقت مین نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اُسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا م

۲۲۱۱ عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل
ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے و
الیک یرجع السلام واد خلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اُسکی حضرت سے صحیح
۲۲۱۲ روایت مین کہین اصل نہین ہی ق عَلِیٍّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ
بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا
اِلَّا اَنْتَ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ وَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْكَ
وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اَنَا بِكَ وَ اِلَیْكَ تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ کَانَ یَقُوْلُہٗ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَجَّھْتُ
وَجْھِیْ وَ اِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَكَ رَکَعْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ مُخِّیْ وَ عَظْمِیْ وَ
عَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَھُمَا وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ
شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ
وَ صَوَّرَہٗ وَ شَقَّ سَمْعَہٗ وَ بَصَرَہٗ فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَ
التَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ

نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین
الٰہی وے میرے نزدیک اُن آدمیون مین ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا خ

۲۲۱۹ اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَہٗ مَرَّتَیْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ مِنْ بَنِیْ خُزَیْمَۃَ بخاری
مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے
یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پلٹے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اُنکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اُنکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام
لائے انھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین
کہتے تھے سو خالد نے اُنکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو مین نے کہا واللہ
کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی خالدؓ سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے اُنکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہو اگر
خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین **شعر** ما درون را بنگریم و
حال را ٭ نی برون را بنگریم و قال را ٭ اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن نہین ہو کہ اُنکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام
نہ لاوین تو قتل کرو سو اُنھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہو
کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین
ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہو کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ

۲۲۲۰ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ یَعْنِی
الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اسکو چاہتا ہون
یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اُسکو چاہ اور اُسکو چاہ جو اُسکو چاہے ف حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اُنکو
۲۲۲۱ چوما پھر یہ دعا کی خ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا وَیُرْوٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا فَارْحَمْھُمَا یَعْنِی الْحَسَنَ
وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بخاری مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون
سو تو بھی اُنکو چاہ اور دوسری روایت یون ہو کہ الٰہی مین مقرر ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی انپر رحم کر ف ان دونون
حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہو کہ حضرت نے اُنکی محبت اور اُنکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے
۲۲۲۲ مراد ترحم اور کمال رحمت ہو م عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اُسکی بھلائی مانگتا ہون
اور اُسکی برائی اور اُسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہو اُسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے
۲۲۲۳ جب سخت ہوا چلتی تھی م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی مسلم مین عبداللہ

جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ف مکے مین بند خرب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش انکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے انکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے انکو نجات دی اور مضر ایک عرب مین قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اُنپر بد دعا کی

۲۲۱۵ م عمرؓ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہان وہ فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر مین حضرت نے دیکھا کہ با سامان ہزار آدمی کا کافرون کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگون کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر مین اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہوگئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہین دین الٰہی نہ مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اُسکا جواب یہ ہے کہ حضرت بے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اُسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اُنکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے

۲۲۱۶ خ ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِیْ رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول و قرار تجھکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انسؓ کی روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین مین پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمے مین یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابو بکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے پلے سرے کی التجا اپنے رب کی کی تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت

۲۲۱۷ م عائشہؓ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو اس بد دعا کو اُسکے واسطے گناہون کی طہارت اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اُسکے حق مین اثر نکرے بلکہ بد دعا عین دعاے خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی اُمت پر ثابت ہوئی

۲۲۱۸ م انسؓ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ يَعْنِی الْاَنْصَارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی البتہ وے انصار میرے

نہ جھکے اور اُس دعا سے جو نہ سُنی جاوے یعنی قبول نہو اور اس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے

ف علم غیر نافع یعنی علم بیعمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین دنیا و آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین زیادہ دخل پیدا کرنا

۲۲۳۰ ع عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی بُرائی سے اور محتاجی کے فتنے کی بُرائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اُنکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون کو اختیار کرنا

۲۲۳۱ ق اَبُوْبَكْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہون کو نہین بخشتا سواے تیرے سو بخش دے مجکو اپنی پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے ف صدیق اکبر رضؓ سے روایت ہے کہ مین نے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون تب حضرت نے مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اُسکو پڑھنا چاہیے

۲۲۳۲ م اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ قَالَهٗ حِيْنَ مُرَّ عَلَيْهِ بِيَهُوْدِيٍّ مُّحَمَّمٍ مَّجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جبکہ وے اُسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اُسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ حضرت کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اُسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرت کے سامنے کالا مُنہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہے یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہے تب حضرت نے اُنکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اُس سے فرمایا کہ مین تجکو اُس خدا کی قسم دلاتا ہون جسنے موسیٰ پر توریت اُتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہے کہ کوڑے ماریے اور کالا مُنہ کر دیجیے اُسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہے لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اُسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور مُنہ کالا

بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاک دامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا خ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ

۲۲۲۴ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بُری اور نکمی زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اُس وقت آدمی کے ہاتھ پانون شکے مین ہوتے ہین نہ عقل ٹھکانے رہتی ہو تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہی

۲۲۲۵ ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دیو بھوت اور بھتنیون کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی

۲۲۲۶ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّ اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبے سے ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو م

۲۲۲۷ اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے م عَائِشَةُ اَللّٰھُمَّ

۲۲۲۸ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور ڈانڈ سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا

۲۲۲۹ م عَائِشَةُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اُسکی جو مین نے کیا اور بدی سے اُسکی جو مین نے نہین کیا

۲۲۳۰ م اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے جو فائدہ نکرے اور اُس دل سے جو تیرے حضور مین

دعا جائے ضرور کی — بیت الخلاء

ان دعاؤں میں ... (حاشیہ)

بدی سے ... (حاشیہ)

۲۲۳۷ تین پاوکے م اَبُو هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا
اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ
وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ كَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا اَخَذَ اَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ یَدْعُوْا
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّهٗ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی
مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہو اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اُسنے تجھسے
مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اُسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی
اور اُسکے برابر ساتھ اُسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل
پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اُسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج
کی برکت ہو حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے
مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہو کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو
۲۲۳۸ دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہو خ ابْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا
بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے
یمن مین **ف** پوری روایت یون ہو کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجے حضرت نے دو بار جواب نہ دیا
تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہو شام کا ملک مکے مدینے کے
اُتر کی طرف ہو اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہو
۲۲۳۹ اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہو اور تہامہ یمن سے متعلق ہو م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دَعَا بِهٖ لِاَبِیْهِ بُسْرٍ مسلم
مین عبداللہ بن بسر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اُنکے واسطے اُسمین جو تو نے اُنکو دیا اور بخش دے اُنکو اور رحم کر
اُنپر یہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہو **ف** عبداللہ بن بسر سے روایت ہو کہ حضرت ہمارے
گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوتے تو میرے
۲۲۴۰ باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ
كَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ
بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت
دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہو خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہمارے موت کے
اور اسیکی طرف جیکر اُٹھنا ہو یعنی قیامت مین **ف** نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے
ویسے ہی نیند مین بھی رہتے پھر اُسکے بعد قیامت کا جی اُٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی

کر دنیا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے اُنکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور انکو
سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبداللہ
بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھا
۲۲۳۱ عبداللہ بن سلام نے اُنکا ہاتھ اُٹھا کر اُس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اُنکو سنگسار کر دیا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی ما کو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اُسکی ما کو پیارا
کر دے اپنے ایمان دار بندون کے نزدیک اور ایمان دارون کو ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے ف مصابیح مین ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ میری ما مشرک تھی مین اُس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اُسنے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بےادبی
کی کہ مجکو نہایت بُری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت میری ما کے واسطے دعا کیجیے
کہ خدا اُسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پہونچا
اور میری ما نے میرے جوتے کی چپ سنی تو کہا اے ابوہریرہ ٹھہر جا اور مین نے پانی کی آواز سنی سو اُسنے غسل کر کے جلدی سے
کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ اے ابوہریرہؓ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو مین
خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا
یہ حدیث معجزہ ہی کہ فورا حضرت کی دعا قبول ہوگئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اُنکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی
یمن مین ابوہریرہؓ اُسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر
۲۲۲ حضرت کی خدمت مین آئی م عَلِيٌّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ
وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ عَلَّمَهٗ اِيَّاهُ مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر دے اور ایک روایت یون ہی کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور
اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہی تو
اُسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اُسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود
پہونچا وے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے
یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے
۲۲۲ کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہی کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے م سَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ
مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو اُنکے مُد مین جو مدینے
سے برائی کا ارادہ کرے خدا اُسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مُد پیمانہ ہی صاع کی چوتھائی تخمینا ایک

ف دانہ اور گٹھلی جمنے کے وقت اوپراورنیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہے اور نیچے سے جڑتلے کو گھستی ہے جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہے یعنی نہ اُسکی ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہے خدا ظاہر ہے اپنی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اُسکا قائل ہے عالم ہو یا جاہل اور باطن ہے اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اُسمین پریشان ہے جیسے نادان اُسمین حیران ہے اُس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہے

۲۴۶ م عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے پھوٹ پھٹک ڈال رہے ہیں اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہے مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف

۲۴۷ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا ہے اور جو اُنکے درمیان ہے اور تجھی کو شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اُنکے درمیان والوں کی رونق ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اُنکے درمیان والوں کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو سچ مچ ہے اور تیرا وعدہ سچ مچ ہے اور تیرا ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہیں اور محمد حق ہے اور قیامت حق ہے یعنی یے سب چیزیں سچ مچ ہیں اُنمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا اور تجھپر مین نے بھروسا کیا اور تیری طرف مین نے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیری طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مین نے آگے کیا اور پیچھے ڈالا اور جسکو مین نے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعد اُسکے روایت ہے کہ یہ فرماتے تھے اور اُس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے تو ہی آگے کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے کوئی عبادت کے لائق نہین سوائے تیرے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے لا الٰہ الا انت یا لا الٰہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہے یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اُٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو

۲۴۸ م اَبُوْ سَعِيْدٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

مثال ہی یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اُسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ ۲۲۴۱
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق
ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہے مشرق اور مغرب مین الٰہی جھانٹ ڈال مجکو گناہون سے
جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہونکو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر
ق جَرِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا دَعَا بِهٖ لَهٗ حِيْنَ شَكٰى اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور ۲۲۴۲
مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہراوے اُسکو گھوڑے پر اور کردے اُسکو ہدایت کرنے والا اور راہ پایا
یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جبکہ اُسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا مین نے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی
تو شہسوار ہوگئے ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا ۲۲۴۳
وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے
نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اُس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب وہوا کو
درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اُسکے مد اور اُسکے صاع مین اور لیجا اُسکی تپ کو سو ڈال دے اُسکو جحفہ مین ف
مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال شدت کے
مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعرون پڑھنے لگے تو مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب
حضرت نے یہ دعا کی آب وہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا ے تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وبا مدینے سے چھ
کوس ایک مکان ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ ۲۲۴۴
لَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینھ برسے ہمپر نہ برسے ف
اسکا قصہ اسی باب مین ہوچکا کہ اول حضرت نے مینھ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ہر اَبُوْ هُرَيْرَةَ ۲۲۴۵
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ
شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب
اور ای زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے اور اُتارنے والا
توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز
تیرے قابو مین ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز
تجھسے بڑھکے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہم سے قرض کو اور بچادے ہمکو محتاجی سے

فلانے نے کی اور حضرت اسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہرا نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اسکو اُتارا تب حضرت نے اُنکو یہ بد دعا دی اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہین بنتی اس واسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم

۲۲۵۳ ق ابن عباس اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّعَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ دَعَا بِهٖ لَهٗ لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو دین مین فہم اور بوجھ دے ابومسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اُسکو قرآن اور حدیث کا اُلٹ پھیر سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب کہ اُنھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنیکا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اُنھین سے روایت ہی ابومسعود اُس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتاب جمع کی

۲۲۵۴ ق انس اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اُنکے جواب مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو الٰہی اُنکی مغفرت کر تو وہاں کی زندگی کا لطف اُٹھاوین

۲۲۵۵ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرٍو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر

۲۲۵۶ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اُتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اُنکو شکست دے اور اُنکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے

۲۲۵۷ م عائشۃ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اُنپر سختی ڈالے تو اُسپہ تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری اُمت پر کسی کام سے پھر اُنسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اُسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم کرنے سے بہت ڈرے حضرت کی اس بد دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اُس سے نرمی کرے

۲۲۵۸ جابرؓ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنْ دَوْسٍ هَاجَرَ مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَاهَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اُسکے دونون ہاتھون کو بھی بخشدے یعنی اُس مرد کی مغفرت جو دوس کی قوم کا تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اُسکو ناموافق پڑی تو اُسنے چوڑی گانسیون سے

مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے
ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہو اُسکے برابر بڑائی
اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سو اُسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا
نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اُسکا نصیبہ اور مال کچھ
فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے
٢٢٤٩ سر اُٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین م اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اَللّٰهُ
صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَّلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا دَعَا بِهٖ لِجُلَيْبِيْبٍ وَّامْرَاَتِهٖ مسلم مین ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال نے انپر مال کو انڈیل کر اور نکر اُنکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور
اُسکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اُنکے واسطے فراغت کی دعا کی
٢٢٥٠ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگونپر ف جب یہ آیت اُتری کہ اے محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور اُنکے واسطے
٢٢٥١ دعا مانگ تو عبداللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اُنکے حق مین یہ دعا کی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ
وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دَعَا بِهٖ حِيْنَ اسْتَسْقٰى فَقِيْلَ لَهٗ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ
اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور
نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی جبکہ اول مینہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی
کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہو گئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہ کو روکے ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین
٢٢٥٢ ہو چکا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَ
عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ
قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ الصَّغَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَلسَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی
پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید
بن عتبہ کو اور اُمیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پھر مجکو یاد نہین رہا
عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا قسم ہی اُسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا سو مین نے اُنکی پڑی لاشین دیکھین
پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص
جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے ابو جہل اور کفار
قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اُن ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے
درمیان رکھدی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین

۲۲۶۱ پھر یہ حدیث فرمائی ھر ابْنُ مَسْعُودٍ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کی سکے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے لائق نہین سوا ے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اسی کا ملک ہی اور اسیکو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی مین تجھسے اس رات کی خیریت اور اُسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک اللہ کی مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی

۲۲۶۲ ھر عَائِشَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ قَالَہٗ عِنْدَ الذَّبْحِ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اُسکو قبول کر محمدؐ کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منھ اور ہاتھ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عایشہ چھری لا اور اُسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اُسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا

۲۲۶۳ وَعَائِشَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا تَشْفِیْ سَقِیْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا کَانَ اِذَا اشْتَکَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْہُ اَوْ کَانَتْ بِہٖ قُرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِاِصْبَعِہٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہی ہمارے زمین کی لپٹی ہی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہی ہماری بیماری کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اُسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاو ہوتا تو حضرت زمین پر کلمے کی انگلی لگاتے پھر اٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسیواسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین

۲۲۶۴ وَابْنِ عَبَّاسٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سواے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہی نہین کوئی عبادت کے لائق سواے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی پرستش کے لائق سواے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے عرش کا رب ہی حضرت اُسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے

۲۲۶۵ وَالْمُغِیْرَۃَ بْنِ شُعْبَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ کَانَ یَقُوْلُہٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین

اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا **ف** مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہو کہ جب حضرت نے
مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا اُسی اضطراب مین اپنی
انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اُسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اُسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اُسکا اچھا
مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اُس نے کہا کہ ہجرت کی برکت سے
میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اُسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود
بجھ دیگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اُسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی آلہی جیسے تو نے اُسکے سارے
بدن پر کرم کیا ہی تو اُسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اُس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اُس شخص کو اپنے
مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہو گی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت
کی دعا سے اُسکی مغفرت ہو گئی ۲۲۵۹ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَاۤءِ اَھْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَ
الْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی یہ میرے اہلبیت ہین
یعنی علی مرتضیٰؓ اور فاطمہ زہراؓ اور حسن اور حسین علیہم السلام **ف** جب نجران کے نصاری نے اسلام کی حقیقت مین
بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاری بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت
اُسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اُتری کہ ای محمد کہدے اُنسے کہ آؤ ہم تم بلا دین ہم اپنے بیٹیون کو تم اپنے بیٹیون کو ہم اپنی
عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت
ڈالین جب یہ آیت اُتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑے اور امام حسینؑ کو گود مین لیے اور فاطمہ زہراؓ حضرت کے
پیچھے اور علی مرتضیٰؓ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاری نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے
انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ
نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اُنکے لینے سے نصاری پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہوتی اسواسطے کہ
رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہو اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے
علی مرتضیٰ کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بیجا ہو جو بات ہو اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہو قرابت
اور محبت اور چیز ہو اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ
پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ یہ کسیکا مذہب نہین ۲۲۶۰ **خ** عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ ھَالَۃَ یَعْنِیْ ھَالَۃَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ اُخْتَ
خَدِیْجَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَاْذَنَتْ عَلَیْہِ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسْتِیْذَانَ خَدِیْجَۃَ بخاری مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی یہ ہالہ ہی اُسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی
بہن ہی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اُسکی آواز سے حضرت
خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا **ف** حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اُنکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے
پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اُنکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے

ساتھی نیت کی اُسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نکرے بدون حج کیے احرام نہ اتارے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب
علم احادیث کی لب لباب

یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا
شاہد تازی ہوا جلوہ نما

دوستو اب اسکا ادا حق کرو
خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو

پیرو سنت ہی کا رہیو بجان
دل مین نہ بدعات کو دینا مکان

نور کو لے نار کی گم کر ہوس
عاقل دیندار کو نکتہ ہے بس

خرم افسردہ کو پُردرد کر
الفت دنیا سے اُسے سرد کر

یارب اس عاجز کی دعا کر قبول
خاتمہ بالخیر بحق رسول

جو کہ مطالب تھے برابر فلک
ترجے سے آئے اتر ارض تک

گنج خفی دست بدست آگیا
کیا ہی ہوا راز نہان برملا

اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑ تو
ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو

اب بھی تو بدعت مین جا کر پھنسا
منھ تو محمد کو دکھا دیگا کیا

یارب ان اوراق کو مقبول کر
ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

تیری ہی ہے صبح کو ہر دم یہ ہی
تیرے غم عشق میں خرم رہے

خاتمة الطبع

مشارق الانوار روزگار حمدت خالق لیل و نہار ہے جسنے ظلمت عدم سے ہمکو نکالکر نورستان وجود کو پہونچایا اور رفع تاریکی جہل و بیدانشی کے لیے آفتاب ہدایت روشن فرمایا تحفۃ الاخیار اعصار نعت رسول مختار ہے جسکے طفیل سے ہمنے خاتمہ کار تبہ پایا قرآن رحمت نشان ہمارے واسطے آیا اسکے مضامین اسرار آگین کس کس طرح احادیث صاف مین ہمین سمجھائے اسپر بھی جو کچھ ہماری سمجھ مین نہ آئے آل اطہار اور اصحاب اخیار کے قول جمیل نے عیان فرمائے ائمہ مہدین علمائے دین نے انکی کھلی روایتوں سے بتائے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بعد اسکے مشتاقان کلام حضرت خیر الانام کو بشارت عمدہ تہنیت کہ اس ہنگام میمنت انجام مین کتاب مستطاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار حاوی احادیث صحیح نبوی رضی الدین حسن ابن حسن صغانی محدث لاثانی کی جمع اور جامع علوم عقلی و نقلی مولوی خرم علی کی اردو زبان مین ترجمہ کی ہوئی علمائے حدیث کا جسکی صحت پر اتفاق مقبول آفاق مطبع نامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بہزید اہتمام و حسن انتظام بماہ دسمبر ۱۸۸۹ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۷ہجری بارسوم جان بخش قالب طبع ہو کر نور افزائے انظار اولوالابصار ہوئی حسن صورت اور محاسن حقیقت مین مطبوع طبائع صغار و کبار ہوئی

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے وہ اکیلا ہو کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکا ملک ہو اور اُسی کو حمد ہو اور وہ ہر چیز پر قادر ہو الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اُسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے

۲۲۶۶ ق جابرؓ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَهٗ عَلَى الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سواے وہ اکیلا ہو کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہو اور اُسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہو نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سواے وہ اکیلا ہو پورا کیا اُسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اُسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکریہ ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سواے خدا کے وہ اکیلا ہو کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہو اور اسی کو تعریف ہو اور وہ ہر چیز کر سکتا ہو نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سواے اُسکے اُسیکی نعمت ہو اور اُسیکا فضل اور اُسیکو عمدہ تعریف ہو سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہو کہ ہم دین کو صرف اُسکے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ بُرا لگے یہ کلمے حضرت پڑھتے تھے

۲۲۶۸ ہر ایک نماز کے بعد ق اِبْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ فِيْ حَجِّهٖ وَعُمْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین ہین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہو کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اُس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت اُس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتون مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہو اُسمین اختلاف نہین امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین اسپر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اُنھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اُسی پکارنے کا جواب ہو

۲۲۶۹ م اَنَسٌ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی

قسطلانی۔ شرح صحیح بخاری مسمی بہ ارشاد الساری مولفۂ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب قسطلانی۔ یہ شرح نہایت معتبر اور مستند صحیح بخاری کی ہے جو صحاح ستہ سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی ہے کامل دس جلدین بہ تفصیل ذیل نہایت صحت کے ساتھ چھپی۔

(۱) جلدمین احادیث کتاب ایمان سے تا باب السمر۔

(۲) جلدمین احادیث کتاب الاذان سے تا باب فترا الموتے۔

(۳) جلدمین احادیث باب وجوب الرکوع سے تا باب المتکف۔

(۴) جلدمین احادیث کتاب البیوع سے تا باب سشروط فی الوقف۔

(۵) جلدمین احادیث کتاب الوصایا رسے تا باب قول اللہ تعالے۔

(۶) جلدمین احادیث باب المناقب سے تا باب کم غزا النبی۔

(۷) جلدمین احادیث کتاب تفسیر القرآن سے تا باب فضائل قراۃ القرآن۔

(۸) جلدمین احادیث کتاب النکاح سے تا باب الاستلقا

(۹) جلدمین احادیث کتاب الادب سے تا باب توبۃ السارق۔

(۱۰) جلدمین احادیث کتاب المحاربین سے تا باب مواضع الموازین۔

دلائل الخیرات۔ با ترجمۂ فارسی۔ مولفہ عالم صالح ولی فقیہ امام شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ۔ جسمین فضائل درود شریف دو صد و یک اسامی متبرکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

عناصر الخیرات۔ با ترجمہ اُردو ایک ذخیرہ درود شریف کا ہے صحت کامل کے ساتھ۔ جامع کمالات مولوی حکیم نام علی صاحب نے جملہ درود بے نقطہ مدون فرمائے ہین اور کتاب مین خوشنویس نے یہ التزام کیا ہے کہ ایک سطر مین لفظ صلعم بقلم جلی۔ اور وسط مین لفظ محمد جلی لکھا ہے

فقہ

ابو المکارم۔ شرح مختصر وقایہ از علامۂ فقیہ ابو المکارم عبد اللہ بن محمد معروف و مستند ہے چار جلدین بخط نستعلیق

برجندی۔ شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی برجندی

جامع الرموز۔ شرح مختصر وقایہ از علامہ شمس الدین محمد قہستانی بہت مشہور و متداول ہے۔

فتح القدیر۔ مع تکملۂ نتائج الافکار اور ہدایہ عربی پیشانی ہر صفحہ پر بالاستیعاب ہے۔ مصنفہ شیخ الاسلام کمال الدین بن الہمام چار جلد کامل مین۔

عینی۔ شرح ہدایہ۔ از مولانا قاضی القضاۃ بدر الدین محمود بن احمد العینی حنفی جو علما و فضلا کے نزدیک بہت مستند و نایاب ہے کامل چار جلدین۔ بہ تفصیل ذیل

(۱) جلد دو مجلد مین کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک

(۲) جلد۔ دو مجلد مین کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف

(۳) جلد مجلد واحد کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

(۴) جلد۔ مجلد واحد کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتے

ہدایہ محشے۔ یہ کتاب فقہ حنفی مین مشہور بے نظیر مولفۂ امام مجتہد علی بن ابی بکر معروف بہ برہان الدین مرغینانی بتحشیے مولانا محمد حسن صاحب سنبھلی مرحوم۔ دو جلدین۔ جلدین اولین عبادات مین۔ جلدین آخرین معاملات مین۔

مستخلص الحقائق۔ شرح کنز الدقائق۔

درمختار۔ شرح تنویر الابصار۔ معتبر فتاوی
مولفہ محمد علاء الدین الحصکفی بن شیخ علی چار جلد۔

ہدایہ مع شرح الکفایہ۔ از سید جلال الدین کرلانی
بہت معروف و مستند متداول چار جلدین۔
اس شرح ہدایہ پر حاشیہ بہت مستند لکھے گئے ہین

فتاوے قاضی خان۔ مصنفہ قاضی امام حسن
بن منصور بن محمد اوزجندی مع فتاوے سراجیہ حاشیہ
پر بڑے رتبہ کا فتاوے بہت مقبول و متداول
وبڑی کوشش سے بصحت تمام چھپا ہے۔ بتفصیل ذیل
(۱) جلدین اولین یعنے جلد اول و دوم کتاب الطہارۃ
سے کتاب الوقف تک۔
(۲) جلدین آخرین یعنے جلد سوم و چہارم کتاب البیوع
تا مسائل شتے۔

ذخیرۃ العقبے۔ حاشیہ شرح وقایہ از اخی یوسف
بن جنید چلپی جو طلبا و علما مین متداول ہے۔

اشباہ و النظائر مع الحمویہ۔ از شیخ ابن نجیم مصری
مع شرح سید احمد حموی طلبا و اہل علم و فضل کے نزدیک
بہت قابل قدر ہے۔

ملا میٹھہ۔ حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند میٹھہ۔
کتاب البیوع سے تا کتاب الوصایا محشی حیدر ا نہ
مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم۔

شرح وقایہ۔ جلی قلم مع کامل حاشیہ ذخیرۃ العقبے
از اخی یوسف بن جنید چلپی داخل درس۔

شرح وقایہ۔ متوسط قلم مع رسالہ دائرہ ہندیہ
جلدین اولین مصنفہ محمود بن صدر الشریعۃ۔

کنز الدقائق۔ محشے مصنفہ عبد اللہ بن احمد النسفی۔

مستخلص الحقائق۔ شرح کنز الدقائق۔

عینی شرح کنز الدقائق۔ جلدین اولین و آخرین
مصنفہ ابا محمد محمود بن احمد العینی۔
بسوملا یہ اعتبار کی ہر جامع مسائل کلیہ و جزیہ
فقہ حنفی۔

مختصر وقایہ محشے۔ از عبید اللہ بن صدر الشریعۃ

عمدۃ البیہ احتہ فی مسائل الرضاعۃ مصنفہ
مولوی محمد تراب علی بن شجاعت علی بچون کے
دودھ پلانے کی حد میعادی از راہ شریعت۔

قدوری محشے۔ مصنفہ ابو الحسن بغدادی۔

شرح الیاس۔ مصنفہ محمد بن الیاس

اصول فقہ

غایۃ التحقیق۔ شرح حسامی۔ از مولانا عبد العزیز
بن احمد بخاری مقبول و متداول علما ہے۔

توضیح تلویح۔ از صدر الشریعۃ علامہ تفتازانی
داخل درس مع سہ حاشیہ اول از حسن چلپی دوم
از شیخ الاسلام نبیرہ علامہ تفتازانی و سوم از ملا خسرو
ہر سہ بڑی کمال جستجو و تلاش سے محشے طبع ہوئی۔

شرح مسلم الثبوت۔ یعنے مسلم الثبوت جو
داخل درس ہے اسکی شرح از مولانا عبد العلی بحر العلوم
جسکے علما و طلبا بہت خواہشمند ہین۔

حسامی۔ از مولانا حسام الدین۔

اصول الشاشی۔ مع تعلیق حصول الحواشی کمال
خوبی سے محشی مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم۔

مبادی الاصول۔ مصنفہ جمال الملۃ و الدین
ابی منصور الحسن بن یوسف بن علی بن المطہر الحلی۔